لئے اچھا ہے۔ فائدہ:۔ اگر کاٹنے کی جگہ دوا سے یا آپ سے زخم ہو جاوے تو جب تک زہر اُترنے کا یقین نہ ہو جاوے اُس کو بھرنے نہ دیں۔ دوا زہر اتارنے والی:۔ بلکہ اگر کوئی دوا زہریلی کھائی ہو اس کا بھی اتار ہے۔ اگر گھروں میں تیار رہے تو مناسب ہے۔ کلونجی اور اسپند اور زیرہ سفید تینوں دوائیں سات سات ماشہ اور پکھان بید۔ اور زراوند مدحرج دونوں ساڑھے تین تین ماشہ اور مرچ دکھنی اور مرکی دونوں پونے دو دو ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر چھ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو پونے دو ماشہ شام کو کھلاویں اوپر سے پانی میں دو تولہ شہد پکا کر پلائیں اور بچوں کو ایک ماشہ دیں۔ اب بعض دوائیں خاص خاص جانوروں کے کاٹنے کی لکھی جاتی ہیں۔

سانپ[1] کا کاٹنا:۔ اس کی تدبیریں ابھی گذریں اور یہ دوا بھی مفید ہے۔ حقہ کی کیٹ جو چلم کے نیچے نَے پر جم جاتی ہے چار رتی کھلادیں۔ دو تین دن کھلادیں اور کچھ چبا کر لگائیں

بچھو[2] کا کاٹنا:۔ جہانتک ہو سکے رد ہو بیروزہ کا تیل مل دیں اگر کاٹتے ہی اس جگہ مل دیں تو زہر بالکل نہیں چڑھتا یا سنکھیا کا لیپ کریں۔ تتیا[3]:۔ یعنی بھڑ کا کاٹنا۔ کافور پانی میں گھول کر یا سرکہ لگائیں یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا نمک سلیمانی یا صرف نمک سانبھر مل دیں۔ فائدہ:۔ سانپ بچھو بھڑ وغیرہ سب کے لئے عمدہ علاج یہ ہے کہ خوب تیز خالص سرکہ اس جگہ خوب مل دیں یہاں تک کہ ورم اور درد اور جلن موقوف ہو جاوے بہت مجرب ہے۔ مکڑی[4]:۔ کھٹائی ملیں اور اگر مکڑی بہت زہریلی ہو تو اس دوا سے زہر اتر جاتا ہے اجمود کی جڑ یعنی بیخ کرفس تین ماشہ لے کر چار تولہ سرکہ میں اوٹا دیں جب نصف سرکہ رہ جاوے چھان کر دو تولہ روغن گل اور تین ماشہ رسوت ملا کر ملیں اگر اس سے بھی نہ اترے تو زہر کے اتارنے والی وہ دوا دیں جو ابھی اوپر لکھی گئی ہے جسمیں پہلے کلونجی ہے۔ چھپکلی[5] کم کاٹتی ہے مگر جب کاٹتی ہے تو اس کے دانت گوشت میں رہ جاتے ہیں اور بخار اور بے چینی رہتی ہے اور زخم میں سے پانی بہتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سوئی وغیرہ سے دانت نکالیں اور ابھی جو دوا گذری ہے جسمیں پہلے کلونجی ہے وہ کھلائیں۔

---

[1] اس وقت کاٹتے سانپ کے ڈنک کی جگہ پیشاب کر دینے سے زہر اثر نہیں کرتا۔ ۱۲

[2] سمندر پھل پیسکر لیپ کرنا بچھو کاٹے کو مفید ہے ۱۲

[3] مکو کی پتی سرکہ میں پیسکر لیپ کر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کائی سرکہ میں ملا کر ملا کریں اسی طرح خطمی اور خبازی کا لعاب ملنا مفید ہے۔ اگر تتیا یا بھڑ کاٹے فوراً پیاز مل دے تھوڑی دیر ملتا رہے۔ سوزش بھی زائل ہو جائے اور ورم نہ ہونے دیگی۔ مجرب المجرب ہے۔

[4] چولائی کا ساگ پانی میں پیسکر لگائیں۔ ایسے ہی خیر التجارب میں لکھا ہے کہ تخم ہمل پانچ درم پیسکر کھائیں ۱۲

[5] روغن اور راکھ کا ملنا بھی مفید ہے اور ٹھنڈے پانی میں جوشش دیکر گرم گرم نطول کریں۔ ۱۲

باولا کتا یا گیدڑ یا لومڑی :۔ ان کے کاٹے کا زخم بھرنے نہ دیں، بلکہ یہ دوا لگائیں ۔ رال ایک تولہ جاوتری ایک تولہ لیکر سرکہ میں پکائیں جب سب ملکر ایک ہو جائیں تو دو تولہ سانبھر نمک اور دو تولہ نوشادر باریک پیس کر ملالیں شام کو لگا کر اور صبح کو گائے کا گھی زخم پر ملیں کہ خراب گوشت گرتا رہے جب پورا یقین ہو جاوے کہ پورا زہر نکل گیا تب زخم کے بھرنے کی تدبیر کریں ۔ دوسری دوا :۔ سیاہ بانات کے دو ٹکڑے روپے کے برابر تراشیں اور ان دونوں کے بیچ میں تین ماشہ پرانا گڑ رکھکر ہاون دستہ میں اسقدر کوٹیں کہ سب ایک ذات ہو جاویں پھر اس کو دو دفعہ کر کے کھلاویں نہایت مجرب ہے اگر اچھا کتا بھی کاٹے تب بھی احتیاط کے واسطے یہی علاج کر لیا جائے بہتر کالی بانات ہے اگر کالی بانات نہ ملے تو سیاہ رنگ کی اون لے لیں اگر سیاہ رنگ کی نہ ملے تو اور جس رنگ کی بھی ہو کافی ہے بلی :۔ اسمیں بھی زہر ہوتا ہے ۔ بچوں کی بہت حفاظت رکھیں اور کپڑوں پر دودھ نہ گرنے دیں اس سے بلی آجاتی ہے ۔ علاج یہ ہے کہ پودینہ کھلائیں اور پیاز چولھے میں بھون کر پودینہ ملا کر نیم گرم باندھیں جب سمجھ لیں کہ زہر کھنچ آیا تو تِل پانی میں پیسکر باندھیں ۔ دوسری دوا :۔ نہایت مجرب سوَلی مچھلی آلائش سے پاک کر کے پانی میں جوش دیں کہ گل جاوے پھر اس کے کانٹے دور کر کے تھوڑا سا پیشاب آدمی کا ملا کر زخم پر باندھیں دن بھر میں دو تین بار بدل دیں صحت ہونے تک ایسا ہی کریں مگر نماز کے وقت دھو ڈالیں ۔ بندر :۔ پیاز بھون کر نمک ملا کر باندھیں جب زہر کھنچ آوے تو مرہم رسل لگائیں اس کا نسخہ زخم بھرنے کے بیان میں گذر چکا ہے کھنکھجورا[1] :۔ اس کے کاٹنے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور مٹھائی کو طبیعت چاہتی ہے ۔ علاج یہ ہے کہ اسی کو کچل کر اس جگہ باندھیں اگر وہ نہ ملے تو نمک پیس کر سرکہ میں ملا کر لگائیں اور یہ دوا کھلائیں زراوند طویل اور پکھان بید ۔ اور پوست بیخ کبر اور مٹر کا آٹا سب ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ لے کر دو تولہ شہد میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے اور اس کے لئے دواء المسک معتدل بھی مفید ہے اگر کنکھجورا کسی کے چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو تھوڑی سفید شکر اس کے اوپر ڈالیں فوراً ناخن کھال میں سے نکل جائیں گے اور اگر پیاز کا عرق کنکھجورے پر نچوڑیں تو جگہ بھی چھوڑ دے اور فوراً مر جائے اور ناخنوں کے زخموں پر

[1] ایک تولہ اسپغول کی پتی پندرہ سیاہ مرچ پیسکر چھان کر پلائیں کتے کے کاٹنے کو عجیب نافع اور مجرب ہے ۱۲ مٹھائی چراغ میں جلائیں بعد جلنے کے جو تیل باقی رہے جہاں کنکھجورے نے کاٹا ہو لیپ کریں ۔ ۱۲

پیاز بھلبھلا کر باندھنا اکسیر ہے[۱۱]۔

کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان

سانپ[۱]:۔ پاؤ سیر نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر سوراخوں میں اور تمام مکان میں چھڑک دیں سانپ بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی چھڑکتے رہیں تو اس مکان میں سانپ نہ آئے گا۔

دوسری تدبیر:۔ بارہ سنگے کا سینگ اور بکری کا کھر اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور گندک برابر لے کر آگ پر ڈال کر مکان کو بند کر دیں تھوڑی دیر بعد کھول دیں اگر وہاں سانپ ہوگا تو بھاگ جائیگا

تیسری تدبیر:۔ سانپ کے سوراخ میں رائی بھر دیں۔ سانپ مر جائیگا اگر اپنے آس پاس رائی ڈال کر سوئیں تو سانپ نہیں آسکتا۔ چوتھی تدبیر:۔ بچھ کو منہ میں چبا کر سانپ کے آگے ڈال دیں تو آگے نہ بڑھے گا۔ اور اگر کسی طرح اسکے منہ میں پہنچ جاوے تو مر جاوے اور کاٹنے کی جگہ پر لگانا بیحد مفید ہے اور کھانا بھی مفید ہے جیسا کہ سانپ کے کاٹے کے بیان میں گذرا۔ بچھو:۔ مولی کچلکر اس کا عرق بچھو پر ڈالدیں تو بچھو مر جائے گا۔ اگر اس کے سوراخ پر مولی کے ٹکڑے رکھدیں تو نکل نہ سکے اور وہیں مر جائے۔

پسو[۳]:۔ اندرائن کی جڑ یا پھل پانی میں بھگو کر تمام گھر میں چھڑک دیں تمام پسو بھاگ جائیں گے

چوہے[۴]:۔ سنکھیا سے مر جاتے ہیں لیکن بچوں والے گھر میں رکھنے میں خطرہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مردار سنگ سیاہ کٹکی پیسکر رکھدیں یا کالی کٹکی اور بزرالبنج ملا کر رکھیں۔ چیونٹیاں:۔ ہینگ سے بھاگتی ہیں۔

تیتیے:۔ اگر کہیں ان کا چھتہ ہو تو گندک اور لہسن کی دھونی سے مر جاتے ہیں اور سرکہ یا مٹی کا تیل چھڑکنے سے بھی مر جاتے ہیں۔ کپڑوں کا کیڑا[۵]:۔ افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھدیں۔ کھٹمل:۔ چارپائی پر سرخ مرچیں ڈالکر دھوپ میں بچھادیں دو تین دن تک اسی طرح کریں کھٹمل مر جاتے ہیں سرخ مرچ کی دھونی دینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

---

[۱] چوہے کے زہر کو نافع ہے دوا۔ تخم سرس برگ نیب مغز تخم کرنجوہ مساوی وزن گائے کے پیشاب میں پیسکر... بنالیں بوقت ضرورت لیپ کریں۔ [۲] آدمی کے کاٹے کو مفید ہے گوبھی کی پتی شہد میں پیسکر لیپ کریں [۳] اگر سانپ کے کاٹے ہوئے جگہ کا صحیح نشان معلوم ہو تو جس جگہ شبہ ہو تھوڑا سا عرق لیموں ٹپکانا چاہیئے اگر آبلہ پڑ جائے تو سمجھو کہ اسی جگہ کاٹا ہے پھر تدبیر کرنی چاہیئے۔ ۱۲ [۴] بعض کتابوں میں نوشادر کا اضافہ ہے۔ ۱۲ [۵] بھوسی گوگل۔ گندھک اور بارہ سنگھے کے سینگ کی دھونی سے مچھر بھاگ جاتے ہیں اور اگر گھوڑے یا گدھے کی دم کے بال لیکر کوٹھری کے دروازے پر لٹکائیں مچھر وہاں کم آئیں گے ۱۲ [۶] گائے کی چربی گھر میں جلانے سے چوہے بھاگ جاتے ہیں۔ ۱۲ [۷] اگر کھانے کا تمباکو کپڑوں میں رکھ لیں تو بھی حفاظت رہتی ہے کیڑا نہیں لگتا۔ ۱۲ [۱۱] یہ دوا بندر کے زہر کو نافع ہے۔ مردار سنگ۔ نمک پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان

(۱) سفر کرنے سے پہلے پیشاب پاخانہ سے فراغت کر لو اور کھانا تھوڑا کھاؤ تاکہ طبیعت بھاری نہ ہو۔ (۲) سفر میں کھانا ایسا کھاؤ جس سے غذا زیادہ بنتی ہو جیسے قیمہ۔ کباب۔ کوفتہ جس میں گھی اچھا ہو اور سبز ترکاریوں سے غذا کم بنتی ہے لہٰذا مت کھاؤ (۳) بعضے سفر میں پانی کم ملتا ہے ایسے سفر میں خرفہ کے بیج آدھ سیر اور تھوڑا سرکہ ساتھ رکھو ۹ ماشہ بیج پھانک کر چند قطرے سرکہ کے پانی میں ملا کر پی لیا کرو اس سے پیاس کم لگتی ہے اگر بیج نہ ہوں تو سرکہ پانی میں ملا کر پینا بھی کافی ہے اگر حج کے سفر میں اس کو ساتھ رکھیں تو بہت مناسب ہے اس سے پیاس بھی نہیں لگتی اور ہیضہ کے لئے بھی مفید ہے اس کی ترکیب ہیضہ کے بیان میں گزر چکی (۴) لو میں چلنا ہو تو بالکل خالی پیٹ چلنا برا ہے اس سے لو کا اثر زیادہ ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ پیاز خوب باریک تراش کر دہی یا اور کسی ترش چیز میں ملا کر چلنے سے پہلے کھالیں اور اگر پیاز کو گھی میں بھون لیں تو بدبو بھی نہ رہے اور پیاز کے پاس رکھنے سے بھی لو نہیں لگتی اور اگر کسی کو لو لگ جاوے تو ٹھنڈے پانی سے اس کا منہ ہاتھ دھلاؤ اور کدو یا ککڑی یا خرفہ کچلکر روغن گل ملا کر سر پر رکھو اور ٹھنڈے پانی سے کلیاں کراؤ اور پانی ہرگز نہ پینے دو جب ذرا طبیعت ٹھیرے تو چکھنے کے طور پر بہت تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی پلاؤ اور یہ دوا پلاؤ وہ بھی ایک دم سے نہیں بلکہ تھوڑی تھوڑی کر کے پلاؤ۔ ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور طباشیر اور چھ رتی نارجیل کو چھ تولہ گلاب میں گھس کر شربت انار ملا کر پلاؤ اور کچی آمبی کا پنہ نمک ڈالکر پلانا بھی لو کے لئے اکسیر ہے۔

ترکیب یہ ہے کچی آمبی کو بھوبل میں دبا دیں جب بھن جاوے نکال کر ملکر پانی میں ملا دیں اور چھان لیں اور نمک ملا کر پئیں۔ ----

دوسری دوا۔ لو لگے ہوئے کیلئے مفید چھ ماشہ چنے کا ساگ خشک لیکر پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں اور اوپر کا صاف پانی لیکر پلا دیں اور اس ساگ کو ہاتھوں اور پیروں کی تلووں پر لیپ کریں

حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں[1] کا بیان

(۱) حمل میں قبض نہ ہونے پاوے جب ذرا بھی پیٹ میں گرانی معلوم ہو ایک دو وقت صرف شوربا زیادہ چکنائی وار پی لیں اگر اس سے قبض نہ جاوے تو دو تین تولہ منقیٰ یا مربے کی ہڑ کھالیں اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں اس میں حمل کو کسی طرح کا نقصان نہیں اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور بچہ کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے ساڑھے دس ماشہ گلاب کے پھول کی پنکھڑیاں بہتر تو تازہ ہیں ورنہ خشک سہی رات کو آدھ پاؤ گلاب میں بھگو رکھیں صبح کو اتنا پیسیں کہ چھاننے کی ضرورت نہ رہے پھر تھوڑی مصری ملا کر ناک بند کر کے پئیں اس سے دو تین دست اچھے ہو جاتے ہیں گویا ہلکا مسہل ہو اور جن کو تحریک نزلہ کا مرض بہت زیادہ ہو وہ اس کو نہ پئیں بلکہ مربہ کی ہڑ کھالیا کریں اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو حکیم سے پوچھیں (۲) حمل میں یہ دوائیں استعمال نہ کریں، سونف، تخم کشوث، حب القرطم، بالچھڑ، تخم خربزہ، گوکھرو، ہنسراج، سداب، ریشہ خطمی، تخم خیارین، تخم کاسنی، املتاس کے چھلکے اور جسکو حمل گرنے کا عارضہ ہو وہ ان دواؤں سے بھی پرہیز رکھے، گل بنفشہ، خمیرہ بنفشہ، آلو بخارا، سپستان، ریشہ خطمی، اور حمل میں اگر دستوں کی ضرورت ہو تو یہ دوائیں استعمال نہ کریں۔ ارنڈی کا تیل، جلاپا، ریوند چینی، ترنجبین، سنا، غاریقون، شربت دینار اور حاملہ کو یہ غذائیں نقصان کرتی ہیں اوبیا، چنا، تل، گاجر، مولی، چقندر، ہرن کا گوشت، زیادہ مرچ، زیادہ کھٹائی، تربوز، خربزہ، زیادہ ماش کی دال لیکن کبھی کبھی ڈر نہیں اور یہ چیزیں نقصان نہیں کرتیں، انگور، امرود، ناشپاتی، سیب، انار، جامن، پیٹھا، آم، بٹیر، تیتر اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کا گوشت (۳) چلنے میں بہت زور سے پاؤں نہ پڑے، اونچی جگہ سے نیچے کو

[1] حاملہ عورت کو فصد اور مسہل سے خصوصاً چوتھے مہینے کے قبل اور ساتویں مہینے کے بعد احتراز چاہئے اور پچھنے اور مدرات حیض اور ڈر کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کرنا چاہئے اور بعض عورتوں کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی بازیگر آجاتا ہے تو اس کے تماشہ دیکھنے کو ایسی حالت میں اندھا دھن کوٹھے پر چڑھ جاتی ہیں جس سے تکلیف زیادہ ہو جانے کا اندیشہ ہے اور پھر مو یہ بڑا اس بازیگر کا تماشہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کمزور قلب والی عورت کو اس تماشہ سے ہولدلی ہو جاتی ہے کیونکہ بعض مرتبہ وہ تماشہ ایسا کرتا ہے کہ منہ سے آگ نکالتا ہے کبھی کسی بچہ کو لیٹا کر اور چادر ڈال کر اور چھرے چاقو سے گردن کاٹ کر چاقو خون میں بھرا ہوا لوگوں کو دکھاتا ہے جو واقعہ اور حقیقت میں نظر بندی ہوتی ہے اور ہوتا کچھ نہیں لہذا ایسے حالات کو دیکھ کر عورت کو ہولدلی ہو جاتی ہے ایسی حالت میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ۱۲ منہ

یک سخت نہ اتریں غرض کہ پیٹ کو زیادہ حرکت سے بچائیں کوئی سخت محنت نہ کریں بھاری بوجھ نہ اٹھائیں بہت غصہ نہ کریں[1] زیادہ غم نہ کریں[2] فصد اور مسہل سے بچیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد زیادہ احتیاط رکھیں، خوشبو کم سونگھیں اور نویں مہینے خوشبو سے زیادہ احتیاط رکھیں[3] کیونکہ بچہ مشکل سے ہوتا ہے چلنے پھرنے کی عادت رکھیں کیونکہ ہر وقت بیٹھے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہے، میاں[4] کے پاس نہ جائیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان ہے اور جن کے مزاج میں بلغم زیادہ ہو وہ زیادہ چکنائی بھی نہ کھائیں. قیمہ اور مونگ کی دال بھنی ہوئی اور ایسی چیزیں کھایا کریں[5] ارادہ کر کے قے نہ کریں اگر خود آئے تو روکنا نہیں چاہیئے جن چیزوں سے نزلہ اور کھانسی پیدا ہو ان سے بچیں پیٹ کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں (۴) اگر قے[6] بہت آیا کرے تو تین ماشہ انار دانہ اور پودینہ پیسکر شربت غورہ یعنی کچے انگور کے شربت میں ملا کر چاٹ لیا کریں اور اگر معدہ میں کوئی خرابی ہو اور اس وجہ سے قے آئے تو قے لانیوالی دواؤں سے پیٹ صاف[7] کریں معدہ کی بیماریوں کے بیان میں یہ دوائیں لکھی گئی ہیں وہاں دیکھ لو (۵) اگر مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش ہو تو تھوڑی خواہش تو خود جاتی رہتی ہے اگر زیادہ ہو تو اس گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں جو نمبر (۱) میں گذر چکی ہے جب دو چار دست ہو جائیں تو شربت غورہ یا کاغذی لیموں میں شکر ملا کر چاٹ لیا کریں اور چٹ پٹی چیزیں کھایا کریں جیسے چٹنی پودینے اور یا دھنیے کی جس میں مرچ اور ترشی زیادہ نہ ہو کھانے کیساتھ تھوڑی چکھیں اور مرچ سیاہ ڈالیں تو بہتر ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کریں اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے (۶) اگر بھوک بند ہو جائے تو چکنائی اور مٹھائی کم کھاویں اور اسی گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں اور بعد غذا کے ایک تولہ جوارش مصطگی کھایا کریں یا یہ چورن بنا کر غذا سے پہلے یا پیچھے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا کریں چھ چھ ماشہ مصطگی اور نمک سیاہ اور دھنیہ خشک اور ایک ایک تولہ دانہ الائچی خورد اور انار دانہ

[1] ڈر کی باتوں اور چھونکا آواز سے پرہیز واجب ہے ۱۲
[2] اور نہ غم کی باتیں خود کہے اور نہ دوسروں سے سنے ۱۲
[3] کیونکہ تمام خوشبودار چیزیں عسر ولادت کیلئے معین ہو جاتی ہیں ۱۲
[4] دو مہینے کے بعد سے میاں کے پاس نہ جانا بہتر ہے ۱۲
[5] حاملہ عورت کی بھوک کے فساد کے لئے بڑی الائچی دس درم چھ مثقال قند کے ساتھ پیس کر تین ماشہ روز کھلائیں مفید ہے ۱۲
[6] حاملہ کے لئے یہ لازم ہے کہ کھانا کم کھائے اور بدہضمی سے ہمیشہ بچے ۱۲
[7] کوئی دوا تیز اور گرم زیادہ استعمال نہ کرے بلکہ طبیب کی طرف رجوع کرنا ایسی حالت میں ضروری ہے بغیر طبیب کی رائے کسی دوا کا استعمال غیر مناسب ہے کیونکہ قے آنے کے اسباب طبیب ہی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے

دن تک ساڑھے چار ماشہ روز کھائیں اور حمل قرار ہونے سے پہلے طبیب کے رائے لیکر اگر مسہل کی ضرورت ہو مسہل بھی لیلیں اور اگر بعد دن حمل بھی کھادیں تو رحم کو تقویت دیتی ہے برادہ صندل سفید اور برادہ صندل سرخ اور مازو سبز اور درونج عقربی[1] اور عود صلیب[2] اور ابریشم خام مقرض اور بیخ انجبار[3] اور گل ارمنی سب سوا گیارہ گیارہ رتی اور تخم خرفہ اور مغز تخم تربوز ساڑھے بائیس بائیس رتی سب کو کوٹ چھان کر شربت غورہ بیالیس ماشہ اور قند سفید سات تولہ اور شہد خالص ستائیس ماشہ قوام کر کے یہ دوائیں آپس میں ملائیں پھر کچے موتی اور کہربائے شمعی اور طباشیر سوا گیارہ گیارہ رتی اور چاندی سونے کے ورق ڈھائی ڈھائی عدد سب کو چار تولہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملالیں اس سے دودھ بھی بڑھتا ہے اور بچہ کو ام الصبیان نہیں ہوتا۔

اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان

اسقاط کے بعد غذا بالکل بند کر دیں جب بھوک زیادہ ہو تو خربزہ کے چھلے ہوئے بیج دو تین تولہ ذرا بھون کر اور ذائقہ کے موافق لاہوری نمک اور کالی مرچ ملا کر کھائیں یا منقی سینک کر کھلائیں تین دن تک اور کچھ غذا نہ دیں اور پیٹ کی صفائی کیلئے یہ نسخہ پلاتے رہیں تخم خربزہ اور گوکھرو چھ چھ ماشہ اور بیج کاسنی اور پرسیاؤشاں اور سداب اور مشک طرامشیع یعنی پہاڑی پودینہ پانچ پانچ ماشہ اور املتاس کے چھلکے ایک تولہ پانی میں اوٹا کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر نیم گرم پئیں اور کمر اور ناف کے نیچے نیم کے پتوں سے سینکتے رہیں چھٹے دن تھوڑی سوٹھ اوٹا کر اس کا پانی پلائیں پھر پانچویں دن شوربے میں چپاتی خوب گلا کر دیں اور پیٹ کی صفائی میں کمی نہ رہنے دیں اور باقی تدبیریں زچہ خانہ کی سی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے اور بعضی عورتوں کو اسقاط سے رحم اور جگر میں ضعف ہو جاتا ہے اس مرض کو بہ سوت کہتے ہیں۔

زچّہ کی تدبیروں کا بیان

---

[1] یہ گرہ دار ایک جڑ ہوتی ہے مانند بچھو کے پوست اس کا خاکستری رنگ۔ تعداد گرہ کی دو یا تین ہوتی ہیں ۱۲

[2] عود صلیب ایک جڑ ہے نر اور مادہ ہوتی ہے برگ نر کا شاہ بلوط کے مشابہ ہے اور برگ مادہ کا اجمود صحرائی کے مانند ہے ۱۲

[3] انجبار ایک گھاس ہے مائل بسرخی پھول اس کا سرخ ہوتا ہے اور جڑ اس کی خشبی اور سرخ ہوتی ہے چنانچہ مستعمل ریشہ باریک اس جڑ کا ہے ۱۲

[4] بعض کہ حمل گر جاتا ہے اگر سرخ کپڑے میں سرخ دھاگے کے کہ قسم میں رنگا ہو ایک گرہ بچہ باہر نو مہینے تک کمر پر باندھیں اور کہربائے شمعی اور درونج عقربی بھی کمر پر باندھنا ساقط حمل ہے ۱۲

(۱) جب نواں مہینہ شروع ہو جائے ہر روز ایک ماشہ مصطگی باریک پیسکر اس میں نو ماشہ روغن بادام اور ذرا سی مصری ملا کر روز چاٹ لیا کریں اور روغن بادام اچھا نہ ملے تو گیارہ بادام چھیل کر خوب باریک پیسکر مصری ملا کر چاٹ لیا کریں اور جس کا معدہ قوی ہو اسکو مصطگی ملانے کی ضرورت نہیں اور گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پیا کریں یا گائے کا مسکہ اگر ہضم ہو جائے چاٹا کریں یا دو دو تولہ ناریل اور مصری کوٹ کر جب ایک ذات ہو جائے ہر روز کھا لیا کریں ان سب دواؤں سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے[۱] اور جب دن بہت ہی کم رہ جائیں تو گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارا کریں اور خوب چکنا شوربا پیا کریں اور جب بالکل ہی وقت آپہنچے اور درد شروع ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے، املتاس کے چھلکے ڈیڑھ تولہ لیکر پانی میں جوش دیکر تین تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں اور مقناطیس بائیں ہاتھ میں لینے سے یا بسد یعنی مونگے کی جڑ بائیں ران پر باندھنے سے بھی بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے اور یہ تیل نہایت مفید ہے گل بابونہ، بنفشہ، تخم خطمی، اکلیل الملک، السی کے بیج سب چھ چھ ماشہ اور ٹیسو کے پھول دو تولہ سب کو سیر بھر پانی میں اوٹائیں جب آدھا پانی رہجائے ملکر چھان کر اسمیں آدھ پاؤ ارنڈی کا تیل اور دو تولہ گائے کی نلی کا گودہ اور بکرے کے گردے کی چربی ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل جائے اور تیل رہجائے اتار کر رکھ لیں جب ضرورت ہو گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر پر ملیں اور دوائی سے اندر استعمال کرائیں اور جس عورت کے رحم میں ورم ہو اس کے بچہ ہونیکے وقت تو اسکی مالش اور استعمال بہت ہی ضروری ہے ورنہ عورت کے مرجانیکا ڈر ہے اور یہ تیل اس قابل ہے کہ گھروں میں تیار رہے۔ اگر زیادہ تکلیف ہو یا بچہ پیٹ میں مرجائے یا اور کوئی نئی خطرہ کی بات پیدا ہو جائے تو فوراً حکیم کو خبر کرو (۲) دستور ہے کہ مٹی یا بیسن سے بچہ کو غسل دیتے ہیں بجائے اس کے اگر نمک کے پانی سے غسل دیں اور تھوڑی دیر کے بعد خالص پانی سے نہلا دیں تو بہت سی بیماریوں سے جیسے پھوڑا پھنسی وغیرہ سب سے حفاظت رہتی ہے لیکن نمک کا پانی ناک یا آنکھ یا کان یا منہ میں نہ جانے پائے اگر بچہ کے بدن پر میل زیادہ معلوم ہو تو کئی روز تک نمک کے

[۱] آدمی کے سر کے بال جلا کر خاکستر کو گلاب میں ملا کر عورت کے سر پر رکھنے سے بچہ بآسانی پیدا ہو جاتا ہے ۱۲ [۲] اکثر جگہ مریم پنجہ پانی میں ڈالکر عورت کے سامنے رکھدیتے ہیں وہ پھول جاتا ہے تو اس کا پانی بھی پلاتے ہیں نیز یہ تجربہ کی ہوئی بات ہے کہ کسی پاک کپڑے میں موطا امام مالک لپیٹ کر عورت کے پیٹ پر رکھنے سے ولادت جلد ہو جاتی ہے انول نال کاٹنے کے بعد نال کے سوراخ میں مقدار دو چاول کے مشک بھر دینے سے بچہ کو ڈبہ کی بیماری نہیں ہوتی ۱۲ [۳] یہ گھاس دو قسم کی ہوتی ہے دونوں قسم کی گھاس باہم مشابہ ہوتی ہے لیکن پھل ایک قسم کا ہلالی ہوتا ہے اور تخم گول اور پھل دوسری قسم کا باریک اور ہلالیت اس کی کم ہوتی ہے ۱۲ [۴] اگر اس غسل میں بھی نمک کا اضافہ کرلیں تو کچھ حرج نہیں اور پھر نیم گرم شیریں پانی سے غسل دیں اور غسل کے وقت بچہ کی مقعد کو چھوٹی انگلی سے کھولدیں بعد غسل کے ملائم کپڑے سے بدن کو خشک کر کے نرم کپڑے میں لپیٹ دیں بچہ کو بارہ گھنٹے کے بعد دودھ دینا چاہئے ۱۲

پانی سے غسل دیں اور اگر میل نہ ہو تو بھی چلہ بھر تک تیسرے چوتھے دن خالص پانی سے
غسل دیدیا کریں اور غسل کے دینے کے بعد تیل ملدیا کریں اگر چار پانچ مہینے تک تیل کی مالش
رکھیں تو بہت مفید ہے (۳) بچہ کو ایسی جگہ رکھیں جہاں بہت روشنی نہ ہو زیادہ روشنی سے اسکی
نگاہ کمزور ہو جاتی ہے (۴) گھٹی میں جو الماس ہوتا ہے اسکو اور دواؤں کے ساتھ پکانا
نہ چاہئے اس سے اثر جاتا رہتا ہے یا تو الگ بھگو کر چھان لیں یا پکی ہوئی دوا میں مل کر چھان
لیں (۵) بچہ کو دودھ پینے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے شہد یا کھجور چبائی ہوئی وغیرہ انگلی پر
لگا کر اس کے تالو[1][2] میں لگائیں (۶) دستور ہے کہ زچہ کو کاڑھا پلاتے ہیں اور اس کے لئے ایک نسخہ
مقرر ہے سب کو وہی دیا جاتا ہے چاہے اس کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو یا وہ بیمار ہو یہ برا دستور ہے
بلکہ مزاج کے موافق دوا دینی چاہئے اگر عورت کا مزاج سرد[4] ہے تو ایک ایک تولہ مجیٹھ اور سونف
اور نرکچور اور مکوہ خشک سب کو چار سیر پانی میں اوٹالیں جب تین سیر رہ جائے تو استعمال کریں
اور اگر مزاج گرم ہے تو دو دو تولہ مکوہ خشک اور خربزہ کے بیج اور گوکھرو ان سب کو چار سیر پانی
میں اوٹا کر جب تین سیر رہ جائے تو استعمال میں لاویں اور جب زچہ کو بخار ہو تو صرف مکوہ خشک
کا پانی دیں اسی طرح یہ بھی دستور ہے کہ زچہ کو اچھوانی اور گوند اور سونٹھ ضرور دیتے ہیں یہ بھی برا دستور
ہے کسی کو موافق آتا ہے کسی کو نقصان کرتا ہے خاصکر بخار میں اچھوانی بہت ہی نقصان کرتی
ہے اگر زچہ بیمار ہو یا ہضم میں فتور ہو تو سب سے عمدہ غذا شوربا یا یخنی ہے البتہ روٹی نہ دیں تو مضائقہ
نہیں اور اگر بخار یا بیماری زیادہ ہو تو حکیم سے پوچھکر جو حکیم بتلاوے وہ دو جسکو گوند موافق نہ ہو اسکے
واسطے وہ لڈو بناؤ جسکی ترکیب رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی گئی ہے
(۷) بچہ کو زیادہ دیر تک ایک کروٹ پر لیٹے ہوئے کسی چیز پر نگاہ نہ جمانے دیں اس سے بھینگا پن
ہو جاتا ہے کروٹ بدلتے رہیں (۸) زچہ کو بھی تیل ملوانا بہت مفید ہے مگر بعض عورتوں کو تیل
گرمی کرتا ہے اور پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں ان کیلئے یہ تیل مناسب ہے جھاؤ کے پتے آدھ پاؤ اور
مہندی کے پتے چھٹانک بھر اور نمکولی چھٹانک بھر اور مجیٹھ دو تولہ ان سب کو رات کو پانی میں

لہ اگر کسی نیک صالح بزرگ سے چبوا کر تالو پر لگائیں تو بہتر ہے ۱۲ عہ دودھ دینے سے پہلے جو چیز بچہ کے تالو پر لگائی جائے تمام عمر اس سے مضر نہیں ہوتا سہ اگر زہر مہرہ اصلی ملدیں تو تمام عمر کسی قسم کا زہر اسکو ضرر نہیں کرے گا ۱۲ عہ اور اگر مزاج گرم ہو تو بجائے اجوائن تخم ریحان دیں اور بجائے پانی کے عرق مکوہ اور عرق بادیان پلائیں اور سرد چیزوں اور سرد ہوا اور سخت حرکات سے پرہیز کریں اور ہفتہ دو ہفتہ اطراف فرج پر روغن کنجد کی مالش کریں اور اندر میں اگر گرمی ہو تو فوراً طبیب سے پوچھکر دوا پلائیں بعض عورتوں کے بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم میں درد ہوتا ہے جسکو دو گبھیلن یا پہلی کا درد کہتے ہیں اسکے دور کرنے کیلئے تھوڑا سا پرانا کھوپرا کھلائیں یا پوست خربزہ خشک کوٹ چھان کر عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں اور پوست خشخاش پانی میں بھگو دیں پھر اس پانی کو صاف کرکے پلانا بھی مفید ہے ۲

بھگو رکھیں صبح کو جوش دیکر ملکر چھان کر سرسوں یا تل کا تیل ایک سیر ملاکر پھر پکائیں کہ پانی سب جل جائے اور تیل رہ جائے پھر اس میں دو تولہ مصطگی اور ایک تولہ قسط تلخ خوب باریک پیسکر ملاکر رکھ لیں اور نیم گرم ملوائیں (۹) جس کے دودھ[۱] کم ہو اس کو اگر دودھ موافق ہو تو دودھ پلاؤ اور بھجا زیادہ کھلاؤ اور مرغ کا شوربا پلاؤ اور یہ دوائیں بھی مفید ہیں۔ پانچ ماشہ کلونجی یا پانچ ماشہ تودری سرخ ہر روز دودھ کے ساتھ پھانکیں یا دو تولہ زیرہ سیاہ آدھ سیر گھی میں کسی قدر بھونکر سیر بھر شکر سفید اور آدھ سیر سوجی ملاکر قوام کرلیں پھر بادام چھوارہ ناریل چلغوزہ بقدر مناسب ملالیں خوراک دو تولہ سے چار تولہ تک یا گاجر کا حلوا کھلائیں اور غذا عمدہ کھلائیں (۱۰) دودھ پلانے والی کوئی چیز نقصان کرنے والی نہ کھائے۔ اسیطرح ترہ تیز ک کا ساگ اور رائی اور پودینہ نہ کھائے کہ ان چیزوں سے دودھ بگڑ جاتا ہے (۱۱) اگر دودھ چھاتیوں میں جم جائے اور تکلیف دے اور چھاتیوں میں کھچاؤ معلوم ہونے لگے تو فوراً علاج کریں ایک علاج یہ ہے کہ ایک ایک تولہ بنفشہ اور خطمی اور گل بابونہ اور دو تولہ ٹیسو کے پھول لیکر دو سیر پانی میں ان کو اوٹا کر گرم گرم پانی سے دھاریں اور انہیں دواؤں کو رکھ کر باندھیں جب ٹھنڈا ہو جائے اتار دیں (۱۲) جس کا دودھ خراب ہو بچہ کو نہ پلائیں ایک بوند ناخن پر ڈال کر دیکھ لیں اگر فوراً بہہ جائے یا بہت دیر تک نہ بہے خراب ہے اور اگر ذرا بہہ کر رہ جائے تو عمدہ ہے اور جس دودھ پر مکھی نہ بیٹھے وہ بڑا ہے۔

مسان کا علاج۔ مسان ایک مرض ہے جس کی بہت صورتیں ظہور میں آتی ہیں اور کوئی بچہ سوکھ[۲] کر مرجاتا ہے کسی کو کمیڑہ ام الصبیان کے دورے پڑتے ہیں، کوئی دستوں سے ہلاک ہو جاتا ہے، کسی کو پیاس اور تونس بہت ہوتی ہے۔ کسی کے بچے سوتے سوتے مر کر رہ جاتے ہیں کسی کے بچے دو برس یا کم و بیش مدت تک اچھے رہتے ہیں پھر ایک دم مرجاتے ہیں یہ سب مسان کی شاخیں ہیں یہ مرض بچے کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو لگاتار بچے مرتے ہی چلے جاتے ہیں جبتک ماں کا علاج نہ ہو

[۱] برگ ارنڈ لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے دو سیر پانی میں جوش دیں جب ڈیڑھ سیر پانی باقی رہے چھان کر شیشہ میں رکھ لیں اور زیرہ سفید یا سونف تھوڑا سا پیسکر بقدر مناسب ملائیں مگر بہتر یہ ہے کہ زیرہ یا سونف جوشاندہ میں ڈالدیا اور دن میں تین مرتبہ ایک ایک چھٹانک پلایا کریں اور جوش کئے ہوئے پتوں کو گرم گرم پستان پر باندھیں دو تین روز میں انشاء اللہ تعالیٰ دودھ کثرت سے ہو جائیگا ۱۲

[۲] اکثر عورتوں کے بچے مرجاتے ہیں یا ساقط ہو جاتے ہیں کوئی بچہ سبز رنگ کے دستوں میں کوئی چمک میں اور کوئی خشک ہو کر مرجاتے ہیں اس کو جہلا مساں کہتے ہیں ایسی صورت میں طبیب کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اس کا ایک نسخہ مجرب صفحہ ۲۲ پر درج ہے مگر اس میں طبیب کی رائے ضرور لے ۱۲

شروع حمل میں بلکہ حمل سے پہلے اس کی دوا نہ کیجائے بچہ کو نفع نہیں پہنچتا چونکہ یہ مرض آجکل بکثرت ہونے لگا ہے۔ اس واسطے علاج اسکا لکھا جاتا ہے مفصل علاج تو اس کا بہت طول چاہتا ہے یہاں چند نسخے اس مرض سے حفاظت کیلئے اور چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں (۱) عورت کا علاج حمل سے پہلے ہوشیار طبیب سے کراؤ اگر ضرورت مسہل کی ہو تو برعایت خون کی صفائی اور زہر کے اتار اور تقویت دل کے مسہل دیا جائے (۲) پھر حمل کی حالت میں قبل ماہ چہارم وہ معجون دیجاوے جو حمل کی تدبیروں کے بیان میں گذری جس کی پہلی دوا برادہ صندل سفید ہے چالیس دن کھا دیں وہ معجون ہر مزاج کے موافق ہے (۳) وہ معجون چالیس دن کھا کر چھوڑ دیں اور یہ گولی برابر بچہ ہونے تک کھاتی رہیں اور جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کو بھی برابر دو برس تک کھلاتی رہیں اور خود بھی کھاتی رہیں۔ گولی کا نسخہ[1] یہ ہے۔

تلسی کے پتے حلیم کے پتے۔ چرچٹہ کی جڑ، اکاس بیل جو ببول کے درخت کی نہ ہو کر بجو کے پتے ارنڈ کے پتے سب ڈھائی ڈھائی ماشہ لیکر سایہ میں خشک کرلیں پھر عود صلیب، بنسلوچن دانہ الائچی کلاں چار چار ماشہ، دانہ الائچی خورد دو ماشہ زرنب یعنی تالیسپتر ڈھائی ماشہ سب کو کوٹ چھان لیں اور زہر مہرہ خطائی اصلی نارجیل دریائی، جدوار خطائی پپیتہ گلاب میں کھرل کریں اور مشک تین چاول زعفران اصلی تین رتی ملاکر پھر خوب کھرل کرلیں اور سب ادویات کو ملاکر شہد ہموزن ملاکر گولیاں چنے کی برابر بنالیں اور ایک گولی روز کھا دیں جب بچہ پیدا ہو تو اس کو چوتھائی گولی دیں پھر چند روز کے بعد آدھی گولی پھر سال بھر کے بعد ایک گولی روز دیں یہ گولی بچہ کے بہت سے امراض کے لئے مفید ہے اور نقصان کسی حال میں نہیں کرتی (۴) مسان کے مرض کیلئے سب سے ضروری تدبیر یہ ہے کہ ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جائے کوئی دوسری تندرست عورت دودھ پلاوے یا بکری گائے وغیرہ یا ولایتی ڈبہ کے دودھ سے پرورش کیجائے غرض ماں کے دودھ میں زہر ہوتا ہے یا تو ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جائے یا ممکن ہو تو ماں کے دودھ کی صفائی کی تدبیر میں کسی قابل اور تجربہ کار حکیم کی رائے سے

[1] ایک مجرب نسخہ یہ بھی ہے جو بچہ اور ماں دونوں کیلئے ہے مرچ سیاہ تین ماشہ سہاگہ تین ماشہ، ہلدی تین ماشہ اجمود تین ماشہ۔ اجوائن خراسانی تین ماشہ، ادرک تین ماشہ، تخود بریاں تین ماشہ، خرما سوا چھ ماشہ، اسپند سوا چھ ماشہ، تخم کشوث سوا چھ ماشہ، گندک آملہ سار سوا چھ ماشہ، اندرجو سوا چھ ماشہ، سرا ولی سوا چھ ماشہ، ہلیلہ ایک ماشہ، ہلیلہ خورد ایک ماشہ آملہ ایک ماشہ، بچھ ڈیڑھ ماشہ، نمک سیاہ ڈیڑھ ماشہ، نمک سفید ڈیڑھ ماشہ، افیون ۵ ماشہ، زعفران ایک تولہ، ریچ ڈیڑھ ماشہ ان کو پانی میں پیسکر بقدر مونگ گولیاں بنائیں حالت حمل میں ایک گولی روزانہ صبح نہار منہ کھلائیں اور جب بچہ پیدا ہو تو چوتھائی گولی بچہ کو دیں۔ چاول لڈو کی دال، مسور کی دال، دودھ دہی، بینگن اور بادی اشیاء سے پرہیز کریں ۱۲

کی جاویں مگر یہ مشکل ہے لہذا ماں کا دودھ نہ دینا ہی مناسب ہے (۵) بچہ کے گلے میں عود صلیب نرومادہ لمبائی میں سوراخ کر کے ڈورے میں پرو کر ڈال دیا جائے (۶) اگر بچہ کو مسان ہو گیا ہے تو اس کی تدبیریں اور علاج میں جو صورت پیش آوے اس کے موافق حکیم کو اطلاع کر کے کرو اور بہت صورتوں کا علاج کتاب ہذا میں بھی لکھا گیا ہے (۷) مسان کو تعویذ گنڈوں سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے کسی مسلمان دیندار عالم سے رجوع کریں جاہلوں اور بددینوں سیانوں سے ہرگز رجوع نہ کریں ایک عمل اسی حصہ کے آخیر میں جھاڑ پھونک کے بیان میں لکھا گیا ہے نہایت مجرب ہے (نظر ثالث)

بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

(۱) سب سے بہتر ماں کا دودھ ہے بشرطیکہ مسان کا مرض نہ ہو اور اگر مسان کا مرض ہو تو سب سے مضر ماں کا دودھ ہے (مسان کا بیان گذر چکا) تندرست ماں اگر خالی پستان بھی بچے کے منہ میں دے تو بچہ کو فائدہ پہنچتا ہے اگر یہ عادت کر لیں کہ ہر دفعہ دودھ پلانے سے پہلے ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں تو بہت مفید ہے (از قانون شیخ) (نظر ثالث)

(۲) جب بچہ سات دن کا ہو جائے تو گہوارے میں جھلانا اور لوری (گیت) سنانا اس کو بہت مفید ہوتا ہے، گود میں لیں یا گہوارے میں لٹا دیں بچہ کا سر اونچا رکھیں۔ (نظر ثالث)

(۳) بچہ جس وقت سے پیدا ہوتا ہے اس کا دماغ فوٹو جیسی خاصیت رکھتا ہے جو کچھ اس میں آنکھ کی راہ سے یا کان کی راہ سے پہنچتا ہے منقش ہو جاتا ہے اور تمام عمر محفوظ رہتا ہے اگر اچھی تعلیم دینی ہو تو بچہ کے سامنے تمیز اور سلیقہ کی باتیں کریں کوئی حرکت خلاف تہذیب نہ کریں اور کوئی بات بری منہ سے نہ نکالیں کلمہ کلام پڑھتے رہیں (نظر ثالث) (۴) جب دودھ چھڑانے کے دن نزدیک آویں اور بچہ کچھ کھانے لگے تو اس کا خیال رکھیں کہ کوئی سخت چیز ہرگز نہ چبانے دیں اس سے ڈر ہے کہ دانت مشکل سے نکلیں اور ہمیشہ کیلئے دانت کمزور رہیں (۵) ایسی حالت میں نہ غذا

ملہ دودھ پلانے والی ماں کو دل بھر کر سونا چاہئے اور اسکو سبز ترکاریاں استعمال کرنی چاہئیں ماں کا فرض ہے کہ وہ صاف ستھری رہے اور اگر پستانوں کو بورک ایسڈ سے دھو کر خشک کر کے پلائے تو اچھا ہے ۱۲ ملہ ایک غلطی ہو بچتا ہر سمجھدار عورت کا فرض ہے وہ یہ ہے کہ جو نہی بچہ ہوا یا ماں نے اسے فوراً دودھ پلانا شروع کر دیا اس غلطی سے بچہ کی عادت بگڑ جاتی ہے بچہ کو جب تک وہ دس پونڈ یا سیر ا وزن کا نہ ہو جائے ہر تین گھنٹہ کے بعد دودھ پلانا چاہئے جب دس پونڈ کا ہو جائے تو ہر چار گھنٹہ بعد اسے دودھ پلایا جائے کیونکہ اس سے وہ تندرست رہتا ہے اور متعدی امراض اسہال صفراوی وغیرہ امراض کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے پیدائش کے چھ گھنٹہ بعد سے بچہ کو ماں کا دودھ پلایا جائے اور دس منٹ کی مدت دودھ پلانے کیلئے کافی ہو اور صرف ایک ہی چھاتی سے دودھ پلایا جائے دوسرے موقعہ پر دوسری چھاتی سے اسی طرح سے تبدیل کر کے دودھ پلانا بہت مفید پڑتا ہے ۱۲

پیٹ بھر کر کھلاویں۔ نہ پانی زیادہ پلاویں اس سے معدہ ہمیشہ کو کمزور ہو جاتا ہے، اگر ذرا بھی پیٹ پھولا دیکھیں تو غذا بند کریں اور جس طرح ہو سکے بچہ کو سلادیں اس سے غذا جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔ (۶) اگر گرمی میں دودھ چھڑایا جائے تو پیاس اور بھڑک نہ ہونے دیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہر روز زہر مہرہ گلاب یا پانی میں گھس کر پلائیں اور زیادہ چکنائی نہ کھلائیں اور ہمیشہ تیسرے دن تالو پر مہندی کی ٹکیہ رکھیں یا نشاستہ گلاب میں ملا کر تالو پر ملا کریں اس سے سوکھے کے عارضہ سے بھی حفاظت رہتی ہے اور اگر بہت جاڑوں میں دودھ چھڑایا جائے تو سردی سے بچائیں اور کوئی ثقیل چیز نہ کھاویں اور بدہضمی کا خیال رکھیں (۷) جب مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مرغ کی چربی سوڑھوں پر ملا کریں اور سر اور گردن پر تیل خوب ملا کریں اور کان میں بھی تیل خوب ڈالا کریں اور کبھی کبھی شہد دو دو بوند نیم گرم کرکے کانوں میں ڈالدیا کریں کہ میل نہ جمے اور اس دوا کا استعمال کریں کہ دانت آسانی سے نکلیں السی اور میتھی کے بیج اور خطمی اور گل بابونہ سب چھ چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگوئیں صبح جوش دیکر مل کر چھان کر تین تولہ روغن گل اور دو تولہ شہد خالص اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی اور مرغی کی چربی ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جلکر مرہم سا رہ جائے پھر اس میں چھ ماشہ نمک باریک پیسکر ملا کر رکھیں اور نیمگرم کرکے ہر روز مسوڑوں پر ملا کریں اور اگر مرغی کی چربی نہ ہو تو گائے کی تلی کا گودا ڈالیں اور کبھی دانتوں کے مشکل سے نکلنے سے بچہ کے ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اس وقت سر اور گردن پر تیل ملیں (۸) جب دانت کسی قدر نکل آئیں اور بچہ کچھ چبانے لگے تو ایک گرہ ملہٹی کی اوپر سے چھیل کر پانی میں بھگو کر نرم کرکے بچہ کے ہاتھ میں دیدیں کہ اس سے کھیلا کرے اور اس کو چبایا کرے اس سے ایک تو اپنی انگلیاں نہ چبائے گا دوسرے دانت نکلنے میں مسوڑے نہ پھولیں گے اور درد نہ کریں گے اور کبھی کبھی نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہیں اس سے منہ نہیں آتا اور دانت بہت آسانی سے نکلتے ہیں (۹) جب بچہ کی زبان کچھ کھل چلے تو کبھی کبھی زبان کی جڑ کو انگلی سے ملدیا کریں اس سے بہت جلدی صاف بولنے لگتا ہے (۱۰) حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بری عادتوں سے

لہ چکنی چیزیں مثل انڈے کی زردی، بھیجا اور مرغ کا پر آہستگی سے دانتوں کے موضع پر ملیں۔ دوا گل روغن مکو کی پتیوں کا عرق نچوڑ کر اس میں ملا کر ملنا فائدہ دیتا ہے۔ کتاب الخواص میں لکھا ہے کہ لڑکے کے گلے میں سیپ کا لٹکانا بالخاصیت دانتوں کو جلد اگاتا ہے اور لٹکانا بیخ سنبھالو کا گلوئے طفل میں یہ بھی خصوصیت رکھتا ہے ۱۲

بھی تندرستی خراب ہو جاتی ہے لہذا بچہ کی عادتیں[1] درست رکھنے کا بہت خیال رکھیں کوئی
اور بھی اس کے سامنے بیہودہ حرکت نہ کرنے پائے بچوں کو کسی خاص غذا کی عادت نہ ڈالو بلکہ
موسم کی چیزیں سب کھلاتے رہو تاکہ عادت رہے البتہ بار بار نہ کھلاؤ جبتک ایک چیز ہضم نہ ہوجائے
دوسری نہ دو اور کوئی چیز اتنی نہ کھلاؤ کہ ہضم نہ ہو سکے اور سبز میوؤں پر پانی نہ دو اور کھٹائی زیادہ
نہ کھانے دو خاصکر لڑکیوں کو اور بچوں پر تاکید رکھو کہ کھانا کھانے میں اور پانی پینے میں نہ
ہنسیں نہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے لقمہ یا پانی ناک کی طرف چڑھ جائے اور جسقدر
مقدور ہو تو بچوں کو اچھی غذا دو اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائیگی تمام عمر کام آئیگی
خاصکر جاڑوں میں میوہ یا تل[2] کے لڈو کھلایا کرو، ناریل اور مصری کھانے سے طاقت بھی آتی ہے
اور چنونے پیدا نہیں ہوتے اور سوتے میں پیشاب زیادہ نہیں آتا اس طرح اور میوؤں میں اور
فائدے ہیں (۱۲) بچوں کو محنت کی عادت ضرور ڈالیں بلکہ بقدر ضرورت لڑکوں کو ڈنڈ مگدر
کی اور اگر مقدور ہو تو گھوڑے کی سواری کی اور لڑکیوں کو چھوٹی چکی پھر بڑی چکی اور چرخہ
پھیرنے کی عادت ڈالیں (۱۳) ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف کم ہوتی ہے اور
زخم جلدی بھر جاتا ہے (۱۴) تھوڑی عمر میں شادی کر دینے میں بہت سے نقصان ہیں بہتر تو
یہی ہے کہ لڑکا جب کمانیکا اور لڑکی جب گھر چلانیکا بوجھ اٹھا سکے اس وقت شادی کی جائے۔

بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان

فائدہ۔ بچوں کو بہت تیز دوا مت دو خواہ گرم ہو جیسے اکثر کشتے یا سرد ہو جیسے کافور اس کی
احتیاط دودھ پینے تک تو بہت ہی ہے پھر بھی چودہ پندرہ برس کی عمر تک خیال رکھو اور
دودھ پیتے بچے کے علاج میں دودھ پلائی کو پرہیز رکھنے کی بہت ضرورت ہے اور جب تک
بچہ بارہ برس کا نہ ہو جائے فصد ہرگز نہ لیں اگر بہت ہی لاچاری ہو تو بھری سینگیاں لگا دیں
اور یاد رکھو جب کوئی ترش دوا یا غذا بچہ کو دی جائے تو دودھ پلانے سے دو گھنٹہ کا فاصلہ ضرور رہے تاکہ

[1] ابتدا ہی سے تہذیب کا بہت خیال رکھو جی۔ تم سے ان سے بھلا کرو تاکہ جی۔ تم کی انکو عادت ہو جائے۔ ابتداء ہی سے نماز کے لئے کہتی رہو اس سے نماز بھی پڑھواتی رہو تاکہ بڑے ہو کر نماز کی عادت رہے۔ ابتداء ہی سے سلام کرنے کو کہتی رہو تاکہ نماز کی عادت اور شوق پیدا ہو جائے غرضکہ تہذیب کی سب باتیں ابتدا ہی سے بتلاتی رہو۔ ۱۲

[2] جن بچوں کا مزاج گرم معلوم ہو ان کو تل کے لڈو زیادہ اور روزانہ نہیں دینا چاہیے صرف میووں پر اکتفا کرنا چاہیے ۱۲

دودھ کے ساتھ ترشی معدہ میں جمع ہو بعض دفعہ بہت نقصان ہوجاتا ہے، اب کچھ بیماریاں لکھی جاتی ہیں :- ام الصبیانؔ اس کو کمیڑہ اور مسان بھی کہتے ہیں اس میں بچہ یک لخت بیہوش ہوجاتا ہے اور ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اور منہ میں جھاگ آجاتے ہیں پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے یہاں چند ضروری باتیں سمجھ لو، جب دورہ پڑے تو فوراً بازو اور رانیں کسیقدر کس کر باندھو اور رائی سے ہتھیلیوں اور تلوؤں کی مالش کرو اور منہ میں سے جھاگ صاف کردو اور اس مرض والے کو بہت تیز اور چمکدار چیزوں کی طرف دیکھنے سے اور بھیڑ اور گائے کے گوشت سے ضرورؔ بچانا چاہئے جند بیدستر سونگھانا اور بچہ کے بستر پر چاروں طرف فرادا سار کھدینا مفید ہے خاصکر چاند کے شروع مہینے میں کیونکہ یہ دن دورہ کی زیادتی کے ہیں اور اکثر بڑے ہوکر یہ مرض خودبخود بھی جاتا رہتا ہے اور چونکہ یہ مرض اکثر رحم کی خرابی سے ہوتا ہے اس واسطے جس عورت کے بچوں کو یہ مرضؔ ہوتا ہے اسکو اس معجون کا کھالینا بہت مفید اور ضروری ہے جو حمل کی تدبیروں کے بیان کے بالکل آخیر میں لکھی ہے جسکے اول میں دونوں صندل ہیں سوکھا۔ اس میں بچہ کو پیاس بہت لگتی ہے اور تالو کی حرکت موقوف ہوجاتی ہے اور دبدم سوکھتا چلا جاتا ہے اخیر میں کھانسی بھی ہوجاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں علاج یہ ہے کہ کدو یعنی لوکی یا خرفہ دو تولہ کچلکر روغن گل ملاکر ٹکیہ بناکر سر پر رکھیں جب وہ گرم ہوجائے بدلدیں اور دو دو ماشہ تخم خرفہ اور تخم کاسنی گاؤزبان کے عرق میں پیسکر چھان کر ایک تولہ شربت انار شیریں ملاکر چار رتی طباشیر اور زہر مہرہ دو تولہ عرق بیدمشک میں گھسکر ملاکر پلائیں اور اگر دست آتے ہوں تو تخم خرفہ اور تخم کاسنی کو ذرا بھون کر پیسیں اور اگر کھانسی ہو تو دو ماشہ ملہٹی بھی پیس دیں اور ہاتھ پاؤں پر ہر روز مہندی لگانا اور ٹھنڈے پانی سے دھونا بھی مفید ہے اگر بچہ دودھ پیتا ہے تو دودھ پلانے والی کو ٹھنڈی غذا دیں جیسے کدو، توری، پالک، کھیرا آش جو وغیرہ اور اس کو بھی ٹھنڈی دوائیں پلائیں اور اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس کے لئے سب سے بہتر غذا آش جو ہے اور جب دست ہوں تو کھچڑی یا ساگو دانہ دیں۔

ﻠﮧ یہ مرض اگر بڑوں کو ہو تو مرگی کہتے ہیں اور چھوٹوں کو ہو تو ام الصبیان وغیرہ کہتے ہیں ایسے ہی بڑوں کے واسطے جلد جلد دورہ پڑنا مہلک ہے اور بچوں کے واسطے غیر مہلک ہے ۱۲ ﻠﮧ بلکہ ان تمام اشیاء سے جو تبخیر پانشہ کرتی ہوں پرہیز کرنا ضروری ہے ۱۲ ﻠﮧ جائفل یا ہینگ یا عود صلیب زیادہ گلے میں لٹکانا مفید ہے اور جلد وار خطالم سرخ عود صلیب ۲ سرخ در عرق بادیان سائیدہ در حلق چکانند۔ و علقیت جند بیدستر عقرقرحا ببو یانند۔ حب برائے ام الصبیان۔ صبر زرد جند بیدستر۔ کندر سائیدہ بقدر سرشف حبوب بستہ طفل دو ماہ را یک عدد و شش ماہ را سہ عدد و بروز نوبت دو سہ مرتبہ دہند دیگر زردی بیضہ ٹھیری کہ اکثر بر کنارہ تالاب یافتہ می شود در ظرف آب نارسیدہ بریان کردہ حبوب بن بند برائے طفل دو سالہ بقدر نصف مونگ و از انداز دو سالہ برابر مونگ در شیر مادر حل کردہ بدہند ۱۲

ڈبّہ[1] جس کو پسلی کا چلنا بھی کہتے ہیں اس کے شروع میں گرم خشک دوا نہ دیں جیسے گل رونده
یا مشک یا ہلدی پان وغیرہ بلکہ جس روز ڈبہ ہو یہ گھٹی دیں، دو دانہ عناب چار دانہ مویز منقے
دو دو ماشہ مکوہ خشک، گل بنفشہ، ملہٹی گاؤزبان اور ایک ماشہ ابریشم خام مقرض گرم پانی میں
بھگو کر اور دو تولہ املتاس اور ترنجبین اور ایک تولہ خمیرہ بنفشہ علیحدہ ملکر بھگو کر چھان کر ملا دیں اور
چار دانہ مغز بادام پیسکر بھی ملا دیں اور ایک دن بیچ دے کر تین دفعہ یہ گھٹی دیں اور اول
دن سے سینہ پر یہ مالش کریں۔ چھ چھ ماشہ السی اور تخم خطمی اور گل بنفشہ اور میتھی کے بیج اور مکوہ
خشک پانی میں بھگو کر جوش دیکر خوب ملکر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملاکر
پھر پکائیں یہانتک کہ پانی جلکر تیل رہ جائے پھر اس تیل میں تین ماشہ مصطگی پیسکر ملا کر رکھیں
اور نیم گرم کر کے سینہ پر اور جہاں گڑھا پڑتا ہو دن میں دو تین بار مالش کریں اور روئی گرم باندھ
دیں، کبھی اس مالش سے بھی آرام ہو جاتا ہے گھٹی کی ضرورت نہیں ہوتی بڑوں کی پسلی کے
درد کو بھی مفید ہے گھٹی کے بعد اگر گل رونده یا مشک وغیرہ دیں تو کچھ ڈر نہیں بچے کو اور دودھ
پلائی کو پرہیز کی ضرورت ہے صرف مونگ کی دال چپاتی یا کھچڑی دیں۔

بچے کا بہت رونا[2] اور نہ سونا۔ اگر کہیں درد و تکلیف ہے اس کا علاج کریں نہیں تو یہ دوا
دیں، چرونجی، خشخاش سفید، خشخاش سیاہ، السی، تخم خرفہ، تخم بارتنگ، تخم کاہو، انیسون،
سونف، زیرہ سیاہ سب کو چھ چھ ماشہ لیکر کوٹ چھان کر قند سفید دہ تولہ کا قوام کر کے یہ دوائیں
ملالیں دو ماشہ سے سات ماشہ تک خوراک ہے اس سے بڑوں کو بھی خوب نیند آتی ہے البتہ
جس بچہ کو ام الصبیان کا دورہ پڑتا ہے اس کو نہ دیں اور کسی بچہ کو افیون نہ دیں اخیر میں بہت
نقصان لاتی ہے، افیون کی جگہ یہ دوا دیں۔ **نیند میں چونکنا۔** بچہ اگر کسی چیز سے ڈر گیا ہے تو
جس طرح ہو سکے اس کے دل سے خوف مٹائیں اور اگر پیٹ چڑھا ہو تو گھٹی سے پیٹ صاف کریں

کان[3] کا درد اس کی پہچان یہ ہے کہ بچہ بہت روئے اور کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو اور بار بار
اپنا ہاتھ کان پر لے جائے اور جب اسکے کان پر نرمی سے ہاتھ پھیریں تو آرام پائے اس کیلئے یہ

[1] ڈبہ اطفال پسلی کا عارضہ جو لڑکوں کو ہوتا ہے اس میں تپ اور کھانسی اور پسلی کا دبنا عارض ہوتا ہے یہ دو طرح پر ہے ایک وہ کہ مادہ اس کا گرم ہو اس میں تپ بھی ہوتی ہے اس کی چنداں اندیشہ نہیں ہوا اسمیں سات روز تک اشیائے تیز کہ جس سے اندر کے اعضا چھل جائیں مانند توتیائے ہندی اور جمال گوٹہ اور مثل اس کے نہ دیں اور بہترین تدبیروں سے تلیین کرنا ہے چاہئے کہ احتیاطاً عناب منقی بنفشہ سے تلیین کریں دوسرا وہ کہ بلغم کے مادہ سے ہو اس میں تپ اور سوء تنفس بھی ہوتا ہے اول کی نسبت اس میں خطرہ ہے طبیب کی طرف فوراً رجوع کریں ۱۲

[2] روغن کاہو یا روغن خشخاش کنپٹی پر لگائیں یا تخم خرفہ یا تخم کاہو اور سونف پانی میں پیسکر شکر سفید ملا کر پلائیں ۱۲

[3] حکما نے لکھا ہے کہ کان میں جو چیز ٹپکائیں نیم گرم ٹپکائیں نسخہ روغن کان کی سب بیماریوں کو کہ سردی سے ہو نفع دیتا ہے اسپند مال کنگنی اجوائن مساوی میٹھے تیل میں کہ ہوزن ادویہ ہوں جلا کر چھان کر استعمال کریں نسخہ قطور بورہ ارمنی یعنی پیپڑیا کھار نیمگرم پانی میں ملا کر ٹپکانا درد سخت کو تسکین دیتا ہے نسخہ دیگر کھٹے انار کا عرق شہد کے ساتھ درد گرم کو دفع کرتا ہے ۱۲

دوائیں مفید[1] ہیں۔ پہلا نسخہ سکھ درشن یا گیندے کے پتوں کا پانی نیمگرم دو دو بوند کان میں ڈالیں دوسرا نسخہ، رسوت، صعتر، مسور تین تین ماشہ لیکر چھٹانک بھر پانی میں اوٹائیں جب پانی آدھا رہ جائے ملکر چھان کر روغن گل یا روغن بادام یا تل کا تیل دو تولہ ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل کر تیل رہجائے ایک ایک ماشہ نمک اندرانی اور مرکی باریک پیسکر ملا کر رکھ لیں اور دو دو بوند نیمگرم ڈالیں تیسرا نسخہ چھ ماشہ گل بابونہ پاؤ بھر پانی میں پکا کر بھپارہ دیں۔ **فائدہ** کان میں دوا ہمیشہ نیمگرم ڈالو اور بچوں کے کان میں بہت تیز دوا نہ ڈالو بہرہ ہوجانیکا ڈر ہے

کان بہنا[2]۔ باہر کی کسی دوا سے اس کا روک دینا اچھا[3] نہیں البتہ کھانیکی اس دوا سے دماغ کو طاقت دینا اور رطوبت کو خشک کرنا چاہئے ایک چاول مونگے کا کشتہ چھ ماشہ اطریفل کشنیزی یا اطریفل زمانی میں ملا کر سوتے وقت ایکسال تک کھلائیں اور ہفتہ میں ایک دو دن ناغہ کردیا کریں اور باہر سے اس دوا سے کان صاف کریں نیم کے پانی سے کان دھوئیں پھر نیم کے پتوں کو پیسکر پانی نچوڑ کر اس کو شہد میں ملا کر نیمگرم ٹپکا دیں اور کان میں روئی ہر وقت رکھیں کہ مکھی نہ بیٹھے اور اکثر بڑے ہو کر کان کا بہنا خود جاتا رہتا ہے۔

آنکھ دکھنا۔ زیرہ اور اخروٹ کی گری برابر لیکر باریک پیسکر ذرا سا منہ کا لعاب ملا کر پھر پیسیں کہ مرہم سا ہوجائے پھر ذرا سا دودھ بکری یا گائے کا ملا کر آنکھ کے اوپر لیپ کریں اور گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد بدل دیں اور جو علاج بڑوں کی آنکھ کے دکھنے کے بیان میں لکھے گئے ہیں وہ بھی بچوں کو فائدہ دیتے ہیں اور اگر آنکھ دکھ جانے کے بعد چالیس روز تک یہ دوا کھلائیں تو امید ہے کہ آیندہ بالکل آنکھ دکھنے سے امن ہوجائے۔ کالی مرچ ۵ عدد، مصری ایک تولہ بادام پانچ دانہ پیسکر دو تولہ گائے کے مکھن میں ملا کر ہر روز چٹائیں **فائدہ** یہ جو مشہور ہے کہ آنکھ دکھنے میں صرف میٹھی غذا دینی چاہئے محض غلط ہے بلکہ میٹھی چیز نقصان دیتی ہے غذا نمکین دیں اور چکنائی زیادہ ڈالیں لیکن نمک اور مرچ زیادہ نہ ہو اور ترشی اور دودھ دہی اور تیل اور گائے کے گوشت اور بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں البتہ اگر دماغ کی طاقت کیلئے کوئی حریرہ یا

[1] رسوت۔ برگ موکے پانی میں گھسکر ایک دو قطرے نیمگرم کان میں ٹپکائیں ۱۲

[2] کان سے رطوبت جاری ہونے کی دوا یہ ہے کہ پھٹکری ایک رتی۔ مازو ایک رتی باریک پیسکر شہد میں ملا کر ایک بتی آلودہ کرکے کان میں رکھیں ۱۲

[3] جس وقت کان سے آلائش نکلنے لگے جلد دوا خشک کا استعمال نہ کرنا چاہئے کہ اس سے درد پیدا ہوجاتا ہے بلکہ اوس آلائش کو دوا سے پاک کریں بعد اس کے دوا خشک ڈالیں اور شہد کان میں ٹپکانا یا بتی شہد میں آلودہ کرکے کان میں رکھنا کان کی آلائش کو پاک کرتا ہے اور درد کو تسکین دیتا ہے دیگر روغن نیب اور شہد ملا کر بتی اسمیں تر کرکے کان میں رکھیں ۱۲ ؎

حلوادیں تو اس میں ضرورت کے موافق مٹھائی ہونا مضائقہ نہیں۔

آنکھ کرنجی ہونا۔[۱] پیدا ہوتے ہی دیکھ لیں اگر آنکھیں کرنجی ہوں تو یہ دوا لگائیں مشک اور زعفران برابر لیکر سرمہ کی طرح پیسکر خالص موم کی ایک سلائی بنا کر اس سلائی سے یہ دوا ہفتہ میں دو دن لگائیں باقی دنوں میں معمولی سلائی سے لگائیں اور اگر موم کی سلائی نہ بن سکے تو سیخ پر موم لپیٹ کر بنائیں چالیس دن کے بعد سیاہی آجائے گی اگر نہ آئے تو چھوڑ دیں، تھوڑے دنوں میں خود دوا کے اثر سے سیاہی آجائے گی؛ **گھانجنی یعنی انجن ہاری نکلنا۔** ایک چھوٹی سی جونک ناک پر لگادی جائے ایک تازی ایک باسی لگانا چاہئے ہمیشہ کیلئے امن ہوجاتا ہے اور ایک رگڑا پہلے آنکھ کی بیماریوں کے بیان میں گذر چکا ہے جس میں سرسوں کا تیل بھی ہے وہ اس کے لئے اکسیر ہے چالیس دن لگائیں۔ **رال بہنا۔** اگر بہت ہو تو جوارش مصطگی[۲] تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلادیا کریں؛ **منھ آجانا۔** اگر پیدائش کے وقت سے خیال رکھیں کہ شہد میں ذرا سا نمک ملاکر کبھی کبھی زبان پر ملدیا کریں تو منہ نہیں آتا اور دوائیں اس کی زبان کی بیماریوں کے بیان میں لکھی گئی ہیں؛ **گھانٹی یعنی گلا آجانا۔** جب دائی اس کو اٹھاوے تو بہتر ہے کہ اپنی انگلی شہد میں ڈبو کر اس پر ذرا سا پسا ہوا لاہوری نمک چھڑک کر اٹھاوے۔ **کھانسی۔** ببول کا گوند، کتیرا، مغز بہدانہ، ملہٹی کا ست سب ایک ایک ماشہ باریک پیسکر شہد میں گوندھ کر گولیاں چنے کے برابر بنا کر رکھ لیں ایک گولی ذرا سے پانی میں گھول کر چٹائیں دن میں تین چار بار گولی دیں اور چکنائی نہ دیں اور کالی کھانسی میں مکھن اور مصری چٹانا بھی مفید ہے۔ **سوتے میں گھبرا اٹھنا۔** ایسے بچوں کو مکھن اور مصری یا بادام اور مصری چٹاتے رہیں **دودھ بار بار ڈالنا۔** دودھ ذرا کم پلائیں اور اگر صرف دودھ یا سفید مواد نکلتا ہو تو دو ماشہ پودینہ اور ایک ماشہ دانہ الائچی خورد پانی میں پیسکر ایک تولہ شربت انار شیریں ملاکر پلائیں اور اگر کسی اور رنگ کی قے ہو تو حکیم سے پوچھیں۔ **معدہ کا ضعیف ہونا۔** اس سے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی بھوک بند ہوجاتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک بوتل میں گلاب بھر کر اس میں چھٹانک بھر

---

[۱] اگر بچہ کرنجہ پیدا ہو تو عورت سیاہ فام کا دودھ پلانا مفید ہے اگر دایہ حبشی ہو تو زیادہ مفید ہے۔ نیز سلائی اندرائن کے تازہ پھل میں چبھا کر آنکھ میں پھیرنا اسی طرح چھلکا گاجر کا باریک پیس کر لگانا بھی فائدہ دیتا ہے ۱۲

[۲] جوارش مصطگی بچہ کی خوراک ۲ ماشہ ہے جوارش مصطگی سادہ اگر گھر بنائیں تو اس طرح بنالیں کہ شکر سفید آدھ پاؤ قوام کر کے سات ماشہ مصطگی باریک پیسکر خوب ملائیں ۱۲

[۳] گیہوں کا نشاستہ پانی میں ملاکر ملیں یا گرم پانی میں دودھ یا لعاب صمغ عربی یا آنگجو ملاکر اس سے بار بار منہ دھوئیں ۱۲

[۴] یہ دوا خشک کھانسی اور تر کھانسی کو مفید ہے ملہٹی مقشر، کتیرا، صمغ عربی، نشاستہ، مصری مساوی وزن کوٹ چھان کر چنے کی برابر گولی بنالیں اور ایک گولی ذرا سے پانی میں گھول کر چٹائیں ۱۲

دیگر ایسے ہی ملہٹی زوفا، بسوڑہ، سونف ہر ۳ ماشہ تین چھٹانک پانی میں بھگودیں بعدہ جوش دیکر مصری ملاکر تھوڑا تھوڑا پلائیں ۱۲

[۵] ضعف الہضم وسوء الہضم وتخمہ۔ ان تینوں بیماریوں کا سبب ایک ہی ہوتا ہے لیکن اگر سبب کم ہو ضعف ہضم پیدا کریگا اور اگر گڑبڑ بہت قوی ہو تخمہ بدہضمی ظاہر ہوگی اور اگر درمیان میں ہو تو سوء ہضم پیدا کریگا یعنی ہضم مابین مابین فساد ہوگا نشان ضعف کا یہ ہے کہ غذا معدہ میں دیر تک رہے بعد دیر کے ہضم ہو اگر ڈکار آوے ترجلے اور نشان سوء مزاج کا یہ ہو کہ غذا بخوبی ہضم نہ ہو اور قے یا دست کی راہ سے نکلجاوے علاج جیسا سبب دیکھیں اس کے موجب تدارک کریں ۱۲

لونگ ڈالکر کاگ لگاکر چالیس دن تک دھوپ میں رکھدیں اور ہر روز ہلادیا کریں چالیس روز کے بعد ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ گلاب نہار منہ ہر روز پلادیا کریں نہایت مجرب ہے دوسری دوا۔ معدہ کو قوی کرنے والی جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز کھلادیا کریں اس کا نسخہ خاتمہ میں ہے۔ ہیضہ۔ پورا علاج حکیم سے پوچھو صرف اتنا سمجھ لو کہ جس طرح ممکن ہو بیمار کو آرام دو اور اس کو سلانے کی کوشش کرو اس میں نبضیں چھوٹ جانا اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جانا زیادہ بری علامت نہیں گھبراؤ مت۔ دست[1] آنا۔ اگر دانت نکلنے کے وقت میں آویں تو ایک تولہ بیل گری اور چھ ماشہ تخم خرفہ اور تین ماشہ رومی مصطگی کوٹ چھان کر دو تولہ مصری ملاکر رکھ لیں اور پونے دو ماشہ سے تین ماشہ تک بچہ کو پھنکائیں یا شربت انار میں ملاکر چٹائیں اور نرم پلاؤ غذا کھلائیں اور بوٹی نہ دیں اور اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو یہ غذا دیں اور بچوں کی تدبیروں کے نمبر ۲ میں جو دوا دانتوں کے آسانی سے نکلنے کی لکھی ہے استعمال کریں اور اگر دودھ چھڑانے کے وقت میں آئیں تو دودھ آہستہ آہستہ چھڑائیں دس پندرہ روز ایک ایک دفعہ ہر روز دیدیا کریں اور رات کو دو ماشہ خشخاش کھلادیا کریں اور غذا پلاؤ گائے کے تازہ میٹھے سے دیں لیکن بوٹی نہ دیں اور اگر اور کسی وجہ سے دست آتے ہوں تو حکیم سے پوچھیں۔

قبض[2]۔ غذا بہت کم اور نرم دیں اور تین ماشہ ایلوا چھ ماشہ املتاس ہری مکوہ کے پانی میں یا گلاب میں پیسکر نیم گرم پیٹ پر لیپ کریں اگر اس سے نہ جائے تو گھونٹی دیں اگر اس سے بھی نہ جائے تو حکیم سے پوچھیں۔ پیچش[3] کچی پکی سونف میں برابر کی شکر ملاکر دودھ پلائی کو کھلانا اور بچہ کو بھی کھلانا نہایت مفید ہے اگر پیچش زیادہ دن تک رہے یا آؤں خون بہت آئے تو جلدی جلدی حکیم سے علاج کراؤ اگر پیچش کے ساتھ ہاتھ پیروں پر ورم اور کھانسی اور بخار بھی ہو تو یہ دوا دو مکوہ خشک، ملہٹی، تخم کاسنی، تخم خربزہ گل گاؤزبان، مرور پھلی، ریشہ خطمی سب دو دو ماشہ لیکر پانی میں بھگوکر چھان کر ایک تولہ شربت بزوری بارد ملاکر پلائیں دوا بگڑی ہوئی پیچش اور کھانسی اور بخار اور ضعف اور ورم اور غفلت کیلئے مفید دواء المسک معتدل دو ماشہ

[1] اگر دانت نکلنے کے زمانہ میں عارض ہوں تو فوراً بند نہ کریں بلکہ تھوڑا سا روغن بید انجیر دیں ۱۲

[2] بچوں کے قبض اور نفخ شکم کی دوا۔ گلسرخ، ریوند چینی، سونف، گلقند، تین تولہ پانی میں ملاکر جوش دیں جب پانی ایک چمچہ رہ جائے چھان کر پلائیں۔ ایسے ہی اگر کسٹر آئیل چار ماشہ تک تھوڑے شہد کے ساتھ پلائیں تو عمدہ چیز ہے اور گلیسرین کا شافہ کرنا بھی مفید ہے ۱۲

[3] پیچ، پوست انار برابر لیکر دونوں کو بھون کر ملاکر قدرے کھانا پیچش اور درد شکم اور دست کے لئے مفید ہے ۱۲

اول چٹائیں پھر بیلگری، تخم کاسنی، ملہٹی، گوکھرو، تخم خربزہ، تخم خیارین سب دو دو ماشہ پیسکر شربت بزوری بارد ایک تولہ ملاکر پلادیں۔ **چنونے**[۵۱] یعنی چھوٹے کیڑے جو پاخانہ کے مقام میں ہوجاتے ہیں اسکی ایک دوا انتڑیوں کی بیماریوں میں لکھی گئی ہے اور یہ دوا کھانے کی ہے ایک ایک تولہ بیخ سوسن اور ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ قند سفید ملاکر رکھ لیں اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز پانی کیساتھ پھنکائیں اور ناریل اور مصری کھلائیں اور یہ دوا رکھنے کی ہے موم کو گلاکر سوکھی مہندی پسی ہوئی ملاکر بچے کی انگلیوں سے چار انگل کی برابر بتی بناکر پائخانہ کے مقام میں رکھیں تھوڑی دیر کے بعد آہستہ آہستہ بتی کو کھینچ لیں کیڑے اس پر لپٹ آدیں گے بادی چیزوں سے بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کرائیں۔ **خروج مقعد**[۵۲] **یعنی کانچ کا نکلنا**۔ پرانی چھلنی کا چمڑہ جلاکر اسپر چھڑکیں اور ہاتھ سے اندر کو دبائیں اور ناسپال اور شہتوت کے پتے اور کاغذی چھائی اور سفید پھٹکری اور مازو سب چھ چھ ماشہ پوٹلی میں باندھ کر دس سیر پانی میں پکائیں جب خوب پک جائے پوٹلی کو نکال ڈالیں اور اس نیم گرم پانی میں بچے کو ناف تک بٹھائیں جب ٹھنڈا ہوجائے نکال لیں اور بڑے ہوکر یہ مرض خود بھی جاتا رہتا ہے۔ **سوتے میں پیشاب نکلجاتا**[۵۳]۔ ایک دو دفعہ رات کو اٹھکر پیشاب کروادیا کریں اور کھانے کی دوا مثانہ کے کمزور ہونے کے بیان میں گذرچکی ہے۔ **چنک**[۵۴] یعنی پیشاب بوند بوند سوزش سے آنا۔ بھروزہ کا تیل ایک بوند بتاشہ پر ڈالکر کھلائیں اس روغن کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور ٹیسو کے پھولوں کے گرما گرم پانی سے دھاریں اگر اس سے نہ جائے تو حکیم سے علاج کرائیں۔ **بخار**۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے صرف ہم کئی باتیں کام کی لکھے دیتے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو دوا پلانا اور پرہیز کرانا بہت ضروری ہے دوسرے یہ کہ سینگیاں کھچوانا اور پاشویہ کرانا اور غفلت کے وقت سر پر دوا رکھنا جیساکہ یہ تدبیریں بڑوں کے لئے ہوتی ہیں بچوں کے لئے بھی ہوتی ہیں ان سب تدبیروں کا ذکر بخار کے بیان میں گذرچکا ہے

[۵۱] برگ شفتالو جلاکر روغن کنجد میں ملاکر مقعد پر ملیں یہ دوسری دوا کھانیکی ہے: برگ کابلی نمک ہندی ہر ایک دو درم تربد برآدھا درم قند برابر لیکر گولیاں بنائیں خوراک دو مثقال گرم پانی سے کھائیں ۱۲

[۵۲] لہسوڑہ جلاکر پیس کر رکھ لیں اور مقعد کو روغن سے چرب کریں پھر یہ جلا ہوا لہسوڑہ مقعد پر چھڑکیں ۱۲

[۵۳] اس مرض کو بول الفراش کہتے ہیں اکثر یہ بیماری بچوں کو ہوتی ہے علاج اسکا گرمی دینا ہے اور سستی عضلہ کا علاج کرنا بہتر ہے کہ نیند سے بکرر جگاکر فراغت کرادیں اور رات کو کھانا پانی نہ دیں اور پانی میں بالخصوص جتنی کمی ہوسکے کرادیں اور زیرہ و کندر وحب الآس اور شہد خالص ہر چہار کو ملاکر تھوڑا تھوڑا کھلائیں ۱۲

[۵۴] اس مرض کو تقطیر البول کہتے ہیں اس کے اسباب اور بند ہوجانے پیشاب کے اسباب ایک ہیں بموجب سبب علاج کرائیں اور یہ معجون شیخ الرئیس سے قانون میں منقول ہے کہ کابلی ہڑ بھونی ہوئی ۲ ماشہ بہمن سفید بھنے دو ماشہ پودینہ خشک تخم سنداب دس ماشہ یعنی بول کندر ناگر موتھا جاوتری ہر ایک ۱۰ ماشہ لونگ بھونے دو ماشہ رائن خشک حب المحلب ۱۳ ماشہ کوٹ چھان کر ساتھ شیرآملہ کے قوام دیویں اور سات ماشہ اس میں سے کھادیں ۱۲

تیسرے یہ کہ اکثر بچوں کو بخار پیٹ کی خرابی سے ہوتا ہے ایسا اگر ہو تو قبض کا علاج کریں
جس کا بیان اوپر آچکا ہے۔ **چیچک**[1] اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے یہاں چند
ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں (۱) جیسے اور بیماریوں کا علاج ہے ایسے ہی چیچک کا بھی ہے
یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس میں علاج نہیں کرنا چاہئے (۲) چیچک والے کے پاس چراغ رکھ کر
گل نہ کریں دور ہٹا کر گل کریں اس کی بو نقصان کرتی ہے اسی طرح گوشت وغیرہ اتنی دور پکائیں
کہ اس کی بگھار کی خوشبو اس کی ناک تک نہ پہنچے اس سے بھی نقصان پہنچتا ہے اور دھوبیا
کے گھر کے دھلے کپڑے پہنکر فوراً اس کے پاس نہ آئیں اس کی خوشبو بھی نقصان دیتی ہے
اور اس کو گرم اور سرد ہوا سے بچائیں (۳) چیچک اکثر نکلتے جاڑوں ہوا کرتی ہے ان دنوں
میں احتیاطاً یہ دوا کھلا دیا کریں رتی دو رتی سچے موتی عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں
کھرل کرکے رکھ لیں اور ایک چاول خمیرہ گاؤزبان یا شربت عناب میں ملا کر ہر روز بچے کو
کھلا دیا کریں ہر ہفتہ میں دو دن کھلا دینا کافی ہے اور چیچک کے موسم میں بلکہ سب وباؤں
کے دنوں میں پانی میں کیوڑہ ڈال کر پینا بہت مفید ہے البتہ نزلہ کی حالت میں نہ چاہئے
اسی طرح گھوڑی کا دودھ اگر ایک دو بار اس موسم میں پلا دیں اس سال چیچک نہیں نکلتی
اور اس موسم میں چھوٹے بڑے سب آدمی گرم غذاؤں سے پرہیز رکھیں جیسے بیگن، تیل گائے
کا گوشت، کھجور، انجیر، شہد، انگور وغیرہ دودھ اور زیادہ مٹھائی نہ کھائیں بلکہ ٹھنڈی غذائیں
کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں (۴) نکلنے کے شروع میں ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ
پلانا اور صندل اور کافور سونگھانا بہت مفید ہے اس سے سارا مادہ باہر کی طرف آجاتا ہے
(۵) نازک اعضا کی اس طرح ضرور حفاظت کریں کہ سرمہ گلاب میں ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں اور
آنکھ بند ہو تو یہ لیپ کریں، رسوت، ایلوا، گل نیلوفر، اقاقیا سب ساڑھے تین تین ماشہ
اور زعفران دو رتی سب باریک پیس کر ہرے دھنیہ کے پانی میں یا گلاب میں گوندھ کر
گولیاں بنالیں پھر گلاب میں گھس کر لیپ کریں اور اگر آنکھیں باہر کو نکلی ہوں تو آنکھ کے برابر

[1] چیچک کی دو قسمیں ہیں ایک حصبہ اور ایک جدری حصبہ کو ہندی میں خسرہ اور کھسرا کہتے ہیں اور جدری کو ہندی میں موتیا کہتے ہیں اس کا سبب دودھ کے فضول رہا اور رطوبات کے فضلوں کا جوش کرنا ہے چاہئے کہ جب چیچک کا موسم کہ ہندوستان میں اکثر چیت کا مہینہ ہے۔ دودھ پینے والے لڑکے اور اس کے دودھ پلانے والی کو وہ دوا دیں کہ مصلح خون ہو مثل عرق شاہترہ اور عرق سرپھوکا اور خوبکلاں اور شربت عناب اور سکنجبین سادہ اور شیرہ تخم کاہو اور لعاب اسپغول کبھی کبھی پلایا کریں اور جس لڑکے کا سن دو برس سے کم ہو موسم چیچک میں قبل نکلنے جونکیں لگانا بھی مناسب ہے مگر طبیب کی رائے سے۔ اور اس فصل میں چکنائی اور گوشت اور مٹھائی سے پرہیز کریں اور جب چیچک نکل آئے گرم اور سرد چیزیں نہ دیں اکثر ہندوستان میں جب لڑکے کے چیچک نکلتی ہے اشیاء گرم کا استعمال کرتے ہیں اور غذا میں چنے اور قند سیاہ کھلاتے ہیں ایسی تدبیر سے خدا کی پناہ تپ کی حالت میں اور نکلنے چیچک کے فقط کھچڑی مونگ یا فقط دال مونگ پر اکتفا کریں اور کبھی کبھی مسور کی دال بھی دیدیں۔ کئی قسمیں چیچک کی بڑی ہیں اور اس میں صحت کم ہوتی ہے از انجملہ سیاہ اور اودی ہے اور غیر خطرناک چیچک سفید اور قلیل العدد ہے اصل علاج تو طبیب سے کرائیں لیکن چند دوائیں سہل لکھی جاتی ہیں بہتر یہ ہے کہ ان میں بھی طبیب سے مشورہ کرلیں اگر قبل نکلنے چیچک کے دیں تو یقین ہے کہ نہ نکلے اور اگر نکلے تو عنایت الٰہی سے کم نکلے۔ (آئندہ صفحہ ۸۳ ملاحظہ ہو)

تھیلی سی کر اس میں تین ماشہ سرمہ بھر کر اول دوا ٹپکایا کریں یا لیپ کر کے اوپر سے تھیلی باندھ دیں تاکہ بوجھ کے سبب سے ابھر نہ سکے اس سے آنکھ کی حفاظت رہتی ہے اور شربت شہتوت چاٹتے رہیں اور انار بجوں سمیت خوب چبا کر کھلائیں اس سے حلق کی حفاظت رہتی ہے مغز تخم کدو چار ماشہ اور مغز بادام چھلا ہوا اور کتیرا گوند دو دو ماشہ قند سفید چھ ماشہ باریک پیسکر لعاب اسپغول میں ملا کر ذرا ذرا چٹائیں اس سے سینہ اور پھیپھڑہ کی حفاظت رہتی ہے اور برادہ صندل سرخ اور گل نیلوفر گل ارمنی اور گل سرخ سب تین تین ماشہ گلاب میں پیسکر ہر ہر جوڑ پر لگائیں اس سے جوڑوں کی حفاظت رہتی ہے ہاتھ اور پیر ٹیڑھے نہیں پڑتے اور یہ قرص شروع سے ڈھلنے کے وقت تک دیتے رہیں گلسرخ تخم حماض یعنی چوکے کے بیج ساڑھے تین تین ماشہ ببول کا گوند اور نشاستہ اور طباشیر اور کتیرا سات سات ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر ساڑھے چار ماشہ کی ٹکیاں بنالیں ایک یا آدھی ٹکیہ ہر روز کھلا دیں اس سے آنتوں کے زخم سے حفاظت رہتی ہے اور پیچش نہیں ہوتی خصوصاً ڈھلنے کے وقت یہ ٹکیہ ضرور دیں (۶) جب چیچک سے اچھے ہونے کے بعد چند روز شربت عناب اور منڈی کا عرق پلا دیں اس سے اندر گرمی نہیں رہتی (۷) اگر چیچک کے بعد پیچش یا کھانسی ہو جائے تو یہ دوا دیں دو تین عناب پانی میں پیس کر چھان کر اور ڈیڑھ ماشہ بہدانہ پانی میں بھگو کر اس کا لعاب لیکر اس میں ملا کر شربت نیلوفر ایک تولہ ملا کر پلائیں (۸) اگر اچھے ہو کر داغ رہ جائیں تو چھٹانک بھر مردار سنگ اور چھٹانک بھر سانبھر نمک پیس کر اتنے پانی میں ڈالیں کہ پانی چار انگل اوپر رہے اور ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں اور ہر روز تین بار ہلا دیا کریں اور ہفتہ میں پانی بدلتے رہیں چالیس دن کے بعد پانی پھینک کر خشک کریں اور چنے کا آٹا اور نرکل کی جڑ اور پرانی ہڈی اور قسط تلخ اور چاول کا آٹا اور مغز تخم خربزہ اور بکائن کے بیج سب چیزیں مردار سنگ کے ہموزن لیکر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر تھوڑی سی یہ دوا لیکر میتھی کے بیجوں کے لعاب میں ملا کر مین اور

لہ جب چیچک کا شبہ معلوم ہو اگر لڑکا دودھ پیتا ہو چار تولہ کھوپرہ اسکی دودھ پلانے والی کو ایک ہفتہ تک کھلائیں اور اگر دو برس کا لڑکا ہو تو دو تولہ کھوپرہ اور اگر تین برس کا ہو تو تین تولہ کھوپرہ علی ہذا القیاس ایک ہفتہ تک اس لڑکے کو کھلائیں فضل الہیٰ سے چیچک کم نکلے گی۔ دیگر اگر موسم چیچک میں یہ دوا کھا لیں تو چیچک نہ نکلے اور اگر نکلے تو کم نکلے۔ ادلرج کو جنداس کا مالا بناتے ہیں پیس کے لڑکے کو پلائیں۔ دیگر یہ دوا لڑکوں کی چیچک کو نافع ہے ملٹھی مقشر نیمکوفتہ انار دانہ بلحر موافق مزاج کے پانی میں جوش کر کے عرق شاہترہ کے ساتھ پلائیں دیگر یہ طلا چیچک کے دانوں کو اچھا کرتا ہے درخت سرس اور پیپل اور لسوڑہ اور گولر کی چھال کوٹ چھان کے گائے کے گھی میں ملا کے دانوں پر لگائیں۔ اگر چیچک سوزش کے ساتھ ہو تو بہت مفید لکھا ہے ۱۲

ایک گھنٹے کے بعد دھو ڈالیں مہینہ دو مہینہ تک اسیطرح کریں (۹) ایک قسم کی چیچک وہ
ہے جس کو موتیا چیچک اور گنٹھی کہتے ہیں کبھی وہ صرف گلے پر نکلتی ہے کبھی تمام بدن پر اسکے
دانے موتی کی طرح چھوٹے چھوٹے سفید ہوتے ہیں یہ جو مشہور ہے کہ اس کا علاج نہ چاہئے محض
غلط ہے البتہ اس کے دبانے کا علاج نہ کریں بلکہ باہر کی طرف لانا چاہئے اس کا علاج بھی وہی
ہے جو اوپر چیچک کا ہے (۱۰) اور ایک قسم وہ ہے جس کے دانے دھوپ کی طرح ہوتے ہیں
جس کو خسرہ کہتے ہیں اس میں ڈھلنے کے بعد بے خوف نہ ہوں اور شربت عناب یا نیلوفر
اور عرق منڈی ضرور پلاتے رہیں اور وہ قرص جس میں طباشیر ہے اور نمبر ۵ میں لکھا گیا ہے کھلاتی
رہیں (۱۱) چیچک کی تمام قسموں کے علاج کا اصول[1] یہ ہے کہ دبانے کی کوشش ہرگز نہ کریں اس سے
ہلاکت کا خوف ہے بلکہ یہ کوشش کریں کہ کل مادہ چیچک کا اندر سے باہر نکل آئے جب ڈھل
جاوے تو گرمی دور کرنے کی کوشش کریں دوا چیچک کا مادہ باہر نکالنے والی، سونیکا ورق
ایک اور شہد چھ ماشہ ملاکر چاٹیں اوپر سے انجیر ولایتی ایک عدد مویز منقی نودانہ زعفران
ایک ماشہ مصری دو تولہ جوش دیکر چھان کر پلائیں اور اگر بخار زیادہ ہو تو زعفران کی جگہ پانچ
ماشہ خوب کلاں ڈالیں اور اگر بخار بہت ہی زیادہ ہو تو تخم خیارین چھ ماشہ اور بڑھالیں یہ
کل دواؤں کے وزن بڑے آدمیوں کیلئے ہیں بچہ کے لئے آدھا تہائی چوتھائی کرلیں
چیچک کے مریض کے بستر پر خوب کلاں چھڑک دیں اور ہر روز بدلدیا کریں فائدہ
چیچک کے سب اقسام میں سے گرم زیادہ خسرہ ہے مگر بہت جلد ختم ہوجاتی ہے اور جان کا
خطرہ اس میں بہت کم ہوتا ہے اور بڑی چیچک میں گرمی خسرہ سے کم ہوتی ہے مگر دیر میں ختم
ہوتی ہے اور بے احتیاطی سے جان کا بھی اندیشہ[2] ہوتا ہے اور موتی جھرہ میں شروع میں گرمی
کم ہوتی ہے مگر بعد میں بہت ہوجاتی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف دینے والی اور دیر میں جانے
والی ہے بائیس دن سے کم میں تو کبھی جاتی ہی نہیں اس کے علاج میں بہت غور کی ضرورت
ہے حکیم سے رجوع کرنا چاہئے جو تدبیریں یہاں لکھی گئی ہیں کسی قسم میں مضر نہیں ہوتی بموتی جھرہ

[1] جب لڑکا پیدا ہو تو دائی کو چاہئے کہ اس کا نال کاٹ کے اوندھا لٹادے تاکہ چند قطرے خون کے اس میں سے ٹپکیں پھر نوشادر مہین پیسکر ایک چٹکی سے ناف کے اندر پہونچائیں انشاء اللہ تعالیٰ تازیست چیچک سے محفوظ رہیگا مجرب ہے۔

[2] نسخہ دیگر۔ اگر حالت غشی اور اسہال اور سانس پھولنے اور شدت کرب اور تپ اور آماس بدن اور چھپنے اور سیاہ ہوجانے دانوں میں کہ علامت ردی ہیں یہ دوا حلق میں ٹپکائیں انشاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی باقی ہے تو صحت ہوگی طباشیر زہر مہرہ خطائی۔ مروارید ناسفتہ یاقوت رمانی۔ رب السوس ایک ایک ماشہ چھوٹی الائچی کے دانے کہربا شمعی چار چار رتی۔ لالہ کے پھول کی پتیاں اڑھائی ماشہ کھرل کرکے دو تولہ شربت عناب یا شربت نیلوفر یا شربت سیب ملاکے ورق طلا ایک ورق نقرہ تین حل کرکے حلق میں ٹپکائیں یا چٹائیں اگر پیاس کی شدت ہے تھوڑا عرق کیوڑہ ملائیں

میں تکلیفیں بہت ہوتی ہیں مگر جان کا خطرہ بہت کم ہوتا ہے۔

پھوڑا پھنسی وغیرہ

کبھی کبھی نیم کے پانی سے نہلادیں اسی طرح کچناریعنی کچناری کی چھال پانی میں اوٹا کر اسمیں نہلانا بھی مفید ہے اور برساتی پھنسیوں کیلئے آم کی گٹھلی پانی میں پیسکر ہر روز لگادیں اور یہ دوا ہر قسم کی پھنسیوں کو فائدہ دیتی ہے ایک تولہ عناب کو چار تولہ گھی میں جلاکر رگڑیں کہ سب گھی میں ملکر ایک ذات ہو جائیں پھر دو ماشہ دھویا ہوا توتیا ملاکر رکھلیں اور پھنسیوں پر لگایا کریں اس سے پھنسی اور زخم جلدی اچھے ہوتے ہیں اور پھر نکلنا بند ہو جاتا ہے اور کبھی نہیں بیٹھتی اور توتیا اس طرح دھلتا ہے کہ اس کو باریک پیس کر پانی میں ڈالیں جب تہ میں بیٹھ جاوے پانی بدل دیں اسی طرح تین چار بار کریں اور خشک کرکے کام میں لائیں گنیج تین تین ماشہ کمیلہ مردارسنگ، مازو، انار کے چھلکے، ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ زرد موم کو چار تولہ روغن گل نیلوفر میں پگھلا کر اس میں سب دوائیں ملاکر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے پھر ایک تولہ خالص سرکہ ملاکر دوبارہ رگڑیں اور سر پر لگایا کریں دوسری دوا بہت کم خرچ دو تولہ چنے کا آٹا اور تین ماشہ توتیا خوب باریک پیسکر کھٹی دہی میں ملاکر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے پھر سر پر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد نیم کے پانی سے دھو ڈالیں اکثر ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے داد اس پر باسی منہ کا لعاب لگانا بہت مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو اوپر جو دوائیں داد کی لکھی گئی ہیں ان کو برتیں جل جانا اسکی دوائیں اوپر جل جانے کے بیان میں لکھی ہیں۔

طاعون

اس کے موسم میں ان باتوں کا خیال رکھیں نمبر (۱) مکان خوب صاف رکھیں جہانتک ہو سکے نمی نہ ہونے دیں ہفتہ میں دو ایک بار ہر کمرے اور کوٹھری میں ان چیزوں کی دھونی

---

۵۱ مسور کے چھلکے جلاکر آملہ جلاکر برابر اس کے مہندی کمیلہ قدرے توتیا بریاں تھوڑے روغن میں ملاکر پیسکر دانوں پر ملیں ۱۲

۵۲ وہ سر کا زخم ہے جس میں پیپ اور خشک مدیشہ یعنی کھرنڈ کو ساتھ ہوتا ہے پیدائش اس مرض کی سوداوی غیر طبعی سے ہے لڑکپن کے زمانہ میں کہ رطوبت غالب ہوتی ہے شروع شباب تک تجدد کرتا ہے علاج جونکیں لگانا مفید ہے۔ دیگر۔ ہلدی چھ دام۔ توتیا سبز تین دام آدھ پاؤ میٹھے تیل میں جلاکر پیسکر ضماد کریں ۱۲

۵۳ املی کے بیج پانی بلکہ عرق لیمو میں پیسکر ملا کریں۔ بولی کی دوا مشہور ہے ساتھ سرکہ تیز کے ملاکے داد کو کھجلا کر لگادیں ۱۲

۵۴ اگر بدن آگ سے جل کے سفید ہو گیا ہو تو ہلیلہ۔ بہیرہ۔ آملہ پانی میں پیس کے لگانا اصلی رنگ پھر لاتا ہے ۱۲

۵۵ اکثر عورتوں اور مردوں کی بھی عادت ہے کہ جب چوہے زیادہ ہوجاتے ہیں تو سنکھیا یا کوئی ایسی دوا ڈالدیتے ہیں کہ چوہے کھاکر کچھ دیر کے بعد مرجاتے کوئی سوراخ میں کوئی کہیں پھر وہاں سڑ جاتے ہیں لہذا اس موسم میں اس کی ضرور احتیاط رکھنی چاہیے ۱۲

دیں، جھاؤ چاہے تر ہو یا خشک ہو اور نیم کے پتے دونوں آدھ آدھ سیر اور دروج عقربی
اور گوگل دو دو تولہ سب کو آگ پر ڈالکر کواڑ بند کر دیں[1] تاکہ دھواں بھر جائے پھر کھول دیں
اور صاف کر دیں اور مکان میں سرکہ یا گلاب تھوڑا تھوڑا چھڑکتے رہیں اور اسی[2] طرح گندھک
سلگانا یا ہینگ گلاب میں گھول کر چھڑکنا مفید ہے اور دو چار کھلے منہ کے برتنوں میں سرکہ
اور تراشی ہوئی پیاز بھر کر چاروں طرف لیٹنے کے مکان میں لٹکا دیں[3] (۲) پانی بہت
صاف پئیں[4] بلکہ پکایا[5] ہوا پانی اچھا ہے اور کیوڑہ ڈالکر پینا بہت مفید ہے اور مزاج بہت
ٹھنڈا نہ ہو تو پانی میں ذرا سا سرکہ ملاکر پینا بہت مفید ہے اور مجرب[6] ہے اور پانی خوب ٹھنڈا پئیں
(۳) سرکہ اور پیاز اور لیموں[7] اکثر کھایا کریں اور یہ چیزیں بہت کم کھائیں زیادہ چکنائی اور گوشت
اور مٹھائی اور مچھلی اور دودھ دہی اور سبز ترکاریاں اور میوے جیسے انگور اور ککڑی اور تربوز
اور خربوزہ وغیرہ (۴) زیادہ بھوکے[8] نہ رہیں اور قبض ذرا نہ ہونے دیں ذرا بھی پیٹ بھاری
پائیں فوراً غذا کم کر دیں اور گلقند وغیرہ کھائیں (۵) زیادہ گرم پانی سے نہ نہائیں اگر برداشت
ہو تو ٹھنڈے پانی سے نہائیں ورنہ تازہ پانی سہی (۶) میاں بیوی کم سوویں بیٹھیں (۷) خوشبو
اور عطر اکثر استعمال کریں خاصکر گلاب اور خس کا عطر اور مکان میں خوشبودار پھول کے درخت
لگائیں جیسے بیلا، چنبیلی، گلاب اور کافور مکان کے کونوں میں ڈالیں اور بازو پر باندھیں
(۸) تل کا تیل نہ لگائیں نہ جلائیں نہ کھائیں (۹) اور یہ دوائیں اپنے اور اپنے بچوں کے
استعمال میں رکھیں دوا وہ گولی جو بڑے آدمیوں کے بخار کے بیان میں لکھی گئی ہے جس میں
زہر مہرہ خطائی بھی ہے دوسری دوا سچے موتی ڈیڑھ ماشہ اور زہر مہرہ خطائی چھ ماشہ
صندل سفید تین ماشہ اور جدوار یعنی نربسی سوا ماشہ اور مشک خالص اور کافور ایک ایک
رتی اور ورق نقرہ ایک رتی سرمہ کی طرح کھرل کرکے لعاب اسبغول میں ملاکر چنے کے برابر
گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کھایا کریں تیسری دوا زعفرانی گولی
بڑی برکت کی نیم کے سبز پتے یا سبز پھول اور چرائتہ اور شاہترہ تینوں کو بموزن لیکر الگ الگ

[1] اور خود باہر ہو جائیں کیونکہ دھواں آنکھوں کو نقصان دیتا ہے ۱۲
[2] صندل۔ کافور، عود وغیرہ کی دھونی دینا بھی مفید ہے ۱۲
[3] پپیتا یا دروج عقربی کا اپنے پاس رکھنا ہوائے وبائی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے ۱۲
[4] بلکہ کپڑے میں چھان کر پینا چاہئے ۱۲
[5] یا بجھایا ہوا ۱۲
[6] یا گل ادہی ملاکر پینا بھی مفید ہے ۱۲
[7] اور ترنج نارنگی کا کھانا اور انکا سونگھنا بھی مفید ہے اور نیز وبا کے زمانہ میں گرم چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے اور غذا میں ترشی کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے اور اگر گوشت کھائیں تو اس میں لیموں ضرور نچوڑنا چاہئے اور پیاز و سرکہ کی چٹنی غذا کے ساتھ استعمال کرنا بہتر ہے ۱۲
[8] ایام وبا میں تندرست اور مریض کو بھوکا اور پیاسا رکھنا سخت مضر ہے خاصکر بیمار کو کہ جسکی قوت کی حفاظت نہایت ضروری ہے مگر زیادتی غذا اور امتلا سے احتراز واجب ہے ۱۲

رات کو پانی میں بھگودیں صبح کو چرائتہ اور شاہترہ کا زلال لیکر نیم کے پتوں اور پھولوں کو اسی کے پانی میں پیسکر پھر اس زلال میں ملاکر آگ پر رکھ کر خوب بھون لیں جب بالکل رطوبت نہ رہے دوا کو تول لیں جتنے تولہ ہو ہر تولہ میں چار رتی یعنی آدھا ماشہ زعفران ملالیں اور تین تین ماشہ کی گولیاں بناکر تین دن تک تھوڑی شکر ملاکر ایک گولی روز کھاویں طاعون[۱] سے حفاظت رہے گی غذا طاعون والے کیلئے سب سے اچھی آش جو ہے اس میں تھوڑا عرق لیمو اور کیوڑہ بھی ملادیں اگر برف ملے تو اس سے ٹھنڈا کردیں اور ٹھنڈی چیزیں دینا مناسب ہے چوتھی دوا نہایت نافع[۲] ہے جب کوئی طاعون میں مبتلا ہوجائے اور اسکو بخار[۳] بھی ہو تو یہ دوا استعمال کریں اجوائن کا ست چھ ماشہ اور کافور ایک تولہ اور پودینہ کا ست ایک ماشہ ان تینوں کو ملاکر ایک شیشی میں رکھ لیں یہ ملتے ہی پتلے عرق کی طرح ہوجائیں گے جب ضرورت ہو تین بتاشے لیکر ہر بتاشہ میں اسکے تین تین قطرے لیکر آٹھ آٹھ گھنٹے کے فاصلہ سے ایک ایک بتاشہ کھلادیں اور دودھ خوب کثرت سے پلاویں گو بیمار انکار کرے جب بھی پلاویں اور دوسری کوئی چیز کھانیکو نہ دیں جبتک کہ بخار بالکل نہ جاتا رہے اور کم عمر کے لئے ہر بتاشہ میں دو دو قطرے اور بہت ہی چھوٹے بچے کیلئے ایک ایک قطرہ کافی ہے اور گلٹی بھی ظاہر ہو تو شہد اور سفیدہ شکر لیکر اس میں ایک ماشہ جدوار پیسکر ملاکر لیپ کریں اور اوپر دودھ چاول کی پلٹس گرم گرم باندھیں اور پلٹس گرم گرم بدلتے رہیں۔ **طاعون کا اور علاج**۔ جب کسی کے گلٹی نکلے تو کھانے پینے کی کوئی گرم دوا مت دو بلکہ دل کو قوت دینے کی اور ہوش وحواس قائم رکھنے کی اور گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیر کرو اور گلٹی کے بٹھانے کی کوشش ہرگز مت کرو اور مریض کو ٹھنڈی جگہ میں رکھو اور دل اور دماغ پر صندل اور کافور گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھو اور بخار میں جو تدبیریں کی جاتی ہیں جیسے پاشویہ کرنا، ہاتھ پاؤں میں سینگیا کھچوانا لخلخہ[۴] سونگھانا وہ سب تدبیریں کرو ان سب کا بیان بخار میں گذر چکا ہے اور گلٹی پر سردی نہ پہونچنے دو جب سردی کا شبہ ہو تو فوراً بابونہ پانی میں پکاکر گرم گرم سے گلٹی کو دھارو غرض گلٹی کے تحلیل ہونیکی تدبیریں کرو جونکیں لگانا بھی عمدہ تدبیر ہو کم سے

۱؎ ایک قسم کا ورم زہردار کہ اکثر کرکے وبا کے دنوں میں ظاہر ہوتا ہے سوزش شدید اسکو لازم ہے اور اسکی رنگت لال ہوتی ہے یا زرد یا نیلی یا کالی یا سبز اور ہر ایک قسم دوسری بدتر پہلی سے ہے علاج دل ودماغ کی تبرید و تقویت کی کوشش کریں اور ادرگرد ورم کے سرد چیزیں لگادیں اور ورم پر گھرا پچھادیں اور گرم پانی سے دھوویں تاکہ خون بہت جاری ہو اور اگر مثلاً خون کا ہو فصد روا ہے علی الخصوص کہ اول ورم پر پچھا دیا ہو ۲؎ ایسے ہی زہرمہرہ خطائی دو رتی یا گل مختوم چار رتی یا نارجیل دریائی ایک چانول کی مقدار میں روزانہ کھانا وبا کے ضرر کو دفع کرنے کیلئے مفید ہے ۱۲ ۳؎ دوا جو حمیات وبائی وطاعون کیلئے مفید ہے حب کافوری کھلا کر اوپر سے عرق حمی وبائی عرق بیدمشک عرق کیوڑہ عرق گاؤزبان عرق گلاب یا انمیں سے جو میسر آجائے شربت لیمو شربت نیلوفر شربت تمرہندی یا شربت انار یا شربت فواکہ یا شربت صندلین یا سکنجبین کے ہمراہ پلائیں بعدہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد ایک ایک عدد حب کافوری یا حب فاد زہر عرقیات مذکورہ بالا کے ساتھ کھلاتے رہیں جبتک کہ بخار نہ اتر جائے اور بجائے پانی کے یہی عرقیات مذکورہ پلاتے رہیں ۱۲ ۴؎ حب کافور جو طاعون کیلئے نہایت مفید ہے اس سے ایک روز میں بخار اور گرمی اور ہذیان وغیرہ دور ہوجاتا ہے کافور۔ فلفل سیاہ۔ زعفران پیسکر چنے کی برابر گولیاں بنائیں اور دو دو گولی ایک ایک گھنٹہ کے فاصلہ سے شدت بخار کے وقت عرق حمی وبائی اور شربت صندلین کیساتھ دیں اور کمی بخار کی صورت میں ایک ایک گولی ایک ایک گھنٹہ کے فاصلہ سے

کم بارہ تازی اور بارہ باسی لگانا چاہئے اور چند مفید تدبیریں یہ ہیں۔

پھایہ نہایت مجرب سنکھیا سفید اور افیون ایک ایک تولہ پیسکر لہسن کے پانی میں خوب ملا کر چھ پھلے بنا دیں اور ایک پھایہ گلٹی پر رکھیں اور اس کے اوپر پیاز بھون کر باندھیں جب پیاز ٹھنڈی ہو جائے اس کو بدل دیں اور دو دو گھنٹہ کے بعد پھایہ بدلتے رہیں اس سے ایک دن میں مواد باہر آجاتا ہے اور گلٹی پک کر یا تو خود ٹوٹ جاتی ہے یا شگاف دلوانے کے قابل ہو جاتی ہے یا پلٹس سے ٹوٹ جاتی ہے اور سب مواد بہ کر نکل جاتا ہے۔ **پینے کی دوا** سات دانہ آلو بخارا پانی میں بھگو کر اس کا زلال یعنی اوپر کا نتھرا ہوا پانی لیلیں اور اس پانی میں پانچ پانچ ماشہ زرشک اور تخم خرفہ پیس کر چھان کر تین ماشہ صندل سفید اور ایک ایک ماشہ جدوار یعنی نربسی اور زہر مہرہ اور دریائی نارجیل اور کافور لیکر سب کو عرق بید مشک میں گھسکر ملا کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔ **پینے کی دوسری دوا** ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور نارجیل دریائی اور چار رتی کافور چھ تولہ گلاب میں گھسکر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں **پینے کی تیسری دوا** یہ مسہل ٹھنڈا اور نہایت ہی مفید ہے چھ چھ ماشہ ہلیلہ سیاہ اور جدوار اور سنا کی گھی سے چکنی کی ہوئی اور ایک تولہ گلسرخ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو دو تولہ گلقند آفتابی چار تولہ شکر سرخ اس میں ملا کر چھان کر چار تولہ شربت ورد اور نو دانہ مغز بادام شیریں کا شیرہ ملا کر خوب ٹھنڈا کر کے پلائیں اور ہر دست کے بعد خوب ٹھنڈا پانی دینا چاہئے باسی چاہے برف کا دیں اور ایک ایک دن بیچ کر کے تین دفعہ یہ مسہل دیں اور ناغہ والے دن پانچ ماشہ تخم ریحان پھنکا کر دو تولہ شربت بنفشہ پانی میں ملا کر پلائیں **طاعون کیلئے ایک مفید علاج** یہ تجربہ سے صحیح ثابت ہوا ہے مریض کو آٹھ دن تک سوائے دودھ کے کھانے پینے کو کچھ نہ دیں جب بھوک پیاس لگے دودھ ہی پلادیں اگر برف سے ٹھنڈا کر دیں تو بہتر ہے۔ دودھ بکری کا ہو یا گائے کا اور گلٹی پر میٹھا تیلیہ اکاس بیل کے پانی میں پیسکر لیپ کریں اور اوپر سے نیم کے پتے بھرتہ بنا کر باندھیں۔

ل؎ حب یعنی گولی کا نسخہ جو حکیم محمود خاں صاحب کا مجوزہ ہے طاعون اور حمیات وبائی کے لئے مفید ہے۔ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ صندل سفید ۶ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ایک تولہ جدوار ۲ ماشہ مشک خالص تین سرخ۔ کافور ۲ سرخ صمغ عربی ۴ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱۰ ماشہ۔ ان سب کو پیسکر چنے کی برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح شام کھلائیں ۱۲۔

۲؎ گھٹمار جو ایک پتی ہے پانی میں پیسکر پلائیں طاعون کے لئے بہت مفید ہے۔ ۱۲

۳؎ بعض اطباء گائے کے دودھ کو ترجیح دیتے ہیں اس لئے کہ گائے کے دودھ میں سمیت دور کرنے کی بھی خاصیت ہے ۱۲

۴؎ ضماد طاعون۔ رسوت ۳ ماشہ۔ ایلوا ۳ ماشہ بچھناگ ۳ ماشہ کچلہ ۳ ماشہ۔ سبکو پیسکر شیر مدار ۵ تولہ میں پکا کر گلٹی پر لیپ کریں جس سے انشاء اللہ تعالیٰ بجلد گلٹی تحلیل ہو جائے گی۔

جو کچھ ادویہ لکھی گئی ہیں سب کے متعلق بغیر مشورہ طبیب ہرگز نہ کرنی چاہئیں کیونکہ مرض اور مزاج وغیرہ کی شناخت حکیم ہی کر سکتا ہے۔ ۱۲

متفرق ضروریات اور کام کی باتیں

گوشت رکھنے کی ترکیب ۔ کاغذی لیموں کے عرق میں پرانا گڑ گھول کر گوشت پر سب طرف خوب ملدیں پھر شورہ قلمی باریک پیسکر چھڑکیں اور خوب مل دیں پھر لاہوری نمک پیسکر یا سانبھر نمک چھڑک کر ملیں اور دھوپ میں سکھالیں اس طرح گوشت مہینوں تک رہ سکتا ہے انڈا رکھنے کی ترکیب ۔ انڈے کو دھو کر تیل میں یا چونے کے پانی میں ڈالدیں مدتوں تک نہ بگڑے گا گوشت گلانے کی ترکیب انجیر اور سہاگہ اور نوشادر اور کچری پیسکر رکھ لیں اور دہی میں یا انڈے کی سفیدی میں تھوڑا سا اس میں سے ملا کر گوشت سکھا کر پتیلی میں رکھ کر آٹھ آٹھ منٹ تک سرپوش ڈھانک کر ہلکی آنچ دیں گوشت حلوا ہو جائیگا پھر جس طرح چاہیں پکائیں، مچھلی کا کانٹا گلانے اور پکانیکی ترکیب مچھلی ایک سیر ادرک آدھ پاؤ چھاچھ آدھ سیر اگر کھٹی ہو اور اگر کھٹی نہ ہو تو ایک سیر مچھلی کو کرن اور آلائش سے صاف کرکے ٹکڑے کریں اور ان ٹکڑوں کو سینی میں بچھادیں اس طرح کہ درمیان میں ذراسی جگہ خالی رہے اس خالی جگہ میں ذراسی آگ رکھ کر تھوڑا موم اس آگ پر ڈالیں اور کسی برتن سے سینی کو ڈھانک دیں تاکہ موم کا دھواں مچھلی کے قتلوں میں پہنچ جائے اور پانچ منٹ کے بعد کھولدیں اس سے مچھلی میں بساند بالکل نہ رہے گی پھر مچھلی کا مصالحہ تیل یا گھی میں بھونکر وہ قتلے دیگچی میں چنیں اور ادرک باریک تراش کر چھاچھ میں ملا کر اور پانی بھی بقدر تناسب ملا کر دیگچی میں ڈالیں اور منہ آٹے سے بند کرکے بہت ہلکی آنچ پر پکادیں کانٹا گل جاویگا اگر مچھلی کو تیل میں پکانا ہو تو تیل کے صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ سرسوں کے تیل کو آگ پر رکھدیں اور سرپوش سے ڈھانک دیں اور دہی کا پانی یعنی دہی کا توڑ سرپوش کا کنارہ ذرا سا اٹھا کر ڈالیں اور فوراً ڈھانک دیں تاکہ تیل آگ نہ لے لے، ذرا دیر کے بعد دہی کا پانی اور ڈالیں اسیطرح دو تین دفعہ میں بالکل صاف ہو جائیگا اور بو مطلق نہیں رہیگی اگر مچھلی کا کانٹا حلق میں اٹک جائے تو اسکا علاج امراض حلق میں لکھا گیا ہے

ل۱ گوشت اس سے بھی گل جاتا ہے کہ تھوڑا سا پپیتہ اور ادرک کا پانی گوشت میں ڈالدیں ۱۲
ل۲ مچھلی خوردہ کی پیاس کے لئے سونٹھ کا سفوف مفید ہے۔ از تحریف ۱۲

دودھ پھاڑنے کی ترکیب[1]۔ اول دودھ کو جوش دیں پھر ایک انڈے کی زردی اور سفیدی کو الگ الگ ذرا سے پانی یا دودھ میں خوب گھولکر اس میں ڈالدیں فوراً پھٹ جائیگا اگر دیر لگ جائے ذرا چمچے سے ہلادیں۔ **پانی اور کھانا گرم رکھنے کی ترکیب**۔ صندوق یا بوری میں نئی روئی بھر کر رکھیں پھر گرم کھانے یا پانی کے برتن کو خوب ڈھانک کر اس روئی کے اندر دبادیں اور صندوق یا بوری کا منہ اچھی طرح بند کردیں جب کھولیں گے گرم ملیگا اگر نئی روئی نہ ہو تو پرانا روئی بھی یہی کام دیتا ہے اور اگر صندوق یا بوری نہ ہو تو گدے میں روئی یا روئڑ بھر کر اس میں برتن لپیٹ دیا جائے اور اوپر سے رسی کس دیں تو اور بھی بہتر ہے برف کے ملکوں میں بہت کام کی ترکیب ہے۔

خاتمہ

اس میں بعضے نسخوں کی ترکیبیں لکھی ہیں جنکا نام اس حصہ میں آیا ہے اگر یہ نسخے زیادہ دنوں تک کھانا ہوں یا بازار میں قابل اعتبار نہ ملیں تو گھر بنالینا بہتر ہے۔

آش جو۔ تین تولہ جو کو ذرا نمی دیکر کوٹیں کہ چھلکا الگ ہوجائے پھر اس کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو یہ پانی گرادیں اور نیا پانی تین پاؤ ڈالکر پھر اوٹائیں کہ ڈیڑھ پاؤ رہجائے پھر اسکو بھی پھینکدیں اسی طرح چھ پانی پھینکدیں اور ساتواں پانی بے ملے ہوئے چھانکر لیلیں اور قند سفید یا شربت نیلوفر ملاکر پئیں اگر جی چاہے تو عرق کیوڑہ بھی ملالیں اگر دق کی بیماری میں دست بھی آتے ہوں تو جو کو کسی قدر بھون کر بنائیں تو زیادہ مفید ہو اور یہ نہ خیال کریں کہ ایسے ہلکے پانی میں کیا غذا ہوگی یہ سب کا سب غذا بنجاتا ہے اور بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور پیٹ میں بوجھ نہیں لاتا خون عمدہ پیدا کرتا ہے سل اور خشک کھانسی کیلئے مفید ہے اور چیچک میں بھی اچھا ہے بخار میں غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے رگوں میں سے فاسد مادہ نکالتا ہے سرد تر ہے جس کے معدہ میں سردی زیادہ ہو یا پیٹ میں درد ہو اور قبض بہت ہو اس کو بلا رائے حکیم کے نہ دیں۔

(۲) **آب کاسنی مقطر** تین تولہ تخم کاسنی کچلکر رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو ایک کپڑے کے

[1] دودھ میں اگر تھوڑی سی ترشی بھی اگر ڈالدی جائے تو جب بھی دودھ پھٹ جائیگا۔

چاروں گوشے باندھکر لٹکائیں اور اس میں تخم کاسنی مذکور کو ڈال کر پکائیں جب ٹپک چکے پھر وہی پانی کپڑے میں ڈالدیں اور ٹپکنے دیں اسی طرح سات بار کسم کی ریتی کی طرح پکالیں۔

(۳) آب کاسنی۔ مروق کاسنی کے تازہ پتوں کو بلا دھوئے مل کر نچوڑ کر پانی نکال لیں اور آگ پر رکھیں کہ پھٹ کر سبزی الگ ہو جائے پھر اس پانی کو چھان لیں یہ پانی ورم جگر کو بہت مفید ہے۔

(۴) اچار پپیتہ[1] پپیتہ یعنی ارنڈ خربوزہ کو چھیل کر قاشیں کر کے ذرا سے پانی میں ابال کر خشک کر کے سرکہ میں ڈالدیں اور نمک مرچ وغیرہ بقدر ذائقہ ملائیں اور کم از کم بیس دن رکھا رہنے دیں اس کے بعد ایک تولہ سے دو تولہ تک کھا دیں کوڑی کے درد کیلئے جسکو درد بائی سول کہتے ہیں بہت مفید ہے[2]

(۵) اطریفل کشنیزی[3] اور اطریفل صغیر، پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، بہیڑہ، آملہ، چھوٹی ہڑ کوٹ چھانکر روغن بادام سے یا گائے کے گھی سے چکنا کر کے اور دو تولہ دھنیہ کوٹ چھان کر ان سبکو رکھیں اور چھتیس تولہ شکر سفید کا قوام کر کے وہ دوائیں ملالیں اور چالیس دن تک جو یا گیہوں میں دبا رکھیں پھر کھائیں خوراک ایک تولہ سوتے وقت ہے بعضے بجائے شکر کے شہد[4] ڈالتے ہیں اور بعضے ہڑ کے مربہ کا شیرہ یہ اطریفل کشنیزی ہے اگر اس میں دھنیہ نہ ڈالیں تو اطریفل صغیر کہتے ہیں (۶) اطریفل زمانی[5] یہ اطریفل سب مزاجوں کے موافق ہوتا ہے تحریک نزلہ اور مالیخولیا یعنی جنون اور تبخیر کیلئے مفید ہے اور بہت سے فائدے ہیں پوست ہلیلہ سوا گیارہ ماشہ آملہ خشک سوا گیارہ ماشہ، پوست ہلیلہ کابلی ساڑھے بائیس ماشہ، پوست ہلیلہ زرد ساڑھے بائیس ماشہ، ہلیلہ سیاہ ساڑھے بائیس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر ساڑھے پانچ تولہ روغن بادام خالص سے چکنا کر کے برادہ صندل سفید پونے سات ماشہ، کتیرا پونے سات ماشہ، گل سرخ سوا گیارہ ماشہ، طباشیر سوا گیارہ ماشہ گل نیلوفر سوا گیارہ ماشہ۔ بنفشہ ساڑھے بائیس ماشہ سقمونیا مسوی ساڑھے بائیس ماشہ، تربد سفید مجوف پینتالیس ماشہ۔ دھنیہ ۴۵ ماشہ کوٹ چھان کر تیار کریں پھر ساڑھے بائیس ماشہ گل بنفشہ اور پچاس دانہ عناب اور پچاس دانہ سپستاں پانی میں جوش دیکر چھان کر اور ساڑھے چھ چھٹانک شہد خالص اور ساڑھے دس چھٹانک مربے کی ہڑ کا شیرہ

[1] حلوا پپیتہ۔ کچے پھل کو پانی میں پکا کر نبات سفید بقدر مطلوب ڈالیں اور گھی سے بریاں کریں اور زعفران اور مشک تھوڑے سے گلاب میں پیسکر ملائیں بہت لذیذ ہوتا ہے۔ اور پپیتہ کے دودھ کا طلاء داد کے زائل کرنے کو مفید ہے ۱۲

[2] اس کا اچار ورم طحال کو بھی مفید ہے

[3] یہ اطریفل درد سر اور آنکھ اور کان کے درد اور دماغ اور معدہ کی تقویت کیلئے مفید ہے

[4] جس کے مزاج میں گرمی ہو یا موسم گرمی کا ہو تو بجائے شہد کے شکر سفید ہموزن داخل کریں اور بطور سفوف استعمال کریں ۱۲

[5] اور تنقیہ دماغ و معدہ کے لئے بہتر ہے اور ہر وقت اس کی وقت تحریک نزلہ ہے ۱۲

ملا کر قوام کر کے اوپر کی دوائیں ملائیں اور چالیس روز غلہ میں دبا رکھیں اور اگر جلدی ہو تو دس روز ضرور دبائیں خوراک سوتے وقت سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہے اور اگر اس میں یہ مغزیات اور بڑھا لیں تو بہت مقوی دماغ ہو جائے مغز کدو دو تولہ مغز تخم تربوز دو تولہ اور تخم خشخاش سفید دو تولہ اور تخم کاہو دو تولہ اور مغز بادام دو تولہ خوب کوٹ کر ملائیں اگر نزول لما یعنی موتیابند میں اس ترکیب سے کھائیں تو نہایت مفید ہے (۷) سقمونیا کا مشوی کرنا یعنی بھوننا سقمونیا کو پیسکر ایک تھیلی میں کر کے ایک انار یا سیب یا امرود[1] میں رکھ کر آٹے میں لپیٹ کر چولھے میں دبا دیا جب گولا سرخ ہو جائے سقمونیا کو نکال لیں بس مشوی ہو گئی اور غیر مشوی انتڑیوں کو نقصان کرتی ہے (۸) جوارش کمونی مربائے ادرک تین تولہ اور گلقند آفتابی سات تولہ اور مربائے ہلیلہ گٹھلی دور کر کے چار تولہ ڈیڑھ پاؤ گلاب میں بے مرچ کی سل پر خوب پیسکر قند سفید[2] چار تولہ اور شہد خالص چار تولہ ساڑھے چار ماشہ ملا کر قوام کر کے تین تولہ زیرہ سیاہ جو کہ سرکہ میں بھگو کر سکھایا گیا ہو اور چار چار ماشہ یہ چار دوائیں فلفل سفید برگ سداب، دارچینی قلمی، بورہ سرخ کوٹ کر چھلنی میں چھان کر ملائیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے ریاحی درد اور بار بار پاخانہ ہونے کو بہت مفید ہے[3] (۹) جوارش مصطگی، طباشیر ایک تولہ اور مصطگی[4] رومی ایک تولہ دانہ الائچی خورد چھ ماشہ پیسکر پاؤ بھر گلاب اور آدھ پاؤ قند کا قوام کر کے اس میں ملائیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے بھوک کم لگنے اور بار بار پاخانہ جانے کو مفید ہے اگر کھانے کے بعد کھائیں تو ہاضم ہے اگر اسی جوارش میں سنگدانہ مرغ ملا لیں تو ضعف معدہ کیلئے نہایت نافع ہو جائے (۱۰) خمیرہ بادام یہ سرد مزاج والوں کو بہت مفید ہے مغز بادام شیریں مقشر چار تولہ تخم کاہو چھ ماشہ تخم کدوئے شیریں دو تولہ پانی میں خوب باریک پیسکر اس میں مصری پاؤ سیر اور شہد آدھ پاؤ ملا کر قوام کریں پھر اس میں دانہ الائچی خورد چھ ماشہ بہمن[5] سرخ چھ ماشہ بہمن سفید[6] چھ ماشہ ملٹھی چھ ماشہ گاؤزبان اور گل گاؤزبان چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں خوراک ایک تولہ سے سات ماشہ تک ہے اور اگر مقدور ہو تو اس میں ایک ماشہ مشک اور دو ماشہ ورق نقرہ بھی ملا لیں۔

[1] یا بہی یا انڈے کے چھلکوں میں بھر کر خوب گل حکمت کر کے خمیر میں رکھکر کسی اینٹ پر رکھو اور تنور میں پکاؤ کہ سقمونیا جوش کھا کر پک جائے ۱۲ مخزن المفردات

[2] قند سفید اور شہد خالص سے یہ جوارش لذیذ ہو جاتی ہے اگر کچھ حدت کم کرنی ہو تو روغن بادام ایک تولہ کا اضافہ کریں ۱۲

[3] تقویت دل و دماغ و معدہ ہے اور کھٹی ڈکاروں کو دفع کرتی ہے اور اس کی مداومت سے درد معدہ و قولنج کو فائدہ ہوتا ہے ۱۲

[4] بہتر یہ ہے کہ مصطگی کو بعد ٹھنڈا ہونے قوام کے تنہا پیسکر یا گلاب میں حل کر کے پھر قوام میں ملائیں ۱۲

[5] یہ بھی اپنی تاثیرات میں مثل بہمن سفید کے ہے اگر بہمن سرخ کو تلخ اور شہد کے ساتھ ملا کر عورت اپنے منہ پر ملے تو رنگ اچھا کرتی ہے ۱۲

[6] لعاب دار ایک جڑ ہے کچھ پھیکا پن اور قدرے شیرینی رکھتی ہے نہایت مقوی باہ و قلب ہے بدن کو موٹا کرتی ہے منی کو زیادہ کرتی ہے یرقان اور خفقان کو دور کرتی ہے پتھری کو توڑتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے زخم کو پاک کرتی ہے اور اس کو پانی میں جوش کریں کہ گھل جاوے پھر شکر ملا کر کھائیں فربہی بہت لاتی ہے ۱۲

(۱۱) خمیرہ بنفشہ۔ دو تولہ گل بنفشہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھ لیں صبح کو پکا کر مل کر چھان کر پاؤ بھر شکر سفید ملا کر قوام کر لیں یہ تو شربت بنفشہ ہے اور اگر دو تولہ گل بنفشہ اور لیکر کوٹ چھان کر اس شربت میں ملا کر رکھ لیں تو خمیرہ بنفشہ ہو جائیگا اور اگر بجائے سفید شکر کے سرخ شکر ملائیں تو دست لانیکے لئے اچھا ہے (۱۲) خمیرہ گاؤزبان۔ یہ دماغ اور دل کو طاقت دیتا ہے، گاؤزبان تین تولہ، گل گاؤزبان ایک تولہ۔ دھنیہ ایک تولہ۔ ابریشم خام مقرض ایک تولہ بہمن سرخ ایک تولہ، بہمن سفید ایک تولہ، برادہ صندل سفید ایک تولہ تخم فرنجمشک کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ تخم بالنگو کپڑے میں باندھکر ایک تولہ رات کو ایک سیر پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جائے چھانکر قند سفید آدھ سیر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر قوام کر کے زہر مہرہ چھ ماشہ، کہربائے شمعی چھ ماشہ بسد یعنی مونگہ کی جڑ یشب چھ ماشہ عرق کیوڑہ یا عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملالیں اور ورق نقرہ دس عدد اور ورق طلا پانچ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے ملائیں۔ طباشیر مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد، عود غرقی سب نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے اور اگر اس میں ہر روز دو چاول مونگے کا کشتہ ملا کر کھایا کریں تو بہت جلدی اثر ہو یہ نسخہ گرم مزاج والوں کو بہت مفید ہے اگر اس میں ایک ماشہ موتی بھی ملالیں تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے (۱۳) خمیرہ مروارید مقوی قلب واعضاء رئیسہ سچے موتی چھ ماشہ کہربائے شمعی سنگ یشب تین تین ماشہ عرق بید مشک چار تولہ میں کھرل کر لیں اور تین ماشہ صندل سفید اس میں گھس لیں اور تین ماشہ طباشیر باریک پیس کر ملائیں اور قند سفید آدھ پاؤ شہد خالص ڈھائی تولہ گلاب خالص، عرق بید مشک چھٹانک چھٹانک بھر میں ملا کر قوام کر کے ادویہ مذکورہ ملالیں خوراک تین ماشہ اور اگر تیز کرنا چاہیں تو سونے کے ورق بیس عدد اور ملالیں۔ دواء المسک۔ ایک معجون کا نام ہے جس میں مشک ضرور ہوتا ہے۔ یہ معجون مقوی قلب بہت ہے اس کے نسخے کئی طرح کے ہوتے ہیں زیادہ برتاؤ معتدل اور بارد کا ہے وہ دونوں نسخے یہ ہیں (۱۴) دواء المسک بارد۔ گاؤزبان نو ماشہ اور زہر مہرہ چھ ماشہ اور گل گاؤزبان چھ ماشہ اور ابریشم خام مقرض چھ ماشہ اور برادہ صندل

لے اور ایضاً بیا ۔ خفقان کو زائل کرتا ہے مقوی باہ بھی ہے اسکے فوائد بہت ہیں غرض جملہ عوارض کو دور کرتا ہے ۱۲۔۔

سفید چھ ماشہ اور برگ فرنجمشک چھ ماشہ اور تخم کاہو چھ ماشہ اور خشک دھنیہ چھ ماشہ اور
تخم خرفہ سیاہ چھ ماشہ اور مغز تخم کدوئے شیریں چھ ماشہ اور بہمن سفید چھ ماشہ اور بہمن سرخ چھ ماشہ
اور درونج عقربی چھ ماشہ اور گل سرخ چھ ماشہ اور مصطگی رومی تین ماشہ سب کوٹ چھان کر اور
آدھ پاؤ شربت سیب شیریں اور آدھ پاؤ شربت بہی شیریں اور آدھ سیر قند سفید کا قوام کر کے
ملائیں پھر چار ماشہ بسّے موتی اور چھ ماشہ کہربائے شمعی اور چھ ماشہ طباشیر اور چھ ماشہ بسد اور چھ ماشہ
یاقوت سرخ یہ سب چار تولہ عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے ملائیں پھر دو ماشہ مشک خالص اور تین
ماشہ زعفران اور چھ ماشہ ورق نقرہ کیوڑہ میں ہیسکر ملا کر احتیاط سے رکھیں خوراک چھ ماشہ سے
ایک تولہ تک ہے (۱۵) دوالمسک معتدل دماغ اور دل کو تقویت دینے والی اور تنجیر اور
خیالات فاسدہ کو روکنے والی دو دو ماشہ یہ سب چیزیں گل سرخ ابریشم خام مقرض، دارچینی قلمی
بہمن سرخ، بہمن سفید، درونج عقربی اور ایک ایک ماشہ چیزیں پھریلہ مصطگی رومی، دانہ چیل
خورد اور تین تین ماشہ یہ چیزیں برادہ صندل سفید، برادہ صندل سرخ، دھنیہ، آملہ خشک، تخم خرفہ
اور چار ماشہ گل گاؤزبان، پانچ ماشہ زرنبک[۳] اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ عود ہندی، بادرنجبویہ ان کو
کوٹ چھان کر اور رب بہ شیریں پانچ تولہ اور قند سفید پانچ تولہ کا قوام کر کے ملائیں پھر بسّے موتی
دو ماشہ اور کہربائے شمعی دو ماشہ اور بسد احمر تین ماشہ اور طباشیر تین ماشہ کو چار تولہ عرق کیوڑہ
میں کھرل کر کے ملائیں اور مشک ایک ماشہ اور زعفران ایک ماشہ علیحدہ عرق کیوڑہ میں پیسکر
ملائیں پھر ساڑھے تین ماشہ چاندی کے ورق ذرا سے شہد میں حل کر کے ملائیں خوراک ۵ ماشہ
سے ۹ ماشہ تک ہو اور زیادہ برتاؤ اسی ترکیب کا ہے اور بازار میں بکتی ہے (۱۶) روغن بہروزہ
خشک بہروزہ کے ٹکڑے کر کے اس میں تھوڑا سا بالو ملا کر آتشی شیشی میں بھر کر منہ میں سینکیں اس
طرح لگائیں کہ خوب پھنس جائیں پھر ٹوٹا ہوا ایک گھڑا یا ناند لیں جس میں سوراخ ہو اور اس میں
وہ شیشی اس طرح رکھیں کہ شیشی کی گردن اس سوراخ میں سے نکلی ہوئی ایک طرف کو ڈھلو رہے
پھر ناند میں بھوسی بھر کر آنچ دیں اور شیشی کے منہ کے سامنے پیالہ رکھ دیں جب تک تیل آتا رہے

[۱] فرنجمشک اسکو ہندی میں رام تلسی کہتے ہیں ماہیت اس کی ایک نوع ریحان کی ہے نبات اور پتے اسکو تھوڑے بڑے اور بلند اور بہت خوشبو مشابہ بوئے لونگ کے ہے اسی واسطے اسکو قرنفل بستانی کہتے ہیں ترکیب میں جہاں قرنفل بستانی مذکور ہوتا ہے اس سے یہی مراد ہوتی ہے اور اس کو حبق قرنفلی اور ریحان قرنفل بھی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو اسکی مشابہ بوئے مشک ہے اسی سبب سے فرنجمشک کہتے ہیں اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک بستانی اور اسکو ہندی کہتے ہیں دوسری بری اسکو جنگلی کہتے ہیں اور
[۲] خفقان سوداوی اور مالیخولیائے مراقی کو بھی زائل کرتی ہے ۱۲
[۳] خواص زرنبک. صفرا کی تیزی کو دور کرتی ہے پیاس اور جوش خون کو تسکین دیتی ہے دل و جگر اور معدۂ گرم خشک کو قوت بخشتی ہے صفراوی دستوں کو بند کرتی ہے اور فضلات ردیہ کو اعضا پر گرنے نہیں دیتی استفراغ یعنی معتاد سے زائد خون آنے کو بند کرتی ہے ۱۲

آنچ رہنے دیں جب تیل آنا بند ہو جائے الگ کر لیں اور بالو اس لئے ملاتے ہیں کہ بہروزہ آگ
نہ لے اور بھوسی کی آنچ اس لئے دیتے ہیں کہ ہلکی اور یکساں رہے اور تیل نکالنے سے پہلے ملتانی
مٹی بھگو کر کپڑے کی دھجیاں اس میں خوب سان کر کئی تہ شیشی پر لپیٹیں اور سکھا لیں اسکو گل حکمت
کرنا کہتے ہیں جب بالکل سوکھ جائے تب تیل نکالیں (۱۷) موم روغن بھی اسی طرح نکلتا ہے
یہ بہروزہ کا تیل پیشاب کی جلن کیلئے ایک بوند سے چار بوند تک بتاشہ میں کھانا بہت مفید ہے
اور آگ سے جل جانے کو اور بچھو اور بھڑ کے زہر کو اسکا لگانا فائدہ دیتا ہے اور کان کے درد میں
ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے (۱۸) سکنجبین سادہ قند سفید ۳۰ تولہ سرکہ خالص ۱۰ تولہ پانی ۲۰ تولہ
ملا کر بہت ہلکی آنچ پر رکھیں اور جھاگ اتارتے جائیں پھر احتیاط سے جب قوام ٹھیک ہو جائے
یعنی تار دینے لگے تو اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے تک چلاتے رہیں اور بوتل میں بھر لیں یہ سکنجبین صفرا کو
بہت جلد دور کرتی ہے اور تیز بخاروں میں بہت جلد اثر کرتی ہے۔ اگر خربوزہ یا اور ٹھنڈے میوے کھا کر
سکنجبین چاٹ لی جائے تو نہایت مفید ہے ان چیزوں کو صفرا نہیں بننے دیتی، سکنجبین کھانسی اور
ضعف معدہ اور پیچش اور مسہل میں نہ دینا چاہئے اگر سکنجبین میں قند کی جگہ شہد ڈالا جائے تو سردی
کم ہو جاتی ہے اس کو عسلی کہتے ہیں اور کبھی سرکہ کی جگہ عرق نعناع ڈالتے ہیں تو نعناعی کہتے ہیں
اور لیموں اور قند کے شربت کو لیموں کی سکنجبین کہتے ہیں۔ (۱۹) شربت انجبار پانچ تولہ بیخ
انجبار رات کو پانی میں بھگوئیں صبح کو جوش دیکر ملکر چھان کر پاؤ بھر قند سفید ملا کر قوام کر لیں۔
خوراک دو تولہ ہے نکسیر اور حیض اور دستوں کو روکتا ہے تاثیر میں گرم ہے اور ٹھنڈا کرنا منظور
ہو تو ڈھائی ڈھائی تولہ برادۂ صندل سرخ اور برادۂ صندل سفید بھی اس پانی میں بھگو دیں
اور شکر یا قند کا وزن آدھ سیر کر لیں (۲۰) شربت بزوری بارد تخم خیارین مغز تخم کدوئے شیریں
مغز تخم پیٹھا گوکھرو تخم خطمی خباری مغز تخم تربوز، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، سب دو دو تولہ کچلکر رات کو
پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دیکر چھان کر ۴۵ تولہ یا ۶۳ تولہ سفید شکر ملا کر قوام کر لیں خوراک
۲ تولہ سے تین تولہ تک، اگر تخم پیٹھا نہ ملے نہ ڈالیں اور زیادہ برتاؤ اسی کا ہے اور بازار میں بھی بکتا ہے

ف۱ اور سوزاک کہنہ کیلئے
اس طرح مفید ہے کہ بہروزہ
تر، ریوند چینی کوڑیالا، بیتل چینی،
اصل السوس مقشر، طباشیر
دم الاخوین، دانہ الائچی خورد
سوائے بہروزہ کے تمام ادویہ
کو جو کوب کر کے بہروزہ کے
ساتھ ہاتھ سے لائیں اور
بدستور مقرر روغن سکنجبین اسکے
استعمال کی عمدہ ترکیب یہ ہے
کہ طباشیر، دانہ ہیل، ست گلو
پیسکر کھلائیں اور اوپر سے
شربت بزوری یا کانجی میں
روغن صندل کو داخل کر کے
پلائیں ۱۲ ف۲ ایک سکنجبین
بزوری ہوتی ہے جس کا نسخہ
یہ ہے۔ یہ سکنجبین جگر اور طحال
کا سدہ کھولتی ہے اور مرکب
بخاروں کو دور کرتی ہے اور
پیشاب جاری کرتی ہے تخم کاسنی
ادیان ۶ تولہ تخم کرفس ۲ تولہ
سنبل الطیب ۵ تولہ سب کو
نیم کوب کر کے پانی اور سرکہ
میں ایک رات دن بھگو کر
جوش دیں بعدہ چھان کر شکر
سفید داخل کر کے قوام کر لیں
ف۳ یہ شربت بزوری بارد
حمیات اور امراض جگر
و طحال وغیرہ کے لئے
نافع ہے ۱۲

شربت بزوری حار۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرنے والا اور گردہ اور مثانہ کی ریگ کو نکال
دینے والا اور یرقان اور پرانے بخاروں کو نفع دینے والا ہے تخم کاسنی، سونف، تخم خربزہ، مغز
کدوئے شیریں، حب القرطم سب دوائیں اڑھائی اڑھائی تولہ بیخ کاسنی، گل غافث، تخم خطمی
ہٹی، بالچھڑ، گل بنفشہ، گاؤزبان یہ سب ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ کچلکر رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو
آٹھ تولہ مویز منقے ملا کر اتنا پکائیں کہ نصف پانی رہ جائے پھر چھان کر ۲۴ تولہ قند سفید ملا کر قوام
کرلیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک (۲۲) شربت بزوری معتدل[1] پوست بیخ کاسنی۔
تخم خربزہ، گوکھرو، تخم خیارین، اصل السوس مقشر سب دو دو تولہ کچلکر رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو
جوش دیکر چھان کر ۳۰ تولہ شکر سفید ملا کر قوام کرلیں خوراک ۲ تولہ سے ۳ تولہ تک (۲۳) شربت
دینار[2] تخم کاسنی، گل سرخ ہر ایک ۱۰ ماشہ ۴ رتی اور پوست بیخ کاسنی ڈھائی تولہ اور گل نیلوفر
اور گاؤزبان ہر ایک پونے نو ماشہ اور تخم کشوث پوٹلی میں بندھا ہوا سوا چھبیس ماشہ سب دواؤں کو
پانی میں بھگو کر جوش دیں اور جوش دیتے وقت ریوند چینی ۹ ماشہ کچلکر پوٹلی میں باندھ کر اس میں
ڈالدیں اور کفگیر سے اس تھیلی کو دباتے رہیں جب جوش ہو جائے تو اس تھیلی کو بلا ملے نکال ڈالیں
اور باقی دواؤں کو ملکر چھان کر پاؤ سیر قند سفید ملا کر قوام کرلیں خوراک دو تولہ ہے یہ شربت جگر کی
بیماریوں میں دیا جاتا ہے اور سنا وغیرہ کے ساتھ دیتے ہیں تو خوب دست لاتا ہے (۲۴) شربت
عناب[3]۔ عناب پاؤ بھر کچلکر رات کو بھگو رکھیں صبح کو خوب جوش دیکر اور چھان کر قند سفید آدھ
سیر ملا کر قوام کرلیں اصل وزن شکر کا یہی ہے اور اگر چاہیں سیر بھر تک ملا سکتے ہیں (۲۵) شربت
ورد مکرر ۲ تولہ گل سرخ کو پاؤ بھر گلاب میں جوش دیں یہانتک کہ آدھا گلاب رہ جائے
پھر چھان کر اسی گلاب میں آدھ پاؤ گلاب اور ملا کر اور ۲ تولہ گلسرخ اور ڈالکر اوٹائیں کہ نصف
گلاب رہ جائے پھر چھانیں اور بدستور سابق گلاب اور گل سرخ ملا کر اوٹاتے جائیں سات بار
ایسا ہی کریں پھر ساتویں دفعہ چھان کر آدھ پاؤ قند سفید ملا کر قوام کرلیں اور اخیر قوام میں چھ ماشہ
طباشیر باریک پیسکر ملالیں جب دست لینا منظور ہوں اس میں سے چار تولہ پانی میں ملا کر برف

[1] بعض نے بادیان اور پوست بیخ بادیان اور تخم کرفس کا بھی اضافہ کیا ہے مگر ان کے اضافہ سے اصل النسوس مشہر نہیں ہے ۱۲

[2] اگر شربت دینار میں ریوند چینی نہ ڈالی جائے تب بھی کوئی حرج نہیں صرف ما بقیہ مذکورہ جو نسخہ میں ہیں انسے ہی شربت دینار بن جاتا ہے اور ریوند چینی کا اضافہ جناب حاذق الملک سید نور الحسن صاحب مرحوم سابق افسر الاطبا ریاست بھوپال کے مطب میں بھی کیا جاتا تھا یہ شربت ورم اور سدہ جگر اور سوء القنیہ اور استسقاء اور درد شکم و جگر و ورم رحم و مثانہ کے لئے مفید ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے اور پیشاب لاتا ہے ۱۲

[3] یہ شربت خون کو صاف کرتا ہے سوزش اور پیاس کو تسکین دیتا ہے خون کو لطیف کرتا ہے خشک کھانسی کو نافع ہے ایسے ہی گاڑھی خلطوں کو نرم اور معتدل القوام کرتا ہے سینہ اور طبیعت کو نرم کرتا ہے کل خلطوں کو دستوں کی راہ نکالتا ہے سینہ و حلق کے کھرکھراہٹ کو دفع کرتا ہے ۱۲

سے ٹھنڈا کر کے پی لیں اور ہر دست کے بعد بھی برف کا پانی جتنی دفعہ پئیں گے اتنے ہی دست آئیں گے اور مسہلوں کے خلاف اس میں یہ بات ہے کہ ٹھنڈا ہے اور معدہ کو طاقت دیتا ہے اگر کسی وجہ سے اس سے دست نہ آویں تو نقصان نہیں کرتا گرم امراض میں نہایت مفید اور خفیف مسہل ہے۔ (۲۶) **شربت[51] بنانے کی ترکیب[52]**۔ سب دوائیں رات کو چھ گنے پانی میں بھگو دیں صبح کو انکو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہجائے ملکر چھان لیں اور ان دواؤں سے دو یا تین حصہ شکر یا قند ملا کر قوام کرلیں جب ٹھنڈا ہو جائے بوتلوں میں بھر کر رکھ لیں (۲۷) **عرق کھینچنے کی آسان ترکیب**۔ جس دوا کا عرق کھینچنا ہو اس کو ایک دیگچہ میں ڈالکر بہت پانی بھر کر چولھے پر رکھ کر اس کے نیچے آنچ کردیں اور اس دیگچے کے اندر بیچوں بیچ میں ایک چھوٹی دیگچی رکھدیں اس طرح سے کہ پانی اس کے اندر نہ جائے اگر زیادہ پانی ہونے کی وجہ سے وہ دیگچی نہ ٹکے تو کوئی اینٹ یا لوہے کا بڑا بٹہ رکھ کر اسپر دیگچی ٹکا دیں اور دیگچی کے منہ پر ایک گھڑا پانی کا بھر کر رکھدیں دیگچے کے پانی کو جب گرمی پہنچے گی بھاپ اڑ کر اس گھڑے کے تلے میں لگ کر بوندیں بنکر اس چھوٹی دیگچی میں ٹپکیں گی تھوڑی تھوڑی دیر میں کھولکر دیکھ لیا کریں جب دیگچی بھر جاوے اس کو خالی کر کے پھر رکھدیں اور اوپر کے گھڑے کا پانی بھی دیکھتے رہیں جب وہ گرم ہو جائے دوسرا گھڑا ٹھنڈے پانی کا رکھدیں سیر بھر دواؤں سے سات آٹھ سیر تک عرق لینا بہتر ہے اس طرح کہ بارہ سیر پانی ڈالیں اور آٹھ سیر عرق لیکر باقی پانی چھوڑ دیں۔ **فائدہ** چاندی یا سونے کے ورق اگر کسی معجون یا شربت میں ملانے ہوں تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ورقوں کو ذرا سے شہد میں ڈالکر خوب ملا لو پھر یہ شہد اس معجون میں ملا لو ورق جیسے شہد میں حل[53] ہوتے ہیں ایسے کسی چیز میں نہیں ہوتے (۲۸) **عرق کافور** ہیضے اور لو وغیرہ کے لئے اکسیر ہے ترکیب ہیضے کے بیان میں گذر چکی چاکسو کے چھیلنے کی ترکیب آنکھ کے بیان میں گذری (۲۹) **قرص کہربا**۔ کتیرا، نشاستہ، ببول کا گوند[54]، مغز تخم خیارین[55] یہ سب ساڑھے دس دس ماشہ اور گلنار[56] سات ماشہ اور اقاقیہ[57] اور کہربائے شمعی، تخم بارتنگ ساڑھے تین تین ماشہ کوٹ چھان کر

[51] اکثروں کا اتفاق اسپر ہے کہ فیثاغورس نے شربت کا اختراع کیا مگر شیخ الرئیس بوعلی نے لکھا ہے کہ فیثاغورس نے صرف سکنجبین کا اختراع کیا تھا شربت کو بطلیموس نے بنایا تھا اولاً ہر دوا کا پانی نچوڑ کر شیرینی کے ساتھ قوام کیا گیا تھا اسکے بعد خشک دواؤں کے جوشاندہ سے بھی بنانے لگے ۱۲

[52] یہ ترکیب اس شربت کی ہے جس میں اجزائے ادویہ خشک ہوں اور اگر ایسے میوہ جات کا شربت بنانا ہو جسکا پانی نچوڑنے سے جدا نہ ہو تو اگر میوہ جات ترش ہیں مثل تمر ہندی وغیرہ کے تو اس کے آب خیساندہ میں شیرینی ملاکے قوام کریں اور اگر میوہ جات شیریں ہیں مثل عناب وغیرہ کے تو آب جوشاندہ میں شیرینی ملا کے قوام کریں ۱۲

[53] دوسری ترکیب یہ بھی ہے کہ ورقوں کو تھوڑی سی چینی میں ملا کر کھرل کرلیں بہت سہل اور عمدہ طریقہ ہے چاندی یا سونے کے ورق حل ہو جاتے ہیں ۱۲ جو دانے دار ہوتی ہے

[54] اسکو صمغ عربی بھی کہتے ہیں ۱۲

[55] بعض اطبانے مغز تخم کدو شیریں جسکا وزن دس ماشہ ہو اس نسخہ میں اضافہ کیا اور لعاب اسپغول تین ماشہ کا بھی اضافہ ۱۲

... ہے ۱۲ [56] گلنار کا وزن پانچ ماشہ ہے ۱۲ [57] اقاقیہ۔ بعد یا کے الف ہے اقاقیا لغت یونانی ہے یہ عصارہ ہے ایک قسم ببول کے درخت کا کہ گوندار کا صمغ عربی اسکے پھل

پانی میں گوندھ کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیاں بنائیں اور سایہ میں سکھالیں (۳۰) **کشتہ رانگ** ایک تولہ رانگ عمدہ صاف لیکر ورق سے بناکر مقراض سے چاول کے برابر کتر کر پاؤ بھر آنولہ کے درخت کی چھال لیکر کوٹ کر ان چاولوں کو اس میں بچھاکر ایک کپڑے یا ٹاٹ میں لپیٹ کر سُتلی سے خوب مضبوط باندھ کر دس سیر کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں جب آگ سرد ہوجائے احتیاط کیساتھ کنڈوں کی راکھ کو ہٹاکر رانگ کو نکال لیں رانگ کے چاول پھولکر کوڑیوں کی طرح ہوجائیں گے ان کو ہاتھ سے ملکر کپڑے میں چھان لیں جس قدر رانگ جلکر سفید چونے کی طرح ہوگیا ہو اور کپڑے میں چھن گیا ہو یہی عمدہ کشتہ ہے اور جو ڈلی سخت رہ گئی ہو اسکو الگ کریں یہ کشتہ نہایت مقوی معدہ ہے جس قدر پرانا ہو بہتر ہے اگر دو چاول بھر تھوڑی بالائی میں کھادیں تو بھوک خوب لگاتا ہے (۳۱) **کشتہ مرجان** دو تولہ مونگہ سرخ لیکر آدھ سیر مصری پسی ہوئی کے بیچ میں رکھکر ایک کاغذ یا کپڑے میں لپیٹ کر ڈوری سے باندھ دیں پھر دس سیر جنگلی کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں اور اگر جنگلی کنڈے نہ ملیں تو گھریلو کنڈوں کی آنچ دیں جب آگ بالکل سرد ہوجائے مونگے کو کنڈوں کی راکھ سے احتیاط سے نکالیں مونگے کی شاخیں سفید ہوجائیں گی جو سفید ہوگئی ہوں اور زیادہ سخت نہ رہی ہوں انکو باریک پیسکر رکھ لیں یہ مونگے کا کشتہ ہے۔ اور جو شاخیں سیاہی مائل رہ گئی ہوں انکو پھر تھوڑی مصری میں رکھ کر ۱۰ سیر کنڈوں کی آنچ دیں تاکہ سفید ہوجائیں پھر پیسکر رکھ لیں اس کو دس پندرہ دن کے بعد استعمال کریں کیونکہ یہ کسی قدر گرمی کرتا ہے اور جتنا پرانا ہو بہتر ہے یہ کشتہ تر کھانسی اور ہولدلی اور ضعف دماغ کیلئے از حد مفید ہے بھوک بھی لگاتا ہے ان عارضوں کے لئے دو چاول بھر ۹ ماشہ خمیرہ گاؤ زبان میں ملاکر کھانا چاہئے ایک عورت نے یہ کشتہ پیٹھے کے مربہ میں ملاکر کھایا تھا جسکو ہولدلی اور تبخیر اور استحاضہ تھا بہت فائدہ دیا تھا (۳۲) **گلقند** سیر بھر پنکھڑیاں فصلی گلاب کے پھول کی جو عمدہ اور خوشرنگ ہوں اور ۳ سیر قند سفید لیکر ان دونوں کو لکڑی کی اوکھلی میں خوب کوٹو یا سل پر خوب پیسو کہ ایک ذات ہوجاویں پھر چند روز دھوپ

ملہ جبکہ کا زیرہ اور سبزی دفع کی گئی ہو اور شکر سفید یا سرخ یا نبات یا قند سفوف کردہ یا شہد خالص سے ملکر اور شیرینی ہم وزن پھول سے دونیم چند تک اولی اور چہار چند تک جائز ہے اور زیادتی شیرینی سے علی الترتیب قوت کم ہوتی جاتی ہے اور شہد کے ساتھ بنانے سے قوت مسہلہ و ملینہ و اخراج فضلات اعضائے تنفس کی زیادہ ہو جاتی ہے اور گلقند دو قسم ہے ایک آفتابی دوسرا آبی۔ اول میں تلیین زیادہ ہے دوسرے میں تبرید و ترطیب زیادہ ہے قسم اول پھول اور شیرینی کو ملکر دو ہفتے تک دھوپ میں رکھیں اور اس اثنا میں دو تین بار خفیف مالش کردیں۔ قسم دوم پھول اور شیرینی ملکر ایک ظرف میں کہ چہارم اس کا خالی رہے بھکر ظرف کو سربستہ کرکے تین ہفتے تک بگلو پانی میں ڈوبا رکھیں۔ نیز اگر پھول تازہ میسر نہ ہوں تو پھول خشک تھوڑے عرق گلاب میں کچھ دیر تک تر رکھیں پھر شیرینی ملائیں اور اگر عرق گلاب بھی میسر نہ ہو تو پانی ہی میں تر کریں اور حسب دستور گلقند تیار کریں ۱۲

ہیں رکھو کہ مزاج بگڑ جائے یہ دو سال تک نہیں بگڑتا اور اگر بجائے قند کے شہد ڈالیں تو چار سال
تک اثر بدستور رہتا ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کو تقویت دیتا ہے اگر تھوڑا زیرہ سیاہ پیس کر ملا کر
کھائیں تو پیٹ اور کمر کے درد کو نافع ہے اور یاد رکھو کہ جب گلقند کسی دوا میں گھول کر پینا ہو تو
گھول کر چھان کر دینا چاہئے ورنہ پھول کی پتی قے لے آتی ہے۔ (۳۳) لعوق سپستاں
یعنی لہسوڑے اچھے بڑے بڑے سو عدد کچلکر رات بھر پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو جوش دیکر
ملکر چھان لیں شکر سفید ڈیڑھ پاؤ ملاکر شربت سے گاڑھا قوام کرلیں کہ چاٹنے کے قابل ہو خوراک
ایک تولہ سے دو تولہ تک ذرا ذرا سا چاٹیں، کھانسی کیلئے مفید ہے بلغم کو آسانی سے نکالدیتا ہے
لعوق سپستاں کا دوسرا نسخہ جو کھانسی کیلئے بہت مفید ہے اور دافع قبض ہے سپستاں
۲۲ عدد مویز منقے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ دونوں کو ۳ سیر پانی میں رات کو بھگو رکھیں صبح کو جوش
دیں کہ ایک سیر پانی رہ جاوے پھر ملکر چھان لیں اور اسی پانی میں املتاس چار تولہ ساڑھے
چار ماشہ ملکر پھر چھان لیں اور شکر سفید آدھ سیر ملاکر لعوق کا قوام کرلیں خوراک ۲ تولہ
(۳۵) ماء اللحم۔ ماء اللحم گوشت کے عرق کو کہتے ہیں یہ عرق کبھی دوائیں ڈالکر بنایا جاتا ہے اور
اس کے نسخے سینکڑوں ہیں جس عرق میں ٹھنڈے میں یا گرم میں گوشت ڈالدیں اسی کو
ماء اللحم کہہ سکتے ہیں، اور کبھی صرف گوشت کا بنایا جاتا ہے یہ کمزور مریض کو بجائے شوربے
کے دیتے ہیں ترکیب یہ ہے کہ بکری کی گردن کا یا سینہ کا گوشت لیکر چربی علیحدہ کرکے قیمہ
کرکے دیگچی میں رکھ کر دانہ الائچی خورد زیرہ سفید، پودینہ، گل نیلوفر، عرق گاؤزبان آب انار
وغیرہ مناسب مزاج چیزیں ملاکر اس ترکیب سے عرق کھینچ لیں جو عرق کے بیان میں گذری
کبھی صرف یخنی بنا کر مریض کو پلاتے ہیں (۳۶) مربائے آملہ بنانیکی ترکیب آملہ تازہ
عمدہ لیکر موٹی سوئی سے خوب کوچ کر پانی میں جوش دیں جب کسی قدر نرم ہو جائیں نکالکر
پھٹکری کے پانی یا چھاچھ میں ایک رات دن ڈال رکھیں پھر نکال کر پانی خشک کرکے قند
سفید آملوں سے تین حصہ یا چوگنا لیکر قوام کرکے ذرا ہلکا جوش دیکر رکھ لیں پھر تیسرے چوتھے

دن ایک جوش اور دیں اور کم سے کم تین مہینے کے بعد یہ مربہ اچھا ہوتا ہے (۳۷) مرہم رسل زخموں کے لئے مفید ہے خراب مواد کو چھانٹتا ہے اور بھر لاتا ہے۔ ترکیب اسکی دنبل کے بیان میں گذر چکی ہے انڈا نیم برشت کرنے کی ترکیب کھانے کی بیان میں گذر چکی (۳۸) معجون[1] دبید الورد بالجوہر مصطگی رومی، زعفران، طباشیر، دارچینی قلمی، اذخر، اسارون، قسط شیریں۔ گل غافث تخم کشوث مجیٹھ۔ لک مغسول، تخم کرفس بیخ کرفس زراوند طویل[3]، حب بلساں، عود غرقی یہ سب دوائیں تین تین ماشہ اور گل سرخ سوا چار تولہ کوٹ چھان کر سترہ تولہ شہد خالص کا قوام کر کے اس میں سب دوائیں ملا کر رکھ لیں خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہے یہ معجون جگر اور معدہ اور رحم وغیرہ کے ورم کو مفید ہے کسی قدر گرم ہے اور بخار میں دیجاوے تو چار تولہ عرق بید مشک اوپر سے پئیں تو بہتر ہے (۳۹) مفرح بارد[4] مقوی دل و معدہ مانع تبخیر گرم مزاجوں کو موافق، آلو بخارا ۱۰ دانہ، ابریشم مقرض ۶ ماشہ پانی میں بھگو کر چھان لیں اور قند سفید پاؤ بھر انار شیریں آدھ پاؤ ملا کر قوام کریں پھر گاؤزبان، برادہ صندل سفید چھ چھ ماشہ، مغز تخم خیارین، تخم خرفہ، گل سرخ ایک ایک تولہ، دھنیہ خشک ۹ ماشہ آملہ خشک ایک تولہ، ارشک، گل سیوتی، تخم کاہو نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور زہر مہرہ خطائی طباشیر نو نو ماشہ، یشب سبز بسد احمر چھ چھ ماشہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملا لیں خوراک ۵ ماشہ، مفرح کی دوا جس قدر ممکن ہو باریک ہونا چاہئے (از کتاب یاقوتی)

فائدہ۔ یاقوتی اس معجون کو کہتے ہیں جو خاص طور پر مقوی دل ہو اسی مفرح میں سچے موتی تین ماشہ اور سونے چاندی کے ورق ملا لیں تو یاقوتی[5] کہہ سکتے ہیں۔

(۴۰) مومیائی انڈے کی زردی تین عدد اور بھلاواں سات عدد اور رال سفید دس تولہ اور گھی ۱۰ تولہ لیں اول بھلاواں گھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب بھلاواں جل جائے نکالکر پھینکدیں اور اس گھی میں اور دوائیں ملا کر خوب تیز آنچ دیں اور ہوشیاری کیساتھ ہاتھ سے چلاتے رہیں جب سب دوائیں آگ لیلیں فوراً کسی برتن سے ڈھانکدیں اور چولہے پر سے

[1] دستور معجون بنانیکا یہ ہے کہ اگر سب اجزا اس کے سفوف کے لائق ہوں تو سفوف کر کے شیرینی کے قوام میں کہ گرم ہو خوب مخلوط کریں اور اگر کچھ اجزا قابل جوشاندے کے ہوں تو بقاعدہ خساندہ اس کے آب جوشاندہ میں شیرینی ملاکے قوام بنائیں اور اس میں سفوف مخلوط کریں اور اگر کچھ شیرجات ملانا ہوں تو شیرجات کو قوام میں مخلوط کر کے بعد ایک جوش کے سفوف ملائیں۔ ۱۲

[2] یہ گوند ایک گھاس کی ہے شاخوں اور بعض درختوں سے نکلتی ہے اور لیسدار ہو جاتی ہے سرخ رنگ مشابہ توت سرخ کے اور بعض دانے بقدر لیموں اور نارنج کے ہوتے ہیں اس کو لاک خام کہتے ہیں درخت بیر اور درخت پیپل اور بڑھ سے نکالی جاتی ہے اور جو درخت بیر سے نکالی جاتی ہے بہتر ہوتی ہے بہتر اور مستعمل طب میں سرخ رنگ صاف شفاف تازی کچی غیر مطبوخ اور مغسول ہے اس واسطے کہ مغسول اس کا بعض مواد میں بہتر مغسول ہے یعنی پھلی اور منقی اخلاط وغیرہ ہے۔ ۱۲

[3] زراوند ایک جڑ ہے دو قسم کی ہوتی ہے نر اور مادہ۔ قسم نر کو زراوند طویل کہتے ہیں اور قسم مادہ کو زراوند مدحرج کہتے ہیں اور مطلق زراوند سے طویل مراد ہو ۲ برابر ہوتی ہے [4] مفرح بنانیکا دستور مثل معجون کے ہے۔ ۱۲ [5] بعضوں کے نزدیک یاقوتی کی ترکیب جدید ہے مگر کتب قدیم سے معلوم ہوتا ہے کہ ارسطو نے سکندر کے واسطے یاقوتی بنائی تھی پس قدامت تو ظاہر ہے اور یاقوت سبب جواہرات خوردنی سے مضبوط زیادہ اور قوی ہے لہذا گھسنا اس کا زیادہ چاہیئے کہ زیادہ گھسنے سے

طبیعت تبدیل کرتی ہے بارہ پہر سے کم نہ چاہیئے اور اٹھائیس پہر سے زیادہ نہیں یاقوت کو مع جواہرات کے عرق کیوڑہ گلاب عرق بید مشک میں کھرل کرنا چاہیئے اور باقی اجزاء کو علیحدہ سفوف کرنا چاہیئے۔

اتارلیں جب ٹھنڈا ہونے کے قریب ہو نکال کر رکھ لیں خوراک دو رتی سے ایک ماشہ تک ہے، جوڑوں کو بہت طاقت دیتی ہے اور چند روز میں ہڈی تک جڑ جاتی ہے (۱۴)

نوشدارو کا نسخہ، آملہ کا مربہ ۱۰ تولہ لیکر گٹھلی نکال ڈالیں اور عرق بادیان عرق مکو پاؤ پاؤ بھر میں اس کو پکائیں جب خوب گل جائے پیسکر کپڑے میں چھان کر پھر شکر سفید پاؤ بھر شہد خالص آدھ پاؤ ملاکر قوام کریں اور اذخر چھ ماشہ، دارچینی قلمی، مصطگی، عود غرقی، دانہ الائچی خورد، دانہ الائچی کلاں، اسارون، بالچھڑ، نرکچور، زراوند طویل سب چار چار ماشہ، گل سرخ، حب بلسان، پوست ترنج، پودینہ خشک چھ چھ ماشہ، خولنجان تین ماشہ جوتری دو ماشہ، برادۂ صندل سفید نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک ایک تولہ نوشدارو مقوی دل اور معدہ ہے اور کسی قدر گرم ہے اسکو نوشدارو سادہ کہتے ہیں اس میں اگر موتی دو ماشہ زعفران ایک ماشہ مشک ایک ماشہ عرق کیوڑہ ۴ تولہ میں پیسکر ملالیں تو نوشدارو ئے لولوی کہتے ہیں اور بہت مقوّی دل ہو جاتی ہے۔

مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب کی تصدیق

جب کتاب بہشتی زیور ابتداءً تالیف ہو رہی تھی تو احقر نے حسب ارشاد حضرت مولانا مدظلہم کے عورتوں کے امراض کے متعلق ایک کتاب لکھی جس میں ہر مرض کے لئے ایک غریبانہ اور ایک امیرانہ اور ایک اوسط درجہ کا نسخہ لکھا تھا اس کا حجم کسیقدر زیادہ ہو گیا تو حضرت والا نے فرمایا کہ بہشتی زیور کوئی طبّی کتاب نہیں ہے اسکو مختصر کرنا چاہئے لہٰذا اس میں سے چیدہ چیدہ اور مجرب نسخے اور بہت زیادہ ضروری مضامین چھانٹکر یہ حصہ نہم تیار کیا گیا پھر اس میں بعض مضامین طبع ثانی میں جب کہ امداد المطابع میں چھپی تھی بڑھائے گئے وہ ہر صفحے کے نیچے لکھے گئے اب صفر ۱۳۲۴ھ میں طبع ثالث کے وقت کچھ مضامین اور بڑھائے گئے انکو بھی ہر صفحے کے نیچے لکھا گیا اور ہر جگہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا گیا تاکہ جنکے پاس اس سے پہلے کے طبع شدہ بہشتی زیور ہوں وہ انکو اپنی کتاب میں نقل کر لیں

(خادم الاطباء محمد مصطفےٰ بجنوری حال وارد میرٹھ محلہ کرم علی)

---

۵۱ اور بدن کو خوش رنگ اور دہن کو خوشبودار اور طبیعت کی تفریح کرتی ہے۔ تیاری سے چالیس روز کے بعد استعمال مناسب ہے اور قوت اسکی دو سال تک قائم رہتی ہے ۳

۵۲ اس بہشتی زیور میں امراض کے سلسلہ میں جو کچھ نسخے وغیرہ حاشیہ پر لکھے گئے ہیں وہ سب علم طب کی معتبر کتابوں یعنی قرابادین احسانی اور قرابادین ذکائی اور علاج الغربا اور مجربات اکبری اور میزان الطب اور مرج البحرین اور مخزن المفردات اور مخزن الادویہ وغیرہ سے نقل کئے گئے ہیں لیکن امراض کے معاملہ میں احتیاط کی بنا پر بغیر مشورہ طبیب استعمال غیر مناسب معلوم ہوتا ہے اس لئے جو نسا نسخہ استعمال کرنا ہو خصوصاً امراض سخت میں ضرور بالضرور طبیب سے مشورہ کر لینا چاہئے ۱۲ - از محشی -

جھاڑ پھونک کا بیان

جس بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسیطرح بعضے موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے اس لئے دوا دارو کا بیان لکھنے کے بعد تھوڑا سا بیان جھاڑ پھونک کا بھی لکھنا مناسب سمجھا دوسرے یہ کہ بعض جاہل عورتیں بچوں کی بیماری میں یا اولاد ہونے کی آرزو میں ایسی ڈانواں ڈول ہوجاتی ہیں کہ خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں کہیں فال کھلواتی ہیں کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں کہیں واہی تباہی منتیں مانتی ہیں کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں بددین اور ٹھگ لوگوں سے تعویذ گنڈے یا جھاڑ پھونک کراتی ہیں بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں سیتلا بھوانی تک کو پوجنے لگتی ہیں جس سے دین بھی خراب ہوجاتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کافر مشرک ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ پیسے روپے یا کپڑا اور غلہ یا مرغا اور بکرا وغیرہ بھی وصول کرلیتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے ان کی نیت بگڑ جاتی ہے اور آبرو کے لاگو ہوجاتے ہیں غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے اسواسطے یہی خیال ہوا کہ کسی قدر جھاڑ پھونک کے ایسے طریقے بتلا دیئے جائیں جو ہماری شریعت کے خلاف نہ ہوں تاکہ خدائے تعالیٰ کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال و آبرو کا بھی نقصان نہ ہو سر کا اور دانت کا درد اور علاج ایک پاک تختی پر ریتا بچھا کر ایک میخ سے اسپر یہ لکھو ابجد ھوز حطی اور میخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد پڑھو اور اس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی رہا تو اسی طرح ب کو دباؤ غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ حروف ختم نہ ہونے پائیں گے کہ درد جاتا رہیگا ہر قسم کا درد خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وما ارسلنٰک الا مبشرا ونذیرا دماغ کا کمزور ہونا پانچوں نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھکر گیارہ بار یا قوی

ؐ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ سے ھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ تک (پارہ واذا سمعوا ع ۸) یہ آیتیں آخر شب میں کاغذ پر لکھکر جس شخص کو ذات الجنب یا قلب یا ہاتھوں میں درد ہو اس شخص کے باندھ دیں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی ۱۲ اعمال قرآنی از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

پڑھو۔ نگاہ کی کمزوری بعد پانچوں نمازوں کے یا نور گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیریں زبان میں ہکلاپن ہونا یا ذہن کا کم ہونا فجر کی نماز پڑھکر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي اور روزمرہ ایک بسکٹ پر الحمد للہ لکھکر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔ ہول دلی۔ یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ پیٹ کا درد یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلادیں یا لکھکر پیٹ پر باندھیں لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ہیضہ اور ہر قسم کی وبا اور طاعون وغیرہ ایسے دنوں میں جو چیزیں کھاویں پیویں پہلے تین بار اس پر سورہ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ حفاظت رہیگی اور جس کو ہو جائے اسکو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلاویں پلاویں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ تلی بڑھ جانا یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھکر تلی کی جگہ باندھیں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ناف ٹل جانا یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ پر آجائیگی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی بسم اللہ الرحمن الرحیم إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا بخار اگر بدون جاڑے کے ہو یہ آیت لکھ کر باندھیں اور اسی کو دم کریں قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ پھوڑا پھنسی اور ورم پاک جیسے پنڈول وغیرہ چاہے ثابت ڈھیلا چاہے پسی ہوئی لیکر اسپر یہ دعا تین بار پڑھ کر تھوک دے بِسْمِ اللَّهِ بِتُرْبَةِ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَىٰ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا اور اسپر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا کرے سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا ذرا سے پانی میں نمک گھولکر اس جگہ ملتے جاویں اور قل یا پوری

لے بعد پانچوں نمازوں کے آیت شریفہ فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیریں ۱۲ کلے سورۃ کی سے الخروج تک آپ روزانہ سے ان آیات کو دھو کر پینے سے خوف دور ہوں اور درد شکم دور ہو ۱۲ از اعمال قرآنی ۱۲

الہی مجربہ حضرت شیخ محمد صادق اکابر اولیاء ولد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا از شر بلائے وبا نگہدار۔ اللہ شافی۔ اللہ کافی

یہ تعویذ بھی ہیضہ کی حفاظت کے لئے مفید ہے اس تعویذ کو لکھکر بازو پر باندھ دے اور تعویذ بندھوانے والے کی طرف سے یا تھوڑی کوڑی خیرات کردے ۱۲ از اعمال قرآنی۔

سورت پڑھ کر دم کرتے جائیں بہت دیر تک ایسا ہی کریں سانپ کا گھر میں نکلنا یا کہ آسیب ہونا چار کیلیں لوہے کی لیکر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیت یہ ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا باؤلے کتے کا کاٹ لینا یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے انھم یکیدون سے رویدا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روزانہ اس شخص کو کھلا دیں انشاء اللہ تعالیٰ ہڑک نہ ہوگی، بانجھ ہونا چالیس لونگیں لیکر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور کبھی کبھی میاں کے پاس بیٹھے اٹھے آیت یہ ہے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی حمل گر جانا ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا عورت کے قد کی برابر لیکر اس میں نو گرہ لگا دے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکے انشاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گریگا اور اگر کسی وقت تاگا نہ ملے تو کسی پرچے پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں آیت یہ ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ بچہ ہونے کا درد یہ آیت ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پر پڑھکر اسکو کھلا دے انشاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہو آیت یہ ہے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ بچہ زندہ نہ رہنا اجوائن اور کالی مرچ آدھا آدھ پاؤ لیکر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورہ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جائے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ چھڑانے

؎ آیۃ کریمہ۔ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ۔ اگر راستہ میں کوئی شیر یا کتا حملہ کرے اور شور مچائے تو فوراً اس آیت مذکورہ کو پڑھے چپ ہو جائیگا ۱۲ از اعمال قرآنی

؎ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اگر حمل گر جانے کا خوف ہو یا حمل نہ ٹھیرتا ہو تو ان ہر دو آیت شریفہ کو لکھکر عورت کے رحم پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیگا اور اگر نہ ٹھیرتا ہوگا تو قرار پائیگا ۱۲ از اعمال قرآنی

؎ از یک درویش با فرع برائے درد زہ اس نقش کو لکھ کر عورت کے داہنے ہاتھ پر رکھدے اور عورت اس کو غور سے دیکھے جلد بچہ پیدا ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ نقش یہ ہے۔

ج ح خ ط ظ ع غ ق
ی ک ل م ش ش م ٥٥٥
ا و ک ل و۔ ۱۲ از اعمال قرآنی۔

تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھالیا کریں انشاء اللہ اولاد زندہ رہیگی ہمیشہ لڑکی[1]
ہونا اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی کنڈل یعنی دائرہ ستر بار
بنائے اور ہر دفعہ میں یَا مَتِیْنُ کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہو۔ بچہ کو نظر لگ[2] جانا یا رونا یا
سوتے میں ڈرنا یا کمیڑہ وغیرہ ہو جانا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین
بار پڑھکر اسپر دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈالدے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ انشاء اللہ تعالیٰ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی چیچک ایک نیلا گنڈا
سات تار کا لیکر اسپر سورۂ الرحمٰن جو ستائیسویں پارے کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیت
آیا کرے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ اس پر دم کرکے ایک گرہ لگا دے سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس گرہیں
ہو جائیں گی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دے اگر چیچک سے پہلے ڈالدیں تو انشاء اللہ تعالیٰ
چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔
ہر طرح کی بیماری[3] چینی کی تشتری پر سورہ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر روزمرہ بیمار کو پلایا کریں بہت
ہی تاثیر کی چیز ہے آیتیں یہ ہیں وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَشِفَآءٌ
لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا
يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ محتاج اور غریب[4] ہونا بعد نماز
عشاء کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ تسبیح یَا مُعِزُّ کی پڑھکر دعا کیا
کرے اور چاہے یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے سات سات دفعہ
درود شریف اور بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانے یَا وَهَّابُ پڑھ کر دعا کیا کرے انشاء اللہ
تعالیٰ فراغت اور برکت ہو۔ آسیب لپٹ جانا۔ ان آیتوں کو بیمار کے کان میں پڑھکر دم
کرے اور پانی پڑھکر اس کو پلاوے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى
اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا
حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

[1] جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى سے وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ تک اور دوسری آیت یا زکریا انا نبشرک سے من قبل سمیا تک پھر یہ لکھے بحق مریم و عیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے ۱۲ از اعمال قرآنی

[2] اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک (پارہ ۳ ع ۱۲) اگر اس آیت شریفہ کو مشک و زعفران سے لکھ کر تانبے کی یا لوہے کی نلکی میں رکھکر بچے کے گلے میں لٹکا دیا جاوے تو رونے سے اور ڈرنے سے اور بدخوابی سے بچہ محفوظ رہے ۱۲ اعمال قرآنی

[3] یا عظیم یہ اسماء حسنیٰ میں سے ایک بہترین پاک نام ہے اسکو بکثرت پڑھنے سے عزت بھی حاصل ہو اور بیماری سے محفوظ رہے ۱۲ اعمال قرآنی

[4] اللطیف یہ اسماء حسنیٰ میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک پاک نام ہے اول آخر درود شریف پڑھکر اس نام کو شریف کے ۱۳۳ بار پڑھنے سے رزق میں وسعت ہوتی ہے اور تمام کام نہایت لطف سے پورے ہوتے ہیں ۱۲ از اعمال قرآنی

اور سورۂ والطارق سات بار کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔ کسی طرح کا کام اٹکنا۔ بارہ روز تک روزانہ اس دعا کو بارہ ہزار دفعہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائیگا یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔ دیو کا شبہ ہو جانا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس پانی میں نہلا دیں اور یہ دعا چالیس روز تک روزانہ چینی کی تشتری پر لکھکر پلایا کریں مُلْکُہٗ دَبِقَائِہٖ یَاحَیُّ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دعا ہر اس بیمار کے لئے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دیدیا ہو۔ خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا بعد نماز عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لیکر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونیکا خیال رکھیں جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آنچ میں ڈالدیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائیگا کم سے کم چالیس روز تک کریں دودھ کم ہونا یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھکر ماش کی دال میں کھلائیں پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔ دوسری آیت وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلادیں تو خوب دودھ دیتی ہے جنکو اور زیادہ جھاڑ پھونک کی چیزیں جاننے کا شوق ہو وہ ہماری کتاب اعمال قرآنی کے تینوں حصے اور شفاء العلیل اور ظفر جلیل دیکھ لے اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ پیسٹ دو تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری پر بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھولدو اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اس کو پانی میں گھولکر کسی ندی یا نہر یا کنوئیں میں چھوڑ دو۔ ع

لے پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ جن کی شروع کی پانچ آیتیں پڑھ کر آسیب زدہ کے چہرہ پر چھڑک دیں اور جس مکان میں شبہ ہو اس پر بھی چھڑک دیں انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو ۱۲ اعمال قرآنی ۲ـه الکبیر اسماء حسنیٰ میں سے یہ ایک پاکیزہ نام ہے اگر عورت بکثرت پڑھتی ہے اور کسی کھانے کی چیز پر پڑھ کر دم کر کے خاوند کو کھلا دے تو مہربان ہو ۱۲ اعمال قرآنی ۳ـه ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ سے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تک اگر گائے بھینس یا بکری کا دودھ گھٹ جاوے تو کوئے تلنے کے برتن میں اس آیت کو لکھ کر اور پاک پانی سے دھوکر اس جانور کو پلایا جائے انشاء اللہ تعالیٰ دودھ بڑھ جاوے گا ۱۲ اعمال قرآنی

اضافہ جدیدہ

ابتک جھاڑ پھونک کے جو طریقے لکھے گئے تھے وہ چونکہ بہت مختصر تھے لہذا اس مرتبہ احقر شبیر علی عفی عنہ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون نے اپنے قبلہ وکعبہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم سے عرض کیا کہ جو عملیات جناب کے معمول ہوں ان کو اگر لکھوا دیا جائے تو بہشتی زیور میں اضافہ کر دیا جائے حضرت دام ظلہ نے نہایت خوشی سے اس کو قبول فرمایا اور خاص وہ عملیات جو حضرت دام ظلہم کے معمول اور روزمرہ کی ضرورت کے ہیں لکھوا دیئے لہذا عام فائدے کے لئے انکو درج کیا جاتا ہے۔ **عملیات خاص معمولہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی حفاظت حمل** اگر کسی عورت کا حمل اکثر گر جاتا ہو یا کسی صدمہ کی وجہ سے کسی مرتبہ ایسا خطرہ[1] ہو تو آیات ذیل لکھ کر حاملہ کے گلے میں اسطرح ڈالدیں کہ وہ تعویذ پیٹ پر پڑا رہے آیات یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون ؕ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار رب انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم۔ **حفاظت اطفال**[2] بچوں کے اکثر امراض سے بحکم خدا حفاظت رہے کلمات ذیل کو لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈالدیں بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور اگر سوتے میں ڈرتا ہو تو اس کو بھی بڑھا دیں اللھم انی اعوذ بک من سوء الاحلام ومن ان یتلاعب بی الشیطان فی الیقظۃ والمنام **نظر بد**[3] اگر نظر بد کا احتمال ہو تو آیات ذیل لکھ کر گلے میں ڈالدیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون وما ھو الا ذکر للعلمین ؕ ایضاً کلمات ذیل

---

[1] الرقیب۔ اسماء حسنیٰ میں سے ایک مبارک نام ہے اگر حمل گرجانیکا اندیشہ ہو تو سات مرتبہ اس مبارک نام کو پڑھ لیا کرے حمل ساقط نہ ہوگا ۱۲ اعمال قرآنی

[2] آیت اِنّی توکّلت علی اللہ ربّی وربّکم سے حفیظ تک دپارہ ۱۲ سورۂ ہود کا تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں ڈالنے سے جسقدر امراض بچوں کو لاحق ہوتے ہیں سب سے حفاظت رہتی ہے ۱۲ اعمال قرآنی

[3] سورۂ ہمزہ یعنی ویل لکل ہمزۃ لمزۃ کو جس پر نظر بد لگ گئی ہو پڑھکر دم کرنے سے دفع ہوجاتی ہے ۱۲ اعمال قرآنی

بھی نظر بد کا اثر دور کرنے کیلئے خصوصیت سے لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ
اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ **حفاظت از وبا،** ہر قسم و
طاعون جو شام میں تعلیم کی گئی ایسے امراض کے زمانہ میں جو چیز کھائی پی جائے اس پر تین
بار سورۂ انا انزلناہ پڑھ کر دم کر کے کھائیں پئیں اور اگر مریض کو پانی پر تین بار دم کر کے
پلایا جاوے تو مبتلا تک کو شفا ہو گئی ہے۔ **دردِ سر۔** دردِ سر آدھا سیسی کا ہو یا دوسری طرح کا
آیات ذیل لکھ کر درد کے موقع پر باندھ دیں۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ
(پوری سورت) لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْھَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ
حَرِّ النَّارِ **دردِ زہ** کلمات و آیات ذیل کو گڑ پر پڑھ کر کھلا دیں یا لکھ کر سفید کپڑے میں باندھ کر
حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیں اور بعد فراغت فوراً کھول دیں انشاء اللّٰہ ولادت میں بہت
سہولت ہو بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ وَاِذَا
الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ اَھْیًا اَشْرَاھْیًا اَللّٰھُمَّ سَہِّلْ
عَلَیْھَا الْوِلَادَۃَ مُخَلَّقَۃً فَقَدْ یَسَّرْنَا السَّبِیْلَ یُسْرًا۔ **آسیب** اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات
ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر
ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں، آیات یہ ہیں۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ (۲) الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ

لطیفہ واسطہ دردِ شقیقہ یعنی آدھا سیسی یہ آیت شریفہ پڑھ کر دم کرو یا کریں قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰہُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۱۲ اعمال قرآنی ۱۲

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ الم المص الر ق ن الر کھیعص حم عسق طٰہٰ یٰس طسم طس۔ ان حروف مقطعات کو بوقت دردِ زہ لکھ کر عورت کی کمر میں باندھے جلد اور بسہولت فراغت پاوے ۱۲ از اوراد احسانی ۱۲

جس پر آسیب آتا ہو اس پر ایک مرتبہ سورۂ جن پڑھ کر دم کر دے یا لکھ کر بازو پہ باندھے انشاء اللّٰہ تعالیٰ جاتا رہیگا۔ اسی طرح اگر سورۂ حجرات کاغذ پر لکھ کر گھر کی دیوار پر چسپاں کرے آسیب دور ہو۔ اسی طرح اگر الم اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے القرآن تک مشک گلاب اور زعفران سے لکھ کر ایک برتن میں جو طلوع آفتاب سے پہلے کاٹا گیا ہو بشرطیکہ چوبی کی یہ ہو دھو کر اسکے منہ پر موم لگا کر بچہ کے گلے میں لٹکا دیا جاوے تو آسیب اور ام الصبیان و نظر بد اور جمیع حوادثات سے محفوظ رہے ۱۲

ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳) وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۱ (۴) اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ

وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

لَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ

یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ

عَلِیْمٌ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ

یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (۵) لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ

مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ

بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ

[1] اس آیت کو حدیث میں اسم اعظم کہا گیا ہے اسی طرح وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ کو بھی اسم اعظم کہا گیا ہے۔ اور الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو بھی اسم اعظم کہا جاتا ہے اس لئے اگر ان دونوں آیتوں کو بھی اس میں شامل کرکے پڑھ لیا کرے تو اچھا ہے ۱۲

رَبَّنَا والیک المصیر۔ لَا یکلّف اللہ نفسًا اِلّا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت ط

ربَّنا لا تؤاخذنا ان نَسِیْنا او اخطأنا ربَّنا ولا تحمِلْ علینا اصرًا کما حملته علی الّذین

من قبلنا ج ربَّنا ولا تُحمّلنا ما لا طاقة لنا به ج واعفُ عنّا قف واغفر لنا قف وارحمنا قف انت

مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین (۶) شهد اللہ انّه لا اله اِلّا هو والملٰئکة واولوا العلم

قائمًا بالقسط لا اله اِلّا هو العزیز الحکیم (۷) اِنّ ربّکم اللہ الّذی خلق السمٰوٰت والارض

فی ستّة ایّام ثمّ استوٰی علی العرش قف یغشی الّیل النّهار یطلبه حثیثًا والشّمس والقمر

والنّجوم مسخّرٰت بامره الا له الخلق والامر تبارک اللہ ربّ العٰلمین (۸) فتعٰلی اللہ الملک

الحقّ لا اله اِلّا هو ج ربّ العرش الکریم ومن یّدع مع اللہ الٰهًا اٰخر لا برهان له به فانّما

حسابه عند ربّه انّه لا یفلح الکٰفرون وقل ربّ اغفر وارحم وانت خیر الرّاحمین۔

(۹) والصّٰفّٰت صفًّا فالزّٰجرٰت زجرًا فالتّٰلیٰت ذکرًا انّ الٰهکم لواحد ربّ السمٰوٰت

والارض وما بینهما وربّ المشارق ط انّا زیّنّا السّماء الدّنیا بزینةِ الکواکب وحفظًا من

لہ اس آیت کو اگر شروع ہی سے پڑھے تو بہتر ہے جیسا کہ حضرت نے اعمال قرآنی میں تحریر فرمایا ہے گویا افحسبتم انّما خلقنٰکم عبثًا وانّکم الینا لا ترجعون فتعٰلی اللہ الآیة نیز صرف ان ہی آیات کو آسیب زدہ کے کان میں پڑھ کر پھونکنے سے آسیب دفع ہو جاتا ہے ۱۲ از اعمال قرآنی۔

كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۔ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۔ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ

عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۔ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۔ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ

خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۔ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (۱۰) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ

السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۱۲)

وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا (۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ

يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (۱۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (۱۴) قُلْ اَعُوْذُ

بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ

صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ط ایضاً کلمات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالدیا جائے

ملہ آیۃ و اذا قرأت القرآن جعلنا بینک سے نفورا تک (پارہ ۱۵ ع ۵) ۱۲ اگر کوئی بھوت یا پلید کسی کے سر ہو گیا ہو تو نیلے پشمینہ پر یا کاغذ پر لکھکر اس کے بازو پر باندھ دی جائے تو وہ دفع ہو جائے ۱۲ از اعمال ملہ السلام یہ اسمائے حسنیٰ میں سے ایک مبارک نام ہے اگر مریض کے پاس اس کے سرہانے بیٹھکر دونوں ہاتھ اٹھا کر اسکو ۱۳۶ بار بلند آواز سے کہ مریض بھی سن لے پڑھیں انشاء اللہ تم اسکو شفا ہو گی ۱۲ از اعمال قرآنی

اس عمل کا نام حرز ابی دجانہ ہے انہایت مجرب ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ

هٰذَا الْكِتَابُ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ

وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا

مُوْلَعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا

نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ

وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَ

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تَغْلِبُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اس کو لکھکر گلے میں ڈالدیا جائے۔ ایضاً اگر آسیب کا اثر گھر میں معلوم ہو تو آیات ذیل پچیس بار چار کیلوں پر پڑھکر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ایضاً اس نقش کو مع عبارت زیرین کے تین تعویذ لکھیں اور اسطرح فلیتہ بنادیں کہ ۲ کا ہندسہ نیچے رہے اور آٹھ کا ہندسہ اوپر رہے پھر پاک روئی لپیٹ کر کورے چراغ میں کڑوا تیل ڈال کر مریض کے پاس اوپر کیطرف یعنی ہندسہ ۸ کیطرف سے روشن کریں اول روز ایک فلیتہ جلاویں پھر ایک دن ناغہ

ل سورۂ لم یکن پاک برتن میں لکھکر دھوکر تین روز تک پینا مفید ہے ایسے ہی آیت وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا سے عَظِيْمًا تک کسی برتن میں لکھکر گھی سے مٹا کر سو رسات روز یا دضو زبان سے چاٹے۔ مفید ہے۔ از اعمال۔ ۱۲

کر کے دوسرا پھر ایک دن ناغہ کر کے تیسرا نقش یہ ہے۔

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	۴

برائے دافع سحر آیات ذیل لکھکر مریض کے گلے میں ڈالدیا اور پانی پر پڑھکر اس کو پلاویں اگر نہلانا نقصان نہ کرتا ہو تو ان ہی آیات کو پانی پر پڑھکر اس سے مریض کو نہلادیں۔

فرعون قارون ہامان شداد نمرود ابلیس علیہم اللعنۃ واتباع ایشاں اگر نہ گریزند سوختہ شوند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

برائے دفع مرگی: آیات ذیل لکھکر گلے میں ڈالدیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اِنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ٥ رَبِّ اِنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

برائے اختلاج القلب آیات ذیل کو لکھکر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ قلب پر پڑی رہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

محبت زوجین۔ اگر زوجین میں سے کسی کو دوسرے سے نفرت ہو اور محبت نہ ہو تو آیات ذیل کو لکھکر محب اپنے پاس رکھے اور نمک یا مٹھائی پر پڑھکر محبوب کو کھلاویں فلانۃ کی جگہ محب کا نام اور لفظ فلاں کی جگہ محبوب کا نام لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا يَا مُقَلِّبَ

سورہ لقمٰن پاک برتن میں لکھکر دھو کر تین روز تک پینا مفید ہے ایسے ہی آیت وَمِنْ يُّخْرِجُ مِنَ الْمَيِّتِ سَحرا سے عظیما تک کسی برتن میں لکھکر گھی سے مٹا کر مسحور سات روز با دستور زبان سے چاٹے مفید ہے ۱۲ از اعمال قرآنی ۔ سورۃ التحریم کو اگر مرگی والے مریض پر پڑھکر دم کیا جاوے تو افاقہ ہو اسی طرح سورۃ الشمس پڑھکر اسی مریض کے کان میں پھونکنا بھی مفید ہے ۱۲ ۔ آیۃ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ سے يَجْمَعُوْنَ تک دیارہ ا ح ۱۱ جس شخص نے کبھی صحت نہ کی ہو اس کو کاغذ پر سیاہی سے لکھکر کسی سبز پھل کے عرق سے دھو کر کسیقدر اس میں مصری کا اضافہ کر کے مریض کو پلایا جاوے اختلاج قلب اور خفقان کو مفید ہے ۱۲ از اعمال قرآنی

القلوب ویا مسخر السموٰت السبع الارضین السبع قلب لفلانۃ قلب فلان بالخیر لاداء الحقوق یا ودود حبب حبب یا ودود۔

ردِّ غائب اگر کسی کا لڑکا یا اور کوئی لاپتہ کہیں چلا گیا ہے تو اس کے واپس آنیکے لئے آیات ذیل لکھ کر اس تعویذ کو کالے[1] یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں جو کوٹھری زیادہ تاریک ہو اس میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھدیا جائے کہ اسپر کسی کا پاؤں نہ پڑے پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاٹوں میں اس کو دبا دینا چاہئے اور لفظ فلاں کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اللّٰهم یا هادی الضال ویا رادّ الضالۃ اردد علیّ ضالتی فلان

پیشاب[2] **رک جانا یا پتھری ہو جانا** کلمات ذیل لکھ کر ناف پر باندھ دیئے جائیں۔ ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمك امرك فی السماء والارض كما رحمتك فی السماء فاجعل رحمتك فی الارض واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین فانزل شفاء من شفائك ورحمۃ من رحمتك علی هذا الوجع۔

غنا یا وھاب بعد نماز عشا اس طرح پڑھے کہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان میں (۱۴۱۴) مرتبہ اسم مذکور اور بعد میں سو بار یہ دعا پڑھے یا وھاب ھب لی من نعمۃ الدنیا والاخرۃ انك انت الوھاب (اس عمل کا تام

[1] اگر کوئی لڑکا یا اور کوئی لاپتہ ہو جائے یا کوئی چیز گم ہو جائے تو اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ کثرت سے پڑھے ۱۲

[2] ابن کلبی نے لکھا ہے کہ کسی شخص کا پیشاب رک گیا ایک فاضل نے یہ لکھکر باندھ دی شفا ہوگئی فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ سے قَدْ قُدِرَ ۱۲ از اعمال دیگر ابن کلبی سے روایت ہے کہ اصبہان میں کسی بزرگ کو عسر البول کی بیماری ہوگئی انھوں نے یہ لکھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ اور پانی سے دھو کر پیا پتھری نکل گئی اور بآسانی پیشاب کھل گیا ۱۲

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کیمیائے درویشاں فرمایا کرتے تھے۔ **انجاح حاجت** تمام مشکلات کے حل کیلئے اسم یَا لَطِیْفُ بعد نماز عشاء (۱۱۱۱) مرتبہ پڑھے اول و آخر درود شریف (۱۱) بار پڑھے اور پھر دعا کیجے۔ برلئے **دفع تپ و لرزہ** ہر قسم نقش ذیل کو لکھکر مریض کے گلے میں ڈالدیں۔ ......

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	بسم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمن

ایام ماہواری کی کمی۔ اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو ترتیب وار لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالدیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔ **ایام ماہواری کی زیادتی**۔ اگر کسی کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالدیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ **تعویذ طحال**۔ ترکیب ذرا بکھیڑے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ تعویذ اسی طرح کھلا رہیگا اور ایک نیلا کپڑا اس تعویذ سے دونا لیکر دوہرا کرکے اس کے بیچ میں یہ تعویذ ایسا ہی کھلا رکھا جائے اس طرح سے کہ جس جانب تعویذ میں بسم اللہ کے اعداد (یعنی ۷۸۶) ہیں وہ کپڑے کے بند جانب میں رہے پھر کسی روز بعد نماز فجر نہار منہ مریض کو چت لٹا کر اور پہلوؤں کی برابر دونوں ہاتھ سیدھے رکھکر بائیں ہتھیلی پر تعویذ مع کپڑے رکھدیا جائے اس طرح کہ بند جانب جدھر بسم اللہ کے عدد ہیں انگلیوں کی طرف رہے پھر اس تعویذ اور کپڑے کے مجموعہ پر ایک کورے چھوٹے برتن میں ایک بہت چھوٹی سی چنگاری جس سے وہ برتن گرم نہ ہو جائے رکھکر مریض کے بائیں

سلہ اگر کسی عورت کا خون شرعی مدت معینہ سے زیادہ جاری ہو جاوے تو اس آیت کو تین پرچوں پر لکھے ایک پرچہ اس کے اگلے دامن میں باندھ دے اور ایک پچھلے دامن میں اور ایک زیر ناف باندھ دے وہ آیت یہ ہے وما محمد الا رسول سے انقلبتم تک ۱۲ سلہ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا سے حَلِيْمًا غَفُوْرًا تک اس کو کاغذ پر لکھ کر طحال پر باندھے انشاءاللہ طحال جاتا رہیگا ۱۲ از اعمال قرآنی

جانب ایک ہوشیار آدمی بیٹھے اور طحال کو انگلیوں سے دباتا ہوا کھسکاتا ہوا اصلی مقر تک لاوے یعنی بڑھے ہوئے حصہ کو دباتا ہوا کھسکاتا ہوا اس جگہ تک لائے جس جگہ تک تلی حالت صحت میں رہتی ہے رجامع اسی طرح بار بار تقریباً ۲۰ منٹ تک کری بعض اوقات طحال میں سوزش ہونے لگتی ہے ایسے وقت چنگاری کے برتن کو ہٹا دیں پھر بعد سکون بدستور رکھدیں پھر بیس منٹ کے بعد مریض سے کہا جائے کہ وہ اٹھکر پیشاب کرڈالے پھر ایک دن ناغہ کرکے پھر کریں پھر ایک روز ناغہ کرکے تیسری بار کریں وبس نقش یہ ہے

برائے افزایش شیر زنان اگر کسی عورت کے دودھ کی کمی ہو تو آیات ذیل کو ایک بار پڑھکر نمک پر دم کرکے کھانے میں ڈالکر عورت کھاوے اس کھانے میں سے اور سب بھی اگر کھاویں تو کچھ حرج نہیں ہے آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون وما ھو الا ذکر للعالمین۔ وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین۔ **برائے افزایش شیر جانوران** اگر کوئی گائے بھینس وغیرہ دودھ نہ دیتی ہو تو ایک آٹے کے پیڑے پر آیات ذیل پڑھکر اس جانور کو کھلادیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین۔ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون وما ھو الا ذکر للعالمین افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون۔ سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین۔

برائے تھنیلا بعض اوقات عورتوں کے پستان میں بوجہ زیادتی دودھ وغیرہ درد اور دکھن ہوتی ہے تو اس دعا کو چھپی ہوئی راکھ پر یا مٹی پر سات بار اس طرح پڑھیں کہ ہر بار

ف اگر سورۂ الحجر کو زعفران سے لکھ کر عورت کو پلایا جاوے تو دودھ اس کا بڑھ جاوے ۱۲ از ادلن قرآنی۔ آیہ ثم قست قلوبکم سے عما تعملون تک اگر گائے یا بکری یا بھینس کا دودھ گھٹ جاوے تو کورے تانبے کے برتن میں اس آیت کو لکھکر اور پاک پانی سے دھوکر اس جانور کو پلایا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ دودھ بڑھ جاویگا ۱۲

پڑھکر اس راکھ یا مٹی میں تھوک دیں پھر پانی سے اسکو پتلا کرکے درد کی جگہ لیپ کریں اگر پھوڑے اور پھنسی وغیرہ پر لگایا جائے تب بھی مفید ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بسم اللہ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ ذیل میں کچھ تعویذ اور گنڈے اور نقل کئے جاتے ہیں جو دیگر حضرات سے پہنچے ہیں۔ **برائے آسیب[۱] زدہ** (از قطب عالم مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) اسماء اصحاب کہف بعبارت ذیل کاغذ پر لکھ کر جس مکان میں مریض یا مریضہ ہو اسکی دیواروں پر جگہ جگہ چسپاں کر دیئے جائیں اور ۲۰ کا نقش مندرجہ ذیل ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کو دکھایا جائے وہ دیکھنے سے گھبرائے اور انکار کریگا مگر زبردستی اسکی نظر اسپر ڈلوائی جائے اور جبراً نقش کو تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈالدیا جائے اصحاب کہف یہ ہیں۔ الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط، طبیونس کشافطیونس اذانفیونس یوانس بوس وکلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر ولو شاء لھدٰکم اجمعین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

گنڈہ برائے سہان (از حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ مرقدہٗ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸	۶	۳	۲
۲	۳	۶	۰
۱	۰	۲	۴
۳	۲	۰	۶

نیلے تاگے کے اکتالیس[۱] تار ڈیڑھ ڈیڑھ گز لمبے لیکر اس پر سورہ الحمد مع بسم اللہ اکتالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اس تاگہ پر دم کرکے ایک گرہ لگاتا رہے حمل کے زمانہ میں ماں کے پیٹ پر اس گنڈے کو باندھدے اور بعد پیدا ہونے کے بچے کے گلے میں ڈالدیں اور اگر حمل کے وقت نہ باندھ سکے تو بچہ ہی کے گلے میں ڈالنے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہی فائدہ ہوگا۔ **گنڈہ برائے آسیب زدہ** گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت کچا ڈیڑھ گز لمبا لیکر اکتالیس بار آیت ذیل پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر اس کے اندر دم کرکے بند کردیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ **گنڈہ برائے سہولت دنداں**[۲] سات تار کا بارہ گرہ لمبا سوت کچا یا سیاہ لیکر سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

[۱] سورہ والصّٰفّٰت شروع سے ثاقب تک آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کرنا نافع ہے۔ ایسے ہی سورہ المعوذتین پڑھنا اور دم کرنا ہر قسم کے درد اور بیماری دکھ اور نظر بد وغیرہ کے لئے مفید ہے اور لکھ کر باندھنا بھی چاہئے اور سوتے وقت پڑھ کر دم کرنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے اور اگر اسکو لکھکر بچوں کے باندھا جاوے توام الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے ۱۲ از اعمال قرآنی [۲] شروع سورۂ ق سے الخروج تک لکھکر جس لڑکے کے دانت نہ نکلے ہوں اس کو پلانے سے دانت بآسانی نکل آتے ہیں ۱۲ از اعمال قرآنی ۲۰

أَثْقَالَهَا وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ سات بار پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر حسب معمول دم کردیں پھر ہر گرہ پر جدا جدا ختم کرکے گرہ لگائی ہے اس کے اوپر سے إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ایک ایک بار دم کرتے چلے جائیں پھر ایک ایک بار اسطرف سے جہاں اب ختم کیا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ پوری سورت دم کرتے ہوئے چلے جائیں۔ **گنڈہ برائے حفاظت حمل**[1] گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت ڈیڑھ گز لمبا لیکر سورۂ یٰسین پوری پڑھیں اور ہر مبین پر ایک گرہ لگا کر دم کردیں پھر اسکو حاملہ کے پیٹ پر باندھ دیں (کل سات گرہ ہوں گی) اور حمل اسقاط سے محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ **جھاڑ برائے اورساجسکو پیٹھا اور پسلی چلنا بھی کہتے ہیں** چاقو سے پاک زمین پر سات لکیریں اسطرح ۱۱۱۱۱۱۱ کھینچکر اور بچہ کا پیٹ اپنی طرف کرکے کپڑا اٹھا کر داہنے ہاتھ میں چاقو لیکر بچہ کے پیٹ کی طرف سے اشارہ کرکے ان لکیروں پر لاتا ہے اور سات بار یہ آیت پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ام ابرموا امرا فانا مبرمون اور بچہ کے پیٹ اور سینہ پر دم کرکے اور کبھی کبھی چاقو کو آہستہ سے اس پسلی کو چھوتا ہوا جو چل رہی ہے اور پیٹ کو چھوتا ہوا زمین تک لادے سات دفعہ دعا پڑھ کر ایک لکیر سے ان سات لکیروں کو کاٹ دے پھر اسی طرح سات دفعہ پڑھتے اور دوسری لکیر سے کاٹ دے اسیطرح ہر سات دفعہ پر ایک لکیر سے کاٹتا رہے جب سات لکیریں ہو جائیں بس دم کرکے بچہ کو اٹھا دیا جائے اور بچہ کو پیشاب کرادیں صبح اور شام تین روز تک جھاڑا جائے باذن اللہ مرض دفع ہو جائیگا۔ **برائے دورہ کمیڑہ۔** جب بچہ کو مسان کا دورہ پڑ رہا ہو تو سات بار سورۂ الحمد پوری اور سات دفعہ سورۂ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ پوری اور سات بار درود شریف نماز والا پڑھکر دم کرے اور پڑھتے ہوئے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کو سینہ اور پیٹ پر پھیرتا رہے۔ **گنڈہ برائے بواسیر خونی**[2] کچا سوت سرخ رنگ ڈیڑھ گز لمبا اکیس تار لیکر سورۂ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ پوری اکیس بار پڑھکر گرہ لگاتا اور

[1] سورۃ الحاقہ لکھ کر حاملہ کے باندھنے سے بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے اور اگر بچہ پیدا ہونے کے وقت اسکا پڑھا ہوا پانی منہ میں لگادیں تو اس کو ذکاوت حاصل ہو اور ہر مرض اور ہر آفت سے جس میں بچے مبتلا ہو جاتے ہیں جیسے سوکھے کا ہو جانا یا مسان جسکو کھرا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ محفوظ رہے اور اگر روغن زیتون پر پڑھکر بچہ کے سارے بدن کو ملا دیں تو بہت فائدہ بخشے اور سب حشرات اور موذی جانوروں سے محفوظ رہے اور یہ چیز تمام جسمانی دردوں کو نافع ہے ۱۲ از اعمال قرآنی

[2] تعویذ برائے دفع بواسیر۔ دوشنبہ یا روز جمعہ کو لکھکر موم جامہ کرکے کمر میں باندھے شفا پائیگا انشاء اللہ تعالیٰ وہ یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا رحیم کل صریخ ومکروب یا رحیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ۱۲ از اعمال قرآنی۔

دم کرتا رہے پھر الٹی طرف سے ہر گرہ پر لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۃ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین ایک بار دم کرے پھر سیدھی طرف سے ایک بار ہر گرہ پر وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین دم کرتا چلا جائے اور بواسیر والے کی کمر پر باندھ دیا جائے باذن اللہ بہت جلد آرام ہو جائیگا۔ **برائے حفاظت از مار و کژدم وغیرہ جانوران موذیہ** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلام علی نوح فی العٰلمین گیارہ بار صبح اور شام اول و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھا جائے اعتقاد کامل ہو۔ **ایضاً** بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار صبح و شام۔ **برائے عقیمہ**[2] ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا پھر اس تعویذ کو عورت کی گردن میں باندھے **ایضاً** چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۃ او کظلمٰت فی بحر لجی یغشٰہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمٰت بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یرٰھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور اور ایک لونگ کو ہر روز کھلائے اور شروع کرے حیض کے غسل ہونے سے اور ان دنوں میں اسکا زوج اس سے صحبت کرتا رہے اور شرط یہ ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اسپر پانی نہ پیوے۔ **برائے خنازیر** جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو تانت پر جو مریض کے قد کی برابر ہو اکتالیس[3] گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۃ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرھان اللہ وسلطان اللہ وکنف اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ وبھاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد پھر مریض کے گلے میں ڈالدے۔

تمام شد اضافہ جدیدہ

---

[1] افامن اہل القریٰ سے انجا یسرون تک بحرم کی پہلی تاریخ میں اس کو کاغذ پر لکھکر پانی سے دھوکر وہ پانی جس گھر کے گوشوں میں چھڑک دیا جائے تو سانپ بچھو اور موذی جانوروں سے سلامت رہے۔ ۱۲ اعمال قرآنی

[2] وسیقہ یکتب ہذہ الآیۃ فی رق الغزال بالزعفران وماء الورد وثم یعلق فی عنقہا وہو ان قرانا سیرت بہ الجبال الی جمیعا وایضا یقرا علی اربعین قرنفلا علی کل واحد سبع مرات او کظلمٰت الی نور تاکل کل یوم واحدا وابتدات من وقت فراغہا من غسل الحیض ویواقعہا زوجہا فی تلک الایام ۔۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرد و زن سب کے لیے یکساں ہے بہت
جز نہیں بہتر از ہنر زیور است

زیور طب است و نادر گوہر است
باسمی نام طبی جوہر است

ضمیمہ ثانیہ حصہ نہم بہشتی زیور مسماۃ

طبّی جوہر

حامدًا ومُصلیًا

مقدمہ۔ اما بعد عرض کرتا ہے بندہ ناچیز احقر الوریٰ محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی کہ خاکسار نے حسب ایمائے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہٗ ایک کتاب اصلاح طب لکھی تھی جس میں طبی مسائل متعلقہ طبیب اور مریض سے خواہ انکو عبادات سے تعلق ہو یا عادات سے یا اخلاق سے اور معالجات کے حرام و حلال سے بالتفصیل بحث کی تھی بلکہ ہر ہر دوا کو بترتیب حروف تہجی لکھکر اس کا حکم شرعی لکھا تھا اور ناجائز ادویات کے بدل اور دیگر بہت سی کار آمد باتیں بھی لکھی تھیں چونکہ وہ کتاب کسی قدر ضخیم ہوگئی اسواسطے حضرت والا کی یہ رائے ہوئی کہ اس میں سے معالجات کی بحث کا اختصار کرکے اور انتخاب کیساتھ علیحدہ رسالہ بنا دیا جائے کیونکہ مسائل طب کا وہ حصہ جو مریض و طبیب دونوں میں مشترک ہو اور جس کی پابندی عامہ مسلمین کو ضروری ہے وہ یہی معالجات کی بحث ہے بتعمیل ارشاد یہ چند ورق منتخب کرکے ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں اور حضرت والا نے اس کو بھی پسند فرمایا ہے کہ اس رسالہ کو بہشتی زیور کا ضمیمہ بنا دیا جائے کیونکہ بہشتی زیور میں ایک طبی جزو پہلے سے بھی موجود ہے اور چونکہ اس میں کچھ مضامین ایسے بھی ہیں جو عام طور سے مستورات نہیں سمجھ سکتی (دلیلیں وغیرہ جو عربی زبان میں لکھی جاویں گی جیسا کہ آگے آتا ہے) اسواسطے اسکا الحاق بہشتی زیور کے اخیر حصہ کے ساتھ جس میں مردوں کے احکام درج ہیں جس کا نام بہشتی گوہر ہے انسب ہوا بہرحال بلحاظ مضامین کے بہشتی زیور کے ساتھ بھی اسکا الحاق ہو سکتا ہے اور بہشتی گوہر کیساتھ بھی اور یہ رسالہ زن و مرد سب کے لئے ضروری اور کار آمد ہے مستورات بھی اسکا مطالعہ کریں بلکہ علیحدہ خرید کر بہشتی زیور کے ساتھ بھی لگالیں تو اولیٰ اور انسب ہے اور اس وجہ سے کہ یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے اور خلاصہ کو لبّ لباب یا جوہر کہتے ہیں زیور اور گوہر دونوں کے وزن پر اس کا نام طبّی جوہر رکھا گیا ہے

لہ موافق انّی مّاءِ دَوَاءٌ اس قول مبارک کی شرح حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ نے اس غرض کی ہے۔ شعر
گفت پیغمبر کہ یزداں مجید
از پئے ہر درد درماں آفرید
اس کا یہ مطلب نہیں کہ ناپاک اور ممنوعات اشیاء کا استعمال کیا جائے بلکہ پاک اور جائز چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے خواہ داخلاً ہو یا خارجاً البتہ خارجاً استعمال میں کچھ تفصیل ہے اور صفحہ ۱۰۹ میں حضرت مولانا نے بھی بیان فرمایا ہے اسکے بعد بھی اگر کچھ شک و شبہ ہو تو علماء سے معلوم کر لینا چاہیے۔ ۱۲

یہ رسالہ مستقل کتاب بھی کہا جاسکتا ہے اور زیور گوہر کا تتمہ وضمیمہ بھی عوام وخواص سب کی رعایت ہے اس رسالہ کا طرز یہ رکھا گیا ہے کہ نفس مسائل نہایت سہل وار عبارت میں لکھے گئے اور جو دقیق تھے اور جنس دلائل وغیرہ بطور حاشیہ کے عربی میں لکھا گیا تاکہ عوام دقیق مضامین کی الجھن سے بچیں اور خواص دلیل سے بھی اطمینان حاصل کرلیں لیکن نظر بر اختصار مسائل اور ادلہ دونوں میں قدر ضروری پر اکتفا کیا جائیگا اور تفصیل وتکمیل کو اصل کتاب اصلاح الطب پر حوالہ کیا جاویگا اقول وباللہ التوفیق۔

فائدہ جلیلہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علاج معالجہ کے واسطے کسی جائز ناجائز دیکھنے کی ضرورت نہیں گویا مریض مرفوع القلم ہے اور یہ جمعیت اس کے طبیعت کو بھی خاطر خواہ آزادی ہے یہ خیال غلط ہے انکو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض حق تعالیٰ کی حکومت سے خارج نہیں ہوجاتا حق تعالیٰ کو جان ومال اور سب چیز پر مالکانہ حق حاصل ہے اسی معنی کو فرمایا ہے۔ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ترجمہ اگر ہم لوگوں پر فرض کرتے کہ خودکشی کرو یا جلاوطن ہوجاؤ تو سوائے شاذونادر کے وہ اس کی تعمیل نہ کرتے حالانکہ جو بات ان کو بتلائی جاتی ہے اسی کے موافق کرنا ان کے واسطے بہتر ہوتا معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو یہ بھی اقتدار حاصل ہے کہ قصداً جان تلف کرنیکا حکم دیں تا بصحت چہ رسد لیکن یہ حق تعالیٰ کا کرم ہے کہ باوجود اس اقتدار کے ایسی تکلیفیں نہیں دیں ہاں مختار مطلق بھی نہیں کردیا بلکہ علاج معالجہ کیلئے بھی کچھ قواعد مقرر فرمادیئے اور وہ قواعد ایسے ہیں کہ اگر بنظر غور وانصاف دیکھا جائے تو ان میں خاطر خواہ وسعت ہے ان میں اتنی بھی تنگی نہیں جتنی ایک معمولی حکومت رکھنے والے کے احکام میں ہوتی ہے جیساکہ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے ثابت ہوگا، اس کرم واحسان کی قدر یہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے بدل جان آمادہ رہے اور ممنوع[1] طریقہ علاج کا ہرگز مرتکب نہ ہو اور بحالت مرض علما کے فتوے سے خارج نہ ہو بلکہ تندرست سے مریض کو اسکی ضرورت زیادہ اسوجہ سے ہے کہ تندرست تو کچھ مہلت کی امید بھی رکھتا ہے اور مرض مقدمہ موت ہے نظر بظاہر اسباب بھی خاتمہ کا وقت قریب ہے تو کیا عقلمندی ہے کہ گنہگار ہو کر مرے بعض بندگان خدا نے مرتے وقت باوجود تکلیف ہونے کے بعض مستحبات کو بھی نہیں چھوڑا

[1] جیساکہ حدیث ترمذی شریف میں ہے۔ حدثنا محمد بن عبادة الواسطی نا یزید بن ہارون نا اسمعیل بن عیاش عن ثعلبة بن مسلم عن ابی عمران الانصاری عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بالحرام او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام

احباب نے کہا کہ اس حالت میں بوجہ تکلیف کے استحباب ساقط ہے تو جواب دیا کہ تکلیف تھوڑی
دیر کی اور ہے کیا ضرورت ہے کہ مرتے وقت ایک مستحب کا ثواب ضائع کریں مریض شدید مرض میں مبتلا
ہوتا ہے اور دوسروں کے قبضے میں ہوتا ہے لہٰذا تیمارداروں کو چاہیے کہ اسکی نماز اور جملہ ضروریات
دین کا خیال رکھیں اور اگر وہ تحمل بھی کرے تو ہمت بندھا کر اس گناہ سے بچائیں اگر تیماردار متشرع اور
مستعد ہو تو خاتمہ کے وقت مریض کی حالت سنبھل جانے کی بہت کچھ امید ہے ورنہ گناہ صرف مریض
ہی پر نہیں ہوتا سب تیماردار شریک ہوتے ہیں بلکہ زیادہ حصہ وبال کا تیمارداروں ہی کے اوپر رہتا
ہے کیونکہ مریض ان کے اختیار میں ہے مریض اور تیماردار سب کو چاہیے کہ جیسے اور مسئلہ نماز روزہ وغیرہ
کے پوچھتے ہیں ایسے ہی جس علاج و دوا میں کچھ شبہ ہو علماء سے فتویٰ لیں حضرت مولانا تھانوی
مدظلہ کا ایک مضمون بعنوان اصلاح معاملہ بمواقی رسالہ القاسم ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ میں چھپا ہے
اس کو غور سے مطالعہ کریں، اب جاننا چاہیے کہ جو چیزیں علاج میں کام آتی ہیں چار قسم کی ہیں جمادات
نباتات حیوانات اور ان سے مرکب چیزیں جان لینا چاہیے کہ ان چیزوں کے استعمال کے طریقے
ہیں اور دونوں کے حکم شرعی علیحدہ ہیں ایک استعمال داخلی اور ایک خارجی، استعمال داخلی صرف
حلق میں اور پیٹ میں پہنچ جانے کو کہتے ہیں یعنی استعمال داخلی کھانے پینے کا نام ہے اس کے سوا جتنے
طریقے استعمال کے ہیں سب خارجی ہیں[۵۲] حتیٰ کہ استنشاق یعنی تر چیز ناک میں سڑکنا اور سعوط یعنی
دوا ناک میں ٹپکانا اور نفوخ یعنی ناک میں دوا پھونکنا اور سنون یعنی منجن ملنا اور شموم یعنی کوئی
دوا تر یا خشک سونگھنا اور عطوس یعنی ناس لینا اور مضغ یعنی چبانا اور مضمضہ یعنی کلی کرنا یہ سب بھی
استعمال خارجی ہیں بشرطیکہ دوا حلق میں نہ پہنچے لیکن سوائے شموم کے سب میں خطرہ ہے کہ دوا
حلق میں پہنچ جائے بلکہ اغلب ہے کہ پہنچ جاتی ہے لہٰذا فی حد ذاتہ نہ سہی عجزۃ للاکثر یہ سب بھی استعمال
داخلی کے حکم میں ہیں احتیاط ضرور ہے کہ جس چیز کا استعمال داخلی درست نہیں وہ ان طریقوں سے استعمال کی
جاویں ورنہ اگر ذرا بھی حلق میں پہنچ گئی تو حرام چیز کھانے کا گناہ ہوگا جیسے مردار کھایا اور کوئی احتیاط
نہ کر سکے تو فتوے میں گنجائش ہے۔

[۵۱] معمول اکثر اطباء اینست کہ اگر حدوث مرض قبل از انتصاف نہار باشد آں روز در حساب امرض کامل شمار می گیرند واگر بعض از نصف النہار باشد ترک می کنند۔ اس لیئے ضرورت ہے کہ تیماردار مریض کے وقت کو یاد رکھے اور طبیب کو بتلا دے کہ دن میں یا رات میں فلاں وقت سے مرض کی ابتدا ہوئی تاکہ طبیب اپنے اس معمول مروجہ کے اعتبار سے علاج کر سکے ۱۲

[۵۲] جیسے بھپارہ لینا یا دھوں لینا یا گڑگڑی پینا یا دوا کے پانی میں بیٹھنا یا قبل یا دبر کے راستہ سے دوا کا حصول کرنا یا دوا کا سونگھنا یا لیپ کرنا یا دوا کو مٹے طریقہ سے بدن پر ملنا یا دوا کی پوٹلی بنا کر بدن کے کسی عضو کو سینکنا یا کپڑے یا کاغذ پر دوا لگا کر زخم وغیرہ پر رکھنا یہ سب طریقے خارجی ہیں ۱۲

حکم استعمال اور داخلی کا یہ ہے کہ جو چیز نجس العین[۱] ہے یعنی خود ناپاک ہے جیسے کہ پاخانہ، پیشاب، شراب
سائلہ، سور کا گوشت وغیرہ اس کا استعمال نہ تو خارجاً درست ہے نہ داخلاً اور جو چیز دوسری چیز کے ملنے سے
نجس ہوتی ہے اس کا استعمال داخلاً درست نہیں اور خارجاً درست ہے جیسے ناپاک پانی یا کحل
مرارات یعنی وہ سرمہ جس میں پتوں کا پانی پڑا ہو جبکہ ادویات سے پتوں کا پانی زیادہ نہ ہو، کحل مرارات
کا بیان آگے مفصل آتا ہے، جیسے شراب آمیز ادویات[۲] جبکہ شراب مغلوب اور دوا غالب ہو، ہاں نماز کے
وقت دھونا اور باقاعدہ پاک کرنا ضروری ہے اور کوئی ایسی ناپاک چیزوں سے خارجی استعمال میں بھی
پرہیز کرے تو اولیٰ و انسب ہے، کیونکہ بعض وقت شدت مرض میں خیال نہیں رہتا اور کپڑوں میں بھی
نجاست لگ جاتی ہے یا ہاتھ بلا دھوئے کسی برتن میں پڑ جاتا ہے اور وہ پانی اور برتن ناپاک
ہو کر سارے گھر تک وہ نجاست متعدی ہوتی ہے اور بہتوں کی نمازیں غارت ہوتی ہیں۔ دوسری
چیز کے ملنے سے نجس ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس دوسری چیز کو اس پاک چیز پر غلبہ[۳] نہ ہو ورنہ للاکثر
حکم الکل غالب کا اعتبار ہوگا مثلاً ایک لوٹہ پیشاب میں چلو بھر پانی ملا کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ
پانی ہے کہ پیشاب ملنے سے نجس ہو گیا ہے بلکہ اس کا حکم پیشاب ہی کا سا ہوگا اور اس کے عکس میں حکم
بھی برعکس ہوگا اور جاننا چاہیے کہ شریعت مطہرہ میں استعمال کے منع ہونے کی وجہ چار ہیں نجاست
جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ میں اور مضر ہونا[۴] جیسے سنکھیا میں اور استخباث یعنی طبیعت سلیمہ کا اس سے
گھن کرنا جیسے کیڑے مکوڑوں میں اور نشہ لانا[۵]۔ **جمادات کا بیان** جمادات سے مراد وہ اشیا ہیں جو جڑی
بوٹیوں (نباتات)، اور حیوانات اور فضلات حیوانیہ اور اجزاء حیوانیہ کے سوا ہیں جیسے مٹی، سونا، چاندی
ہڑتال، تانبہ، زہر مہرہ، سنگ یشب وغیرہ جمادات سب پاک اور حلال ہیں الا آنکہ مضر ہو یا نشہ لانے والا
ہو استخباث جمادات میں مطلقاً نہیں ہے اور اگر مضر چیز کا نقصان کسی طرح جاتا رہے یا نشہ کی چیز میں
نشہ نہ رہے تو ممانعت بھی نہ رہیگی، یہاں سے حکم مٹی کھانے اور چونا پان میں کھانے اور گل ارمنی
گیرو، ملتانی اور سنگ یشب وغیرہ کا نکل آیا کہ اگر نقصان کریں تو جائز نہیں اور اگر نقصان نہ کریں
تو درست ہے، مثلاً پان میں چونا زیادہ کھانا جو دانتوں کو خراب کرے یا اور کوئی نقصان لاوے تو درست

---

[۱] تداوی بالمحرم میں فقہا کا اختلاف ہے بعض مطلقاً منع کہتے ہیں اور بعض بشرط ضرورت اجازت دیتے ہیں کہ با خبار طبیب حاذق مسلم یہ معلوم ہو کہ اس مرض کی کوئی اور دوا نہیں، مراد ما ہیں شفا مظنون ہے جائز کہتے ہیں جیسا کہ درمختار میں ہے اختلف فی التداوی بالمحرم فظاہر المذہب المنع کما فی رضاع البحر لکن نقل المصنف عن الحاوی قیل یرخص اذا علم فیہ الشفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی انتہی و بر تقدیر استعمال بغیر دھوئے ہوئے کوئی نماز جائز نہیں ۱۲ منہ

[۲] ولا یجوز بیعہا قلیلہ علیہ وغیرہ فاخرجہ عن الصحیح السابر کالاشربۃ والخل وما ر الباقلاء والمرق وماء الورد والزردج لانہ لا یسمی ماء مطلقا والمراد بماء الباقلاء وغیرہ ما تغیر بالطبخ فان تغیر بدون الطبخ یجوز التوضی بہ ۱۲ فتح القدیر ص ۴۹ ج ۱

[۳] وانما یکون ذلک اذا کان الماء مغلوبا اذ فی اطلاقہ علی المجموع حینئذ اعتبار الغالب ہونا وہو عکس الثابت لغۃ وعرفاً وشرعاً ۱۲ فتح القدیر ص ۹ ج ۱

نہیں اور بقدر ضرورت و نفع درست ہے، زیادہ چونا کھانے میں یہ بھی نقصان ہے کہ دانتوں پر دھڑی یعنی پپڑی ایسی جم جاتی ہے کہ جس سے پانی غسل میں مسوڑوں کے اندر نہیں پہنچتا اور غسل۱؎ ادا نہیں ہوتا اور حکم کشتہ جات اور سمیات کا بھی نکل آیا کہ بلا رائے طبیب حاذق و معتمد علیہ ان کا استعمال درست نہیں اور اگر حاذق و معتمد علیہ طبیب کھلاوے تو درست ہے، کیونکہ وہ کسی نفع کیلئے کھلاتا ہے

تنبیہ اعلم ان الاستعمال الخارجی وان جاز علی سائر الاعضاء سوی الحلق والمعدۃ لکن بین الاعضاء فرقا فی المرتبۃ فبعضہا اشرف واحری بان لا یقرب بہا نجس ولا شئ مستقذر ما امکن وتلک الاعضاء ہی ما فوق الرقبۃ خصوصا داخل الفم فلا یمضمض ما امکن بشئ ذی نتن ولا مستقذر طبعا اللہم الا ان تلجأ للضرورۃ وشرف تلک الاعضاء لما ورد فی الحدیث ان الملئکۃ تصور الجنین کلہ سوی الرأس فیخلقہ اللہ تبارک وتعالی بیدہ ولما نہی فی الحدیث عن اللطم علی الوجہ ولقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظفوا افواہکم فانہا طرق القرآن۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

مشہور ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے مگر اس میں بھی تفصیل ہے کہ جہاں نقصان ہو جاوے نہیں ہے اور جہاں نقصان نہ ہو جائز ہے جیسے بحالت حمل تھوڑی سی مٹی کھالینا کہ عورت طبعاً اسپر مجبور ہوتی ہے ہاں اتنی نہ کھاوے جس سے نقصان ہو یا روٹی میں لگی ہوئی راکھ کھالینا یا جلی ہوئی روٹی کھالینا بعض لوگ اس میں بہت وہم کرتے ہیں اور جلن کو روٹی سے ذرا ذرا الگ کرتے ہیں اس کی ضرورت نہیں قدر قلیل کچھ نقصان نہیں لاتی بلکہ جو ٹکڑا روٹی کا بالکل کوئلہ ہو گیا ہو اور صرف ذرا سیاہی آگئی ہو اس کا پھینک دینا جائز نہیں کیونکہ وہ روٹی ہے کوئلہ نہیں ہے مسئلہ سونا چاندی بھی جمادات سے ہیں مگر ان کو دوسرے جمادات پر قیاس نہ کرنا چاہیئے دوسرے جمادات اکثر صرف دوا کے کام میں آتے ہیں اور یہ آرائش وغیرہ کے کام میں بھی آتے ہیں شریعت نے ان دونوں کے استعمال کو سوائے زیور کے طریقہ پر پہننے کے منع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ زیور عورتوں کے لئے ہوتا ہے لہذا عورتوں کو بطور زیور کے استعمال کرنا سونے چاندی کا درست ہے، اور اس کے سوا درست نہیں بیان اسکا یہ ہے کہ سونے چاندی

۱؎ قال الحلبی رحمہ اللہ وقد کان یبقی فی اظفارہا عجین قد جف لم یجز غسلہا وکذا الوضوء لا فرق بین المرأۃ والرجل لان فی العجین لزوجۃ وصلابۃ تمنع نفوذ الماء وکذا لو اغتسل وبقی بین اسنانہ طعام من خبز او غیرہ قال بعضہم ان کان زائدا علی قدر الحمصۃ لا یجوز غسلہ وقال بعضہم ان کان صلبا ممضوغا ای متاکدا یجب تداخلت اجزاؤہ وصار لہ لزوجۃ وعلاکۃ کالعجین لا یجوز قل او کثر وہو الاصح لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورۃ والحرج بخلاف الصیم کذا فی رد المحتار ص ۱۱۴/۱۲۰

سلائی[1] یا سرمہ دانی کا استعمال یا ان کے برتن میں دوا بھگونا یا رکھنا یا پینا یا کوئی معجون وغیرہ سونے چاندی کے برتن میں رکھنا جائز نہیں نہ مرد کو نہ عورت کو علیٰ ہٰذا[2] سونے یا چاندی کی کمانی والی عینک لگانا یا سونے چاندی کے کیس کی گھڑی استعمال کرنا یا گھڑی میں سونے چاندی کی چین ڈالنا یا جس آئینہ میں سونے چاندی کا چوکھٹا لگا ہو اس کا استعمال کرنا جائز نہیں اسی وجہ سے آرسی کو منع کیا جاتا ہے ورنہ آرسی بطور زیور پہننے میں کوئی حرج نہیں ہاں اس میں منہ دیکھنا منع ہے مسئلہ سونے چاندی کے ورق کھانا یا سرمہ میں ڈالنا یا چاندی کا ٹکڑا دوا میں بھگو دینا جو بہ قوت قلب کے لئے کیا جاتا ہے، یا چاندی کا بجھاؤ دینا دوا میں جائز ہے دانت کو سونے چاندی کے تار سے باندھنا دفع حرج کیلئے جائز[3] ہے کیونکہ اور کسی دھات کے تار سے باندھنے سے مسوڑے گل جاتے ہیں اسی بنا پر سونے کی ناک لگانا یا بدن میں کسی جگہ سونے کی نلی چڑھانا جائز ہے کیونکہ سوائے سونے کے کوئی دھات یہ کام نہیں دیتی ریشم کا حکم بھی سونے کا سا ہے الا آنکہ عورتوں کو ریشم کا[4] استعمال ہر طرح جائز ہے اور مردوں کو بطریق لبس (پہننے کے) ناجائز ہے اور بطریق غیر لبس جائز ہے مسئلہ چار[5] انگل تک کی گوٹ ریشم کی لگانا مرد کو بھی جائز ہے۔ مسئلہ بدن میں جوئیں پڑتی ہوں تو بطور علاج ریشم کا کپڑا پہننا جائز ہے دفعاً للحرج لڑائی میں بھی ریشم کا جھلم پہننا[6] درست ہے کیونکہ اسکو تلوار نہیں کاٹتی۔ **سوال** جس معجون یا خمیرہ وغیرہ مرکب دواؤں میں سونے چاندی کے ورق ہوں اسکی بیع وشرا ادھار جائز ہے یا نہیں اسی طرح جس نسخہ میں ورق مذکور ہوں اس کو عطار سے بندھوانا اور قیمت ادھار کر لینا درست ہے یا نہیں اسی طرح جس سرمہ میں ورق ایسے حل کر دیئے گئے ہوں کہ مطلق نظر نہ آتے ہوں تو اسکی بیع وشرا ادھار جائز ہے یا نہیں اگر یہ جائز نہیں تو اس میں اور ملمع شدہ زیور میں کیا فرق ہے جیسا کہ ملمع شدہ زیور سے سونے چاندی کا علیحدہ کرنا مشکل ہے اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ سرمہ یا مرکب دواؤں سے علیحدہ کرنا ورقوں کا مشکل ہے اسی طرح مٹھائی اور گوشت پر جو ورق چاندی کا لگا دیتے ہیں اس میں ادھار جائز ہے یا نہیں اور ایسی معجونوں اور سرموں پر جن پر ورق ہوں زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ **جواب** اگر ورق چاندی یا سونے کے معجونوں میں اس طرح حل کر دیئے جائیں کہ تمام ادویہ کے ساتھ حل ہو کر یکذات ہو جائیں تو اس صورت میں وہ مثل

---

[1] ولا یجوز الاکل والشرب والادھان والتطیب فی آنیۃ الذھب والفضۃ للرجال والنساء لقولہ علیہ السلام فی الذی یشرب فی اناء الذھب والفضۃ انما یجرجر فی بطنہ نار جہنم وکما قال یستوی فیہ الرجال والنساء لعموم النہی وکذا الاکل بملعقۃ الذھب والفضۃ والاکتحال بمیل الذھب والفضۃ وکذا ما اشبہ ذلک کالمکحلۃ والمرآۃ وغیرہا لما ذکرنا ۱۲ ہدایہ صفحہ ۴۵۲

[2] وعلی ہذا الخلاف الاناء المفضض والکرسی المضبب بہما وکذا اذا جعل ذلک فی السیف والمشحذ وحلقۃ المرآۃ والمراد حلقۃ المرآۃ بیدہا ثم ذلک یکرہ اتفاقاً او جعل المصحف مذہبا او مفضضا کذا الاختلاف فی اللجام والرکاب والثفر اذا کان مفضضا وکذا الثوب فیہ کتابۃ بذہب او فضۃ علی ہذا وہذا الاختلاف فیما یخلص فاما التمویہ الذی لا یخلص فلا بأس بہ بالاجماع لانہ مستہلک فلا عبرۃ ببقائہ لونا لہما ان مستعمل جزء من الاناء مستعمل جمیع الاجزاء فیکرہ کما اذا استعمل موضع الذہب والفضۃ ولابی حنیفۃ رحمہ اللہ ان ذلک تابع ولا معتبر بالتوابع فلا یکرہ کالجبۃ المکفوفۃ بالحریر والعلم فی الثوب ومسمار الذہب فی الفص ۱۲ ہدایہ صفحہ ۴۵۱

[3] موافق قول حضرت امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ وقال محمد لا بأس بالذہب ۱۲ ہدایہ

[4] لا یحل للرجال لبس الحریر ویحل للنساء لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الحریر والدیباج وقال انما یلبسہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ ۱۲ ہدایہ صفحہ ۴۵۲

[5] لما روی انہ علیہ السلام نہی عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع ۱۲ ہدایہ ⁂

[6] ولا بأس بلبس الحریر والدیباج فی الحرب عندہما لما روی الشعبی رحمۃ اللہ علیہ السلام رخص فی لبس الحریر والدیباج فی الحرب لان فیہ ضرورۃ فان الخالص منہ ادفع لمعرۃ السلاح واہیب فی عین العدو لبریقہ ۱۲ الخ ہدایہ صفحہ ۴۵۲ ⁂ ⁂ ⁂ عشی

طمع کے تہلک اور غیر قابل اعتبار ہیں اور اگر پوری طرح حل نہ ہوں تو شل کپڑے کی گوٹ کے محض تابع ہیں کیونکہ اس کو سونا چاندی کی معجون کوئی نہیں کہتا بلکہ جزو غالب کے نام سے موسوم کرتے ہیں ہاں اگر کسی معجون میں غالب حصہ ورق ہی کا ہو جیسے محض شہد میں ورق حل کیے جائیں تو اس کو معجون ذہب و فضہ یعنی سونے چاندی کی معجون کہا جائیگا اور اس کا حکم گوٹہ لچکہ وغیرہ کا ہوگا اور اس میں بیع صرف کے احکام بھی ہوں گے اور وجوب زکوٰۃ بھی ہوگا اور پہلی دونوں صورتوں میں نہ بیع صرف کے احکام ہیں نہ وجوب زکوٰۃ ہے اور مٹھائی اور گوشت پر جو ورق لگا دیے ہیں اس کا حکم کپڑے کی گوٹ کا سا ہے اتنا فرق ہے کہ یہاں پر ان ورقوں کا چار انگل یا اس سے کم ہونا ضروری نہیں کیونکہ بقدر چار انگل جوڑا ہونے کی قید صرف لباس ہی کے ساتھ خاص ہے اور نشہ کی چیزوں کا یہ حکم ہے کہ جو چیزیں خشک ہیں وہ پاک سب ہیں اور بوقت اشد ضرورت مثلاً کسی علاج کے لیے طبیب کی رائے سے اتنی مقدار سے کھانا بھی ان خشک چیزوں کا درست ہے جو نشہ نہ لائے اور قدر نشی کا استعمال ہرگز جائز نہیں لیکن حتی الامکان اس سے علیحدگی و احتیاط ہی اولیٰ اور انسب ہے کیونکہ اکثر تھوڑے سے بہت تک نوبت ضرور آجاتی ہے اور ضرورت و عدم ضرورت کا خیال نہیں رہتا چنانچہ شامی میں ہے صفحہ ۳۵۴ جلد ۵، واما القلیل فان کان للهو حرام (ترجمہ) ان خشک منشیات کا کم مقدار (قدر غیر منشی) سے، استعمال اگر بقصد لہو و لعب (بلا کسی غرض معتدبہ کے ہو تو حرام ہے مفرد و مرکب اس میں آگئیں جیسے افیون بھنگ گانجہ چرس معجون فلک سیر وغیرہ کہ عند الحاجت بقدر غیر نشی کے جواز کی گنجائش ہے اور بلا حاجت صرف لہو و لعب کے لئے کھانا درست نہیں افیون کا لیپ کرنا یا بھنگ کا بھپارہ لینا اور تکیہ باندھنا سب درست ہے۔
افیون منع نزلہ کیلئے بقدر غیر نشی کھانا یا فلک سیر بغرض امساک حلال بقدر غیر نشی کھانا درست ہے اور جو نشہ کی چیزیں سیال یعنی رقیق ہیں جسکو شراب کہتے ہیں ان کا ایک اجمالی حکم ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ شراب اور سور اور مردار اور سود سب ایسی چیزیں ہیں جن سے اسلام کو بالکل بیر اور ضد ہے ان کو شریعت نے مال بھی قرار نہیں دیا اگر کسی مسلمان کے پاس یہ چیزیں ہوں اور دوسرا انکو ہلاک

ف اگر چاندی دراہم میں غالب ہے تو وہ چاندی کے بنا کر کیے جائینگے اسی طرح سونا اگر دینار میں غالب ہے تو وہ سونے کا گنا جاویگا حکم بیع میں یعنی جس چیز میں ملاوٹ کم ہو سونا چاندی زیادہ ہو تو وہ چیز حکم شرع میں چاندی سونے ہی کی شمار کی جاوے گی مثلاً ۱ ماشہ روپیہ میں چاندی ہے اور تین ماشہ تانبا یا اشرفی میں ۹ ماشہ سونا ہے اور تین ماشہ پیتل تو وہ روپیہ اشرفی چاندی سونے کا ہی شمار کیا جاویگا تو ایسے دراہم و دنانیر کی بیع دراہم و دنانیر خالصہ سے یا انکی بیع آپس میں نہیں درست ہے مگر برابر برابر تولکر درست ہے اور نمبر ۵ اگر ملاوٹ غالب ہو اور چاندی سونا کم ہو تو وہ دراہم و دنانیر بمنزلہ اسباب اور اجناس کے ہیں تو اگر ایسے دراہم کی بیع خالص چاندی سے ہوگی تو اس کا حکم بعینہ تلوار کے زیور کے بیع کا حکم ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے یعنی اگر خالص چاندی برابر ہوگی اسقدر چاندی کے جتنے دراہم مغشوشہ میں ہے یا کم یا کچھ معلوم نہ ہو تو جائز نہ ہوگی اور اگر زیادہ ہوئی تو جائز ہوگی اسواسطے کہ چاندی چاندی کے مقابل ہو کر باقی ملاوٹ کا عوض ہو جائیگا اور اگر ایسے دراہم کی بیع ایسے ہی دراہم کے عوض میں ہوگی تو برابر برابر اور کم زیادہ بھی درست ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ قبضہ متعاقدین کا بدنین پر مجلس میں ہو جائے کمی بیشی سے اسواسطے درست ہے کہ ایسے دراہم و دنانیر حکم میں نقص ثمن کے نہیں رہے تو ہر جنس کو طرف خلاف جنس کے پھیر کر زیادتی کمی میں لگا کر لیں گے ۱۲ نور الہدایہ جلد سوم ص ۱۰۴ ❊ ❊

کردے تو کچھ تاوان نہیں آتا انپر کوئی بھی عقد صحیح نہیں ہوتا اور تفصیلی حکم لکھنے کا یہ موقع نہیں کیونکہ طول چاہتا ہے نیز اغلاق ہی بھی خالی نہیں لہذا قدر ضروری پر اکتفا کیا جاتا ہے جاننا چاہیئے کہ چار[1] قسم کی شرابیں تو ایسی ہیں جو باتفاق تمام علما کے ناپاک اور حرام ہیں وہ چار یہ ہیں۔

انگور کی کچی شراب اور انگور کی پکی شراب اور منقے کی شراب اور کھجور کی شراب ان کا ایک قطرہ بھی پینا یا گھر میں رکھنا یا کسی کام[2] میں لانا جائز نہیں ان کی بیع و شرا بھی نہیں ہو سکتی اور ان چاروں کے سوا اور شرابوں کے بیان میں بہت طول ہے جس کا یہاں موقع نہیں[3] یہاں ہم صرف اس شراب کا حکم لکھتے ہیں جس سے آجکل بچنا مشکل ہو گیا ہے وہ شراب اسپرٹ ہے انگریزی قریب قریب تمام ادویات میں شامل ہے اور قطع نظر ادویات سے تمام استعمالی چیزوں میں اس کا شمول ہے قلم اور پنسل اور روشنائی اور رنگ اور فرش اور چوکی اور لحاف اور بچھونا ہر چیز کے رنگ و روغن یا نفس ماہیت میں اسکو کچھ نہ کچھ دخل ضرور ہے کما لا یخفٰی اس کا حکم یہ ہے کہ ایک روایت کی رو سے یہ بھی حرام اور نجس ہے اور ایک کی رو سے پاک ہے اور دوا بقدر غیر منشی و اخلاقی

[1] الشراب ما یسکر والمحرم منہا اربعۃ الخمر وہی النیئ من ماء العنب اذا غلا واشتد وقذف بالزبد وحرم قلیلہا وکثیرہا لعینہا وہی نجسۃ نجاسۃ مغلظۃ کالبول ویکفر مستحلہا وسقط تقوم ہا الا مالیتہا وحرم الانتفاع بہا ولا یجوز بیعہا ویحد شاربہا وان لم یسکر منہا وشاربہا غیر ہا لا سکر والا یؤثر فیہا الطبیخ ولا یجوز بہا التداوی ویجوز تخلیلہا ولو یطرح شئ فیہا والثانی الطلاء وہو الیمر وطبخ حتی یذہب اقل من ثلثہ وقیل ما طبخ من ماء العنب حتی ذہب ثلثاہ وبقی ثلثہ وہو الصواب ونجاستہ کالخمر والثالث السکر وہو النی من ماء الرطب والرابع نقیع الزبیب وہو النی من ماء الزبیب ۱۲ در مختار [2] در مختار میں ہے کہ خمر کا نوروں کو پلانا یا اس سے مٹی تر کرنا دیوار بنانے کو یا اس کا دیکھنا تماشے کیواسطے یا دوا میں اس کا ڈالنا یا تیل میں یا کھانے میں یا اس کے سوا اور طرح سے استعمال کرنا بالکل حرام ہے ۱۲ [3] لغت مختلف ہیں خمر کی حقیقت میں بعض نے خاص کیا ہے انگور کے پانی سے اور بعض نے ہر مسکر کو عام رکھا ہے اور قاموس میں قول ثانی کو اصح کہا ہے اور دلائل اسکی صحت کے بہت ہیں ایک[1] قول حضرت عمرؓ کا برسر منبر روبرو جماعت صحابہؓ کے خمر پانچ چیزوں سے ہوتی ہے انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور خمر وہ ہے جو زائل کرے اور ڈھانپ لیوے عقل کو روایت کیا اس کو بخاری نے اور ظاہر ہے کہ عمرؓ اور صحابہ کرام عرب عربا اور اعلم باللسان تھے۔ دوسری روایت کی بخاری نے انسؓ سے کہ جس وقت خمر حرام ہوئی اسوقت خمر انگور کی قلیل تھی اور اکثر خمر کھجور کی تھی تیسری روایت کی ابو داؤد اور ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے نعمان بن بشیرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے خمر ہوتی ہے اور جو سے خمر ہوتی ہے اور تمر سے خمر ہوتی ہے اور انگور خشک سے خمر ہوتی ہے اور شہد سے خمر ہوتی ہے اور ان لوگوں میں سے جنھوں نے اطلاق کیا خمر کا غیر انگور پر عمرؓ اور علیؓ اور سعدؓ اور ابن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ [4]

[4] ابو ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ ہیں صحابہؓ سے اور تابعین سے سعید ابن المسیبؒ اور حسنؒ اور سعید بن جبیرؒ ہیں اور اور لوگ ہیں کہا طحاوی نے کہ جب تعارض واقع ہوا حدیث ابو ہریرہؓ اور حدیث نعمانؓ اور حدیث ابن عمرؓ میں کہ جب خمر حرام ہوئی مدینہ میں تو ان خمروں میں سے کوئی خمر وہاں نہ تھی روایت کیا اس کو بخاری نے اور صحابہ اس کی تعریف اور ماہیت میں مختلف ہو گئے چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ نے تخصیص کی خمر کی ساتھ انگور کے اور اہل لغت نے بھی اختلاف کیا تو امر متفق علیہ ہم نے درمیان ایکے اسی قدر پایا کہ انگور کا کچا ہوا پانی جب شدید ہو جاوے اور جوش اور جھاگ مارنے لگے تو وہ خمر ہے تو اسی کو اختیار کیا ہم نے اسلیے کہ امر حرمت کا عظیم ہے جیسے امر حلت کا یعنی حرمت خمر کی تو قطعی ہے اور منکر اس کی حرمت کا کافر ہے برخلاف اس کے جو اور اشربہ کی حرمت کا منکر ہو سے اسلیے احتیاط ضرور ہوئی کہ خمر کے معنی مختلف فیہ کو چھوڑ کر امر متفق علیہ کو خمر قرار دیا اور اس کے منکر حرمت کو کافر ٹھہرایا اور سوا اس کے اور مسکرات بھی حرام ہیں لیکن حرمت انکی ظنی ٹھہری واللہ اعلم بالصواب

استعمال کی جاسکتی ہی گو سلیم الطبع مسلمان کی طبیعت ایسی چیز کو جس کی پاکی اور حلت میں اختلاف ہو قبول نہیں کرسکتی گویا یہ ایسا ہے جیسے کہ ایک برتن میں پانی رکھا ہو اور ایک شخص خبر دے کہ یہ پانی ہے اور دوسرا خبر دے کہ یہ پیشاب ہے تو نفیس الطبع آدمی کی طبیعت اس سے ضرور گھن کریگی لیکن عموم بلوی ایسی چیز ہے جس سے فتوی میں ایسے موقع پر ضرور وسعت ہو جاتی ہے لہٰذا اسمیں زیادہ تشدد نہ چاہیئے اور جس سے ہو سکے احتیاط کرے تو بڑی خوبی کی بات ہی یہاں سے حکم انگریزی ادویات کا خصوصاً ٹنگچروں کا نکل آیا اکثر ادویات کے جوہر لینے میں اسپرٹ کو ضرور دخل ہے اور ٹنگچر کی تو حقیقت یہی ہے کہ دوا کو اسپرٹ میں بھگو کر صاف کر لیتے ہیں اس سے اس دوا میں سرعت نفوذ بدرجہ غایت پیدا ہو جاتی ہے حضرت علامہ تھانوی مدظلہ کے ملفوظات میں ہے کہ سرخ پڑیہ سے (اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا لکھنا میرے نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ پڑیہ میں اسپرٹ کا شبہ ہے اور اگرچہ بعض اسپرٹ شیخین کے نزدیک طاہر ہیں لیکن امام محمد صاحب کے نزدیک مطلقاً طاہر نہیں اور اختلافی مسائل سے حتی الوسع بچنا اولیٰ ہے خاصکر جبکہ اکثر کا فتویٰ بھی امام محمد صاحب کے قول پر ہے نیز دوسری جگہ حضرت والا فرماتے ہیں کہ ہر اسپرٹ اشربۂ اربعہ میں سے نہیں ہے پس ایسی اسپرٹ کا شیخین کے نزدیک استعمال جائز ہے لیکن فتویٰ امام محمد صاحب کے قول پر ہے تاکہ عوام الناس کو جرأت نہ بڑھ جائے تو چونکہ یہ فتوی سدباب فتنہ کیلئے ہی اسلئے مبتلے کو گنجائش استعمال کی ہے مگر اہل تقوی کو ٹنگچر کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے اور جو عوام مبتلا ہوں ان پر سختی نہ کریں البتہ اگر اسپرٹ میں سرکہ ڈالدیا جائے تو وہ بعد انقلاب سرکہ کے حکم میں ہو جاتا ہے اور اس کا اور جس چیز میں ملا ہوا تھا اس چیز کا استعمال جائز ہو جاتا ہے انتہیٰ قول مولانا نیز امداد الفتاوی میں ایک سوال و جواب یہ ہے :-

سوال انگریزی دوا جو پینے کی ہوتی ہے اس میں عموماً اسپرٹ ملائی جاتی ہے یہ قسم ہے اعلیٰ درجہ کی شراب کی یعنی شراب کا ست ہے تو جب اس امر کا یقین ہو چکا اور مسلم ہے تو انگریزی ہسپتال کی دوا پینا جائز ہے یا نا جائز؟ **الجواب** اسپرٹ اگر عنب (انگور) و زبیب (منقی) و رطب (تر کھجور) و تمر

ف جب یقین یا ظن غالب شراب وغیرہ کا ہو اس وقت استعمال ان چیزوں کا ممنوع ہوگا ورنہ نفس جواز بطور فتوی کے اور اجتناب بطور تقوے کے ہوگا ۱۲ مجموعۃ الفتاوی ص ۲۳۹ ج ۲ ،، ،، ،،

خشک کھجوروں سے حاصل نہ کی گئی ہو تو اس میں گنجائش ہے بلا اختلاف ورنہ گنجائش نہیں بالاتفاق ۱۲ محرم ۱۳۴۴ھ (منقول از رسالہ الامداد تھانہ بھون مورخہ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ) ڈاکٹری کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسپرٹ[1] تیز قسم کی شراب ہے جو شراب کو مقطر کرنے سے تیار ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں گھٹیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً آلو، بیر، جو، گیہوں وغیرہ کی اور یورپ میں بڑھیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً انگور، سیب، انار، منقے وغیرہ کی اور اسپرٹ کی تین قسمیں ہیں میتھولٹیڈ اسپرٹ اور پروف اسپرٹ[2] اور ریکٹی فائیڈ اسپرٹ، جو دواؤں کے کام میں آتی ہے وہ بڑھیا قسم ہے جس کا نام ریکٹی فائڈ اسپرٹ ہے یہ قیمت میں بھی دوسری قسموں سے بہت زیادہ ہے تو اگر یہ ولایت سے آئی ہوں تو چونکہ ولایت میں اکثر شرابیں بڑھیا بنتی ہیں اس واسطے یہ احتمال کسی قدر قوت کے درجہ میں ہو سکتا ہو کہ یہ اسپرٹ بھی انگور یا منقے یا چھوارے سے بنی ہوئی شراب کا مقطر ہو اگر ایسے ہے تو وہ حرام اور نجس ہے اور جس دوا میں وہ ملائی جائے گی وہ بھی نجس اور حرام ہے گو اس احتمال پر ہر دوا میں فتویٰ عدم جواز کا نہیں دیا جا سکتا لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اولیٰ یہی ہے کہ بلا ضرورت ایسی دواؤں کو استعمال نہ کیا جائے یہاں سے حکم ہومیوپیتھک ادویات کا بھی نکل آیا کہ اولیٰ یہی ہے کہ انکو بلا ضرورت استعمال نہ کیا جائے کیونکہ ان کا اصل جزو اسپرٹ ہی ہوتا ہے اور دوسری دوا کا جزو برائے نام ہوتا ہے مسئلہ کلوروفارم سونگھا کر عمل جراحی کے لئے بیہوش کرنا درست ہو کذا فی الشامی صفحہ (۵۰۷ جلد ۵) **نباتات کا بیان** نباتات[3] سب پاک اور حلال ہیں الا آنکہ مضر یا مسکر ہو مسکر کا بیان ہو چکا اور مضر میں ممانعت کی وجہ ضرر ہے جب ضرر نہ رہے تو اس کے استعمال میں کچھ بھی حرج نہیں ہے جیسے جمال گوٹہ کچلہ وغیرہ کہ طبیب کی رائے سے ان کا استعمال بلا تکلف جائز ہے **حیوان کا بیان** حیوان وانسان اور اجزاء حیوان وفضلات حیوانیہ اور دیگر متعلقات حیوان سب اسی میں بیان ہوں گے۔ انسان بجمیع اجزائہ[4] محترم ہے خواہ کافر ہو یا مسلمان، زندہ یا مردہ کو جلانا لاش کو بیچنا یا خریدنا، مردہ کا ڈھانچ بغرض تشریح مطلب میں رکھنا بچہ کو تا وقتیکہ مر نہ جائے پیٹ میں سے کاٹ کر نکالنا، عورت[5] کا دودھ سوائے بچہ کے ایام رضاع میں پینا یا خارجاً استعمال کرنا

[1] اسپرٹ شراب ہی کے حکم میں ہے اور نجس ہے قال الشامی رحمہ اللہ فی کتاب الطہارۃ وما یستقطر من دردی الخمر فنجس حرام ۱۲ [2] برقی چولھے میں اسپرٹ کو جلانے کے متعلق یہ ہے کہ بظاہر یہ اسپرٹ خمور اربعہ میں سے نہیں ہے اس لئے فقہائے متاخرین نے بضرورت برقی چولھے میں جلانے کی اجازت دی ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ [3] علت حرمت در نباتات منحصر در دو چیز است مضرت. سکر [4] حیث قال والآدمی مکرم شرعاً وان کان کافراً فایراد العقد علیہ وابتذالہ بہ والحاقہ بالجمادات اذلال لہ ای وھو غیر جائز ۱۲ در المختار جزء ۴ [5] قال صاحب الہدایۃ ولا یجوز بیع لبن المرأۃ فی قدح وقال الشافعی رحمہ اللہ یجوز بیعہ لانہ مشروب طاہر ولنا انہ جزء الآدمی وھو بجمیع اجزائہ مکرم مصون عن الابتذال بالبیع ولا فرق فی ظاہر الروایۃ بین لبن الحرۃ والامۃ ۱۲ منہ

مثلاً آنکھ[۵۱] میں یا کان میں ڈالنا سب ناجائز ہیں، موم کی یا ربڑ کی تصویریں تشریح کی مشق کی غرض سے رکھنا جائز ہو بشرطیکہ ہر ہر عضو علیحدہ ہو تاکہ تصویر کے حکم میں نہ ہو برقی آلہ سے زندہ انسان کے جسم کے اندرونی حالات دیکھنا بھالنا درست ہی مسئلہ زندہ[۵۲] جانور کو جلانا یا ضرورت سے زیادہ تکلیف دینا جیسے زندہ جانور کو تیل میں ڈال کر جلانا یا شیشی میں کیڑوں کو بھر کر گرم کھچڑی یا پانی میں رکھ کر تیل بنانا درست نہیں مار کر تیل میں ڈالنا چاہئے اس سے چنداں اثر میں فرق نہیں آتا، بیر بہوٹی کو شیشی میں کر کے چند روز رکھتے ہیں تاکہ وہ مر جاویں یہ بھی بے رحمی ہے اگر کوئی اور ترکیب فوراً مارنے کی ہو تو اس سے کام لیں مثلاً تیل میں ڈالدینا اور اگر نہ ہو تو بدرجہ مجبوری جائز ہے جیسے فقہا نے تشمیس[۵۳] دود القز کو جائز کہا ہے کیونکہ انکی مارنے کی اور کوئی ترکیب نہیں، کیچوے کو مچھلی کے شکار کیلئے کانٹے میں پرونا بھی تعذیب زائد از ضرورت ہے مار کر لگانا چاہئے مسئلہ زندہ جانور کا کوئی جزء جس میں حس ہوتی ہے کاٹکر کام میں لانا درست نہیں لقولہ علیہ السلام ما ابین من الحی فھو میت یعنی جو عضو زندہ جانور کا کاٹا جائے وہ میتہ ہے جیسے زندہ بکرے کا کان کاٹ کر یا زندہ گھوڑے کا پھر یہ ایک سخت چربی ہے جو گھوڑے کے گھٹنے کے پاس ہوتی ہے کاٹ کر کام میں لایا جائے اور ایسا جزء کاٹ کر کام میں لانا جو غیر ذی حس ہے جیسے زندہ ہاتھی کا دانت کاٹ لیں یا بکری کے بال کاٹ لیں تو یہ پاک ہے اگر حلال جانور کا جزء ہے تو کھانا بھی حلال ہے اور اگر غیر ماکول کا جزء ہے تو صرف خارجاً درست ہے۔ مسئلہ سوائے خنزیر کے زندہ سب جانوروں کی بیع کسی فائدہ کیلئے درست ہے خواہ برّی ہوں یا بحری چھوٹے ہوں یا بڑے حتیٰ کہ کتے اور چیتے اور سانپ وغیرہ کی بھی اور مردہ ان حیوانات کی بیع درست ہے جو پاک ہیں جیسے دریائی جانور یا حشرات غیر ذی دم یا ذی دم جانور بعد ذبح کیونکہ ذبح سے ہر جانور پاک ہو جاتا ہے سوائے سور کے تو خارجی استعمال کیلئے اسکے گوشت وغیرہ کا بیع وشرا ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ مسئلہ دریائی[۵۴] جانور سب پاک ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے مذبوح ہوں یا غیر مذبوح ہاں کھانا کسی کا سوائے مچھلی کے مذہب حنفی میں درست نہیں تو خارجی استعمال تمام حیوانات دریائی کا اور ان کے تمام اجزاء کا درست ہوا الا آنکہ مینڈک کا مارنا کراہت سے خالی نہیں لورود النھی فیہ ہاں اگر مارا ہوا ہو تو خارجی استعمال میں کچھ بھی حرج

[۵۱] لا یکحل التداوی بہ سنے العین الرمداء وفیہ قولان قیل بالمنع وقیل بالجواز اذا علم فیہ الشفاء واختار فی النہایۃ والخانیۃ الجواز اذا علم فیہ الشفاء ولم یجد دواء غیرہ ۱۲ رد المحتار جلد پنجم ص۲۵۶

[۵۲] ویباح قتل القملۃ بکل حال ویکرہ احراقھا واحراق العقرب بالنار فان طرح القملۃ حیۃ لا بأس بہ والادب ان یقتلھا ۱۲ فتاوی قاضی خان جلد چہارم ص۴۸۶

[۵۳] کتاب الحظر ص۵۳ ولا بأس بالقاء الفیلق فی شمس لیموت الدیدان لان فیہ منفعۃ الآدمی فھو بمنزلۃ القاء السمک فی الشمس ۱۲ فتاوی قاضیخان جلد چہارم ص۴۸۶

[۵۴] وموت ما لیس لہ دم سائل لا ینجس الماء ولا غیرہ کالبق والذباب والزنابیر والعقارب والخنافس والعلق وما شابہ ذلک وکذا موت ما یعیش فی الماء اذا ماتت فی الماء کالسمک والضفدع والسرطان وان ماتت فی غیر الماء ففیہ تفصیل اما السمک فانہ لا ینجس بلا خلاف واما الضفدع اذا ماتت فی العصیر ونحوہ فقد اختلف المتاخرون والاکثرھم علی انہ ینجس وذکر الاسبیجابی فی شرحہ ما یعیش فی الماء خلالا یوکل لحمہ اذا ماتت فی الماء وتفتت فانہ یکرہ شرب ذلک الماء ولو ماتت حیۃ بریۃ لا دم فیہا فی الماء لا تنجس الا ان کان فیہا دم تنجس وکذا الحیۃ المائیۃ اذا کانت کبیرۃ لہا دم سائل وکذا الوزغۃ اذا کانت کبیرۃ لہا دم سائل ماتت فیہا تفسد الماء ۱۲ عالمگیری ص۱۹۵

نہیں یہ حکم دریائی مینڈک کا ہے اور خشکی کا مینڈک ذی دم ہونے کی وجہ سے نجس ہے لہذا حرام ہے اور میتہ کے حکم میں ہے ہاں ذبح کیا گیا ہو تو پاک ہے یا بہت ہی چھوٹا ہو کہ وہ ذی دم نہ ہوگا دریائی مینڈک کے پیروں کی انگلیوں کے بیچ میں کھال ہوتی ہے جیسے بط کی شافعی مذہب میں سوائے صدف اور سرطان اور مینڈک اور ناکے اور سانپ اور کچھوے کے سب دریائی جانور حلال ہیں اور مالکیہ کے نزدیک کل دریائی جانور حلال ہیں سرطان کا اثر جلانے سے بھی بدستور رہتا ہے اطبا کو چاہئے کہ سرطان محرق کا استعمال کریں تاکہ فعل ناجائز سے بچیں جندبیدستر[1] داخلاً کسی کے نزدیک بھی درست نہیں حنفیہ کے نزدیک تو دو وجہ سے ایک یہ کہ خز وحیوان دریائی ہے دوسرے یہ کہ خصیہ ہے جس کی ممانعت حدیث میں منصوص ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک صرف اخیر وجہ سے اور بوجہ پاک ہونے کے خارجاً درست ہے عطر میں ڈالنا جائز ہے مسئلہ چونکہ مچھلی کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسواسطے کافر کے ہاتھ کی مچھلی بلاشبہ حلال ہے ایسے ہی ٹڈی مسئلہ کیڑے[2] کوڑے اور خشکی کے جملہ جانور جن میں دم سائل نہ ہو پاک ہیں جیسے اکثر حشرات الارض بچھو تتیئے چھوٹی چھپکلی جس میں دم سائل نہ ہو چھوٹا سانپ جس میں دم سائل نہ ہو خارجاً ان کا استعمال ہر طرح درست ہے اور داخلاً سب حرام ہیں سوائے ٹڈی کے لہذا چیچک کے مریض کو مکھی یا قوت باہ کیلئے خراطین کھانا درست نہیں خراطین وغیرہ کا اثر لینے کی ترکیب یہ ہو کہ یہ چیزیں مرغی کے بچوں کو کھلائی جاویں پھر بچوں کو خود کھاوے جیسا کہ آگے تفصیل کے ساتھ آتا ہے مسئلہ کیڑوں کے لعاب سے بعض پیدا شدہ چیزیں جن سے استقذار یعنی گھن نہ ہو حلال ہیں جیسے ابریشم شکر تیغال وغیرہ للنص علیٰ حلۃ العسل مسئلہ گولر کو مع اندر کے بھنگوں کے کھانا درست نہیں اسی طرح سرکہ کو مع کیڑوں کے کھانا یا کسی معجون وغیرہ کو جس میں کیڑے پڑ گئے ہوں مع کیڑوں کے یا مٹھائی کو مع چیونٹیوں کے کھانا درست نہیں اور کیڑے نکالکر درست ہے اور اگر شہد نچوڑنے میں کچھ وہ بچے بھی ملدیئے جن میں ابھی جان نہیں پڑی تو اس شہد کے کھانے میں کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ میتہ نہیں ہے نہ حیوان ہے ایسے ہی حکم ہے جبکہ آٹے میں یا کسی دوا میں کیڑوں کا مادہ جالے کی طرح پیدا ہو گیا ہو اور ہنوز جاندار کیڑے نہیں ہوئے کہ مع اس جالے کے کھالینا درست ہو سرکہ میں چھاننے کے بعد یہ حکم

[1] خز بفتح خاء معجمہ و زائے معجمہ مشددہ دریائی جانور ہے اس کے صوف سے کپڑا بنایا جاتا ہے بحر الجواہر میں ہے کہ صاحب ذخیرہ نے کہا کہ خز ایک جانور ہے جس کا خصیہ جندبیدستر ہے صاحب مغرب نے کہا کہ خز جانور کا نام تھا پھر نام اس کپڑے کا ہو گیا جو اس کے صوف سے بنتا ہے غایۃ الاوطار ۱۲

[2] کیڑے، بچھو، چھپکلی، سانپ وغیرہ کی بیع کا مسئلہ ص۱۴ میں ملاحظہ ہو ۱۲

نہ کرنا چاہیے کہ کچھ کیڑے گھل مل گئے ہوں گے مسئلہ[۴] میتۃ کی خرید و فروخت سب باطل ہے اور میتۃ نجس بھی ہے داخلاً اور خارجاً کسی طرح جائز نہیں، جونک اور خراطین اور جملہ حشرات الارض غیر ذی دم چونکہ مرنے کے بعد بھی نجس نہیں اس واسطے ان کا بیع و شریٰ خشک شدہ کا بھی درست ہے اور خارجاً استعمال درست ہے مسئلہ سوائے خنزیر[۵] کے تمام وہ جانور جن میں دم سائل ہو خواہ ان کا گوشت کھانا حلال ہو یا حرام باقاعدہ ذبح[۶] کرنے سے سب پاک ہو جاتے ہیں یعنی تمام اجزاء ان کے گوشت چربی آنتیں، اوجھ، سنگ دانہ پتہ اعصاب سب طاہر ہو جاتے ہیں سوائے خون کے یعنی دم مسفوح کے نتیجہ یہ ہے کہ خارجی استعمال ان کا ہر طرح درست ہو جاتا ہے جیسے سر پر باندھنا وغیرہ ہاں کھانا درست نہیں سوائے حلال جانوروں کے اس مسئلہ سے اطبا بہت کام لے سکتے ہیں آنتوں اور اوجھ اور سنگدانہ اور پتے کو نجاست ظاہری سے دھونا ضروری ہے۔ مسئلہ میتۃ یعنی مردار نجس ہے سوائے اجزائے ذیل کے بال، ہڈی جبکہ اس پر گوشت اور دسومت بالکل نہ ہو کھال جبکہ دباغت ہو جائے کھال ہی کے حکم میں وہ اعضا بھی ہیں جو اعضا جلدی کہلاتے ہیں جیسے مثانہ، اوجھ، پتہ، پوست سنگدانہ، آنتیں، جھلیاں یہ سب چیزیں بھی کھال کی طرح دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں، پٹھے جبکہ دباغت ہو جائیں، ناخن، سم، سینگ، پر، میتۃ کے ان اجزاء کو پاک کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز ان کے ساتھ درست ہے بیع و شریٰ جائز ہے خارجاً اگر کسی طرح استعمال کیا جائے تو درست ہے مگر کھانا کسی جزو میتۃ کا درست نہیں خواہ وہ مرا ہوا جانور ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول، خنزیر کے یہ سب اجزا بھی ناپاک ہیں اور بعض فقہا نے جو اجازت سور کے بال سے سینے کی دی ہے وہ کسی اس زمانہ کی ضرورت پر محمول ہے اب اجازت نہیں کما فی الشامی، دباغت کے معنی تعفن سے محفوظ ہو جانا ہے مسئلہ عاج[۵] یعنی دندان فیل پاک ہے خواہ مردار ہاتھی کا ہو یا زندہ کا لیکن داخلاً استعمال جائز نہیں خارجاً ہر طرح درست ہے داستعمال داخلی اور خارجی کی تعریف شروع کتاب میں گذری مسئلہ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا دودھ[۷] بھی حرام اور نجس ہے اور حلال جانور کا دودھ حلال اور پاک ہے اگر حلال جانور بھی مر جائے تو اس کے تھنوں میں سے نکلا ہوا دودھ پاک اور حلال ہے

---

[۱] وکل مالا دم، فهو مکروه الاکل الا الجراد کالزنبور والذباب ولا باس بدود الزنبور قبل ان ینفخ فیه الروح لان مالا روح له لا یسمی میتة قال الطحاوی و یوخذ منه ان اکل الجبن او الخل او الثمار کالنبق بدوده لا یجوز ان نفخ فیه الروح ۱۲ شامی ج۵ ص۲۷۵ [۴] وکذا بیع المیتة والدم والخنزیر والخمر باطل لانها لیست اموالاً فلا تکون محلاً للبیع ۱۲ ہدایہ [۶] فانه اذا ذبح بالتسمیة لا یطهر لحمه ولا جلده لانه نجس العین ۱۲ غنیة ص۱۲۵ [۴] کل حیوان اذا ذبح بالتسمیة طهر جلده ولحمه وشحمه وجمیع اجزائه سوی الخنزیر سواء کان ماکول اللحم او غیر ماکول اللحم۔ وکذا عصب المیتة وعظمها وقرنها وریشها وشعرها وصوفها وظلفها وحافرها ومخلبها وکل ما لا تحله الحیاة منها طاهر اذا لم یکن دسومة کبیری ص۱۵۴ [۵] واما جلد الفیل فیطهر بالدباغة کسائر السباع وعظمه طاهر یجوز بیعه والانتفاع به شرح منیه ص۱۵۴ [۶] ولبنه کلحمه ویحرم کل ذی ناب من السباع وهو الاسد والذئب والکلب والخنزیر والفیل وغیر ذلک وجمیع الهوام مما یکون سکناه فی الارض کالفارة وغیر ذلک وکل مالا دم له کالزنبور والبرغوث وغیر ذلک وکل ذی مخلب من الطیر کالصقر وغیر ذلک ثم ما یاکل الجیف من الطیور کالغراب وغیر ذلک کما فصل فی فتاوی قاضیخاں فلینظر فی کتاب الصید

فقہا کے قول لبن المیتۃ طاہر کا مطلب یہی ہے گدھی کا دودھ دق اور سل میں پینا تداوی بالحرام ہے گھوڑے کا دودھ حلال اور پاک ہے کیونکہ گھوڑا حلال ہے مصلحتاً ممنوع ہے **انڈے کا بیان** ہر جانور کا انڈا اس کے گوشت کے حکم میں ہے مگر اس بات میں کہ حلال جانور اگر مردار ہو جائے تو اس کا انڈا جو پیٹ میں سے نکل جائے پاک اور حلال ہے جیسے دودھ کا مسئلہ ذکر ہوا اس کے اوپر جو رطوبت ہو دھو ڈالیں **مسئلہ** غیر ماکول یعنی حرام جانور ذی دم کو اگر ذبح کر دیا تب بھی باوجود گوشت پوست وغیرہ کے پاک ہو جانے کے انڈا پاک نہیں ہو سکتا **مسئلہ** گندہ انڈا حلال جانور کا جب خون بن گیا تو حرام اور نجس ہے اور جب خون کا بچہ بن گیا تو حلال اور پاک ہے اور اگر بچہ بن گیا اور ابھی جان نہیں پڑی تب بھی پاک ہے اور کھانا بھی اسکا جائز ہے کیونکہ گوشت ہے اور حرام جانور کا انڈا اول اور تیسری صورت میں جبکہ بچہ زندہ ہو گیا تو پاک ہے اور حرام ہے۔ **فضلات حیوانیہ کا بیان** دم مسفوح وہ خون ہے جو بہنے کے قابل ہو یہ خون یا اس کا کچھ حصہ سب نجس ہے داخلاً و خارجاً کسی طرح جائز نہیں مذبوح جانور کی گردن میں موقع ذبح پر جو خون لگا ہوتا ہے وہ دم مسفوح ہے بلا دھوئے اور خون چھوٹے طہارت نہیں ہو سکتی ہاں جو خون رگوں کے اندر یا جلد وغیرہ میں رہجاتا ہے وہ غیر مسفوح ہے اور دفعاً للحرج کھانے میں بھی مضائقہ نہیں اور سوائے اس کے اور خون غیر مسفوح پاک تو ضرور ہیں مگر داخلاً جائز نہیں جیسے کوئی کٹھمل کا خون کھانا چاہے۔ **کبوتر کا خون** پڑوال پر لگانا درست نہیں کیونکہ دم مسفوح ہی اور کھٹمل کا خون لگانا درست ہی کیونکہ دم غیر مسفوح ہی حشرات کو غیر ذی دم مسفوح مانا گیا ہی نیز دریائی جملہ جانوروں کو بھی چاہے بڑے ہوں چاہے چھوٹے سب کو غیر ذی دم مانا گیا ہی چھپکلی اور سانپ جو بالشت بھر سے چھوٹے ہوں انکو بھی غیر ذی دم مسفوح مانا گیا ہے پیپ اور کچلہو اور جملہ زخموں سے نکلی ہوئی رطوبتیں جبکہ وضو ان سے ٹوٹ جاتا ہو خون ہی کے حکم میں ہے کسی طرح استعمال جائز نہیں حتیٰ کہ کتے سے زخم پر دہی ڈال کر چٹوانا جائز نہیں دو وجہ سے ایک تو اس کا لعاب نجس ہے اور نجس العین کا استعمال خارجاً بھی جائز نہیں دوسرے خون اور کچلہو نجس ہیں جانور کو بھی ان کا چٹانا درست نہیں **مسئلہ** جو خون جونک نے پیا وہ مسفوح اور ناپاک ہے ہاں جب وہ جونک کا جزو بدن

کبیری ۱۹۵ و الاصح فی الحلق انہ اصل الدم انہ یفسد الماء ۱۲ بحر ۹۶

ماء لبن الاتان طاہر ولا یؤکل ۱۲ فتاوی سراجیۃ ص باب الانجاس ۔ انہ لا یجوز التداوی بالمحرم ۱۲ ۔ قال صاحب الکبیری انہ یجب ان یغسلہ الزق من الدم السائل باللحم فہو نجس وما یبقی فی اللحم والعروق من الدم الغیر السائل فلیس بنجس لان الاصل ان النجس من الدم ما کان مسفوحا لقولہ تعالیٰ او دما مسفوحا فما لیس بمسفوح لا یکون حراما فلا یکون نجسا لان الاصل فی الاشیاء الحل والطہارۃ الا بحکم الشرع بحرمتہ او نجاستہ ص ۱۹۵ ۔ وقال فی البحر الرائق والمراد بالدم الدم المسفوح غیر دم الشہید فخرج الدم الباقی فی اللحم المہزول اذا قطع والباقی فی العروق واما دم قلب الشاۃ ففی روضۃ الناطفی انہ طاہر کدم الکبد والطحال وفی القنیۃ انہ نجس وقیل طاہر وخرج الدم الذی لم یسل من بدن الانسان کما سیاتی ودم البق والبراغیث والقمل وان کثر ودم السمک علی ما سیاتی ۱۲ بحر ج ۱ ص ۲۴۱ ۔ وقال عبداللہ القلاس الدم الذی لیس بمسفوح طاہر وفی الایضاح الدم الباقی فی العروق واللحم طاہر وعن ابی یوسف رحمہ اللہ یعفی فی الاکل دون الثیاب ۱۲

بنجاوے تو بوجہ تبدیل ماہیت کے پاک ہو جاتا ہے علامت اس کی یہ ہے کہ سوتنے سے خون نہ نکلے حلال پرندوں کے کل فضلات سوائے خون کے پاک ہیں مگر واغلاً بوجہ استخباث کسی کا بھی استعمال درست نہیں حلال پرندوں کا سنگدانہ پاک تو ہے مگر کھانا جب ہی درست ہوگا جب اندر سے پیٹ کو دھویا جائے، مرغی اور بط اور مرغابی کی بیٹ بھی نجس ہے مسئلہ کل مرارات (وہ سرمہ جس میں پتوں کے پانی پڑتے ہیں) میں اگر حلال پرندوں کے پتوں کا پانی پڑا ہے تب تو بلا تکلف جائز ہے اور پاک ہے (سوائے مرغابی اور مرغی اور بط کے کہ ان کے پتوں کا حکم بھی بیٹ[1] کا سا ہے) اور اگر حرام پرندوں کے پتوں کا پانی یا سوائے پرندوں کے اور کسی ذی دم جانور کا پتہ[2] پڑا ہے تو ناپاک ہے اور جب جائز ہے جبکہ بہ نسبت پتوں کے پانی کے ادویات زیادہ ہوں لیکن نماز کے وقت آنکھ کو دھونا پڑیگا اگر اوپر پانی بہا ہے اور اگر ادویات زیادہ نہیں ہیں بلکہ غلبہ پانی کا ہے تو جائز نہیں کیونکہ نجس العین ہے جیسے پیشاب، مسئلہ بکری کا پتہ مع پانی کے چھلوری پر چڑھانا[3] امام محمد صاحب کے قول پر درست ہے کیونکہ ان کے نزدیک ماکول اللحم جانور کا پیشاب پاک ہے مسئلہ براز کل جانوروں کا سوائے حلال پرندوں کے ناپاک ہے ہاں جس سے احتراز ممکن نہ ہو عفو ہے جیسے مکھی کی بیٹ یا ریشم کے کیڑے کا فضلہ جو باوجود حتی الامکان کوشش کے بھی کچھ نہ کچھ کویہ ابریشم میں لگا ہی رہجاتا ہے اور عموم بلوے ہی کیوجہ سے چمگادڑ کی بیٹ کو پاک کہا ہے یعنی عفو ہے حتیٰ کہ بعض فقہا[4] نے بلّی کے پیشاب کو کپڑے پر پاک کہا ہے (یعنی عفو) اور پانی میں نجس لان المدار علے البلوے لہٰذا سانپ کی بیٹ اور جونک کی بیٹ بھی نجس ہوگی کما فی العالمگیری اور شیاف ممسی (آنکھ میں لگانیکی ایک دوا ہے جس میں مکھی کی بیٹ پڑتی ہے) نجس ہوگا کیونکہ آنکھ کے بارہ میں بلوے نہیں مگر آنکھ میں لگانا جائز ہوگا کیونکہ غلبہ دیگر ادویات کو ہے نجس العین نہیں ہے ہاں نماز کے وقت دھونا ضرور ہے جبکہ آنکھ کے باہر بھی بہا ہو۔ مسئلہ حرام پرندوں کی بیٹ بھی نجس ہے مگر نجاست خفیفہ ہے لیکن کنوئیں کے حق میں اسکو عفو کہا ہے لعموم البلویٰ نجاست کے خفیفہ ہونے کا اثر حرمت استعمال پر کچھ نہیں پڑتا غلیظہ و خفیفہ

[1] وامّا خرء مایوکل لحمہ من الطیور سوی الدجاجۃ والبط والاوز ونحوہا فطاہر عندنا۔ کبیری ص۱۴۹ [2] ومرارۃ کل حیوان کبولہ ۱۲ غنیۃ [3] وان ادخل مرارۃ فی اصبعہ للتداوی قال الفقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ روی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ انہ یکرہ ذلک۔ وعن ابی یوسف رحمہ اللہ انہ لایکرہ وہو علی الاختلاف فی شرب بول مایوکل لحمہ للتداوی ۱۲ فتاویٰ قاضیخاں [4] وفیہ اختلاف ای بول الہرۃ والفارۃ نفی البزازیۃ بول ہرۃ او الفارۃ او اصاب الثوب لایفسد وقیل ان زاد علی قدر الدرہم افسد وہو الظاہر وفی الخلاصۃ اذا بالت الہرۃ فی الاناء او علی الثوب تنجس وکذا بول الفارۃ و قال الفقیہ ابو جعفر ینجس الاناء دون الثوب الخ وہو حسن لعادۃ تخمیر الاوانی کذا فی فتح القدیر وفی المحیط وخرء الفارۃ وبولہا ینجس لانہ یستحیل الی نتن وفساد والاحتراز عنہ ممکن فی الماء وغیر ممکن فی الطعام والثیاب فصار معفوا فیہا الخ وہو یفید ان المراد بقول ابی جعفر ینجس الاناء ای اناء الماء لا مطلق الاناء وفی فتاویٰ قاضی خان بول الہرۃ والفارۃ وخرءہا نجس فی اظہر الروایات یفسد الماء والثوب وبول الخفافیش وخرءہا لایفسد لتعذر الاحتراز عنہ وفی الظہیریۃ وبول الخفافیش لیس بنجس للضرورۃ وکذا بول الفارۃ لانہ لایمکن التحرز عنہ الخ وہو صریح فی نفی النجاسۃ ثم قال اخرا وبول الہرۃ نجس الا علی قول شاذ وفیہا ایضاً ومرارۃ کل شیء کبولہ ۱۲ بحر ص۲۴۱، ۲۴۲ ج

یکساں ہیں صرف نماز کے بارے میں فرق ہے کہ غلیظ کی مقدار قدر درہم ہے اور خفیفہ کی ربع ثوب جو پانی نجاست خفیفہ سے نجس ہو وہ بھی نجاست خفیفہ ہوگا اور غلیظ سے غلیظ ۔ مسئلہ چمگادڑ[۵۱] کے پیشاب کو پاک کہا ہے کسی نے بوجہ عموم بلوی اور کسی نے اس وجہ سے کہ چمگادڑ کو بھی حلال مانا ہے ۔
مسئلہ پرندوں کے سوا حلال حیوانات کا لعاب اور پسینہ[۵۲] اور میل پاک ہے اور پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور باقی فضلات جیسے مافی المعدہ والامعاء اور پاخانہ اور منی وغیرہ سب نجس ہیں نجاست غلیظ مسئلہ غیر پرند حرام جانوروں کے کل فضلات[۵۳] لعاب اور مافی البطن اور پاخانہ اور پیشاب اور منی اور پسینہ اور میل سب نجاست غلیظ ہیں علی ہذا ہاتھی کے کان کا میل بھی نجس ہو دوسری چیز میں ملا کر خارجاً درست ہے جبکہ میل اسپر غالب نہ ہو اور تنہا یا غالب دوسری چیز پر درست نہیں گدھی اور خچر کا پسینہ خلاف قیاس پاک ہے تو ان کا میل بھی پاک ہوا خارجاً استعمال جائز[۵۴] ہے ۔ مسئلہ چوہے کا پیشاب نجس ہے مگر دفعاً للحرج عفو کہا ہے ایسے ہی اسکی مینگنی کا عفو کا حکم مواقع حرج تک محدود رہیگا مثلاً مینگنیاں[۵۵] کسی دوا یا عرق میں پڑ جاویں بشرطیکہ ٹوٹ کر رل نہ گئی ہوں یا مقدار میں زیادہ نہ ہوں اور بالقصد ان کا استعمال درست نہ ہوگا جیسے پیٹ پر لیپ کرنا یا کتے[۵۶] کے کاٹے کو کھلانا الا آنکہ اور کوئی دوا نہ ہو کیونکہ یہ نہایت مجرب ہے ۔ مسئلہ انسان کا پسینہ اور میل اور آنسو اور سنک اور لعاب پاک ہے ۔ لعاب داد پر لگانا یا آنکھ میں لگانا اور کان کا میل خارجی استعمال میں لانا درست ہے داخلاً یہ بھی بوجہ استخباث درست نہیں ان کے سوا کل انسانی فضلات نجس ہیں نہ داخلاً جائز ہیں نہ خارجاً اور قے قلیل جو ناقص وضو نہ ہو دم غیر مسفوح کے حکم میں ہے یعنی ناپاک نہیں مگر مستخبث ہے داخلاً جائز نہیں ۔

متفرقات اس میں اشیاء مرکب از جماد و نبات و حیوانات کا اور متفرق مسائل کا بیان ہے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شریعت اسلامی میں کسی چیز کی حرمت کی علت چار چیز ہیں نجاست یا مضرت یا استخباث یعنی گھنونی چیز ہونا جیسے کیڑے مکوڑوں کا کھانا یا نشہ جب نجس اور غیر نجس مرکب ہو جاویں تو حکم نجاست کا ہوتا ہے ، ہاں اتنی تفصیل ہے کہ اگر نجاست دوسری چیز پر غالب ہے تو حکم

---

۵۱ وکذا ذرق الخفافیش و بوله لا یفسده للضرورة ۱۲ شرح منیة وفی الظهیریة دبول الخفافیش لیس بنجس للضرورة قال الشیخ علاء الدین الحصکفی وعلیه الفتوی ج ۱ ص ۱۰۶ الی تتارخانیة ۱۲ ۵۲ عرق کل شیٔ معتبر بسؤره فما کان سؤره طاہراً فعرقه طاہر وما سؤره نجس فعرقه نجس وما سؤره مکروه فعرقه مکروه ای یکره ان یصلی وبدنه او ثوبه ملوث به ۱۲ کبیری ص ۱۵۱ ۵۳ والجرة للبعیر حکمها حکم سرقینه لانه تواری فی جوفه والجرة بالکسر ما یخرجه البعیر من جوفه الی فمه فیاکله ثانیاً والسرقین الزبل واشار بالبول الی ان کل ما یخرج من بدن الانسان مما یوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ کالغائط والبول والمنی والمذی والودی والقیح والصدید والقیٔ اذا ملأ الفم اما دونه فطاہر علی الصحیح ۱۲ بحر ص ۲۴۲ ج ۱ ۵۴ قال ابو حنیفة رحمه اللہ یکره لحوم الاتن والبانها وابوال الابل وقال ابو یوسف ومحمد رحمهما اللہ لا باس بابوال الابل وتاویل قول ابی یوسف رحمه اللہ انه لا باس بها للتداوی ۱۲ ہدایة کتاب الکراہیة ص ۴۳۶ ج ۴ ۵۵ وکذا البعر الفارة اذا وقع فی الدہن لا یفسده اذا کان قلیلاً بحیث لا یظہر طعمه ولا ریحه فیه لعموم البلوی کبیری ص ۱۵۰ مصری وکذا ابوال الفارة وخرء ما یجیئ انه نجس ۱۲ غنیة

نجس العین کا ہوتا ہے یعنی اس کا استعمال نہ داخلاً درست ہے اور نہ خارجاً مثلاً کوئی چاہے کہ لوٹا بھر پیشاب میں چلو بھر پانی ڈالکر خارجاً استعمال کرے تو درست نہیں اور اگر دوسری چیز نجاست پر غالب[51] ہے تو وہ ناپاک تو ہے مگر خارجاً اسکا استعمال درست ہے مگر نماز کے وقت طہارت ضروری ہے اور احتیاط اولیٰ ہے اگر نجس چیز اور غیر نجس چیز مل جانے کے بعد کوئی مطہر پایا جاوے یعنی کسی طریقہ معتبرہ فی الشرع سے وہ پاک کرلیا جائے تو حکم طہارت کا لوٹ آتا ہے ورنہ وہ ناپاک رہتا ہے تبدیل ماہیت بھی مطہر ہے اور جب مضر اور غیر مضر چیز یں ملجاویں تو اگر ملنے سے نقصان جاتا رہے تو ممانعت بھی جاتی رہیگی جیسے سنکھیا کے ساتھ کوئی اسکا اتار ملا دیا جائے یا سمیات کو مدبر کرکے بقدر غیر مضر کھایا جاوے اور جب خبیث اور غیر خبیث ملجاویں تو اگر استخباث باقی رہے تو حرمت کا ورنہ حلت کا حکم ہوگا جیسے دیگ میں مکھی پڑ جائے اور اگر مکھی شوربے میں حل نہیں ہوگئی تو اس مکھی کا کھانا جائز نہیں اور اگر وہ گھل گئی تو ایک دیگ میں مکھی کا مل جانا عرفاً مستخبث نہیں لہذا وہ شوربا حلال ہے حالانکہ اجزا مکھی کے اسمیں بالیقین موجود ہیں۔ **تبدیل ماہیت کا بیان** تبدیل ماہیت سے احکام بھی بدل[52] جاتے ہیں مثلاً انگور کا پانی پاک ہے لیکن جبکہ وہ ایک دوسری چیز یعنی شراب بن گیا تو وہ نجس ہوگیا اور شراب جب پھر دوسری چیز بنگئی یعنی سرکہ ہوگئی تو پاک[53] ہوگئی تبدیل ماہیت کے یہ معنی ہیں کہ ایک چیز سے ایسی دوسری چیز بنجاوے جسکا حکم شئی اول کو بالکل خلاف ہے مثلاً ناپاک چیز ایک ایسی چیز کیطرف مستحیل ہوگئی کہ وہ چیز پاک ہے تو وہ ناپاک چیز پاک ہوگئی جیسے گوبر ناپاک ہے مگر جب مٹی ہوگیا تو مٹی ایک پاک چیز ہے تو وہ پاک ہوگیا یا انڈا پاک ہے مگر خون بنگیا اور خون ایک ناپاک چیز ہے تو انڈا ناپاک ہوگیا اور جب اس خون کا مضغہ گوشت بن گیا تو گوشت پاک چیز ہے پھر پاک ہوگیا اور اگر انقلاب ایسی چیز کی طرف ہوا جس کا حکم ویسا ہی ہو جیسا اسکا قبل انقلاب کے تھا تو وہی حکم رہیگا پاک تھی تو پاک اور ناپاک تھی تو ناپاک مثلاً پاک ہڈی جلکر راکھ ہوگئی تو انقلاب تو ہوا مگر حکم وہی رہا کیونکہ راکھ بھی پاک ہے اور اگر نطفہ[54] خون بن گیا تو انقلاب تو ہوا مگر ناپاک کا ناپاک کی طرف اور حکم بدستور رہا ہاں جب مضغہ گوشت بن گیا تو پاک

[51] ثم ذکر وقع بول فی ماء فبل به الطین او وقع روث فی طین تعتبر الغلبة فان غلبت النجاسة لم یجز وان غلبت الطین فطاهر ۱۲ کبیری صفحہ ۲۰۶

[52] وفی المجتبی جعل الدهن النجس فی صابون یفتی بطهارته لانه تغیر والتغیر یطهر عند محمد رحمه الله ویفتی به للبلوی ۱۲ بحر جلد ۱ صفحہ ۲۳۹

[53] اور جائز ہے سرکہ خمر کا کیونکہ علت حرمت خمر کی سکر ہے تو جب سکر زائل ہوگیا تو حرمت بھی جاتی رہے گی وقال فی البحر الرائق اذا صب الماء فی الخمر ثم صارت الخمر خلا تطهر وهو الصحیح ۱۲ بحر ج ۱ ص ۲۳۹

[54] ونظیره فی الشرع النطفة نجسة وتصیر علقة وهی نجسة وتصیر مضغة فتطهر ۱۲ بحر ج ۱ ص ۲۳۹

ہو گیا کیونکہ مضغہ گوشت پاک ہے اور اگر انقلاب ہی ناتمام ہوا یعنی دوسری چیز مغایر شئے اول کے نہیں بن گئی صرف گونہ تبدیلی ہو گئی تو احکام نہ بدلیں گے جیسے ناپاک گیہوں کی روٹی پکا لی کہ بجائے گیہوں کی صورت کے روٹی کی صورت پیدا ہو گئی لیکن یہ دوسری چیز بن جانا نہیں سمجھا جاتا مسئلہ اگر حشرات الارض کو شیشی میں بھر کر بذریعہ آنچ کے تیل بنا لیا گیا ہو تو اس کا کھانا درست نہیں یہ صرف ایسا استحالہ ہوا ہے جیسے ناپاک گیہوں کا نشاستہ نکال لیا یا ناپاک پانی کا عرق کھینچ لیا جائے مسئلہ دھواں ہر چیز کا پاک ہے کیونکہ دھواں ان جلے ہوئے اجزا کا نام ہے جو غایت چھوٹے ہونے کی وجہ سے حرارت کے اثر سے اڑنے لگتے ہیں گویا کوئلے کے باریک ٹکڑے ہیں اور ظاہر ہے کہ کوئلہ احتراق کے بعد ہوتا ہے اور جل جانا تبدیل ماہیت ہی اور بخار یعنی بھاپ نجس چیز کی نجس ہے کیونکہ بھاپ میں احتراق نہیں ہوا بلکہ وہی پانی ہے اثر حرارت سے اٹھنے لگا ہے گویا کوئی پانی کو پھینک رہا ہے اور اگر بھاپ اور دھواں ملجاوے تو نجس ہو گا کیونکہ نجس اور غیر نجس کا خلط ہو گیا بھاپ اور دھوئیں کے ملجانے کی علامت یہ ہے کہ کہ اگر جمکر ٹپکنے لگے اور چیز میں سے اگر سیاہ رنگ کی بھاپ بھی اٹھے تو وہ بھاپ اور دھواں ملا ہوا ہے مسئلہ ماء اللحم کشید کیا گیا اور اس میں خون یا اور کوئی ناپاک چیز پڑ گئی تو عرق نجس اور حرام ہو گا اور اگر ماء اللحم میں خراطین وغیرہ غیر ماکول پاک چیزیں ڈالی گئیں تو اسکا پینا حرام ہو گا دونوں صورتوں میں تبدیل ماہیت نہیں ہوئی مسئلہ خرگوش کی خشک مینگنیاں حقہ میں بھری گئیں تو کسر ریاح کیلئے ان کا پینا درست ہے کیونکہ دھواں پاک ہے اگرچہ پانی میں ہو کر آیا ہے کیونکہ پانی میں آنے سے پہلے پاک تھا اور اگر تر مینگنیاں بھری گئیں یا خشک کو شیرہ میں ملا کر بھرا گیا تو اسکا دھواں بخار آمیز ہونے کی وجہ سے نجس ہو گا اور حقہ اور چلم اور منہ سب نجس ہو گا اور اس کا پینا حرام ہو گا مسئلہ ناپاک چیز پانی میں پکا کر بھپارہ دینا یعنی اس کی بھاپ بدن کو یا کپڑے کو لگانا ناپاک چیز کا لیپ کرنے کے حکم میں ہے یعنی فی نفسہ درست ہے مگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو جائیگا بشرطیکہ اتنی بھاپ لگ جاوے کہ کوئی قطرہ ٹپک جائے اور صرف گرم ہو جانے سے نجاست

[illegible] فلذا کان دخان [illegible] طاهرا [illegible] بخلاف [illegible] فی الکوة او فی الباب [illegible] ذاب الجمد وقطر [illegible] فاصاب ثوبه او بدنه [illegible] ۱۲ کبیری صفحہ ۹۲

کا حکم نہیں ہوتا۔ مسئلہ نوشادر کو گدھے کے پیشاب میں یا اور کسی نجس چیز میں ملا کر ایک برتن
میں رکھکر اوپر دوسرا برتن گل حکمت کر کے جوہر اڑایا گیا تو جو جوہر اوپر کی رکابی میں جم گیا وہ
پاک نہیں کیونکہ وہ اسی نجس شدہ نوشادر کے بخارات ہیں اور بخار میں تبدیل ماہیت نہیں ہوتی
مسئلہ راکھ ہر چیز کی پاک ہے[1] کیونکہ تبدیل ماہیت ہو گئی بنا برایں انسان کی ہڈی کی راکھ اور
سور کی ہڈی کی راکھ بھی پاک ہے حلال ہو داخلاً وخارجاً لیکن انسان کی ہڈی کو جلانا مسلمان کو
درست نہیں اگر ضرورت ہو تو مرگھٹ میں سے راکھ لے لیں۔ مسئلہ اگر تیل میں حشرات الارض
جلا کر کوئلہ کر لئے گئے تو اس تیل کا کھانا اور لگانا اور اس جلے ہوئے کوئلہ کا کھانا اور لگانا سب
درست ہے[2] کیونکہ بوجہ تبدیل ماہیت استخباث جاتا رہا اور اگر گوبر یا اور کسی ناپاک چیز کو تیل میں
ڈالکر جلالیا گیا تو وہ چیز تبدیل ماہیت کے سبب پاک اور حلال ہو گئی تیل سے خوب اچھی طرح صاف
کر کے کام میں لاویں اور تیل نجس ہے کیونکہ جب نجس چیز اس میں ڈالی گئی تو تیل ناپاک ہو گیا اور
اس کے بعد کسی طریقہ سے اس کی طہارت نہیں ہوئی خارجاً اسکا استعمال درست ہے ہاں
نماز کے وقت دھو لیا کریں اور داخلاً جائز نہیں۔ مسئلہ ناپاک پانی کی مچھلی پاک اور حلال ہے
کیونکہ جو پانی اس نے پی لیا وہ جزو بدن بن گیا اور تبدیل ماہیت ہو گئی ہاں جو پانی اوپر
لگا ہوا ہے اس کو دھو ڈالیں ہاں اگر اس مچھلی میں ناپاک پانی کی بدبو موجود ہو تو مکروہ لکھا ہے
تین دن پاک پانی میں چھوڑ کر کھاویں اسکی کراہت بقرہ جلالہ کی کراہت سے کم ہے اسواسطے
کہ جلالہ عین نجاست کھاتی ہے اور یہ پانی متنجس بنجاسۃ الغیر کو پیتی ہے۔ مسئلہ مرغی کو سانڈھے
یا خراطین یا کوئی نجس چیز مثلاً شیر کی چربی کھلا کر خوب فربہ کیا گیا تو اس مرغی کا کھانا درست ہے
ہاں اگر اس چیز کی بو اس کے گوشت میں آنے لگی ہو تو مناسب ہے کہ تین دن بند رکھکر پاک
چیزیں کھلا کر کھائیں ایسے جانور کو جلالہ کہتے ہیں، جلالہ کو فقہ میں مکروہ تحریمی لکھا ہے مگر مراد
وہ ہے جو صرف نجاست کھاتی ہو حتی کہ اس کے گوشت میں نجاست کی بو آنے لگی ہو اور اگر
صرف نجاست نہیں کھاتی تو مکروہ تحریمی نہیں ہے ہاں اولیٰ ہے کہ اسکو بھی تین دن پاک غذا

[1] ولو احرقت العذرۃ او الروث فصار کل منہما رماداً او مات الحمار فی الملحۃ وکذا ان وقع فیہا بعد موتہ وکذا الکلب والخنزیر لو وقع فیہا فصار ملحا او وقع الروث ونحوہ فی البئر فصار حماۃ زالت نجاستہ وطہر عند محمد رحمہ اللہ خلافاً لابی یوسف رحمہ اللہ واکثر المشائخ اختاروا قول محمد رحمہ اللہ وعلیہ الفتوی ۱۲ غنیہ صفحہ ۱۸۸

[2] لان النار تزیل اجزاء النجاسۃ بالکلیۃ ۱۲ ہکذا فی کتب الفقہ۔ وفی الملتقی المکروہ الجلالۃ التی اذا قربت وجد منہا رائحۃ فلا تؤکل ولا یشرب لبنہا ولا یعمل علیہا یکرہ بیعہا وتلک حالہا وذکر البقالی ان عرقہا نجس ۱۲ شامی جلد پنجم صفحہ ۔ وفی التجنیس اذا کان علفہا نجاسۃ تحبس الدجاجۃ ثلاثۃ ایام والشاۃ اربعۃ والابل والبقر عشرۃ وہو المختار علی الظاہر ۱۲

دے کر کھا ئیں نجس چیز جانور کو کھلانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک جگہ وہ چیز ڈالکر مرغی کو اسطرف
ہنکا دے وہ خود کھالے گی اور اپنے ہاتھ سے اس کے سامنے نہ ڈالے ایسے ہی جب شراب کا
سرکہ بنانا ہو تو سرکہ لیجا کر شراب میں ڈالدے نہ یہ کہ شراب کو لئے پھرے ۔ مسئلہ اگر ناپاک
پانی کی بھاپ بدن کو لگی تو بدن کو ناپاک جب کہیں گے جبکہ کوئی قطرہ پانی کا بدن سے
ٹپکے ورنہ صرف بھاپ کی حرارت لگنے سے نجاست کا فتویٰ نہیں دیا جائیگا جیسے نجاست
کی بدبو دماغ میں پہنچنے سے کوئی حکم نہیں ہوتا علیٰ ہذا اگر بدن میں یا کپڑوں میں نجاست کے
دھوئیں کی یا بھاپ کی بدبو آجائے تو نجاست کا حکم نہیں ہوگا ۔ مسئلہ اگر مٹکے میں عرق
بھر کر گھوڑے کی لید یا اور کسی نجس چیز میں دفن کیا گیا اور دو مہینے کے بعد مثلاً نکالا گیا تو اگر نجاست
سے مٹکا اندر تک تر ہوگیا اور عرق میں یا مٹکے کے اندر سو نگھنے سے نجاست کی بدبو محسوس
ہونے لگی تو عرق ناپاک ہوگا ورنہ نہیں مناسب یہ ہے کہ مٹکے کے اوپر تار کول یا رال وغیرہ
کا استر وغن کر دیں جس سے نجاست اندر تشرب نہ ہوسکے کیونکہ لید میں دفن کرنے سے یہ مقصود
نہیں ہے کہ نجاست کے اجزا کا شمول عرق میں ہو جائے بلکہ مقصود صرف وہ حرارت پہنچانا
ہے جو لید کے ساتھ خاص ہے اگر دوسرے کا برتن لیں اور اسپر مٹی کی تہ دیدیں تب بھی حرارت
کا اثر کما ہو المقصود حاصل ہو سکتا ہے ۔ مسئلہ بھیڑئیے کے پاخانہ میں سے نکلی ہوئی ہڈی
فی نفسہ پاک ہے اوپر کی نجاست سے تین بار دھو ڈالیں اور تخفیف کریں ۔ مگر اکلا جائز
نہیں کیونکہ معلوم نہیں حلال جانور کی ہے یا حرام کی ۔ مسئلہ پنیر مایہ پاک اور حلال ہو خواہ
شتر اعرابی کا ہو یا اور کسی جانور ماکول اللحم کا اس کی ماہیت یہ ہے کہ شیر خوار بچے کو دودھ
پلا کر فوراً ذبح کرتے ہیں اور اس کے پیٹ میں سے وہ دودھ نکال لیتے ہیں وہ قدرے
منجمد ہو جاتا ہے اس میں یہ اثر پیدا ہو جاتا ہے کہ سیال چیز کو جماتا ہے اور منجمد چیز کو پگھلاتا
ہے اور اور بھی خواص پیدا ہو جاتے ہیں اور اسی سے جبن یعنی پنیر بنایا جاتا ہے اس کی
حلت خلاف قیاس ہے کیونکہ ما فی المعدہ گوبر کے حکم میں ہے لیکن جبن کی حلت اور طہارت

سلہ وفی فتح القدیر والحق اجنالا تاکل بل تلاخط الحب بحبة فتلقط ۔ ۱۲
سلہ ومایصیب الثوب من بخارات النجاسات قیل یتنجس الثوب بہا وقیل لا یتنجس وہو الصحیح ۱۲ بحر صفحہ ۲۴۲ وکذا لو مرت الریح علی نجاسۃ واصابت ثوبہ مبلولا لا یتنجس عندہ والاصح انہ لا یتنجس جد ذکرہ ابن الہمام فی شرح الہدایۃ مرت الریح بالعذرات واصابت الثوب ان وجدت رائحتہا نجس ومایصیب الثوب من بخارات النجاسۃ قیل نجسۃ قیل لا وہو الصحیح ۱۲ کبیری صفحہ ۱۶۲

ثابت بالنص اور متفق علیہ ہے اس کو اس واسطے بھی حلال اور پاک کہا گیا جگال کو اس پر قیاس نہیں کر سکتے۔ مسئلہ مسلمان طبیب غیر مسلم کو دوا نجس دیسکتا ہے یا نہیں اگر دیسکتا ہے تو کیا بیتہ اور شراب بھی اس میں داخل ہے۔

جواب جائز ہے بشرطیکہ وہ غیر مسلم مریض اپنے مذہب کی رو سے اسکو نجس یا ناجائز نہ سمجھتا ہو اور بعد اطلاع وہ مریض باختیار خود استعمال کرے تو خواہ اسکو نجس یا غیر نجس کچھ بھی سمجھتا ہو ہر طرح جائز ہے اور شراب بھی اسی حکم میں داخل ہے بشرطیکہ یہ طبیب صرف زبانی بتا دیتا ہے نسخہ لکھدیتا ہے اور اگر دوا اپنے پاس سے دیتا ہے تو ایسی دوا اگر نجس العین ہے جیسے شراب اور پیشاب وغیرہ تو ناجائز ہے مسلمان کو نجس چیز کی قیمت لینا کسی طرح جائز نہیں ہے جیسے بعض سوداگر شراب یا بعض اقسام ولایتی گوشت کی بیچتے ہیں ان کی قیمت غیر مسلم سے بھی لینا درست نہیں شراب سے مراد وہ چار شرابیں ہیں جن کی حرمت منصوص ہے جیسا کہ شروع میں گذرا۔

مسئلہ فاسفورس کھانا جائز ہے یا نہیں۔ **جواب** جائز ہے کیونکہ فاسفورس ہڈیوں کی راکھ میں سے نکلتا ہے اور راکھ ہر ہڈی کی پاک ہے بوجہ تبدیل ماہیت (نظر ثالث)

خاتمہ

اس سے پہلے جو کچھ بیان ہوا اس کا تعلق اشیاء مستعملہ فی المعالجات سے تھا جن کے احاد جمادات ونباتات وحیوانات تھے اس کے ساتھ ان افعال کا ذکر بھی جو بر وقت معالجات رائج ہیں اور شرعاً ممنوع ہیں مناسب ہے ان میں سے جو کثیر الوقوع ہے وہ یہاں بیان ہوتا ہے وہ مریض کے ستر عورت کے متعلق بے احتیاطی ہے خوبی قسمت سے یہ مضمون حضرت مولانا ہی کے قلم سے نکلا ہوا پرچہ القاسم ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ میں نظر پڑ گیا تھا تبرکاً وتیمناً اس کو بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔

قال مولانا ایک بے احتیاطی یہ ہوتی ہے کہ مریض کا ستر[1] چھپانے کا اہتمام نہیں کیا جاتا اگر زانو کھل گیا تو کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اگر ران کھل گئی تو کچھ خیال نہیں کیا جاتا، اگر بہ ضرورت تداوی کسی موضع کے کھولنے اور دیکھنے کی حاجت ہوئی تو اس کی احتیاط نہیں کہ بقاعدہ الضرورۃ یتقدر بقدر الضرورۃ اتنا ہی بدن کھلے جس کے کھلنے کی ضرورت[2] ہے یا صرف انھیں لوگوں کے سامنے کھلے جن کا تعلق اس تداوی سے ہے وہ بھی دیکھتے ہیں اور دوسرے حاضرین اور عیادت کرنے والے بھی بے تکلف دیکھیں گے بلکہ اس کو ہمدردی سمجھیں گے غرض نہ دوسروں کو دیکھنا جائز ہے اور نہ مقدار ضرورت سے زیادہ دیکھنا جائز یہاں تک کہ اگر عورت کے جننے کے وقت کافر دائی جاوے تو موقع تولد کا دیکھنا تو اس کو اگر حاجت ہو درست ہے لیکن بوجہ اس کے کہ کافر عورت نامحرم مرد کے حکم میں ہے اس کے سامنے عورت کو سر کھولنا حرام ہوگا کیونکہ اس کا کھولنا بلاضرورت ہے، اسی طرح اگر عورت کے ہاتھ میں فصد لی جائے تو فصاد کو تو موقع فصد کا دیکھنا جائز ہے مگر دوسرے حاضرین کو وہاں سے ٹل جانا یا آنکھ بند کر لینا یا منہ پھیر لینا واجب ہے اوروں کو اجازت نہیں کہ اس کے ہاتھ کا وہ حصہ کھلا ہوا دیکھیں اسی طرح ختنہ میں اگر بچہ سیانا ہو جس کا کھلا ہوا بدن دیکھنا جائز نہیں تو ختان[3] کو تو بقدر ضرورت دیکھنا درست ہے دوسروں کو درست نہیں اسی طرح اگر کسی عضو مستور میں دنبل وغیرہ میں شگاف دیا جائے تو جراح یا ڈاکٹر کے سوا یا ایسے شخص کے سوا جس کے دیکھنے میں کوئی مصلحت معالجہ کی ہو دوسروں کو اس موقع کے دیکھنے کی اجازت نہیں، عبارت حضرت والا کی ختم ہوئی اس سے ایک نئے رواج کی بطریق اولیٰ تردید ہوتی ہے جو بعض تعلیم یافتوں میں شروع ہوا ہے کہ بجائے دائیوں کے بچے مرد ڈاکٹر سے جنواتے ہیں جبکہ ستر عورت پر جنس کو جنس کی طرف بھی بلا ضرورت نظر ڈالنا جائز نہیں تو غیر جنس کو کیسے جائز ہو سکتی ہے اور غیر جنس میں بھی جتنا بعد ہوتا جائیگا اتنا ہی تشدد نہی و ممانعت و حرمت میں بڑھتا جاویگا، مسلمان عورت کی ہم جنس قریب مسلمان عورت[4] ہے اولیٰ بوقت ضرورت اس کو اختیار کیا جائے اس کے بعد

[1] ویحل للرجل ان ینظر من الرجل سوی ما تحت السرۃ الی ان یجاوز الرکبۃ وتنظر امرأۃ الی المرأۃ کنظر الرجل الی الرجل والرکبۃ عندنا عورۃ ۱۲ قاضیخان صفحہ ۸۲ ج ۴

[2] امرأۃ اصابتها قرحۃ فی موضع العورۃ لایحل للرجل ان ینظر الیها ولکن یعلم امرأۃ لتداویها فان لم یجدوا امرأۃ تداویها ولا امرأۃ تتعلم ذالک اذا علمت وخیف علیها البلاء والوجع والهلاک فانه یستر منها کل شیٔ الا موضع تلک القرحۃ ثم یداویها الرجل ویغض ما استطاع الاعن عن ذالک الموضع ولا فرق [illegible] الاجنبی والمحارم وغیرهن لان النظر الی العورۃ لایحل بسبب المحرمیۃ ۱۲ فتاویٰ قاضیخان صفحہ ۸۰ ج ۴

[3] [illegible] لا بأس ان ینظر الی فرج [illegible] عند الختان وینبغی ان یختن [illegible] ولد ابلغ تسع سنین فان ختنوه وهو اصغر من ذالک فحسن وان کان فوق ذالک قلیلاً قالوا لابأس به وابوحنیفۃ رحمه الله لم یقدر وقت الختان وقال شمس الائمۃ الحلوائی وقت الختان من حین یحتمل الصبی ذالک الی ان یبلغ وللرجل ان یختن الولد الصغیر ویحجمه ویداویه ویبط قرحه وجراحته ۱۲ فتاویٰ قاضیخان صفحہ ۴۸۳ ج ۴

[4] وللقابلۃ ان تنظر الی فرج المرأۃ عند اخذ الولد لمکان الضرورۃ ۱۲

کافر عورت ہے جو اجنبی مرد کے حکم میں ہے اس کے بعد مسلمان مرد ہے یعنی ڈاکٹر کی اگر ضرورت ہی آپڑے تو مسلمان ڈاکٹر کو اختیار کیا جائے اس کے بعد کافر مرد ہے نہ یہ کہ اول ہی قدم میں کافر مرد کی طرف پہنچ جاویں یہ سخت بے حیائی اور گناہ اور تقلید بے جا ہے اور ضرورت اسکی قابل تسلیم نہیں ہے۔

جب تک یہ رواج شروع نہ ہوا تھا تب بھی برابر بچے ہوتے تھے اور اب بھی جن خاندانوں میں حمیت اور غیرت ہے ان میں برابر بچے ہوتے ہیں اور دائیاں پردے کے ساتھ سب کام کرتی ہیں اور رواج ڈال لینے کے بعد اس کے خلاف میں دقتیں پیش آہی جاتی ہیں، دیکھو یوروپین لوگ دیسی علاج نہیں کرتے اور حالانکہ یہ بات مسلم بدیہی ہے کہ بعضے علاجوں میں ڈاکٹری علاج بہت گرا ہوا اور دیسی علاج خاطر خواہ کامیاب ہے لیکن وہ بعض دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے دیسی علاج کا عادی ہونا نہیں چاہتے تو کون سا کام ان کا بند ہے ؟

ایسے ہی شرعی مصلحتوں کی وجہ سے اگر ڈاکٹر سے بچے جنوانا نہ اختیار کیا جائے تو کوئی کام بند نہیں ہوسکتا اور حضرت والا کی تحریر میں نامحرم کا لفظ آیا ہے اس کو بھی سمجھ لینا چاہئے اس میں بعض پڑھے لکھے بھی غلطی کر جاتے ہیں، محرم شرعی وہ ہے کہ جس سے تمام عمر کسی طرح نکاح درست و صحیح ہونے کا احتمال نہ ہو مثلاً باپ، بیٹا، حقیقی بھائی یا علاتی بھائی یعنی باپ دونوں کا ایک ہو اور ماں دو ہوں یا اخیافی بھائی یعنی ماں ایک ہو اور باپ دو ہوں، اور یا ان بھائیوں کی اولاد یا انھیں تین طرح کی بہنوں کی اولاد کی اولاد اور مثل ان کے جس جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو اور جس سے عمر بھر میں کبھی بھی نکاح صحیح ہونے کا احتمال ہو وہ شرعاً محرم نہیں بلکہ نامحرم ہے اور جو حکم شریعت میں محض اجنبی اور غیر آدمی کا ہے۔ وہی ان کا ہے گو کسی قسم کا رشتۂ قرابت رکھتا ہو جیسے چچا یا پھوپی کا یا ماموں یا خالہ کا بیٹا یا دیور یا بہنوئی یا نندوئی وغیرہ یہ سب نامحرم ہیں ان سے وہی پرہیز ہے جو نامحرم سے ہوتا ہے بلکہ چونکہ ایسے موقعوں پر فتنہ کا واقع ہونا سہل ہے اسلئے اور زیادہ احتیاط کا حکم ہے (اس کی تفصیل فائدہ ملحقہ اصلاح الرسوم

میں ملاحظہ ہوا اشارۃً اسی میں سے اتنا لکھدیا گیا، مسئلہ عورت[1] کا جسم محرم شرعی کو بھی ناف سے زانو کے نیچے تک اور کمر اور شکم دیکھنا یا چھونا حرام ہے۔ باقی سر اور چہرہ اور ہاتھ اور بازو اور پنڈلی بضرورت کھلجانا گناہ نہیں ہے اور بلاضرورت پنڈلی اور بازو کو کھلنا بھی مناسب نہیں اور نامحرم کو یعنی اجنبی کو اور ان رشتہ داروں کو جو اجنبی کے حکم میں ہیں جیسا کہ بیان ہوا، کوئی حصہ جسم کا دیکھنا بھی جائز نہیں اِلّا بضرورت شدید۔ ہاتھ گٹوں تک یا پیر ٹخنوں تک۔ یہ اسواسطے لکھدیا گیا کہ اطبا عورتوں کے علاج میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں اور پیٹ وغیرہ دیکھنے میں بلاضرورت جرأت کرتے ہیں۔ یا کسبیوں کی آمد و رفت کو مطلب کی رونق اور فروغ کا باعث سمجھتے ہیں۔

تمام شد

اِطّلاع

اس رسالہ کے جو مسائل دقیق اور غور طلب تھے احقر نے انکو بحضور قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین حضرت مولانا شاہ **اشرف علی** صاحب قبلہ مدظلہ اللہ العالی پیش کیا حضرت والا نے احقر کو شریک کر کے کتابوں سے بعد غور تمام ان کو حل کرادیا۔ ان میں سے بعض سوالات بوجہ کتابیں موجود نہ ہونے کے قابل شرح صدر حل نہ ہوسکے اس واسطے ان کو حضرت علامہ مولانا خلیل احمد صاحب انبہٹوی صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پر حوالہ فرمایا چنانچہ احقر نے ۴۲ سوال مولانا ممدوح کی خدمت میں لکھکر بھیجے مولانا نے نہایت محققانہ جواب مع حوالہ کتاب لکھواکر علماء موجودین مدرسہ مظاہر العلوم سے مہریں کراکر عنایت فرمائے وہ سوال و جواب بجنسہ کتاب اصلاح الطب میں نقل کئے گئے ہیں غرض جو کچھ اس رسالہ میں ہے وہ اکثر ان حضرات کے افادات ہیں ہاں عبارت اور ترتیب احقر کی ہے جو صاحب اس سے نفع ہوں ان حضرات کو اور سب کے بعد اس حقیر کو دعا میں یاد رکھیں۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا وتقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اداخر ذی الحج ۱۳۳۳ھ ہجری مقام میرٹھ۔ تاریخ طبع اول و آخر شوال ۱۳۳۴ھ

---

[1] لاباس للرجل ان ینظر من امہ وابنتہ البالغۃ واختہ وکل ذات محرم منہ کالجدات والاولاد الاولاد والعمات والخالات الی شعرہا وصدرہا وراسہا وثدیہا وعضدہا وساقہا ولا ینظر الی ظہرہا وبطنہا ولا الی ما بین سرتہا الی ان تجاوز الرکبۃ وکذا الی کل ذات محرم برضاع او صہریۃ کزوجۃ الاب والجد وان علا وزوجۃ الابن واولاد الاولاد وان سفلوا وابنۃ المرأۃ المدخول بہا فان لم یکن دخل بامہا فہی کالاجنبیۃ۔ ۱۲ فتاویٰ قاضیخان صفحہ [illegible]

طبی جوہر کی فہرست مضامین

طبی جوہر کی فہرست مضامین کا یہ شجرہ ہے — اہل علم حضرات اس سے فائدہ اٹھائیں۔

فہرست مضامین

بہشتی زیور حصۂ دہم مکمل و مدلل

تم الفہرس

بہشتی زیور کا دسواں حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جس سے دنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہنچے اور یہ باتیں ظاہر میں تو دنیا کی معلوم ہوتی ہیں لیکن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ پورا مسلمان وہ ہو جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنسکر اپنے آپ کو ذلیل کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وعظ میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ سننے والے اکتا نہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہو کہ مہمان آتنا نہ ٹھیرے کہ گھروالا تنگ ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت تکلیف اٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا یا ایسا برتاؤ کرنا جس سے دوسرا آدمی اکتا جاوے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہو اسواسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں لکھدی ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہنچے۔

بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی

(۱) جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے لگو بند کرنے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو کہ کوئی کتا بلی تو نہیں رہ گیا کبھی رات کو جان کا یا چیز بست کا نقصان کردے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی کھڑ کھڑ ہی نیند اڑانے کو بہت ہے۔ (۲) کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو (۳) گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو (۴) اگر اپنی تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو سب سے اچھی چیز عورتوں کیواسطے چکی کا پیسنا یا موصل سے کوٹنا یا چرخا کاتنا ہے اس سے بدن تندرست رہتا ہے (۵) اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے (۶) سب گھروالے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کرلیں اور وہاں سے جب اٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی رکھدیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا ڈھونڈھنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف ہوتی ہے اور جو چیزیں خاص تمہارے برتنے کی ہیں انکی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کے وقت ہاتھ ڈالتے ہی ملجاوے (۷) راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن۔ اینٹ۔ پتھر۔ سل وغیرہ مت ڈالو اکثر ایسا ہوتا ہو کہ اندھیرے میں یا بعضی دفعہ

عن ابن عباس ... قال ... فاجتنبہ فانی عہدت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۳۱۸ ج (۱) ۱۲

دن ہی میں کوئی چھپا ہوا ہو کہ عادت کے موافق بے کھٹکے چلا آرہا ہے وہ الجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی۔ (۸) جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اسکو سنکر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہدو تاکہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جاوے، نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اسے سُن لیا ہے اور تمنے سنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کر دوگی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا (۹) نمک کھانے میں کسی قدر کم ڈالا کرو کیونکہ کم کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر زیادہ ہو گیا تو اسکا کچھ علاج ہی نہیں (۱۰) دال میں ساگ میں مرچ کتر کر مت ڈالو بلکہ پیسکر ڈالو کیونکہ کتر کر ڈالنے سے بیج اسکے ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منھ میں آجاتا ہے تو ان بیجوں سے تمام منھ میں آگ لگ جاتی ہے (۱۱) اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اسکو خوب دیکھ لو نہیں تو لوٹے وغیرہ کو کپڑا لگا لو تاکہ منھ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجاوے (۱۲) بچّوں کو ہنسی میں مت اُچھالو اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ اللہ بچاوے کبھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ سے چھوٹ جاوے اور ہنسی کی گلے پھنسی ہو جاوے اسی طرح انکے پیچھے ہنسی میں مت دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جاوے (۱۳) جب برتن خالی ہو جاوے تو اس کو ہمیشہ دھو کر اُلٹا رکھو اور جب دوبارہ اسکو برتنا چاہو تو پھر اس کو دھو لو (۱۴) برتن زمین پر رکھکر اگر ان میں کھانا نکالو تو ویسی ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھدو پہلے اسکے تلے دیکھ لو اور صاف کر لو (۱۵) کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اس کو پوری نہیں کر سکتا ناحق اسکو شرمندگی ہو گی (۱۶) جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھکر مت تھوکو ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارہ پر جاکر فراغت کر آؤ (۱۷) کھانا کھاتے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے (۱۸) بیمار کے سامنے یا اسکے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جاوے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلّی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دکھ جاتا رہیگا (۱۹) اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے ادھر اشارہ مت کرو ناحق اسکو شبہ ہوگا اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے (۲۰) بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت نچاؤ (۲۱) دامن۔ آنچل۔ آستین سے ناک مت پونچھو (۲۲) پاخانے کے قدمچے میں طہارت[۱] مت کرو آبدست کیواسطے ایک قدمچہ الگ چھوڑ دو (۲۳) جوتی ہمیشہ جھاڑ

[۱] ظاہر ہے کہ جب اس جگہ آبدست کی وجہ سے پانی گریگا تو زیادہ بدبو پیدا ہوگی اور پھر طبیعت کے بگڑنے کا اندیشہ ہوگا اس لیے طہارت کے لیے علیحدہ جگہ بہتر ہے [illegible]

پہنو شاید اسکے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر بھی (۲۴) پردے کی جگہ میں کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے یہ مت پوچھو کہ کس جگہ ہے ناحق اسکو شرمانا ہے (۲۵) آنے جانے کی جگہ مت بیٹھو تم کو بھی اور سب کو بھی تکلیف ہوگی (۲۶) بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو اگر دھوبی کے گھر کے دُھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہا ڈالو (۲۷) آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ (۲۸) گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر مت پھینکو (۲۹) چاقو یا قینچی یا سوئی یا کسی اور ایسی چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کہیں لگ جاوے (۳۰) جب کوئی مہمان آوے سب سے پہلے اسکو پائخانہ بتلا دو اور بہت جلدی اسکے ساتھ کی سواری کے کھرے کرنیکا اور بیل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندوبست کر دو اور کھانے میں اتنا تکلف مت کرو کہ اسکو وقت پر کھانا نہ ملے کھانا وقت پر پکالو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو اور جب اس کا جانیکا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کر دو غرض اس کے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے (۳۱) پائخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند باندھتی ہوئی مت نکلو بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھکر تب باہر آؤ (۳۲) جب تم سے کوئی کچھ بات پوچھے پہلے اسکا جواب دیدو پھر اور کام میں لگو (۳۳) جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منھ کھول کر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے (۳۴) کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آسکے تو نقصان ہو پاس جاکر دیدو (۳۵) اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں آکر چلانا یا کسی سے بات کرنا نہ چاہیئے (۳۶) اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جاتے ہی اس سے اپنی بات مت شروع کر دو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو (۳۷) جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تا وقتیکہ وہ دوسرا آدمی اسکو اچھی طرح سنبھال نہ لے اپنے ہاتھ سے مت چھوڑو بعضی دفعہ یوں ہی بیچ بیچ میں گر کر نقصان ہو جاتا ہے (۳۸) اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو (۳۹) کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ جب سب اکٹھے ہو جاویں موقع سے ایک طرف ڈالدو (۴۰) بہت دور کر یا منھ اوپر اٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو (۴۱) کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اول آخر کے ورق مڑ جاتے ہیں (۴۲) اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہیئے بعضے مردوں کو ناگوار گذرتا ہے (۴۳) اسی طرح

غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شاید اس کا دل اسپر آجاوے اور اس سے ہٹ جاوے (۴۴) جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کیوقت اس کے گھر کا حال یا اسکے مال ودولت زیور وپوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہیے (۴۵) مہینے میں تین دن یا چار دن خاص اس کام کیلئے مقرر کرلو کہ گھر کی صفائی پوری طور سے کرلیا کرو جالے اتار دیئے فرش اٹھوا کر جھڑوا دیئے ہر چیز قرینے سے رکھدی (۴۶) کسی کے سامنے سے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب رکھی ہوئی اٹھا کر دیکھنا نہ چاہیئے اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو شاید اسمیں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شاید اسمیں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہوا رکھا ہو (۴۷) سیڑھیوں پر بہت سنبھلکر اترو چڑھو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا بھی اسی پر رکھ کر پھر اگلی سیڑھی پر اسی طرح پاؤں رکھو نہ یہ کہ ایک سیڑھی پہ ایک پاؤں اور دوسری سیڑھی پہ دوسرا پاؤں۔ لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں اور بچپن میں لڑکوں کو بھی منع کرو (۴۸) جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا اور کوئی چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہیئے کہ اس آدمی پر گرد پڑے اسی طرح منہ سے یا کپڑے سے بھی جھاڑنا نہ چاہیئے بلکہ اس جگہ سے دور جاکر صاف کرنا چاہیئے (۴۹) کسی کی غم وپریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنے تو جب تک خوب تختہ طور پر تحقیق نہ ہوجاوے کسی سے ذکر نہ کرے اور خاصکر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلط ہوئی تو خواہ مخواہ دوسرے کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اسکو بھی برا بھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی بدفالی نکالی (۵۰) اسی طرح معمولی بیماری اور تکلیف کی خبر دور پردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعے سے نہ کرے (۵۱) دیوار پر مت تھوکو پان کی پیک مت ڈالو اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھو ڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو ناپاک مت کہو جیسا کہ بعضی جاہل عورتیں کہتی ہیں (۵۲) اگر دستر خوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانیوالے کے ساتھ سے برتن مت اٹھاؤ دوسرے برتن میں سے آؤ (۵۳) کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا لیٹا ہو تو اسکو ہلاؤ مت اگر پاس سے نکلو تو ایسی طرح پر نکلو کہ اسمیں ٹھوکر گھٹنا نہ لگے اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اسپر سے کچھ اٹھانا ہو تو ایسے وقت آہستہ اٹھاؤ آہستہ رکھو (۵۴) کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دستر خوان پر بھی رکھی جائے لیکن وہ ذرا دیر میں یا اخیر میں کھانے کی ہو تو اسکو بھی ڈھانک کر رکھو (۵۵) مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سالن روٹی دستر خوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہوگیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں (۵۶) جو برتن بالکل خالی ہو اسکو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو الٹا کر کے رکھو (۵۷) چلنی میں

پاؤں پورا اٹھا کر آگے رکھو گھسر اکر مت چلو اسمیں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور بُرا بھی معلوم ہوتا ہے (۵۸) چادر دوپٹے کا بہت خیال رکھو کہ اسکا پلّہ زمین پر گھسٹتا نہ چلے (۵۹) اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے برتن میں لاؤ ہاتھ پر رکھکر مت لاؤ (۶۰) لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کرو۔ ان کی شرم جاتی رہیگی۔

بعضی باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

(۱) ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کو تسلی ہو جاوے بہت سی فضول باتیں اِدھر اُدھر کی اسمیں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اسکا مطلب خوب غور سے سمجھ لو پھر اسکا جواب ضرورت کے موافق دیدو (۲) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی کام ان سے کہا جاوے تو سنکر خاموش ہو جاتی ہیں کام کہنے والے کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے انہوں نے سنا بھی ہو یا نہیں سنا بعضی دفعہ غلطی سے اسنے یوں سمجھ لیا کہ سُن لیا ہوگا اور واقع میں سُنا نہ ہو تو اس بھروسے پر وہ کام نہیں ہوتا اور یہ پوچھنے کے وقت یہ کہکر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سنا غرض وہ کام تو رہ گیا اور بعضی دفعہ غلطی سے اسنے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سنا ہوگا دوبارہ اسنے پھر کہا تو اس غریب کے لتے لئے جاتے ہیں کہ سُن لیا سُن لیا کیوں جان کھائی غرض جب بھی آپسمیں رنج ہوتا ہے اگر یہ پہلے ہی دفعہ میں اتنا کہدیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جاتی (۳) ایک عیب یہ ہے کہ ماما اصیل کو جو کام بتلاوینگی یا اور کسی سے گھر میں کوئی بات کہینگی دور سے چلّا کر کہینگی اسمیں دو خرابیاں ہیں ایک تو بیحیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع پر سڑک تک آواز پہنچتی ہے دوسری خرابی یہ کہ دور سے کچھ بات سمجھ میں آئی اور کچھ نہ آئی جتنی سمجھ میں نہ آئی اتنا کام نہ ہوا اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو سنا نہ تھا غرض خوب تُو تُو میں میں ہوتی ہے اور کام بگڑا سو الگ اسی طرح ان کی ماما اصیلیں ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لاوینگی دروازے سے چلّاتی ہوئی آوینگی انہیں بھی کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا تمیز کی بات یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اسکے پاس جاؤ یا اسکو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہدو اور سمجھکر سُن لو (۴) ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی دیر ہے ذرا پسند آئی اور لیلی خواہ قرض ہی ہو جاوے لیکن کچھ پرواہ نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہوا تب بھی اپنے پیسے کو اسطرح بیکار کھونا کون عقل کی بات ہے فضول خرچی گناہ بھی ہے جہاں خرچ کرنا ہو اول خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا

ف قال اللہ تعالیٰ ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین الآیۃ ۱۲

ف کیونکہ آواز بھی ستر میں داخل ہے ۱۲

کی ضرورت بھی ہے اگر خوب سوچنے سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو خرچ کرو نہیں تو پیسہ مت کھوؤ اور قرض تو جہانتک ہو سکے ہرگز مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جاوے (۵) ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر کے شہر میں یا سفر میں ٹالتے ٹالتے بہت دیر کردیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہو تو منزل پر دیر میں پہنچینگی اگر راستہ میں رات ہو گئی جان و مال کا اندیشہ ہے اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود بھی تپینگی اور بچوں کو بھی تکلیف ہوگی اگر برسات ہے اوّل تو برسنے کا ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں ویر ہو جاتی ہے اگر سویرے سے چلیں ہر طرح کی گنجایش رہے اگر بستی ہی میں جانا ہوا جب بھی کہاروں کو کھڑے کھڑے پریشانی پھر دیر میں سوار ہونے سے دیر میں لوٹنا ہوگا اپنے کاموں میں حرج ہوگا کھانے کے انتظام میں دیر ہوگی کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا کہیں میاں تقاضا کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں اگر جلدی سوار ہو جاتیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوتیں (۶) ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کر لیجاتی ہیں جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے انکو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے مزدوری کے پیسے اُن ہی کو دینے پڑتے ہیں غرضکہ تمامتر فکر ان بیچاروں کی جان پر ہوتی ہے یہ اچھی خاصی گاڑی میں بیفکر بیٹھی رہتی ہیں اسباب ہمیشہ سفر میں کم لیجاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہے اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ زیادہ اسباب لیجانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے (۷) ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کے وقت مردوں سے کہدیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشہ میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو چکیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دیجاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اسمیں دو خرابیاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ بیچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخواہ تکلیف ہو رہی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ کر منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے آجاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہو جاوے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اسکے منتظر رہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے (۸) ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹہ پہلے سے پردہ کرا دیا راستہ رکوا دیا بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے اور یہ ابھی گھر میں چوچلے بگھار رہی ہیں (۹) ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اتر جھپ سے گھر میں جا گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے

اسکا سامنا ہوجاتا ہے تم کو چاہئے کہ ابھی گاڑی سے یا ڈولی سے مت اترو پہلے کسی ماما وغیرہ کو گھر میں بھیجکر دکھوالو اور اپنے آنیکی خبر کردو کوئی مرد وغیرہ ہوگا تو علیحدہ ہوجائیگا جب تم سنلو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اتر کر اندر جاؤ (۱۰) ایک عیب یہ ہے کہ آپسمیں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم ہونے نہیں پاتی کہ دوسری شروع کردیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اسکی سنے نہ یہ اسکی بھلا ایسی بات کرنے ہی سے کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہوجاوے اسوقت دوسری کو بولنا چاہئے (۱۱) ایک عیب یہ ہے کہ زیور اور کبھی روپیہ پیسہ بھی بے احتیاطی سے کبھی تکیے کے نیچے رکھدیا کبھی کسی طاق میں کھلا رکھدیا تالا کنجی ہوتے ہوئے سستی کے مارے اسمیں حفاظت سے نہیں رکھتیں پھر کوئی چیز جاتی رہی تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں (۱۲) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو ایک کام کیواسطے بھیجو جاکر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جب دونوں سے فراغت ہوجاوے تب لوٹتی ہیں اسمیں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے کیونکہ اسنے تو ایک کام کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گذر جاتی ہے پھر اسکو پریشانی شروع ہوتی ہے اور یہ عقلمندیں کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں ہی لاؤ دوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں ایسا مت کرو اول پہلا کام کرکے اسکی فرمائش پوری کردو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دوسرا کام کرلو (۱۳) ایک عیب سستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہوجاتا ہے (۱۴) ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں انتظام نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹالو ہر وقت اسکو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے اس تکلف تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے (۱۵) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جاوے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگادیتی ہیں یعنی جسنے کبھی کوئی چیز چرائی تھی بیدھڑک کہدیا کہ بس جی اسی کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کئے ہوں اسی طرح اور بُری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسا پکا یقین کرکے اچھا خاصا گڑھ مڑھ دیتی ہیں (۱۶) ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو کا خرچ اسقدر بڑھالیا ہے کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہوسکتا ہے اسکو گھٹانا چاہئے خرابی یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا شروع کردیتی ہیں پھر وہ علت لگ جاتی ہے (۱۷) ایک عیب یہ ہے کہ انکے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ

ف تنبیہ: جب دو عورتیں آپس میں بیٹھتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں تو اکثر غیبتیں کرتی ہیں جس سے دونوں گنہگار ہوتی ہیں اس کا بہت خیال رکھو کسی

مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور صلاح بتلانے لگتی ہیں جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی بیٹھی رہو (۱۸) ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے اگر تمام عورتوں کی صورت شکل انکے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آ گیا اور وہ اسکے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہنچیگا (۱۹) ایک عیب یہ ہے کہ انکو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کرینگی کہ اسکا کام یا بات ختم ہوئے تو ہم بات کریں بلکہ اسکی بات یا کام کے بیچ میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے ذرا ٹھیر جانا چاہیے جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو سکے اسوقت بات کرو (۲۰) ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات آدھوری کرینگی پیغام آدھورا پہنچاوینگی جس سے مطلب غلط سمجھا جاویگا بعضی دفعہ اسمیں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہو جاتا ہے (۲۱) ایک عیب یہ ہے کہ ایسی بات کی جاوے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اسکو نہیں سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرنیوالے کا بات کر کے جی بھلا ہوتا ہے اور نہ اس کام کے ہونیکا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو اسکو کریں گی کسطرح (۲۲) ایک عیب یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کرینگی جہاں تک ہو سکیگا بات کو بناوینگی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے (۲۳) ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز انکے حصہ کی آوے یا ادنی درجہ کی چیز آوے تو اسکو ناک مار ینگی طعنہ دینگی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے کی ہی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی یہ بُری بات ہے اسکی اتنی ہی ہمت تھی تمہارا تو اسنے کچھ نہیں بگاڑا اور خاوند کے ساتھ بھی انکی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز کم لیتی ہیں اسکو رد کر کے عیب نکال کر تب قبول کرتی ہیں (۲۴) ایک عیب یہ ہے کہ انکو کوئی کام کہو اسمیں جھک جھک کرینگی پھر اس کام کو کرینگی بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس واہیات سے کیا فائدہ نکلا ناحق دوسرے کا بھی جی بُرا کیا (۲۵) ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا پہنے پہنے سی لیتی ہیں بعضی دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بے ضرورت تکلیف میں کیوں پڑے (۲۶) ایک عیب یہ ہے کہ آنے کیوقت اور چلنے کے وقت ملکر ضرور روتی ہیں چاہے رونا نہ بھی آوے مگر اس ڈر سے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اسکو محبت نہیں (۲۷) ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیہ میں یا بچھونے میں سوئی رکھکر اُٹھ جاتی ہیں اور کوئی بیخبری میں آ بیٹھتا ہو اسکے چبھ جاتی ہے (۲۸) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو گرمی سردی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہیں پھر تعویذ گنڈے کراتی پھرتی ہیں دوا علاج یا آیندہ کو

احتیاط پھر بھی نہیں کرتیں (۲۹) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو بے بھوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار کر کے کھلاتی ہیں پھر بے بھوک کھانے کی تکلیف ان کو بھگتنی پڑتی ہے۔

بعضی باتیں تجربے اور انتظام کی

(۱) اپنے دو لڑکوں کی یا دو لڑکیوں کی شادی جہانتک ہو سکے ایک دم مت کرو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہوگا دامادوں میں ضرور فرق ہوگا خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں نور صبور میں حیا شرم میں ضرور فرق ہوگا اور بھی بہت باتوں میں فرق ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرینگی اور ایک کو گھٹانے اور دوسرے کو بڑھانیکی اس سے ناحق دوسرے کا جی برا ہوتا ہے (۲) ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو کسی کے بھروسے گھر مت چھوڑ جایا کرو غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزما نہ لو اسکا اعتبار مت کرو خاصکر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی صحن بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی کوئی فال دیکھتی ہوئی کوئی تماشہ لئے ہوئے گھروں میں گھستی پھرتی ہیں انکو تو گھر میں ہی مت آنے دو دروازے ہی سے روکدو ایسی عورتوں نے بہت گھروں کی صفائی کردی ہے (۳) کبھی صندوقچی یا پاندان جسمیں روپیہ پیسہ گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر مت اٹھو قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لیکر اٹھو (۴) جہاں تک ہو سکے سودا قرض مت منگاؤ جو بہت ناچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھکر تاریخ کیساتھ لکھ لو جب دام ہوں فوراً دیدو (۵) دھوبن کے کپڑے پسنہاری کا اناج اور پسائی ان سب کا حساب لکھتی رہو۔ زبانی یاد کا بھروسہ مت کرو (۶) جہانتک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تمکو ملے اسمیں سے کچھ بچا لیا کرو (۷) جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں انکے سامنے کوئی ایسی بات مت کیا کرو جسکا تمکو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہیں کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھر جا کر کہا کرتی ہیں (۸) آٹا چاول اٹکل سے مت پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دونوں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کرو اگر کوئی تمکو طعنہ دے کچھ پرواہ مت کرو (۹) جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں انکو زیور بالکل مت پہناؤ اسمیں جان و مال دونوں طرح کا اندیشہ ہے (۱۰) اگر کوئی مرد دروازے پر آ کر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا تعلق ظاہر کرے ہرگز اسکو گھر میں مت بلاؤ

یعنی پردہ کرکے بھی اسکو مت بلاؤ اور نہ قیمتی چیز اسکے قبضہ میں دو غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیجدو زیادہ محبت و اخلاص مت کرو جبتک تمہارے گھر کا کوئی مرد اسکو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت برتو اگر وہ بُرا مانے کچھ غم نہ کرو (۱۱) اسی طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کے ساتھ کہیں سے آکر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپ کے بلانے کو بھیجا ہے ہرگز اسکے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام مت کرو نہ اسکو اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو چاہے وہ اپنے نام سے لے یا دوسرے کے نام سے مانگے (۱۲) گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت رہنے دو جسکے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو جیسے کیتھ کا درخت (۱۳) کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام ہو جاتا ہے۔ کہیں بخار آجاتا ہے (۱۴) بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا بھی نام یاد کرادو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تاکہ اسکو یاد رہے اسمیں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جاوے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا لڑکا ہے تیرے ماں باپ کون ہیں تو اگر بچہ کو نام یاد ہونگے تو بتلا دیگا پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اسکو پہنچا دیگا اور اگر یاد نہ ہوا تو پوچھنے پر اتنا ہی کہیگا کہ میں اماں کا ہوں ابا کا ہوں یہ خبر نہیں کون اماں کون ابا (۱۵) ایک جگہ ایک عورت اپنا بچہ چھوڑ کر کہیں کام کو چلی گئی پیچھے ایک بلی نے آکر اسقدر نوچا کہ اسی میں جان گئی اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہئے دوسرے یہ کہ بلی کتے جانور کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں بیوقوفی کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سلاتی ہیں بھلا اسکا کیا اعتبار اگر رات کو کہیں دھوکہ میں پنجہ دانت ماردے یا نرخرہ پکڑلے تو کیا کرلو (۱۶) دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلا لو اور اسکو خوب صاف کرو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی پنساری دوا کچھ کی کچھ دیدیتا ہے بعضی دفعہ اسمیں ایسی کوئی چیز ملی ہوتی ہے کہ اسکی تاثیر اچھی نہیں ہوتی اور جو دوا کسی بوتل یا ڈبیہ یا پڑیہ میں بچ جاوے اسکے اوپر ایک کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھدو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اسکی پہچان نہیں رہی اسلئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنا پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اسکو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اسنے نقصان کیا۔ (۱۷) لحاظ کی جگہ سے قرض بھی مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دو اتنا دو کہ اگر وصول نہ ہو تو وہ تمکو بھاری نہ معلوم ہو۔ (۱۸) جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اول کسی سمجھدار دیندار خیر خواہ آدمی سے صلاح لیلو (۱۹) اپنا روپیہ پیسہ مال ومتاع

چھپاکر رکھو ہر کسی سے اسکا ذکر نہ کرو (۲۰) جب کسی کو خط لکھو پتہ پورا اور صاف لکھو اور اگر اسی جگہ پھر خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھدیا تھا اب کیا ضرورت ہے کیونکہ پہلا خط خدا جانے ہے یا نہیں اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑیگی شاید اسکو زبانی بھی یاد نہ رہا ہو یا ان پڑھ ہونیکی وجہ سے لکھنے والے کو نہ تبلا سکے (۲۱) اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھو اور گاڑی میں غافل ہوکر زیادہ مت سوؤ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے بھید کہو نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو اور کسی کی دی ہوئی چیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہنکر ریل میں مت بیٹھو بلکہ اتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو جب منزل پر پہنچکر گھر جاؤ اسوقت جو چاہو پہنلو (۲۲) سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو (۲۳) باؤلے آدمی کو مت چھیڑو نہ اس سے بات کرو جب اسکو ہوش نہیں خدا جانے کیا کہہ بیٹھے یا کیا کر گذرے پھر ناحق تمکو شرمندگی اور رنج ہو (۲۴) اندھیرے میں ننگا پاؤں کہیں مت رکھو اندھیرے میں کہیں ہاتھ مت ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لیلو پھر ہاتھ ڈالو (۲۵) اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے آدمی اُوچھوں سے بھید کہکر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا مت اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں (۲۶) ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو (۲۷) ہر کام کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اسوقت شروع کرو (۲۸) چینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلا ضرورت زیادہ مت خریدو کہ اسمیں بڑا روپیہ برباد جاتا ہے (۲۹) اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اترنا ہو ریل پہنچنے کیوقت اس اسٹیشن کا نام سنکر یا تختے پر لکھا ہوا دیکھکر اُترنا چاہیے بعضے شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید انکے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اترے اور یہ یہاں اتر پڑیں تو دونوں پریشان ہونگے یا مرد کی آنکھ لگ گئی اور وہ یہاں نہ اترا اور یہ اُتریں تب بھی مصیبت ہوگی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آجاوے تب اتریں (۳۰) سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب مسئلوں کی۔ پنسل کاغذ۔ تھوڑے سے کارڈ۔ وضو کا برتن (۳۱) سفر میں جانیوالوں سے حتی الامکان کوئی فرمایش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا یہ اسباب لیتے جاؤ فلانے کو پہنچا دینا یہ خط فلانے کو دیدینا ان فرمایشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بے فکر ہو تو اسکے بھروسے رہنے سے تمہارا نقصان ہوگا خط تو تین پیسے میں جہاں چاہو بھیجدو اور چیز ریل میں منگا سکتی

اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں مل سکتی ہو تو مہنگی لے سکتی ہو اپنی تھوڑی سی بچت کیواسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں بعض کام ہوتا تو ہے ذرا سا مگر اسکے بندوبست میں بہت اُلجھن ہوتی ہے اور اگر بہت ہی ناچاری آپڑے تو چیز کے منگانے میں پہلے دام بھی دیدو۔ اگر ریل میں آوے جاوے تو کچھ زیادہ دام دیدو کہ شاید اسکے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب ملکر تولنے کے قابل ہو جاوے (۳۲) ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں انجان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی نہ کھاوے بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال اسباب لے بھاگتے ہیں (۳۳) ریل کی جلدی میں اسکا خیال رکھو کہ جس درجہ کا ٹکٹ تمہارے پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجہ میں مت بیٹھ جاؤ اسکی آسان پہچان یہ ہے کہ اس درجے کی گاڑی پر جیسا رنگ پھرا ہوا ہو اسی رنگ کا ٹکٹ ہوگا مثلاً سب سے کم کرایہ کا تیسرا درجہ ہوتا ہے اسکی گاڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے تو اس کا ٹکٹ بھی زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ بس تم دونوں چیزوں کا رنگ دیکھ کر ملا لیا کرو اسی طرح سب درجوں کا قاعدہ ہے (۳۴) سیتے وقت اگر کپڑے میں سوئی اٹک جاوے تو اسکو دانت سے پکڑ کر مت کھینچو بعضی دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر تالو میں یا زبان میں گھس جاتی ہے (۳۵) ایک نہرنی ناخن تراشنے کو ضرور اپنے پاس رکھو اگر وقت بے وقت نائن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملیگا (۳۶) بنی ہوئی دوا کبھی استعمال مت کرو جبتک اسکا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ لیلی جاوے خاصکر آنکھ میں تو کبھی ایسی ویسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہیے (۳۷) جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اسمیں دوسرے کو کبھی بھروسہ نہ دے ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا (۳۸) کسی کی مصلحت میں دخل اور صلاح نہ دے البتہ جسپر پورا اختیار ہو یا جو خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں (۳۹) کسی کو ٹھیرانے پر یا کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ اسمیں دوسرے کو اُلجھن اور تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جسکا انجام نفرت اور الزام ہو (۴۰) اتنا بوجھ مت اٹھاؤ جو مشکل سے اُٹھے ہمنے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ لڑکپن میں بوجھ اُٹھا لیا اور ایسا کوئی بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی ہوگئی خاصکر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں انکے بدن کے جوڑ اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں (۴۱) سُوا یا سوئی یا ایسی کوئی چیز چھوڑ کر مت اٹھو شاید کوئی بھولے سے اسپر آبیٹھے اور وہ اسکے چبھ جاوے (۴۲) آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطرہ کی مت دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے مت دو شاید ہاتھ سے چھوٹ جاوے (۴۳) کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو موٹی لکڑی

یا لات گھونسہ سے مت مارو اللہ بچاوے اگر کہیں نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کے دینے پڑ جاویں اور چہرہ اور سر پر بھی مت مارو (۴۴) اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے اطلاع کر دو کیونکہ وہ لحاظ کے مارے خود پوچھیں گے نہیں چپکے چپکے سب فکر کرینگے خواہ وقت ہو یا نہ ہو انہوں نے تکلیف جھیلکر کھانا پکایا جب سامنے آیا تو تمنے کہدیا کہ ہمنے تو کھالیا اسوقت انکو کتنا افسوس ہوگا تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہدو اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمہاری دعوت کرے یا تم کو ٹھیرائے تو گھر والی سے اجازت لو اور اگر ایسی ہی مصلحت ہو جس سے تمکو خود منظور کرنا پڑے تو گھر والی سے ایسے وقت اطلاع کرو کہ وہ کھانا پکانیکا سامان نہ کرے (۴۵) جو جگہ لحاظ اور تکلف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا ہے ایک دلمیں کچھ سمجھتا ہے دوسرا کچھ سمجھتا ہے انجام اچھا نہیں (۴۶) پڑھنے والے بچوں کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی ہمیشہ کھلاتی رہو (۴۸) جہانتک ممکن ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو خدا جانے کیا اتفاق ہو اور ناچاری کی اور بات ہے بعضے آدمی یونہی مر کر رہ گئے اور کئی روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی (۴۹) چھوٹے بچوں کو کنوئیں پر مت چڑھنے دو بلکہ اگر گھر میں کنواں ہو تو اسپر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور انکو لوٹا دیکر پانی لانیکے واسطے کبھی مت بھیجو شاید وہاں جاکر خود ہی کنوئیں سے ڈول کھینچنے لگیں (۵۰) پتھر سل اینٹ بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی رہتی ہے اکثر اسکے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اسکو دفعۃً مت اٹھاؤ خوب دیکھ بھال کر اٹھاؤ (۵۱) جب بچھونے پر لیٹنے لگو تو اسکو کسی کپڑے سے پھر جھاڑ لو شاید کوئی جانور اسپر چڑھ گیا ہو (۵۲) ریشمی اور اونی کپڑوں کی تہوں میں نیم کی پتی اور کافور رکھدیا کرو کہ اس سے کیڑا نہیں لگتا (۵۳) اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جنکا تم کو پورا اعتبار ہو انکو بھی بتلا دو ایک جگہ ایک عورت پانچسو روپے میاں کی کمائی کے دبا کر مر گئی جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہیں تھی سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ لگا میاں غریب آدمی تھا خیال کرو کیسا صدمہ ہوا ہوگا (۵۴) بعضے آدمی تالا لگا کر کنجی بھی ادھر اُدھر پاس ہی کو رکھدیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے (۵۵) مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے اسکو نہ جلاویں اور چراغ میں بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی بعضی مامائیں بے تمیز بہت موٹی بتی ڈال دیتی ہیں مفت میں دُگنا تگنا تیل برباد ہو جاتا ہے اور چراغ میں بتی اکسانے کیلئے یا بندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے پیتل کا تار

۴۷ چاقو وغیرہ سے دانت مت کریدو

ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنی پڑتی ہے اور چراغ گل کرنیکے وقت احتیاط رکھیں اسپر ایسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آپڑے بلکہ اسکے لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منھ سے بجھادیں (۵۶) رات کے وقت اگر روپیہ وغیرہ گنتا ہو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو اسکے ہزاروں دشمن ہیں (۵۷) جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی ویسی ہی مت پھینکدو اسکو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی وغیرہ سے مل ڈالو تاکہ بالکل اسمیں چنگاری نہ رہے (۵۸) بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آتشبازی سے ہرگز کھیلنے مت دو ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا کرتے میں آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا۔ ایک جگہ آتشبازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اڑ گیا (۵۹) پاخانہ وغیرہ میں چراغ لیجاؤ تو بہت احتیاط رکھو کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جاوے بہت آدمی اس طرح جل چکے ہیں خاصکر مٹی کا تیل تو اور بھی غضب ہے۔

بچوں کی احتیاط کا بیان

(۱) ہر روز بچے کا ہاتھ منھ۔ گلا۔ کان۔ چڈھے وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف کردیا کریں میل جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں (۲) جب پیشاب یا پاخانہ کرے (یعنی ہگا دے) فوراً پانی سے طہارت کردیا کریں خالی چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہ کیا کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش پیدا ہوجاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کرلیں (۳) بچے کو الگ سلاویں اور حفاظت کیواسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چارپائیاں ملاکر بچھادیں یا اسکی دونوں کروٹ پر دو تکیئے رکھدیں تاکہ گر نہ پڑے پاس سلانے میں یہ ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ کے تلے دب جاوے ہاتھ پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں اگر صدمہ پہنچ جائے تو تعجب نہیں۔ ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو مرا ہوا ملا (۴) جھولے کی زیادہ عادت بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھولا ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گود میں بھی نہ رکھیں اس سے بچہ کمزور ہوجاتا ہے (۵) چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ ہلجانے سے اگر وہ آدمی مرجاوے یا نوکری سے چھڑا دیا جاوے تو بچے کی مصیبت ہوجاتی ہے (۶) اگر بچے کو انا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انا تجویز کرنا چاہیئے جسکا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور دودھ اسکا تازہ ہو یعنی اسکا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ ہو اور خصلت کی اچھی ہو اور دیندار ہو احمق بے شرم۔ بدچلن۔ کنجوس لالچی نہ ہو (۷) جب بچہ کھانا کھانے لگے انا اور کھلائی پر بچے کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار

معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے اندازہ کھا کر بیمار نہ ہو جاوے اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے بنوا ویں
اپنے سامنے پلا دیں (۸) جب کچھ سمجھدار ہو جاوے تو اسکو اپنے ہاتھ سے کھانیکی عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے
ہاتھ دھلا دیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھلاویں اور اسکو کم کھانیکی عادت ڈالیں تاکہ بیماری اور حرص سے بچا
رہے (۹) ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ ہر وقت صاف
ستھرا رہے جب ہاتھ منہ میلا ہو جاوے فوراً دھلا دے (۱۰) اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کیساتھ رہے کھیل
کود کیوقت اسکا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے بلند مکان پر لیجا کر نہ کھلاوے بھلے مانسوں کے بچوں کے
ساتھ کھلاوے کمینوں کے بچے کے ساتھ نہ کھیلنے دے زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے گلیوں سڑکوں میں نہ کھیلنے
دے۔ بازار وغیرہ میں اسکو لئے نہ پھرے اسکی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے مناسب اسکو آداب قاعدے سکھلاوے
بیجا باتوں سے اسکو روکے (۱۱) کھلائی کو تاکید کر دیں کہ اسکو غیر جگہ کچھ نہ کھلاوے اگر کوئی اسکو کھانے پینے کی
چیز دیوے تو گھر لا کر ماں باپ کے روبرو رکھدے آپ ہی آپ نہ کھلا دے (۱۲) بچے کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے
بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کے کسی کی دی ہوئی چیز لے (۱۳) بچے کا بہت
لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جاویگا (۱۴) بچے کو بہت تنگ کپڑے نہ پہناویں اور بہت گوٹا کناری بھی نہ لگاویں
البتہ عید۔ بقر عید میں مضائقہ نہیں (۱۵) بچے کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں (۱۶) اس کتاب کے ساتویں حصے
میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے۔ بولنے چالنے کے ملنے جلنے کے۔ اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب
کی عادت بچے کو ڈالیں اس بھروسہ نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکھ جائیگا یا اسکو اسوقت پڑھا دینگے یاد رکھو آپ سے
کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہ ہو
کتنا ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی نالائقی اور دل دکھانے کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ پانچویں
حصے کے اور نویں حصے کے ختم کے قریب بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھکر ان باتوں کا بھی خیال رکھے۔
(۱۷) پڑھنے میں بچے پر بہت محنت نہ ڈالے شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کرے پھر دو گھنٹے پھر تین گھنٹے
اسی طرح اسکی طاقت اور سہار کے موافق اس سے محنت لیتا رہے ایسا نہ کرے کہ سارا دن پڑھتا رہے ایک تو
تھکن کیوجہ سے بچہ جی چرانے لگیگا پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظہ میں فتور آجاویگا

اور بیماروں کی طرح سُست رہنے لگیگا پھر پڑھنے میں جی نہ لگاویگا (۱۸) سوائے معمولی چھٹیوں کے بدون سخت ضرورت کے باربار چھٹی نہ دلوادیں کہ اس سے طبیعت اُچاٹ ہوجاتی ہے (۱۹) جہاں تک میسّر ہو جو علم جو فن سکھلاویں ایسے آدمی سے سکھلاویں جو اسمیں پورا عالم اور کامل ہو بعضے آدمی سستا معلم رکھکر اس سے تعلیم دلواتے ہیں شروع ہی سے طریقہ بگڑ جاتا ہے پھر درستی مشکل ہوجاتی ہے (۲۰) آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کیوقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ اخیر وقت میں طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے مشکل سبق سے گھبراویگی (۲۱) بچّوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھاؤ (۲۲) شادی میں دولہا دلہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے (۲۳) اور بہت کم عمری میں شادی نہ کریں اسمیں بھی بڑے نقصان ہیں (۲۴) لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے خاصکر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجانہ سکھلایا کریں۔

بعضی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

(۱) پُرانی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بُری بات ہے عورتوں کی ایسی بُری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہوگی پھر ان رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھینگی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج وغبار بھی بڑھ جاتا ہے (۲) اپنی سُسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جاکر مت کرو بعضی شکایت گناہ بھی ہے اور بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے اسی طرح سُسرال میں جاکر میکے کی تعریف یا وہاں کی بڑائی مت کرو اسمیں بھی بعض دفعہ فخر وتکبر کا گناہ ہوجاتا ہے اور سُسرال والے سمجھتے ہیں کہ ہم کو بہو بیقدر سمجھتی ہے اس سے وہ بھی اسکی بیقدری کرنے لگتے ہیں (۳) زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جسکا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ[ل] میں گناہ ہوتا ہے (۴) جہاں تک ہوسکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کرلیا کرو بلکہ دوسروں کا بھی کام کردیا کرو اس سے تم کو ثواب بھی ہوگا اور اس سے ہر دلعزیز ہوجاؤگی (۵) ایسی عورتوں کو کبھی منہ مت لگاؤ اور نہ کان دیکر ان کی بات سنو جو اِدھر اُدھر کی باتیں گھر میں آکر سناویں ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہوجاتا ہے (۶) اگر اپنی ساس۔ نند۔ دیورانی۔ جِٹھانی یا دور و نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سُنو تو اس کو دل میں مت رکھو بہتر تو یہ ہے کہ اسکو جھوٹ سمجھکر دل سے نکال ڈالو اگر اتنی ہمت نہ ہو

ل آخرت کو کہتے ہیں ۱۲

توجس نے تم سے کہا ہے اسکا سامنا کرا کر منھ در منھ اسکو صاف کر لو اس سے فساد نہیں بڑھتا نوکروں پر ہر وقت سختی اور تنگی مت کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال رکھو تاکہ وہ ماما نوکروں کو یا ان کے بچوں کو نہ ستانے پاویں کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے تو کچھ نہ کہیں گے لیکن دل میں ضرور کوسیں گے پھر اگر نہ بھی کوسا جب بھی ظلم کا وبال اور گناہ تو ضرور ہوگا (۸) اپنا وقت فضول باتوں میں مت کھویا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اسمیں لڑکیوں کو قرآن اور دین کی کتابیں پڑھایا کرو اگر زیادہ نہ ہو تو قرآن کے بعد یہ کتاب بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا دیا کرو لڑکیاں چاہے اپنی ہوں یا پرائی ہوں ان سب کیلئے اسکا بھی خیال رکھو کہ انکو ضروری ہنر بھی آجاویں لیکن قرآن کے ختم ہونے تک ان سے دوسرا کام مت لو اور جب قرآن پڑھ چکیں اور صاف بھی کر لیں پھر صبح کے وقت پڑھاؤ پھر جب چھٹی لیکر کھانا کھا چکیں ان سے لکھواؤ پھر دن رہے سے انکو کھانا پکانا سینا اور سینے پرونے کا کام سکھاؤ (۹) جو لڑکیاں تم سے پڑھنے آویں ان سے اپنے گھر کے کام مت لو نہ ان سے اپنے بچوں کی ٹہل کراؤ بلکہ انکو بھی اپنی اولاد کی طرح رکھو (۱۰) نام کیواسطے کبھی کوئی فکر کوئی بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو گناہ کا گناہ مصیبت کی مصیبت (۱۱) کہیں آنے جانے کے وقت اسکی پابند مت ہو کہ خواہ مخواہ جوڑا ضرور ہی بدلا جاوے زیور بھی سارا لادا جاوے کیونکہ اسمیں یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے ہم کو بڑا سمجھیں سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اسکے سبب دیر بھی ہوتی ہے جس سے طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں مزاج میں عاجزی اور سادگی رکھو کبھی جو کپڑے پہنے بیٹھی ہو وہی پہنکر چلی جایا کرو کبھی اگر کپڑے زیادہ میلے ہوئے یا ایسا ہی کوئی موقع ہوا مختصر طور پر جتنا آسانی سے اور جلدی سے ہو سکا بدل بدلا لیا بس چھٹی ہوئی (۱۲) کسی سے بدلہ لینے کیوقت اس کے خاندان کے یا مرے ہوؤں کے عیب مت نکالو اسمیں گناہ بھی ہو جاتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کو رنج ہوتا ہے (۱۳) دوسروں کی چیز جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جاوے فوراً واپس کر دو اگر کوئی اتفاق سے اسوقت لیجانیوالا نہ ملے تو اسکو اپنے برتنے کی چیزوں میں ملا جلا کر مت رکھو بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھو تاکہ وہ چیز ضائع نہ ہو ویسے بھی بے اجازت کسی کی چیز برتنا گناہ ہے (۱۴) اچھے کھانے پینے کی عادت مت ڈالو ہمیشہ ایک سا وقت نہیں رہتا پھر کسی وقت بہت مصیبت جھیلنی پڑتی ہے (۱۵) احسان کسی کا چاہے تھوڑا ہی سا ہو اسکو کبھی مت بھولو اور اپنا احسان چاہے جتنا ہی بڑا ہو مت جتلاؤ (۱۶) جس وقت کوئی کام نہ ہو سب سے اچھا شغل کتاب دیکھنا ہے اس کتاب کے ختم پر

بعضی کتابوں کے نام لکھ دیئے ہیں انکو دیکھا کرو اور جن کتابوں کا اثر اچھا نہ ہو انکو کبھی مت دیکھو (۱۷) چلا کر کبھی مت بولو باہر آواز جاویگی کیسی شرم کی بات ہے (۱۸) اگر رات کو اٹھو اور گھر والے سوتے ہوں تو کھٹر کھٹر دھڑ دھڑ مت کرو زور سے مت چلو تم تو ضرورت سے جاگیں بھلا اوروں کو کیوں جگایا جو کام کرو آہستہ کرو آہستہ کواڑ کھولو آہستہ پانی لو آہستہ تھوکو۔ آہستہ چلو۔ آہستہ کواڑ بند کرو (۱۹) بڑوں سے ہنسی مت کرو بے ادبی کی بات ہے اور کم حوصلہ لوگوں سے بے تکلفی نہ کرو کہ وہ بے ادب ہو جائیں گے پھر تم کو ناگوار ہوگا یا وہ لوگ کہیں دوسری جگہ گستاخی کر کے ذلیل ہونگے (۲۰) اپنے گھرانے والوں کی یا اپنی اولاد کی کسی کے سامنے تعریف مت کرو (۲۱) اگر کسی محفل میں سب کھڑے ہو جاویں تم بھی مت بیٹھی رہو کہ اسمیں تکبر پایا جاتا ہے (۲۲) اگر دو شخصوں میں آپسمیں رنج ہو تو تم ان دونوں کے درمیان ایسی بات کوئی مت کہو کہ اگر ان میں میل ہو جاوے تو تم کو شرمندگی اُٹھانی پڑے (۲۳) جب تک روپے پیسے یا نرمی سے کام نکل سکے سختی اور خطرہ میں نہ پڑو (۲۴) مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کرو۔ اس سے مہمان کا دل ویسا کھلا ہوا نہیں رہتا جیسا پہلے تھا (۲۵) دشمن کے ساتھ بھی اخلاق کیساتھ پیش آؤ اسکی دشمنی نہ بڑھیگی (۲۶) روٹی کے ٹکڑے یوں ہی مت پڑے رہنے دو جہاں دیکھو اٹھاؤ اور صاف کر کے کھالو اگر نہ کھاؤ کسی جانور کو دیدو اور دسترخوان جسمیں ریزے ہوں اسکو ایسی جگہ مت جھاڑو جہاں کسی کا پاؤں آئے (۲۷) جب کھانا کھا چکو اسکو چھوڑ کر مت اٹھو کہ اسمیں بے ادبی ہے بلکہ پہلے برتن اُٹھوا دو تب خود اٹھو (۲۸) لڑکیوں پر تاکید رکھو کہ لڑکوں میں نہ کھیلا کرو کیونکہ اسمیں دونوں کی عادت بگڑتی ہے اور جو غیر لڑکے گھر میں آویں چاہے وہ چھوٹے ہی ہوں مگر اسوقت لڑکیاں وہاں سے ہٹ جایا کریں (۲۹) کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز مت کرو اکثر تو رنج ہو جاتا ہے اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی مت کرو جس سے دوسرا چڑنے لگے اسمیں بھی تکرار ہو جاتی ہے خاصکر مہمان سے ہنسی کرنا اور بھی بیہودہ بات ہے جیسے بعضے براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں (۳۰) اپنے بزرگو کے سرہانے مت بیٹھو لیکن اگر وہ کسی وجہ سے خود حکم کے طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اسوقت ادب یہی ہے کہ کہنا مان لو (۳۱) اگر کسی سے کوئی چیز مانگنے کے طور پر لو تو ایک تو اسکو خوب احتیاط سے رکھو اور جب وہ خالی ہو جائے فوراً اسکے پاس پہنچادو یہ راہ مت دیکھو کہ وہ خود مانگے اول تو اسکو خبر کیا کہ اب خالی ہوگئی دوسرے شاید لحاظ

سے مارے نہ مانگے اور شاید اسکو یاد نہ رہے پھر ضرورت کیوقت اسکو کیسی پریشانی ہوگی اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اس کا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجایش ہو فوراً جتنا ہوسکا قرض اتار دیا (۳۲) اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات برات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکالکر ہاتھ میں لیلو راستہ میں بجاتی ہوئی مت چلو (۳۳) اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھڑی وغیرہ میں ہو اور کواڑ وغیرہ بند ہوں دفعتہ کھولکر اندر مت چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو کھلا ہو یا سوتا ہو اور ناحق بے آرام ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکارو اور اندر آنیکی اجازت لو اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ پھر دوسرے وقت سہی البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگا لو۔ جبتک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ (۳۴) جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اسکے سامنے کسی شہر یا قوم کی برائی مت کرو شاید وہ بھی اسی شہر یا اسی قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے (۳۵) اسی طرح جس کام کا کرنیوالا تم کو معلوم نہ ہو تو یوں مت کہو یہ کس بیوقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جسکا تم لحاظ کرتی ہو پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے (۳۶) اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اپنے بچے کی طرفداری مت کرو خاصکر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے (۳۷) لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو ہمیشہ آرام سے رکھتا ہے اگر مال و دولت بہت کچھ ہو اور دین نہ ہو تو وہ شخص اپنی بی بی کا حق ہی نہ پہچانیگا اور اسکے ساتھ وفاداری نہ کریگا بلکہ روپیہ پیسہ بھی نہ دیگا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ جلا دیگا (۳۸) بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کیلئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں بعضی دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے ایسا کام کرنا نہ چاہیے جسمیں کسی کو تکلیف پہنچنے کا شبہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھٹکا دینا چاہیے (۳۹) اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے گھر کپڑے بدلے نہ جاویں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنہگار ہوگا اور دنیا کا بھی نقصان ہے (۴۰) عرب میں دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے ان بزرگ کے پاس لاکر کہتے ہیں کہ آپ اسکو ایک دو روز استعمال کر کے ہمکو دیدیجئے اسمیں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا ورنہ اگر بیس۲۰ آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو انکی گٹھڑی میں تو

ایک چیتھڑا بھی نہ سہی ہمارے ہندوستان میں بیدھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعضی دفعہ انکو سوچ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے (۱ ہم) اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اس کے خلاف مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو کسی اور کے نام سے مت کہو کہ تم یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اسکے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہدیا تو وہ سُنکر رنجیدہ ہوگا (۲ ہم) محض اٹکل اور گمان سے بدون تحقیق کیئے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے بہت دل دکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہُنر اور پیشے کا

بعضی لاوارث غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اسکا علاج دو باتوں سے ہو سکتا ہے یا تو نکاح کر لیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کریں مگر ہندوستان کے جاہل نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو عیب سمجھتے ہیں اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے پھر بتلاؤ ان بیچاریوں کا کیونکر گذر ہو (بیبیو!) دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر تو خدا تعالٰے نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کرے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اسکو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے سے گھبراتی ہو تو اس صورت میں اپنا گذر کسی پاک ہنر کے ذریعے سے کرو اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پرواہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصے میں پہلے آچکا ہے اور ہنر اور پیشے کا بیان اب کیا جاتا ہے (بیبیو!) اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر ان کاموں کو کیوں کرتے اُنسے زیادہ کس کی عزت ہے حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گذرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعضے ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعضے کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جنمیں پیغمبروں کا حال ہے ان سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے اور روٹی پکائی ہے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے کا اور

درزی کا کام کیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراشکر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا کام ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے اُنکو پیغمبر بھی کہا ہے وہ زنبیل بُنتے تھے جیسے یہاں ڈلیا یا ٹوکری ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور تعمیر کا کام کیا ہے خانہ کعبہ بنایا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیر بنا کر نشانہ لگاتے تھے۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور انکے سب فرزند بکریاں چراتے تھے اور انکے بال بچوں کو فروخت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غلّہ کی تجارت کی ہے جب قحط پڑا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے یہاں اونٹ اور بکریوں کے بچے بڑھتے تھے اور کھیتی ہوتی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں بکریاں چرائی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال بکریاں چرائی ہیں اور انکے نکاح کا یہی مہر تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے تجارت کی ہے۔ حضرت الیسع علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے جو کہ لوہار کا کام ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام بڑے حکمت والے عالم ہوئے ہیں اور بعضوں نے انکو پیغمبر بھی کہا ہے اُنہوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بنتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دوکاندار کے یہاں کپڑے رنگتے تھے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلکہ سب پیغمبروں کا بکریاں چرانا ابھی بیان ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان پیغمبروں کا گذران چیزوں پر نہ تھا مگر یہ کام کئے تو ہیں انسے عار تو نہیں کی اور بڑے بڑے ولی اور بڑے بڑے عالم جنکی کتابوں کا مسئلہ سند ہے انہیں سے کسی نے کپڑا بنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتی سینے کا کام کیا ہے کسی نے مٹھائی بنائی ہے پھر ایسا کون ہے جو ان سب سے زیادہ توبہ توبہ عزت دار ہو

بعضے آسان طریقے گذر کرنے کے

صابون بنانا۔ گوٹہ بُننا۔ چکن کاڑھنا۔ جالی بنانا۔ کمر بند بُننا۔ سوت کے بوتام یعنی بٹن بنانا۔ جرابیں یعنی موزے سوتی یا اونی بنانا۔ گلوبند بنانا۔ ٹوپیاں یا صدری یا کرتیاں اور کرتے سی سی کر بیچنا۔ روشنائی بنانا۔ کپڑے رنگنا۔ زردوزی یعنی کارچوبی کا کام۔ سوزن کا کام بنانا ٹوپی پر جیسے میرٹھ میں بکتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگالی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ رہے۔ مرغی کے انڈے بچے بیچنا۔ رحل۔ چکی۔ صندوق وغیرہ رنگنا۔ لڑکیاں پڑھانا کپاس لیکر چرخی سے بنولے نکالکر روئی اور بنولے الگ الگ بیچنا۔ چرخے سے سوت کاتنا یا اسکی نواڑ یا کپڑے بنوا کر بیچنا

دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکالکر بیچنا کتابوں کی جلد باندھنا چٹنی اچار بنانا۔ چارپائی بننا اور اسمیں پھول ڈالنا۔ بان یعنی رسّی بٹنا۔ نواڑ بننا۔ چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سلیمانی بناکر بیچنا۔ کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بناکر بیچنا۔ شربت انار شربت عناب وغیرہ یا سرکہ بناکر بیچنا۔ گوٹے کی تجارت کرنا۔ برتنوں پر قلعی اور مسّی جوش کرنا۔ کپڑے چھاپنا جیسے عمامہ جانماز۔ رومال۔ چادر۔ فرد۔ رضائی وغیرہ فصل میں سرسوں لیکر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی ہو بیچ ڈالنا۔ سرمہ باریک پیسکر یا اسمیں کوئی فائدہ کی دوا ملاکر اسکی پڑیاں بناکر بیچنا۔ پینے کا تمباکو بناکر بیچنا۔ بسکٹ اور نان پاؤ بناکر بیچنا۔ سوت کی ڈوریاں بٹنا۔ رانگ یا مونگے کا کشتہ بناکر بیچنا۔ اور ایسے ہی ہلکے اور چلتے کام بہت ہیں جسکا موقع ہوا کرلیا۔ بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے دیکھے سمجھ میں نہیں آسکتے انکو تو کسی سے سیکھ لیں اور بعضے کام ایسے ہیں کہ سمجھدار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور انمیں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں بھی کام آتی ہیں اور نویں حصے میں چورن اور سلیمانی نمک اور رانگ اور مونگے کے کشتے کی ترکیب لکھدی ہے

صابون بنانے کی ترکیب

سجّی ایک من چونا ایک من تیل رینڈی کا یا گلو کا نو سیر چربی سترہ سیر۔ اوّل سجّی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چبوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ ملجاوے اور جو ڈھیلے سجّی کے ہوں انکو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اسکے اوپر چونے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اسپر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہوجائے اور دونوں کو خوب ملاویں تاکہ چونا سجّی بالکل ملجاوے پھر ایک پکا حوض اس طرح کا تیار کیا جاوے اور اس طرح سے اسکے اندر چار اینٹیں چاروں طرف کونوں پر رکھدی جاویں اور ان اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھدی جاوے مگر چھید بڑے بڑے ہوں اور جالی کے اوپر ٹاٹ بچھادیا جاوے اور یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کہ اس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا تھوڑا نکلا رہے اور اس ٹاٹ اور اس جالی سے غرض یہ ہو کہ جب اسکے اوپر وہ چونہ اور سجی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈالدیا جاویگا تو ٹاٹ اور جالی کے چھید میں سے عرق نیچے ٹپکیگا اور جالی کے اونچے رہنے کیلئے اینٹ رکھی گئی ہے اور اگر جالی میسر نہ ہو تو بانس کا ٹٹر بندھوا کر یا لکڑی بچھا کر اسکے اوپر ٹاٹ ڈالکر بچھادیں اور اس نل کے منھ کے نیچے ایک

لہ یہ چاروں خط مستقیم پختہ حوض کی علامات ہیں یہ ▭ نشان چاروں اینٹ کے ہیں اس پر جالی رکھی جائے اس حوض میں ہم کا ہندسہ جو نیچے لکھا ہوا ہے اس خط مستقیم میں جو جگہ چھوڑ کر یہ نشان بچے کو بنایا گیا ہے ▭ یہ نالی ہے ۵ اس نشان کے نیچے جو گول دائرہ بنایا گیا ہے یہ نشان گھڑے کا ہے۔

گھڑا رکھدیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھر دیں اور ہلاویں نہیں اس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر نل کے ذریعے سے
اس گھڑے میں آجاویگا جب گھڑا بھر جاوے ہٹالیویں اور دوسرا گھڑا رکھدیویں اور جتنا پانی کم ہوتا جاوے اور
پانی ڈالتے جاویں البتہ جب ختم کا وقت آوے یعنی قریب ختم کے تب ہلادیویں اور اول پانی کو علیحدہ کرلیویں اور
اول کی پہچان یہ ہے کہ جب تک سُرخ رنگ کا پانی آوے اول ہے اور جب اس سے کم سرخی دار آوے تو وہ
دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی مائل پانی آنے لگے تو وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں
کے پانی کو علیحدہ کیا جاوے۔ لیکن اسکی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگر علیحدہ علیحدہ نہ بھی کیا جاوے تو کوئی
مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا اخیر پانی یعنی تیسرے درجہ کا علیحدہ کرلینا کافی ہے اور اگر تھوڑا صابون
بنانا ہو تو حوض کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح عورتیں چارپائی وغیرہ میں کپڑا باندھکر کسم کی رینی ٹپکاتی ہیں
اسطرح ٹپکالیں جب سب ٹپک چکے تو اول کڑھاؤ میں ایک لوٹا پانی سادہ استعمالی چھوڑ دیا جاوے بعد ازاں
چربی اور تیل چھوڑ دیں جب جوش کر آوے تو وہی اخیر کا عرق جو ایک چھوٹے گھڑے میں علیحدہ کرلیا ہے لیکر اسمیں
تھوڑا تھوڑا چھوڑدیں یعنی تھوڑا سا پانی پہلے چھوڑا جب گاڑھا ہونے لگے تب پھر تھوڑا سا اور ڈالدیا اسی طرح
جب سب گھڑے کا پانی ختم ہوجاوے تو پھر اور دوسرا گھڑوں کا پانی جو علیحدہ رکھا ہے تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکاویں
اور تھوڑے کا مطلب ایک بدھنا پانی ہے اسی طرح کُل پانی ڈالدیویں اسکے بعد خوب پکاویں جب قوام پر آجاوے
یعنی خوب سخت گاڑھا ہوجاوے اسوقت تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کرکے ہاتھ سے گولی بناویں اور دیکھیں ہاتھ
میں تو نہیں لگتا اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکاویں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں تو نہیں چپکتا جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے
فوراً سخت ہوجاوے جیسا کہ صابون تیار ہوتا ہے تو بس تیار ہوگیا اس قوام کے تیار ہوجانے پر آگ کا تاؤ کم کردیں
بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اس کے نیچے سے نکال لیویں کچھ وقفے کے بعد اسکو ایک حوض
میں جمادیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کرکے حوض کی طرح
بنالیویں یا چار تختوں کو کھڑا کردیویں اس طرح اور اس کے باہر چاروں طرف اینٹ
وغیرہ کی آڑ لگادیویں تاکہ تختے نہ گریں اور حوض کے اندر ایک کپڑا موٹا پرانا ماردی لیکن اسمیں سوراخ نہ ہو یا گدڑی وغیرہ
ہو بچھادیں یہانتک کہ چاروں طرف جو تختے کی دیوار ہے ان پر بھی بچھادیا جاوے بعد اسکے اس کڑھاؤ سے تھوڑا سا

ڈبوے نکال کر حوض میں ڈالدیں اور کفگیر سے چلاتے جاویں تاکہ جلد خشک ہوجاوے پھر اسکے اوپر تھوڑا اور نکال کر ڈالیں اور چلائیں جب وہ بھی خشک ہوجاوے تو اور ڈالیں غرض کہ سب کڑھاوے سے نکال کر حوض میں اسی طرح ڈال کر جاویں اور بعد ٹھنڈا ہونے کے تختے علیحدہ کرکے صابون کو باحتیاط رکھا جاوے خواہ تار سے کاٹکر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلئے جاویں اور جس چولھے پر کڑھاؤ رکھا جاویگا اسکا نقشہ یہ ہے۔ یہ بھٹی ہے۔ یعنی گول چولھا کڑھاؤ کے موافق اس چولھے پر کڑھاؤ کو اس طرح رکھا جاوے کہ آنچ برابر سب طرف پہنچے۔

یہ چولھے کا منھ ہے اسی طرف سے لکڑیاں لگائی جاویں گی

نام اور شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی

(۱) ایک کفگیر لوہے کا یا لکڑی کا لمبی ڈنڈی کا جیسا پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے اس سے چلایا جاویگا (۲) ایک برتن جیسا تانبلوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتا ہے ڈنڈی دار جسمیں تین سیر پانی آسکے ایسا بنوانا چاہئے ٹین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جاویگا (۳) ایک برتن صابون کو کڑھاؤ سے نکالنے کا جیسا ڈوبلا وُیا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس سے صابون کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں ڈالا جاویگا۔

دوسری ترکیب صابون بنانے کی

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر سجّی چونہ اور تیل سے صابون بناتے تھے جسکو دیسی صابون کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا اس زمانہ میں جہاں ہر قسم کی دستکاریوں میں ترقی ہوئی ہے صابون کی صنعت میں بھی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے اس زمانہ میں صابون سازی کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہوگئے جنمیں سے کپڑے دھونیکا صابون بنانیکا طریقہ جسکی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے لکھا جاتا ہے اگر کسی کو دوسری قسم کے صابون بنانے کا شوق ہو وہ نیاز ہند سے بذریعہ خط و کتابت سیکھ سکتے ہیں۔ انگریزی صابون دو طریقے سے بنایا جاتا ہے ایک کچّا دکولڈ پراسس، دوسرا پکّا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے۔ پکّا صابون اگرچہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچّے صابون کے کم قیمت بہت کم گھسنے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنیوالا ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اوّل ہی اوّل دو چار مرتبہ بنانے سے خراب ہوجائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اسکا بنانا آجائیگا تو بہت منافع کا کام ہے اور اس صابون کے بڑے جزو صرف دو ہیں۔ ایک کاسٹک سوڈا دوسرا

تیل یا چربی۔ کاسٹک ایک قسم کے تیزاب کا نام ہے جو شہروں میں عام طور پر بکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک چورا مثل شکر سرخ کے مگر رنگ اسکا بالکل سفید مثل چونہ کے ہوتا ہے جسکو انگریزی میں پاؤڈر کہتے ہیں اور نام اسکا ۹۸، ۹۹ کا کاسٹک ہے جسکی قیمت آجکل دس آنہ سیر یا کم و بیش ہے۔ دوسرا بڑے بڑے ڈلوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا ۷۰، ۷۲ یا ۶۰، ۶۲ کا کاسٹک ہے قیمت اسکی آٹھ آنہ سیر یا کم و بیش ہوتی ہے صابون بنانے سے پہلے کاسٹک میں پانی ڈال کر گلا لیتے ہیں جب یہ پانی میں حل ہو جاتا ہے تو اسکو لائی کہتے ہیں ۹۸-۹۹ کے ایک سیر کاسٹک میں اگر ڈھائی سیر پانی ڈالا جائے اور ۷۰، ۷۲ کے کاسٹک میں دو سیر پانی ڈالا جائے تو ۳۵ ڈگری (درجے) کی لائی تیار ہو جاتی ہے لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا ہونیکی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہو جاتا ہے یعنی کبھی تو بجائے ۳۵ ڈگری کے ۳۴ یا ۳۳ ڈگری کی لائی ہو جاتی ہے اور کبھی ۳۶ یا ۳۷ ڈگری کی جو بنیگے صابون میں تو چنداں ضرر نہیں ہوتی البتہ کچھ صابون میں کچھ نقص پیدا کر دیتی ہے۔ صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری دیکھنے کیلئے ایک آلہ ہوتا ہے جسکو ہیڈرومیٹر کہتے ہیں جسکی قیمت تخمیناً تین چار روپے ہوتی ہے اس سے صحیح ڈگری معلوم ہو سکتی ہے۔

نسخہ صابون نمبر ۱: چربی ۵ سیر، کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ۲½ سیر، سوڈا ایش ۲½ سیر، پانی ۲½ سیر۔

نسخہ صابون نمبر ۲: چربی ۵ سیر، بہروزہ ۲½ سیر، کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ۳½ سیر، سوڈا ایش ۲½ سیر، پانی ۴ سیر

صابون پکانے کی ترکیب

اول چربی کو گلا کر کپڑے میں چھان لیا جاوے اور اگر بہروزہ بھی ڈالنا منظور ہو تو اسکو بھی چربی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کڑھائی میں ڈالکر اسمیں سوڈا ایش ڈالدیا جائے اور آگ جلائی جائے جب پانی میں اچھی طرح اُبال آ جائیگے اور سوڈا ایش حل ہو جائے اسمیں چھنی ہوئی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کوچے یا کفگیر یا کسی اور چیز سے چلاتے جائیں اور خوب پکنے دیں (ہلکی آنچ پر عمدہ پکائی ہوتی ہے) اب پکتے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیس یا چھیرہ کے ہو جائے جسکی شناخت یہ ہے کہ ابلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئیگا یعنی صابون علٰحدہ ہوگا اور پانی علٰحدہ

ہوگا تو اسے پکنے دیں اور اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہو جائے اسکی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا بلبلہ اوپر کو آئیگا جسکے یعنی ہیں کہ صابون ابھی خام ہے اور جل رہا ہے ایسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی تخمیناً آدھ پاؤ اور ڈالدی جائے اور ابال آنے پر اگر وہ کھیس کی طرح پھٹ جائے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ تھوڑا کاسٹک اور ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکایا جاتا ہے اسکی پکائی عمدہ ہوتی ہے اس طرح ہلکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹے پک چکے گا تو یا تو وہ خود پھٹ جائیگا یعنی صابون اور پانی ملکر مثل شہد کے کسی قدر گاڑھا ہو جائیگا اور اگر خود نہ ہو تو اسوقت اسمیں تخمیناً پاؤ بھر چربی اور ڈالدی جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے۔ غرض اس طرح اسکو پھٹا لیا جائے بس صابون تیار ہو گیا۔ اب اسکو کسی برتن میں یا ٹوکرے میں کپڑا ڈال کر جما لیا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے۔ از سید معصوم علی صاحب محلہ خیر نگر میرٹھ

کپڑا چھاپنے کی ترکیب

زرد رنگ ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھانے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار ہو جاوے چھ ماشے گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی آپس میں خوب ملا کر اور اسمیں پاؤ بھر کسیس اور تین ماشے گولی سرخ تول جو بازار میں بکتی ہے خوب ملا کر اس لعاب میں خوب حل کرکے کپڑے میں چھان لیں خوب سخت ہونا چاہیے تب اس سے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ رنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر پاس رکھیں اور سانچہ اسپر لگا لگا کر کپڑا چھاپیں سانچے لکڑی کے پھول بوٹے بنے ہوئے لکھنؤ میں بکتے بھی ہیں یا بڑھئی سے بنوا لیں۔

سیاہ رنگ۔ ایک چھٹانک ولایتی رنگ جسکو پیٹری کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤ سیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملا کر لعاب تیار کرلیں اور ایک چھٹانک پٹاس اور چھ ماشے توتیا جسکو نیلہ تھوتھا کہتے ہیں اور چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی اسمیں ملا کر خوب حل کریں اور گاڑھے گاڑھے رنگ سے کپڑا چھاپیں۔

لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب

ببول کا گوند ایک سیر۔ کاجل پاؤ سیر پھٹکڑی چھ ماشے۔ کتھ چھ ماشے۔ ببول کی چھال ایک چھٹانک۔ آم کی چھال ایک چھٹانک مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک توتیا ایک چھٹانک اول ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جاوے جب خوب بھیگ جاوے تو کاجل ملا کر ایک دن حل کرکے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جوش دیں کہ

پانی پاؤ بھر رہ جاوے اور وہ پانی اس گھوٹے ہوئے کاجل اور گوند میں ملا دیوے اور پھٹکری اور توتیا اور کتھا ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کر کے اسی کاجل اور گوند میں ملا دے اور ایک دن لوہے کی کڑاہی میں خوب گھونٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتر یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھیلا کر سکھائے روشنائی تیار ہو جائیگی اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کے درختوں سے جمع کر لیا جاوے اگر جنگل میں رہنے والوں کو دو چار پیسے دینے سے بہت سالی آتے ہیں

انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب

آسمانی رنگ اوّل درجے کا ایک تولہ۔ بیجنی رنگ ایک تولہ۔ سوڈا دس ماشے۔ دس تولہ پانی میں ملا کر گرم کر لیں اور اس پانی میں یہ دونوں رنگ ملا دیں اور اسطرح چلاویں کہ سب چیزیں ملجاویں انگریزی روشنائی تیار ہو جاویگی۔

لکڑی رنگنے کی ترکیب

جس طرح کا رنگ چڑھانا ہو اسی رنگ کی پڑیا بازار سے خرید کر تارپین کے تیل میں ایسے انداز سے ملا دیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر گلہری کی دُم یا پرندے کے پر یا کسی لکڑی پر چیتھڑا باندھکر اس سے جس طرح کے چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ دے اور اگر خشک ہونیکے بعد اسپر وارنش کا تیل ملکر سکھائے تو اور پختہ اور چمکدار ہو جاوے۔

برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب

پاؤ سیر نوشادر کو پیس کر تین چھٹانک پانی میں ڈالکر دیگچی یا ہانڈی میں اسقدر آنچ میں پکالیا جاوے کہ وہ پانی جلکر خشک ہو جاوے جب سخت ہو جاوے اسوقت اُتار کر پیس لیا جاوے جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو اوّل خوب مانجھکر صاف کیا جاوے اور آگ دہکا کر گرم کر کے اسپر آر ل روئی کے پھل سے نوشادر پھیر دیا جاوے پھر تھوڑا سا رانگ جو قلعی رانگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جاوے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جاوے کہ وہ رانگ تمام پھیل جاوے قلعی ہو جاویگی اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں۔

مسّی جوش کرنے کی یعنی پکا ٹانکا لگانے کی ترکیب

کانسی کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کرے اور اسکے برابر سہاگہ لیکر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اسمیں اگر کسی جگہ پہلا ٹانکا بھی لگا ہو جیسے لوٹے کی ٹونٹی میں ٹانکا لگا ہوتا ہے اسکو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھل جاوے پھر جس جگہ ٹانکا لگانا ہو اسکے اندر کی طرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھدیا جاوے اور

برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ پر ذرا اونچا رکھیں جب خوب تاؤ آجاوے علیحدہ کر لیں آگ کی گرمی سے وہ کانسی اور سہاگہ پگھلکر اسکے شگاف میں بھر کر ٹانکا لگ جاویگا اور کچّا ٹانکا رانگ کا لگتا ہے کہ رانگ کو پگھلا کر اس جگہ باہر کی طرف پھیلا دیا جاوے ٹھنڈا ہو کر ٹانکا لگ جاویگا اور جہاں ٹانکا لگا ہوا اس جگہ کو اوّل برابر کر لیتے ہیں اگر کچھ اونچا نیچا ہوا اس کو ریتی سے برابر کر لیتے ہیں۔

پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب

تمباکو جس قسم کا طبیعت کے موافق ہو لیکر اسکو خوب کوٹ لے پھر اسمیں شیرہ یا پتلا بہتا ہوا گڑ گرمیوں میں تو برابر سے کچھ زیادہ اور برسات میں برابر سے کچھ کم اور جاڑوں میں برابر اسمیں ملا کر پھر کوٹ لیا جاوے لیکن تمباکو کوٹنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اسلیئے بہتر یہ ہے کہ کسی دیانتدار معتبر دوکاندار یا مزدور کو مزدوری دیکر اس سے بنوالیا جاوے

خوشبودار پینے کے تمباکو کی ترکیب

سادے تمباکو میں یہ خوشبوئیں برابر لیکر سیر پیچھے آدھی چھٹانک ملاویں اور تین چار ماشے حنا کا عطر ملادیں۔ وہ خوشبوئیں یہ ہیں۔ لونگ۔ بالچھڑ۔ صندل کا برادہ۔ بڑی الائچی۔ سگند بالا۔ نج۔ باؤ بیر۔

ترکیب[*] روٹی سوجی جو زود ہضم اور دیر پا ہوتی ہے

حسب معمول اوّل سوجی کو پانی میں گوندھ لیں مگر بہت زیادہ نرم نہ گوندھیں پھر اسکے پیڑے بنا کر ایک دیگچی کے اندر بقدر ضرورت پانی ڈال کر ان پیڑوں کو اس پانی میں جوش دے لیں جب پیڑے آدھ پکے ہو جائیں تو پیڑوں کو پانی سے علیحدہ نکال لیں اور پانی پھینکدیں بعدہٗ ان پیڑوں کو خوب اچھی طرح توڑ کر انکے اندر اتنا گھی ملائیں کہ جس سے کسی قدر پتلے ہو جائیں پھر ان کی روٹیاں بنا کر توے یا کڑھائی میں بغیر پانی اور گھی کے مندھی آنچ سے سینک لیں یہ روٹیاں ثقیل نہ ہونگی اور بہت دیر پا ہونگی۔ العارض احقر جلیل احمد علیگڈھی

ترکیب گوشت پکانیکی نمبر ۱ جو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ) اس ترکیب سے پکا ہوا گوشت تین ماہ تک تو یقیناً اور چھ ماہ اور زائد از چھ ماہ تک غالباً رہ سکتا ہے۔

ترکیب نمبر ۱۔ مصالحہ پیسکر دھوپ میں سکھا لیا جاوے۔ پھر اگر پاؤ بھر گوشت ہو تو چھٹانک بھر گھی لیکر اوّل اس گھی میں پیاز بھون کر بقدر ضرورت نمک اور کچری ڈالدیں بعدہ بلا پانی کے اس گھی میں گوشت ڈالکر دیگچی کا منھ

[*] یہ روٹی کی ترکیب اور اسکے بعد

ڈھک کراسکو ہلکی آنچ کے اوپر رکھدینا چاہیئے یہانتک کہ گوشت کی بوٹیوں کا پانی یعنی جو پانی قدرتی طور پر گوشت کے اندر ہوتا ہے بالکل خشک ہوجائے جسکی علامت یہ ہے کہ بوٹیوں کے اندر سے جھاگ اُٹھنے اور آبلے پڑنے موقوف ہوجائیں جب پانی بالکل خشک ہوجائے اور بوٹیاں بقدر ضرورت گل جائیں تو دیگچی میں سے گوشت کو نکال لینا چاہیئے پھر چھٹانک بھر گھی اور لیکر اسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر بقیہ موجود ہوگا ملا کر وہ سکھایا ہوا مصالحہ اسمیں بھون لینا چاہیئے جب مصالحہ آدھ بُھنا ہوجائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈالکر حسب معمول پکا لینا چاہیئے مگر اول سے اخیر تک کسی وقت بھی پانی بالکل نہ ڈالنا چاہیئے۔ پک جانیکے بعد اسمیں گرم مصالحہ بھی ڈالدیں اور فوراً اس گرم گرم گوشت کے برتن کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدیں ٹھنڈا ہونے سے قبل اور گرمیوں میں روزمرّہ اور جاڑوں میں دوسرے تیسرے روز روئی میں سے اس برتن کو نکال کر گوشت کو خوب گرم کر لیا کریں کہ پکنے کے قریب ہوجایا کرے اور گرم کرنے کے بعد ٹھنڈا نہ ہونے دیں بلکہ گرمی کی حالت میں ہی اسکو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدیا کریں۔ تو کل پاؤ بھر گوشت میں کل آدھ پاؤ گھی خرچ ہوا بس گوشت سے آدھا گھی خرچ ہوتا ہے بعد پک چکنے اور تیار ہوجانے کے گوشت کے اندر اگر گھی زیادہ معلوم ہو تو اس زیادہ گھی کو دوسرے برتن میں نکال کر دوبارہ کام میں لا سکتے ہیں۔

ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۱ جو ڈیڑھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ نمبر ۱) اس ترکیب سے پکائے ہوئے گوشت کو ڈیڑھ ماہ تک رکھکر تجربہ کر لیا گیا ہے شروع گرمیوں میں کہ خراب نہیں ہوا۔ مگر امید ہے کہ اس سے زائد عرصہ میں خراب نہ ہوگا جبکہ روزمرہ گرم کر لیا جایا کرے۔

(نوٹ نمبر ۲) اس ترکیب نمبر ۲ کی ضرورت ان صاحبوں کو ہے جو گوشت کی بوٹیوں کا خوب اچھی طرح گل جانا ضروری سمجھتے ہوں۔

ترکیب نمبر ۲ اول مثل ترکیب نمبر اول مصالحہ پیسکر سکھا لینا چاہیئے پھر مثل ترکیب نمبر (۱) پاؤ بھر گوشت کیلئے چھٹانک بھر گھی لیکر اور پیاز کو اسمیں بھونکر نمک اور کچری ڈالدیں بعدہ بلا پانی کے مثل ترکیب نمبر (۱) وہ گوشت اس گھی میں ڈالکر دیگچی کا منھ ڈھک کر ہلکی آنچ پر اتنا پکائیں کہ گوشت کی بوٹیوں کا قدرتی پانی بالکل خشک ہوجاوے جسکی علامت ترکیب (۱) میں عرض ہوئی ہے (اب اسکے بعد خاطر خواہ گلانے کی ترکیب ہے) کہ بعد ازاں اسی گوشت میں بقدر ضرورت پانی ڈالکر (مثلاً اتنا کہ گوشت کی بوٹیاں ڈوب جائیں پھر پکانا چاہیئے یہانتک کہ بوٹیاں خوب گل جائیں جب بوٹیاں خوب گل جائیں اور یہ ڈالا ہوا پانی قطعاً جل جائے اور بوٹیوں میں سے جھاگ اٹھنے اور آبلے پڑنے موقوف

ف یعنی لکھی جا چکی ہے ۱۲ منہ

ہوجائیں اور بوٹیاں بہ نسبت پہلے کے چھوٹی ہوجائیں (کیونکہ پانی سے بوٹی کسی قدر بڑھ جاتی ہے) تو دیگچی میں سے گوشت نکالکر مثل ترکیب نمبر (۱) اگر پاؤ بھر گوشت پکا رہے ہوں تو چھٹانک بھر گھی اور لیکر اسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر بقیہ موجود ہوگا ملاکر وہ سکھایا ہوا مصالحہ اسمیں بھون لینا چاہیئے۔ جب مصالحہ ادھ بھنا ہوجائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈالکر بلا پانی ڈالے ہوئے پھر پکانا چاہیے جب بقدر ضرورت پک چکے بعد تیاری گرم مصالحہ ڈالکر فوراً گرم گرم ہی اُس گوشت کو کسی ڈھکنے دار برتن میں بند کرکے روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدینا چاہیئے اور گرمیوں میں روزمرہ اور جاڑوں میں دوسرے دن گرم کرکے اسکو پھر اسی طرح روئی کے اندر رکھدینا چاہیئے۔

نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ بنانے کی ترکیب

سوجی یا میدہ میں خمیر ملاکر خوب گوندھا جاوے پھر کسی تختہ پر کوٹا جاوے پھر سانچے میں رکھکر تنور خوب گرم کرکے پھر اسکے اندر سے سب آگ اور راکھ نکالکر ان سانچوں کو اس کے اندر رکھکر تنور کا منھ بند کردیا جاوے جب وہ پک جاوے نکال لیا جاوے آگے تفصیل سمجھو۔

ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی

لونگ۔ الائچی خورد۔ جائفل۔ جاوتری۔ اندر جو۔ سمندر پھین۔ سمندر سوکھ۔ تال مکھانہ۔ پھول مکھانہ۔ کنول گٹہ۔ مونگے کی جڑ۔ پھول گلاب۔ ناگیسر۔ دارچینی۔ بیج کنگھی۔ مائیں خورد مائیں کلاں۔ چھوٹا بڑا گوکھرو۔ چوب چینی۔ کباب چینی سب چیزیں تین تین ماشہ۔ زعفران چھ ماشہ ان سب کو کوٹ چھانکر ایک شیشی میں کہ جسکی ڈاٹ بہت سخت ہو بھر کر باحتیاط رکھیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بھی ہر ہر دوا کا وزن ہوسکتا ہے اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک نہ ہوگا جب ضرورت ہو شیشی میں سے سفوف ڈیڑھ ماشہ لیکر سوا تولہ دہی میں ملاکر دو انگلیوں سے ایک منٹ پھینٹیں بعد اسکے گیہوں کا میدہ ایسے اندازے سے اسمیں ملائیں کہ بہت سخت نہ ہوجائے کان کی لو کی برابر اسمیں نرمی رہے یہی پہچان ہے پھر اسکو ہتھیلیوں سے گولہ بناکر ایک کپڑے میں رکھکر ایسی طرح گرہ دیں کہ وہ گولا ڈھیلا رہے پھر اسکو کسی کھونٹی پر ٹانگ دیں اسی طرح تین روز تک لٹکا رہنے دیں چوتھے روز اسکو اتار کر دیکھیں کہ اسکے اندر خمیر خوب پھولا ہوگا اس گولے کے اوپر جو پپڑی پڑ گئی اسکو اتار دیں اور اسکے اندر کا لیسدار خمیر نکال لیں پھر ایک چھٹانک دہی میں میدہ ملادیں اسقدر کہ سابق کے موافق ہوجائے یعنی کان کی لو کی طرح ملائم رہے اور وہی

خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے اسمیں ملاکر ہاتھ سے اس طرح ملادیں جیسے پینے کے تماکو کو مسلتے ہیں پھر اسکا بھی گولا بناکر
اسی کپڑے میں باندھکر چھ گھنٹہ تک لٹکاویں بعد چھ گھنٹہ کے پوٹلی اتار کر خمیر نکال لیں اور پھر اسی طرح اب آدھ پاؤ دہی
میں میدہ ملاکر اس خمیر کو ملادیں اور کپڑے میں رکھکر لٹکاویں چھ گھنٹہ تک اسی طرح لٹکارہے بعد چھ گھنٹے کے اتار لیا جاوے
اور اسی ترکیب سے خمیر نکال کر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملاکر لٹکاویں بعد چھ گھنٹہ کے اتار کر اسی طرح خمیر نکال لیں
یہ چوتھا مرتبہ ہے اس مرتبہ جو گولے پر پپڑی پڑتی ہے اسکو اگر نہ چھڑاویں تو کوئی حرج نہیں ہے پھر آدھ پاؤ دہی اسی
طرح میدہ ملاکر اس خمیر کو بھی ملاویں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب ملجائے تو باحتیاط کسی پٹاری وغیرہ میں رکھیں
بعد چار گھنٹے کے پٹاری سے نکال کر اگر خمیر کا رکھنا منظور ہو تو اس کے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال لیں اور
اسی طرح آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملاکر اس آدھی چھٹانک خمیر کو ملاویں اور اسی طرح لٹکاویں بعد چھ گھنٹہ کے
نکال کر اوپر کی ترکیب کے موافق اور میدہ ملادیویں اسی طرح برابر کرتی رہیں یہ خمیر تو بڑھتا رہیگا اور یہ آدھی چھٹانک
خمیر نکالکر جو خمیر بچا اسکی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکاویں پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ جو لٹکا ہوا خمیر
رکھا ہے اسمیں سے آدھی چھٹانک علیحدہ کرلیویں اور باقی کا نان پاؤ پکاویں اور خمیر کو اسی طرح بڑھاتی رہیں۔

ترکیب نان پاؤ پکانے کی

جس خمیر کی روٹی پکانے کو اوپر لکھا ہے اسکو آدھ سیر میدہ میں پانی سے گوندھیں جب گندھ جائے تب اسکے اوپر کپڑا
ڈھانک دیویں دو گھنٹے تک رکھا رہے اگر چار سیر یا پانچ سیر کے نان پاؤ پکانا ہو تو اتنا ہی میدہ اب اس خمیر میں ملاکر
گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملادیں تو بہتر ہے اور ڈیڑھ یا دو گھنٹہ تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب
گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکھنے سے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے
میں ذرا دقت ہے اسلئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جائے زیادہ ڈھیلا کریں پھر دو گھنٹے کے بعد اس گوندھے
ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اٹھاکر باقی پر زور سے دے ماریں اور ہتھیلی سے ملیں پھر اٹھاویں اور دے ماریں جب
خوب تار بندھ جاوے تو کسی میز یا تخت یا کٹھرے میں رکھ دیں بیس منٹ کے بعد جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے
اتنا ہی بڑا پیڑا تول تول کر اور خشکی میدہ یا تیل سے بنا بناکر رکھیں تاکہ ہاتھ میں نہ چمٹے اور چاہے سانچے میں رکھے
یا فقط ٹین کے چورس یعنی چوکھونٹے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جاوے تو تنور کو جلادے اور یہ تنور ایسا

ہونا چاہئے جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب پورے طور سے پیڑ اچھوڑ جاوے اسوقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال لیوے اور اگر پانی میں تھوڑا نمک اور دہی ملا کر تنور کے اندر چھڑکا دیں تو بہتر ہے اور پھر اوّل ایک پیڑا تنور میں رکھے اور منہ تنور کا بند کر دیوے اور دو تین منٹ ٹھہر جاوے اور دیکھے اگر اسکے اوپر رنگ آیا ہے تو اور سب پیڑے رکھ لیوے اور اگر دو تین منٹ میں وہ پیڑا جل جاوے تو پندرہ منٹ تک ٹھہر جاوے تاکہ اسکے موافق گرمی ہو جاوے اسوقت پھر ایک پیڑا رکھکر دیکھے اور اگر تاؤ بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھکر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھ دیں اور تنور کو کسی ڈھکنے وغیرہ سے بند کر دیں تاکہ بھاپ نکل جاوے اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں۔ جب رنگ سرخی مائل یعنی بادامی آجاوے تو فوراً اس کا ڈھکنا کھول کر روٹیوں کو نکال لیویں اور تنور جسقدر اب ٹھنڈا ہے ایسی ہی گرماہٹ میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں اگر نان خطائی یا میٹھے بسکٹ پہلے سے کچے بنا کر تیار رہے ہوں تو فوراً رکھ دیں اور منہ بند کر دیویں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دیکھ لیا کریں اور جب پک جاویں نکال لیویں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ تنور کے منہ پر رکھکر منہ بند کر دیں تاکہ گرماہٹ بنی رہے۔ یہ گرماہٹ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے اور اس کے بعد پھر تنور میں آگ جلانا پڑیگی اور اگر تنور نیا بناویں تو تین دن اسکو جلا جلا کر چھوڑ دیں تاکہ ٹھیک ہو جاوے اسکے بعد پھر روٹیاں پکاویں

ترکیب نان خطائی کی

گھی پاؤ سیر چینی یعنی شکر پاؤ سیر۔ دانہ الائچی خورد آدھ آنہ کے سمندر پھین تین ماشہ۔ میدا گیہوں کا پانچ چھٹانک اوّل گھی اور چینی اور دانہ الائچی کو ملا کر بیس منٹ تک ایک لگن میں ہاتھ سے پھینٹیں جیسے گلگلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے بعد بیس منٹ کے جب وہ خوب ہلکا ہو جائے اس وقت سمندر پھین پیس کر ملا دیں اور ہاتھ سے خوب پھینٹیں اور اوّل پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملا دیں اگر گیلا ہو تو بچا ہوا چھٹانک بھی چھوڑ دیں اس کی بھی نرمی مثل نرمہ گوش[1] کے ہونا چاہئے۔ پھر نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بر وقت تیاری نکال لیویں۔

ترکیب میٹھے بسکٹ کی

گھی ڈیڑھ پاؤ۔ شکر آدھ سیر سمندر پھین چھ ماشہ۔ دودھ پاؤ آنہ کا۔ میدہ گیہوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر اوّل گھی

[1] کان کی لو کو کہتے ہیں

اور شکر کو نان خطائی کی طرح خوب پھینٹیں اور ذرا ذرا دودھ چھوڑتے جاویں جب سب دودھ مل جاوے تو آدھ پاؤ پانی ایک ہی دفعہ چھوڑ دیں اور اس میں سمندر پھین کو بھی پیسکر ڈال دیں اس کے اوپر میدہ ڈال دیں اگر نرم زیادہ ہو جاوے تو اور میدہ ڈال دیں جب ٹھیک ہو جاوے تو روٹی کی طرح بیلن سے بیلے اور جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہے اتنی ہی بڑی ڈبیہ سے کاٹ کر تیار کریں اور ٹین کے پتر پر رکھکر تنور میں رکھیں جب پک جاوے تو نکال لیویں۔

ترکیب نمکین بسکٹ کی

گھی پاؤ سیر۔ شکر چھٹانک بھر۔ نمک سوا آٹھ ماشہ۔ میدہ گیہوں کا سیر بھر۔ اوّل گھی اور شکر اور نمک کو پیسکر ایک لگن میں پانچ منٹ تک خوب پھینٹیں۔ پھر میدہ بھی ملاکر خوب پھینٹیں جیسے پوریوں کا آٹا گوندھا جاتا ہے پھر جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہو اتنا بڑا بیلن سے بیل کر اسی طرح پتر رکھکر تنور میں رکھیں اور بعد تیاری نکال لیویں اس کو نان پاؤ کے پکانے سے پہلے پکانا چاہیئے کیونکہ اس کو تاؤ آگ کا زیادہ چاہیئے

آم کے اچار بنانے کی ترکیب

تازی کیریوں کو جو چوٹ سے محفوظ ہوں اسقدر چھیلیں کے سبزی نہ رہنے پاوے اور ان کو بیچ میں سے اس طرح تراشیں کہ پھانکیں جدا نہ ہونے پاویں پھر گٹھلی دور کرکے اس میں لہسن کے چھلے ہوئے جوئے اور سرخ مرچ اور سونف اور پودینہ اور ادرک اور کلونجی اور نمک مناسب انداز سے ملاکر بھر دیں اور کیری کا منہ بند کرکے ڈورے سے باندھ دیں آٹھ دس روز دہوپ دیکر عرق نعناع یا سرکہ میں چھوڑ کر ایک ہفتہ دہوپ دیکر استعمال میں لاویں اور اگر تیل میں ڈالنا ہو تو آم کو چھیلنے کی ضرورت نہیں نمک مصالحہ بھر کر سرسوں کے تیل میں چھوڑ دیں

چاشنی دار اچار بنانے کی ترکیب

آدھ سیر کشمش۔ آدہ سیر چھوارہ پاؤ بھر انجیر۔ آدہ پاؤ ادرک۔ آدہ پاؤ لہسن۔ ان سب مصالحہ کو تین سیر عرق نعناع میں چھوڑ کر ڈیڑھ سیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دہوپ دیکر استعمال میں لاویں۔

نمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب

مولی، گاجر، شلجم وغیرہ کا پوست دور کرکے قتلے تراش کر پانی میں جوش دیں بعد جوش آجانے کے پانی دور کرکے ہوا میں خشک کرلیں پھر سرسوں کا تیل اور خشک پسی ہوئی ہلدی اور سرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر

ضرورت اور پانی ملاکر ایک ہفتہ دہوپ دیکر کام میں لاویں۔

شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا

شلجم کے پانچ سیر قتلے پانی میں خفیف جوش دیکر خشک کر کے اس میں یہ چیزیں ملادی جاویں۔ آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سرخ یہ سب پیسی جاویں گی اور آدھ پاؤ لہسن اور پاؤ بھر ادرک یہ باریک باریک تراشی جاویں گی۔ جب قتلوں میں نرشی اور تیزی ہو جاوے گڑ یا شکر سفید کا قوام کر کے ان قتلوں پر چھوڑ دیا جاوے اور جب شیرہ کم ہو جاوے اور بنا کر ڈالدیں مدتوں رہتا ہے

نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب

مغز انبہ سیر بھر، سرکہ خواہ عرق نعناع سوا سیر۔ لہسن۔ سرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک۔ کلونجی۔ سولف۔ پودینہ خشک دو دو تولہ۔ لونگ۔ جائفل چار چار ماشہ۔ ادرک۔ نمک چھٹانک چھٹانک۔ شکر یا گڑ پاؤ بھر۔ پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پسوالو پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کرادو اور جسقدر سرکہ باقی رہ گیا ہو اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملاکر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جاوے استعمال میں لاؤ۔ اور اگر خوش رنگ بنانا منظور ہو تو ۲ تولہ ہلدی بھوبھل میں بھونی ہوئی پسوا کر آمیز کرادو

مربہ بنانے کی ترکیب

آم کا پوست جدا کر دو کہ سبزی کا نشان تک نہ رہنے پاوے۔ پھر بجلی نکلوائیں کانٹے یا سوئی وغیرہ سے گود دا گود دا کر چونہ اور پھٹکڑی کے نتھرے ہوئے پانی میں چھوڑ دوانے جاؤ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں ڈلواؤ اس کے بعد دھلوا کر خالص پانی میں جوش دلواؤ جب آدھ گلے ہو جاویں ہوا میں خشک کراؤ پھر کپڑیوں سے دو چند شکر خواہ قند کے قوام میں چھوڑ وا کر جوش دلواؤ اور جب قوام خوب گاڑھا ہو جاوے اور تار بندھ جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر زیادہ نفیس بنانا چاہو تو تیسرے چوتھے روز دوسرا قوام بدل دو یہی ترکیب سب مربوں کی ہے۔ پیٹھا سیب۔ آنولہ۔

نمک پانی کے آم کی ترکیب

ٹپکے کے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی آموں سے

اوپر تک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دہو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدل دیں اور ثابت مرچ اور نمک اس میں اس انداز سے ڈالیں کہ سو آموں پر پاؤ سیر نمک۔ آدھ پاؤ لہسن اور پندرہ روز کے بعد کھا دیں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہئے اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ پانی بدل کر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دیکر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے آموں کے منہ پر تھوڑا تھوڑا تیل ملکر اس پانی میں ڈال دیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اس وجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھیرتے ہیں۔

لیموں کے اچار کی ترکیب

پانچ سیر کاغذی لیموں لیکر انکو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی نکالکر ان کی چار چار پھاکیں کر کے ان میں گرم مصالحہ اور لاہوری نمک بھر دیں اتنے لیموؤں کیواسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاؤ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈال دیں۔ اور اوپر سے اور لیموؤں کا عرق نچوڑ دیں اور بعضے تین پانی بدلتے ہیں اور سیر پیچھے چھٹانک مصالحہ ڈال دیتے ہیں۔ اور اوپر سے کھٹے لیموؤں کا عرق نچوڑتے ہیں جسقدر زیادہ عرق نچوڑا جاوے گا زیادہ دنوں تک ٹھیرے گا اور بعضے سیر بھر نمک ڈالتے ہیں اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں۔ سونٹھ چھ ماشہ پیپل چھ ماشہ سمندر جھاگ چھ ماشہ سفید زیرہ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کے ساتھ کوٹی جاتی ہیں۔

کپڑا رنگنے کی ترکیبیں

سیاہ رنگ۔ قلعی چونہ کی آدھ سیر اور خالص نیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر سب کو خوب ملا کر کسی ناند میں بھر دے اور صبح اور شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اس کو ہلا دیا کریں کہ اس کا خمیر اٹھ کھڑا ہو اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلا دیا کرے کہ اس کی گرمی سے خمیر اٹھ کھڑا ہو اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اس میں رنگ کر جب خشک ہو جاوے۔ گائے کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دیکر اس پانی میں کپڑا بھگو دے تو خوب پختہ ہو جائے۔

زرد رنگ اول ہلدی خوب باریک پیسکر پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر دو تولہ سفید پھٹکڑی پیسکر پانی میں ملا دے اور کپڑے کو اس میں دہو کر خشک کر لے پھر آم کی چھال آدھ سیر لیکر تین پہر تک پانی میں جوش دے اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے اور پھر خشک کر لے۔

سنہرہ انبوہ رنگ۔ اول دھیلا بھر ہلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کر کے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلہ بھر گیرو پانی میں ملا کر اس میں رنگے پھر جو ناسپال کا پانی بچا ہوا رکھا ہے اس میں ڈوبا دے پھر دو پیسے بھر پھٹکری علیحدہ پانی ملا کر اسمیں کپڑے کو غوطہ دے پھر اسی پھٹکری کے پانی میں تھوڑا کلف چاول یا آٹے کا ڈال کر ہاتھ سے ہلا کر کپڑے کو چند بار اس میں غوطہ دے کر نکال لے۔

سنہرہ انبوہ کی دوسری ترکیب۔ ناسپال اور مجیٹھ دونوں برابر وزن لے کر دونوں کو نیم کوفتہ کر کے یعنی کچل کر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دیکر چھان لیں اوّل پھٹکری خوب باریک پیسکر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو تر کر کے خشک کر لیں پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

زمردی رنگ اوپر والی ترکیب سے اول پھٹکری کے پانی میں غوطہ دے کر خشک کر کے نیل کے پانی میں غوطہ دیں پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

دوسری ترکیب زمردی رنگ کی آم کی کوپل آدھ پاؤ لیکر آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر اس پانی کو رکھ لیں پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھ لیں پھر تیسرے پانی میں جوش دیں۔ اور پانی کو الگ رکھیں اوّل کپڑے کو پہلے پانی میں رنگ کر خشک کر لیں پھر دوسرے پانی میں رنگ کر خشک کر لیں پھر تیسرے پانی میں نو ماشہ پھٹکڑی ملا کر اس میں خوب ملکر دھو کر خشک کر لیں۔

طوسی رنگ ببول یعنی کیکر کی چھال پاؤ سیر اور کا کپھل چار تولہ نیم کوفتہ کر کے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دیں۔ اوّل پھٹکڑی دو تولہ جدا پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں غوطہ دیں پھر اس رنگ کے پانی میں غوطہ دیں۔ پھر اسی رنگ میں ایک تولہ کسیس ملا کر پھر غوطہ دیں مگر یہ کسیس رنگنے کا ہو۔

طوسی پختہ سرخی مائل خوشنما رنگ۔ اول آدھ پاؤ مجیٹھ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کو کچل کر رات کو چھ سیر پانی میں تر کر دیں۔ صبح مٹی کی ہانڈی میں کئی جوش دیکر چھان کر رکھ لیں پھر زردھڑ یعنی بڑی ہڑ اور ہلدی باریک پیسکر بہت سے پانی میں ڈالکر کپڑے کو ایسی طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کر لیں اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آملہ یعنی آٹھ تولہ ایک لوہے کی کڑاہی میں تھوڑے پانی میں ڈالکر دھوپ میں رکھدیں جب اس میں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہو جائے تو اسکو مجیٹھ اور مہندی کے رنگ میں ملا کر پھر کپڑا رنگیں۔

قاخنتی رنگ دو عدد مازو بڑے بڑے نیم کوفتہ کرکے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیسکر زیادہ پانی میں ملادیں اور کپڑے کو اس میں رنگ کر خشک ہونے دیں اس پانی کو پھینک کر برتن میں نیا پانی ڈال دیں چوتھائی آبخورہ کاٹ کا اس پانی میں ملاکر پھر رنگ دیں۔

کاٹ بنانے کی ترکیب۔ پندرہ سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آملہ اور بڑی ہڑ ڈالکر ایک ہفتہ تک رہنے دیں بعضے سوئیاں پکاکر اس کا پانی بھی اسمیں ملادیتے ہیں اور چھینپیوں کے یہاں سے بنا ہوا مل جائے تو بنانیکی ضرورت نہیں

کاہی سبز رنگ۔ اول ہلدی کو باریک پیسکر او رنجی کا پانی اسمیں ملاکر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں۔ پھر صابون کے پانی سے اس کو دہوکر ترش چھاچ میں پھٹکڑی پیسکر ملاکر اس میں کپڑے کو رنگ لیں۔

بادامی رنگ اول ہلکا سا گیرو دے لے پھر کپڑے کو خشک کرکے تن کو ہاون دستہ میں کوٹ کر اس کے چاول یعنی بیج لیکر پانی میں دو تین جوش دے اور کسی برتن میں اول تھوڑا پانی لیکر اس میں آدھا رنگ ملاکر کپڑے کو غوطہ دے اگر رنگ ہلکا آوے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈال دے

اردا رنگ پختہ۔ بتنگ شیریں اور تھوڑا چونہ پانی میں جوش کرکے صاف کرکے اس میں پھٹکری ڈالکر کپڑے کو غوطہ دیں اور بعضے بڑی ہڑ اور تھوڑا کسیس بھی پیسکر ملا دیتے ہیں۔

سرخ رنگ پختہ۔ بتنگ شیریں تین چھٹانک منگاکر کوٹ کر ریزہ ریزہ کرلے اور سیر بھر پانی میں خفیف سا جوش دیکر رات بھر تر رکھکر صبح کو پھر جوش دے جب آدھا پانی رہ جاوے اس کو صاف کرکے علیحدہ رکھ لے پہلے بڑی ہڑ ایک تولہ پیسکر پانی میں ملاکر اسمیں کپڑے کو غوطہ دیکر نچوڑکر خشک کرلے پھر سفید پھٹکڑی ایک تولہ پیسکر اس کے پانی میں کپڑے کو غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کرلے پھر بتنگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کرلے پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایک تولہ سفید پھٹکڑی پیسکر ہاتھ سے اتنا ہلادے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اٹھ جاوے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں تر رکھے اور نچوڑ کر خشک کرکے پھر بڑی ہڑ ایک تولہ پیسکر پانی میں ملاکر اس میں کپڑے کو غوطہ دیکر تھوڑی دیر اس میں رہنے دے پھر نچوڑ کر خشک کرے۔

پستئی رنگ اول کپڑے کو ہلدی کا رنگ دے پھر صابون کے پانی میں بھگو دے پھر کاغذی لیموں کا عرق پانی میں نچوڑ کر اس پانی میں غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کرے **دوسری ترکیب** اول چار ماشہ نیل پانی میں پیس کر

کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھٹکڑی پیسکر اسکے پانی میں شوب دیکر خشک کرلیں پھر چھ تولہ ہلدی پانی میں ملاکر اسمیں آنچ دیکر خشک کرلیں اور دوبارہ پھر پھٹکڑی کے پانی میں شوب دیں اور خشک کرلیں۔ پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دیکر اسمیں کپڑے کو آنچ دیکر خشک کرلیں **فیروزی رنگ** اول پتھر کے چونے میں کپڑے کو ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلہ تھوتھا پیسکر پانی میں ملاکر رنگ تیار رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا رنگ علیحدہ ایکر کپڑے کو رنگتے رہیں جب خواہش کے موافق رنگ چڑھ جاوے پھٹکڑی کے پانی میں شوب دیکر خشک کرلیں۔

چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ

آدھی چھٹانک۔ ایک چھٹانک۔ آدھ پاؤ۔ پاؤ سیر۔ آدھ سیر۔ تین پاؤ۔ ایک سیر۔ دو سیر ایک من اور اگر تین چھٹانک لکھنا ہو تو دیکھو کہ تین چھٹانک کیا چیز ہے۔ سو تم جانتی ہو کہ ایک آدھ پاؤ اور ایک چھٹانک ہے تو تم چھٹانک کی اور آدھ پاؤ کی نشانی ملاکر لکھدو اس طرح ۔۔۔ تین چھٹانک ہو جاوے گا اسی طرح اگر چھٹانک سیر بھر لکھنا ہو تو دیکھو کہ چھٹانک کم سیر کس کو کہتے ہیں سو ظاہر ہے کہ اسمیں ایک آدھ سیر ہے اور ایک پاؤ سیر ہے اور ایک آدھ پاؤ ہے اور ایک چھٹانک ہے اتنی چیزیں اس میں ہیں تو تم ان سب کی نشانیاں ملاکر آگے پیچھے لکھدو اس طرح ۔۔۔ بس یہ چھٹانک کم سیر ہو گیا اسی طرح جو کچھ تم کو لکھنا ہو اس کو پہلے سوچ لو کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں جتنی چیزیں اس میں معلوم ہوں سب کی نشانیاں لکھ کر اخیر میں (ما) بنادو۔ اور اتنا یاد رکھو کہ کئی نشانیاں جہاں لکھی جاویں گی۔ بڑی نشانی پہلے لکھیں گے اور چھوٹی چھوٹی چیز کی نشانی پیچھے لکھیں گے اور سیر اگر زیادہ لکھنے ہوں تو (ما) سے پہلے اتنا ہی ہندسہ بنادو اور ہندسے تم کو پہلے حصہ میں معلوم ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر دیکھ لو۔ مثلاً ہم کو دو سیر لکھنا تھا تو (ما) سے پہلے دو کا ہندسہ یعنی ۲ بنادیا جیسے تم اوپر لکھا ہوا دیکھ رہی ہو اور من سے آگے دو من کو (منوان) لکھتے ہیں اور اس سے آگے لکھنے کا قاعدہ آگے آتا ہے جس جگہ گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ لکھا جاوے گا وہاں دیکھ لو۔

چھدام سے دس ہزار روپئے تک لکھنے کا طریقہ

چھدام دھیلہ۔ پاؤ آنہ یعنی ایک پیسہ۔ آدھ آنہ۔ پون آنہ۔ ایک آنہ۔ سوا آنہ۔ ڈیڑھ آ۔ پونے دو آنے۔ دو آنے۔ تین آنہ۔ اسی طرح جتنے آنے لکھنے ہوں اتنا ہی ہندسہ لکھ کر اس کے آگے یہ (ا) نشانی کردو مثلاً تم کو بارہ آنے لکھنے ہوں تو اول بارہ کا ہندسہ لکھو اس طرح ۱۲ پھر اسکے آگے اس طرح کا بنادو (ا) تو دونوں سے ملکر یہ شکل بنجاویگی (۱۲ا)

لہ آدھ آنہ یعنی دو پیسے پون آنہ یعنی تین پیسے۔ سوا آنہ یعنی پانچ پیسے۔ ڈیڑھ آنہ یعنی چھ پیسے پونے دو آنہ یعنی سات پیسے۔

یہ بارہ آنہ ہوگئے اگر تم کو دو آنے یا ڈھائی آنے یا پونے تین آنے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس میں کے چیزیں ہیں جیسے اوپر کہ بیان میں سوچا تھا مثلاً پونے تین آنے میں سوچنے سے معلوم ہوا کہ ایک دو آنے ہیں اور ایک آدھ آنہ ہے اور ایک پاؤ آنہ ہے بس تم سب کی نشانیاں اس طرح لکھدو (۲؍۶) بس یہ پونے تین آنے ہوگئے اسی طرح جو چاہو لکھدو روپئے سے کم تو اس طرح ہندسہ بنا کر لکھیں گے مثلاً پونے سولہ آنے کو اسی طرح لکھیں گے (۱۵؍۱) اور جب پورا روپیہ ہوجاوے تو اور شکل شروع ہوگی اس طرح ایک روپیہ۔ دو روپئے۔ تین روپئے۔ چار روپئے۔ پانچ روپئے۔ چھ روپے سات روپے۔ آٹھ روپئے۔ نو روپئے۔ دس روپئے۔ گیارہ روپئے۔ بارہ روپئے۔ تیرہ روپئے۔ چودہ روپئے۔ پندرہ روپئے۔ سولہ روپئے۔ سترہ روپئے۔ اٹھارہ روپئے۔ انیس روپئے۔ بیس روپئے۔ تیس روپئے۔ چالیس روپئے پچاس روپئے۔ ساٹھ روپئے۔ ستر روپئے۔ اسی روپئے۔ نوئے روپئے۔ سو روپئے۔

اب یاد رکھو کہ اگر تم کو درمیان کی گنتی کے روپئے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس گنتی میں کیا کیا چیزیں ہیں۔ مثلاً ہم کو اکیس لکھنا ہے تو اکیس کہتے ہیں ایک اور بیس کو تو تم یوں کرو کہ ایک کے واسطے تو وہ نشانی لکھو جو گیارہ میں دس کی رقم سے پہلے لکھی ہے یعنی (لہ) اور بیس کے واسطے بیس کی نشانی آگے لکھدو۔ دونوں سے ملکر یہ شکل بنجاوے گی (لہ عہ) یہ اکیس ہوگئے اسی طرح بائیس میں سوچنے سے دو اور بیس معلوم ہوئے تو دو کے واسطے وہ نشانی لکھو جو بارہ کی رقم میں دس کی رقم سے نیچے لکھی ہے یعنی (ــ) اور اس کے اوپر بیس کی نشانی لکھدو دونوں سے مل کر یہ شکل ہوجاویگی (ــعہ) یہ بائیس ہوگئے اسی طرح تین کیلیے وہ رقم لکھو جو تیرہ میں دس کی رقم کے نیچے لکھی ہے یعنی (ــ) اور چار کے لئے چودہ والی رقم لکھو یعنی (للعہ) اور پانچ کے لیئے پندرہ والی یعنی (ــ) اور چھ کیلیئے سولہ والی یعنی (ــ) اور سات کیلیئے سترہ والی یعنی (ــ) اور آٹھ کے لیئے اٹھارہ والی یعنی (ــ) اور نو کیلیئے انیس والی یعنی (لعہ) اور ان کے اوپر بیس کی یا تیس کی یا جونسی گنتی ہو اس کی رقم کو لکھدو مثلاً ہمکو چھپن لکھنا منظور ہے تو چھپن کو سوچو کہ کس کو کہتے ہیں چھ اور پچاس کو کہتے ہیں تو تم یوں کرو کہ سولہ کی رقم میں دیکھو کہ دس کی رقم کے نیچے کیسی نشانی بنی ہے تو وہ نشانی یہ پائی گئی (ــ) اس کو اول لکھ لو پھر دیکھو پچاس کی رقم کس طرح لکھی جاتی ہے۔ تو اس کی یہ صورت ملی (ــ) اس پچاس کی رقم کو اس پہلے رقم کے اوپر لکھدو یہ شکل بنجاویگی (ــ) یہ قاعدہ ہم نے بتلادیا ہے اب تم اس قاعدے کے رو سے ننانوے تک سب رقمیں سوچ سوچ کر لکھو اور استاد یا استانی

کو دکھلا دو۔ دو سو روپے۔ تین سو روپے۔ چار سو روپے۔ پانچسو روپے۔ چھ سو روپے۔ سات سو روپے۔ آٹھ سو روپے نو سو روپے۔ ایک ہزار روپے۔ دو ہزار روپے۔ تین ہزار روپے۔ چار ہزار روپے۔ پانچ ہزار روپے۔ چھ ہزار روپے سات ہزار روپے۔ آٹھ ہزار روپے۔ نو ہزار روپے۔ دس ہزار روپے۔

اور اگر روپے اتنے لکھنے ہوں کہ اس میں ہزار بھی اور سو بھی ہے اور اس سے کچھ کم بھی ہے تو سب کی رقمیں آگے پیچھے اوپر نیچے لکھیں گے اس طرح کہ ہزار کی رقم پہلے لکھیں گے اسکے اوپر سو کی رقم اسکے آگے سو سے کم کی رقم مثلاً ہم کو پانچہزار آٹھ سو ننانوے روپے لکھنے ہیں تو اس طرح لکھیں گے ۔۔۔ اور جو کچھ آنے بھی ہوں تو ان کو ان سب کے نیچے لکھیں گے مثلاً ان روپیوں کے ساتھ پونے چودہ آنے بھی ہیں تو ۱۳۱ اس اوپر کی رقم کے نیچے لکھ دینگے اور جو کوئی دھیلا چھدام بھی ہو تو ان آنوں کے بعد اسکو لکھ دینگے مثلاً اس طرح ۱۳۱ ۲ دام یہ پونے چودہ آنے اور ایک دھیلا ہو گیا۔

گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ

گز کو درعہ کہتے ہیں اور اسی طرح لکھتے ہیں اگر ایک گز لکھنا ہو تو فقط درعہ لکھیں گے اور دو گز کو درعان لکھتے ہیں اور تین گز یا زیادہ لکھنا ہو تو اوپر جو رقمیں روپیوں کی لکھی جا چکی ہیں وہی رقمیں لکھکر اسکے آگے لفظ درعہ لکھ دیتے ہیں مثلاً تین گز لکھنا ہو تو اس طرح لکھیں گے (۔۔ درعہ) اور چار گز اس طرح لکھیں گے (۔۔ درعہ) اسی طرح جتنے چاہو لکھتی چلی جاؤ مگر یہ یاد رکھو کہ بعضی رقموں کا جو پچھلا سرا گول مڑا ہوا ہوتا ہے وہ فقط روپیوں کے لکھنے میں ہے اور گزوں کے لکھنے میں وہ سرا نہیں موڑا جاتا۔ مثلاً اگر دس گز لکھنا ہو تو یوں لکھینگے (۔۔ درعہ) اور اگر کچھ گرہ بھی لکھنا ہو تو گز کی رقم کے نیچے اتنا ہندسہ لکھکر گرہ کا لفظ لکھ دیتے ہیں مثلاً دس گز کے ساتھ آٹھ گرہ ہوں تو یوں لکھینگے (۔۔ درعہ گرہ) اسی طرح من کے لکھنے کا قاعدہ ہے مثلاً چار من کو اس طرح لکھیں گے (۔۔ من) اور دس من کو اس طرح لکھیں گے ۔۔ اس میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ جن رقموں کا سرا گول مڑا ہوا تھا اس کو سیدھا نہیں لکھتے بلکہ اوپر کو اٹھا دیتے ہیں۔

تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ

اس میں کوئی بکھیڑا نہیں جتنے تولہ۔ ماشے ہوں اوّل ہندسہ لکھو پھر تولہ ماشہ یا رتی کا لفظ لکھ دو اور جو کئی چیزیں ہوں سب لکھ دو مثلاً چار تولہ اور چھ ماشہ اور تین رتی لکھنا ہو تو یوں لکھ دو ۴ تولہ ۶ ماشہ ۳ رتی۔

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کئی چیزیں خریدیں کوئی روپیہ کو۔ کوئی آنوں کو۔ کوئی پیسوں کو۔ تو اب ہم کو سب کا جوڑ کر دیکھنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا۔ یا گھر میں اناج کئی دفعہ آیا ہے۔ کبھی من۔ کبھی سیروں۔ کبھی آدھ سیر پاؤ سیر۔ یا سُنار نے کئی چیزیں سونے کی بنائیں۔ کوئی تولوں کی ہے کوئی ماشوں اور کوئی رتیوں کی تو اب سب سونا اسکا کتنا ہوا۔ ان چیزوں کے جوڑنیکی حساب میں ضرورت پڑتی ہے سو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اول سب رقمیں روپے آنے یا سب وزن سیر چھٹانک یا تولے ماشے ہر چیز کیساتھ لکھدو پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹی رقم یا سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنے جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن ملکر اس بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن ملکر اس بڑی رقم یا بڑے وزن کی گنتی میں پوری پوری چلی گئی یا نہیں اگر چلی گئی تو اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ دو اور اگر نہیں گئی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کسر کو لکھ لو اور جتنا بڑے وزن کی گنتی میں پورا ہو گیا اس کو پھر بڑی رقم یا بڑے وزن کیساتھ ملاکر اسی طرح جوڑو پھر ان سب کو جوڑ کر دیکھو کہ یہ اپنے سے بڑی رقم یا بڑے وزن میں پورا گنتی میں آگیا یا نہیں اگر پورا گنتی میں آگیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے کیساتھ لکھدو اور جتنا بچا اسکو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو۔ اسی طرح اخیر تک حساب ختم کر دو اور لکھدو جو سب سے اخیر لکھا ہوا ہوگا وہ سارا ملکر جتنا ہوا اسکو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی ململ عہ۔ لٹھا ۸ر۔ شالباف ۱۲/۱ر۔ چین ر۔ بٹن۔ ر

اب ان کا جوڑنا چاہا سب سے چھوٹی رقم۔ ر کی ہے اور یہ دو جگہ آئی ہے دونوں جگہ جوڑا تو ۰ر ہو گیا پھر ۸ر بھی اسمیں دو جگہ میں اس ۰ر کو ان دونوں کے ساتھ جوڑا ڈیڑھ آنہ ہو گیا تو اس کا ایک آنہ تو اور آنوں کی گنتی میں جاسکتا ہے کسر رہی ۸ر کی تو اسکو پہلے لکھدیا اس طرح ۰ر اور وہ جو آنہ حاصل ہوا تھا اسکو اور آنوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ہیں ایک جگہ ۸ر اور ایک جگہ ۱۲/۱ر اس ایک آنہ کو ان کے ساتھ ملاکر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے نو آنے ہوئے اور نو آنے اور بارہ آنے اکیس آنے ہوئے اکیس آنوں میں ایک روپیہ اور پانچ آنے ہیں تو پانچ آنے کو تو اس ۰ر کے ساتھ لکھدیا اس طرح (۵۰ر) آگے ایک روپیہ رہا اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ ایک جگہ ہے

اِس روپے کو اُس روپے کے ساتھ جوڑلیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی رقم کو اس ۵۔ر کے ساتھ لکھدیا اس طرح (عہ ۵۔ر) وہ سب دام ملکر اتنے ہوئے تو یوں کہیں گے کہ سب کپڑوں کی قیمت کی میزان عہ ۵۔ر ہوئی اور حساب کے ختم پر لفظ میزان لکھکر اس رقم کو لکھا بھی کرتے ہیں اس طرح میزان عہ ۵۔ر۔ اسی طرح اور وزنوں کو سوچ سمجھکر لکھو اور لکھکر استاد کو دکھلا دو۔

رُوزمرّہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو بھول ہو جاتی ہے پھر کبھی خاوند اعتبار نہیں کرتا۔ کبھی سوچ سوچ کر بتلانے سے خواہ مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ بتلایا تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکروں چاکروں پر بھی دباؤ رہتا ہے وہ کچھ لیکر مکر نہیں سکتے یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گھی فلانے دن آیا تھا اور چھٹانک روز کا خرچ ہے تو سیر بھر گھی سولہ دن ہونا چاہئے تھا آٹھ دن میں کیوں ختم ہوگیا۔ ماما یہ نہیں کہہ سکتی کہ بیوی تمکو یاد نہیں رہا سولہ روز ہوئے جب آیا تھا تمکو ہمیشہ اپنے ذمے لازم سمجھنا چاہیے کہ جو رقم ملے اسکو بھی لکھ لیا کرو اور جہاں خرچ ہو اسکو بھی ساتھ ساتھ لکھ لیا کرو دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اسمیں اکثر بھول چوک ہو جاتی ہے۔ لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی۔ مثلاً تمہارے پاس دس روپے تھے تمنے چھ اُٹھائے مگر یاد رہے پانچ اب چار ہی روپے رہ گئے اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں ایک روپیہ کہیں دیکر بھول گئیں اور سب پر چوری لگاتی پھرتی ہیں کہ ذالی نے اٹھالیا ہوگا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو کپڑے دو تو لکھکر قلعی کو برتن دو تو لکھکر کسی کو مزدوری دو تو لکھکر کوئی چیز منگاؤ تو لکھکر اور جو تمکو ملے اسکو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے کا قاعدہ بتلاتے ہیں۔ ایک ایک ہفتہ کا حساب بنالیا کرو چاہے ایک ایک مہینے کا یہ تمکو اختیار ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تمکو ایک ایک مہینے کا حساب لکھنا منظور ہے اور رمضان سے شروع کرنا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنالو اور جس ورق سے لکھنا ہو اسکے شروع پر اول یہ عبارت لکھو (حساب آمد و خرچ بابتہ ماہ رمضان) پھر اس عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو

جمع ————————————————————————

پھر اسکے نیچے دو لکیریں کھینچکر ایک لکیر کے سرے پر لفظ بقایا اور دوسری لکیر کے سرے پر لفظ حال لکھو اس طرح

بقایا ——————————

حال ——————————

اور بقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھدو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا زیادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تو تاریخوار لکھتی رہو اس طرح

بقایا ——————————
عـہ ہر

حال ——————————

یکم رمضان از منشی صاحب عـہ ۲ فروخت غلہ عـہ ۱۰ وصول قرضہ از بھائی صاحبہ للعہ
اب اس کے بہت نیچے لفظ وجوہ ایک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح

وجوہ ——————————

اور اس کے بعد ذرا سی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اُٹھے اسکو تاریخوار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح یکم رمضان چاول ۔ ۱۱ گھی ۔ ۲ شکر سفید ۔ ۱۱ دودھ والا ۔ ۳ گرم مصالحہ ۔ ۴ مسجد میں تیل ۔ ۵ طالب علموں کو افطاری وسحری کے لئے ۔ اسی طرح مہینے بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جاوے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر کے طریقہ کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجوہ کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً ان رقموں کو جوڑا تو عـہ ہوئے انکو اس لکیر کے نیچے اسطرح لکھو

وجوہ ——————————
عـہ

پھر یوں کرو کہ حال کی لکیر کے نیچے جتنی رقمیں ہیں ان سب کو جوڑ کر اس حال کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً اس جگہ کی رقموں کو جوڑا للعہ ہوئے اس کو اس کے نیچے اس طرح لکھ دیا ۔ حال للعہ

پھر یوں کرو کہ اس حال کی جوڑی ہوئی رقم کو بقایا کی لکیر کی رقم کیساتھ جوڑ کر جمع کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً اس للعہ کے ساتھ عـہ کو جوڑا للعہ ہوئے اس کو اس طرح لکھا ۔

جمع ——————————

للعہ

اب اس رقم کو وجوہ کی رقم سے دیکھ لو کہ دونوں برابر ہیں یا جمع کی رقم زیادہ ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے یا جمع کی رقم کم ہو

اور وجوہ کی زیادہ اگر دونوں برابر ہوں تو حساب جہاں لکھا ہوا ختم ہے اس جگہ لفظ تتمہ کو لکیر کی صورت میں لکھدو اس طرح تتمہ۔ اور اس کے نیچے بالخیر کا لفظ لکھدو مطلب یہ کہ کچھ نہیں بچا اور اگر جمع کی رقم بڑی ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ روپیہ بچا ہے تو اس تتمہ کی لکیر کے نیچے وہ بچی ہوئی رقم لکھدو مثلاً اوپر کی مثال میں جمع کی رقم للعہ ۳۳ تھی اور وجوہ کی رقم عہ ۲ر تھی تو ۱۲ ۱۵ر بچے اس کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو تتمہ ۱۵ر ــــ اور اگر جمع کی رقم کم ہو اور وجوہ کی رقم زیادہ ہو تو بجائے تتمہ کے لفظ فاضل لکھکر جتنی رقم زیادہ ہو وہ اس لفظ کے نیچے لکھدو اسکا مطلب یہ ہے کہ اس مہینہ میں اس قدر خرچ آمدنی سے زیادہ ہوا ہے ہم اس مثال کی الگ الگ تبلائی باتوں کو اکٹھا لکھکر بتلائے دیتے ہیں۔

جمع ــ

للعہ ۳۳

۲ر

بقایا ــ

عہ ۵ر

حال ــ

للعہ

یکم رمضان از منشی صاحب ۶ر فروخت غلہ ۱۰ر وصول از بھائی صاحب۔

یکم رمضان چاول۔ گھی۔ ۲ر شکر سفید۔ دودھ والا۔ ۳ر گرم مصالحہ۔ ۴ر مسجد میں تیل۔ ۵ر طالب علموں کو افطاری و سحری کے لئے۔

تتمہ

۱۵ر

۱۲ر

اب اتنی بات کی اور یاد رکھو کہ جب تتمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہو گئی اگر جمع کی رقم کی برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم زیادہ ہو جاوے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچ کر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھ لو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوئی یا نہیں جب برابر آجاوے تو حساب کو صحیح سمجھو۔ دیکھو اوپر کی مثال میں ۱۵ر اور عہ کو جوڑ کر دیکھا تو للعہ ہوئے معلوم ہوا حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل کی رقم کو جمع کی رقم کیساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جائے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو

تھوڑے سے گُروں کا بیان

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گُر کہتے ہیں ان سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے سے گُر لکھے دیتے ہیں جنکی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ پہلا گُر۔ ایک من چیز جتنے روپیوں کی ہوگی اتنے آنوں کی ڈھائی سیر ہوگی مثلاً ایک من چاول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ڈھائی سیر ہوئے۔ دوسرا گُر۔ ایک روپیہ کی جے سیر چیز آویگی چالیس روپیہ کی اتنے من آویگی مثلاً ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی ہوا تو چالیس روپیہ کا ڈیڑھ من ہوگا۔

تیسرا گُر۔ ایک روپیہ کی جے سیر چیز آویگی ایک آنہ کی اتنی چھٹانک ہوگی مثلاً ایک روپیہ کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنہ کے بیس چھٹانک آویں گے یعنی سوا سیر۔ چوتھا گُر۔ ایک روپیہ کے جے دھڑی یعنی جے پنسیری کوئی چیز آویگی تو آٹھ روپیہ کی اتنے من ہوگی مثلاً ایک روپیہ کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپیہ کے چار من آویں گے۔ پانچواں گُر۔ ایک روپیہ کا جے گز کپڑا ہوگا ایک آنہ کا اتنی گرہ ہوگا۔ مثلاً ایک روپیہ کا چار گز لٹھا ہوا تو ایک آنہ کا چار گرہ ہوگا۔ یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھدی ہیں جو عورتوں کے لئے بہت ہیں زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آتیں۔

بعضے لفظوں کے معنے جو ہر وقت بولے جاتے ہیں

مہینوں کے عربی اور اُردو نام

محرم ۱	صفر ۲	ربیع الاول ۳	ربیع الثانی ۴	جمادی الاولیٰ ۵	جمادی الاخرےٰ ۶
داھا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میرانجی	شاہ مدار	خواجہ جی
رجب ۷	شعبان ۸	رمضان ۹	شوال ۱۰	ذی قعدہ ۱۱	ذی الحجہ ۱۲
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقر عید

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

پھاگن ۱۔ چیت ۲۔ بیساکھ ۳۔ جیٹھ ۴۔ یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں اور اساڑھ ۱۔ ساون ۲۔ بھادوں ۳۔ کنوار ۴ جسکو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کاتک ۱۔ اگہن ۲ جسکو منگسر بھی کہتے ہیں۔ پوس ۳ جسکو پوہ بھی کہتے ہیں

ماگھ جسکو ماہ بھی کہتے ہیں۔ یہ چار مہینے جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اسکو مہاوٹ کہتے ہیں اور یاد رکھو کہ تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اس کو لوند کا مہینہ کہتے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور اساڑھی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چاول اور نہا اناج پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور ساونی کہلاتی ہے۔

رُخوں کے نام

جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اسکو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہو وہ مغرب کہلاتا ہے اور پچھم اور پچھاں بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منھ کر کے کھڑی ہو تو تمہارے داہنے ہاتھ کا رُخ جنوب اور دکھن کہلاتا ہو۔ اور بائیں ہاتھ کا رُخ شمال اور اُتر اور پہاڑ کہلاتا ہے۔ اور قطب تارہ ادھر ہی دکھلائی دیتا ہے،

بعض غلط لفظوں کی درستی

ہم اوپر غلط لفظ لکھیں گے اور ان کے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے۔ بولنے میں اُن کا خوب خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے ؛

غلط	نخالص	نامکروہ	منجش	نامحروم	مہجت	چکّو	چھدّر	امام جستہ
صحیح	خالص	مکروہ	منضبح	محرم	مسجد	چاقو	چادر	ہاون دستہ
غلط	نُخسہ	رواب	تان تشنہ	لغام	جلدان	داوئت	دیوال	نپاک
صحیح	نسخہ	رعب	طعن و تشنیع	لگام	جزدان	داوات	دیوار	ناپاک
غلط	تاڑی بجانا	پھاٹ کروانا	جھنگ یعنی بیل کا گھنٹے	طوفان	نول یعنی شادی کی خبر		ہین میخ یعنی جھگڑا فساد	
صحیح	تالی بجانا	پھوٹ کروانا	زنگ	طوفان	نوید		مین میکھ	

ڈاک خانے کے کچھ قاعدے

لکھے پڑھے آدمیوں کو ان سے کام پڑتا ہے ؛

خط کا قاعدہ (۱) تین پیسے کو جو پوسٹ کارڈ ملتا ہے اگر وہ بھیجنا ہو تو پتہ کی طرف دائیں آدھے حصے میں صرف جس کے پاس جاتا ہے اس کا نام اور پتہ لکھو بعضے لکھ دیتے ہیں جواب طلب ضروری یا بسم اللہ یا

۱۲ ڈاکخانہ کے قواعد کی ترمیم کیوجہ سے آجکل لفافہ ایک آنہ میں جا سکتا ہے بشرطیکہ وزن ۶ ماشہ سے زائد نہ ہو ۱۲

اس کے حروف یا ماشاء اللہ وبعونہ وغیرہ یا اور کچھ لکھدیتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے یعنی جس کے پاس جاتا ہے اسکو بیرنگ کا ڈیڑھ آنہ دینا پڑتا ہے اور باقی نصف حصّے میں جو چاہو سو لکھو اسی حصّے میں اپنا نام و پتہ و تاریخ لکھدو۔ (۲) پانے والے کا پتہ صاف اور پورا لکھنا چاہیے اگر چھوٹے قصبہ میں بھیجنا ہے تو ضلع کا نام بھی ضرور لکھدو اور اگر بڑے شہر میں بھیجنا ہے تو محلہ کا نام اور مکان کا نمبر بھی لکھدو (۳) اگر ایک آنہ والا لفافہ بھیجتی ہو تو اس میں اس قسم کی باتیں جو قاعدہ نمبر (۱) میں بیان ہوئیں لکھنے کا ڈر نہیں لیکن ساری جگہ مت چیت دو کیونکہ ڈاک خانہ والوں کو انگریزی لکھنا پڑتی ہے وہ کہاں لکھیں گے البتہ لفافہ کی پشت پر بھی اپنا مضمون لکھ سکتی ہو (۴) اگر پوسٹ کارڈ کی برابر لمبا چوڑا موٹا و چکنا کاغذ کاٹ کر اس پر تین پیسے کا ٹکٹ لگاؤ وہ بھی پوسٹ کارڈ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو اس کو ڈاکخانہ والے پانیوالے کے پاس نہیں بھیجینگے بلکہ لاوارثی خطوں کے دفتر میں بھیجدیں گے اور اس دفتر والے اسکو پھاڑ کر پھینکدیں گے اور اگر پوسٹ کارڈ سے زیادہ یا کم لمبا چوڑا موٹا و چکنا کاغذ ہوگا تو وہ کارڈ بیرنگ کر دیا جاویگا اس کو پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کہتے ہیں۔ ایسے کارڈ پر بھی پتہ کی طرف نصف بائیں حصّے میں خط کا مضمون لکھ سکتی ہیں مگر اس کا خیال رہے کہ نصف دایاں حصہ پتہ لکھنے اور ڈاکخانہ کی مُہر وغیرہ کے لئے چھوٹا رہے اور اگر دائیں حصہ میں خط کا مطلب اور بائیں حصہ میں پتہ لکھوگی تو وہ بیرنگ ہو جاویگا اور اگر سادے لفافہ پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دو تو وہ بھی ایک آنہ والا لفافہ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو دو آنہ کا بیرنگ ہو جاتا ہے مگر لفافہ کو گوند وغیرہ سے چپکا دو اگر نہ چپکاؤگی تو ڈاک خانہ والے اسکو لاوارثی خطوط کے دفتر میں بھیجدیں گے۔ اگر ٹکٹ نہ ہو تو پوسٹ کارڈ کی تصویر دو پیسے کے ٹکٹ کی جگہ اور سرکاری لفافہ کی تصویر ایک آنہ کے ٹکٹ کی جگہ مت لگاؤ اور اگر لگادوگی تو وہ لفافہ بیرنگ ہو جاویگا پہلے اسکی اجازت ہوگئی تھی اب ممانعت ہے (۵) کارڈ یا لفافہ کو ایسی طرح مت دھوؤ کہ ٹکٹ میلا ہو جائے اور بہت مَلا ہوا ٹکٹ بھی مت لگاؤ جس سے شبہ ہو اور ٹکٹ پر اپنا نام نہ لکھو نہ کسی طرح کی لکیر کھینچو ٹکٹ کو بالکل سادہ رہنے دو نہیں تو ٹکٹ بیکار ہو کر خط بیرنگ ہو جاویگا (۶) بعضے آدمی ایک کارڈ کیساتھ دوسرا کارڈ سی کر بھیجتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے اگر جواب کے لئے کارڈ بھیجنا ہو تو ڈیڑھ آنہ کو جڑا ہوا کارڈ آتا ہے وہ منگا لیا کرو (۷) لفافہ میں خط رکھکر ایک چھوٹی سی ترازو نرزہ کہتے ہیں بنالو اس میں رکھکر دوسری طرف پانچ پیسے ڈبل رکھکر یا اڑھائی روپیہ کلدار رکھکر تول لیا کرو اگر پانچ پیسے سے زائد نہ ہو تو۔

بڑھ گیا تو دو تولہ تک دو پیسے کا ٹکٹ اور لگاؤ خلاصہ یہ کہ ہر زائد تولہ یا اس کے جز پر دو پیسے لگیں گے۔ اور اگر بے ٹکٹ
بھیجو گی تو بیرنگ ہو جاویگا اور حساب سے جتنے ٹکٹ یہاں لگتے اس سے دُونے دام اس کو دینے پڑیں گے
جس کے پاس یہ خط جاویگا اگر پانیوالا بیرنگ خط لینے سے انکار کرے تو وہ خط تمکو واپس کر دیا جاویگا اور تم کو ہی
اس بیرنگ کا محصول دینا ہوگا اور اگر تم بھی خط لینے سے انکار کروگی تو تمہارے تمام خطوط سوائے سرکاری خطوط
کے ڈاک خانہ کے قاعدے کے مطابق ڈاک خانہ ہی میں روک لئے جاویں گے اور جب تک تم محصول نہ دوگی
اس وقت تک تم کو تقسیم نہیں کیے جائیں گے (۸) ایک لفافہ میں کئی خط بند کر دینا کہ جسکے پاس خط جاتا ہو وہ انکو تقسیم کرے یا پھر پوسٹ کر دے ڈاکخانہ
کے قاعدہ کے خلاف ہے اسلئے شرع سے بھی منع ہے البتہ اس شخص کے خط میں دوسرے کو بھی دو چار سطریں لکھ
دیں تو کچھ ڈر نہیں (۹) خط یا پولندے پر جتنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں اگر اس سے کم کے لگے ہیں تو جتنے کی
کمی ہے اس کا دُوگنا اس شخص سے لیا جاویگا جس کے پاس وہ بھیجا گیا ہے۔

پولندے کا قاعدہ

(۱) کوئی کتاب یا اخبار یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن کا مضمون خط کے طور پر
نہ ہو اگر ایسے طور سے کاغذ میں لپیٹ کر بند کر دو کہ ڈاکخانہ والے بسہولت کھول کر بند کر سکیں اسکو پولندہ یا
پیکٹ کہتے ہیں اسکا محصول پہلے اڑھائی تولہ پر دو پیسے پھر ہر اڑھائی تولہ یا اسکے جز پر ایک پیسہ کا ٹکٹ بڑھاتی جاؤ
(۲) پولندے میں خط رکھنے کی ممانعت ہے (۳) پولندے میں نوٹ۔ ہنڈی۔ اسٹامپ۔ چک۔ بل۔ یا بنک کا
نوٹ یا دیگر کاغذات جن سے روپیہ مل سکتا ہو بھیجنا منع ہے (۴) پولندہ دو فٹ لمبا۔ ایک فٹ چوڑا اور ایک فٹ
اونچے سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے اور اگر پولندہ گول بنایا جاوے تو تیس انچ طول اور چار انچ قطر سے زائد نہ ہو۔
(۵) اگر یہاں ٹکٹ نہ لگاؤ گی تو بیرنگ ہو جاویگا اور جتنے کے ٹکٹ یہاں حساب سے لگتے اس سے دونا محصول
وہاں اسکو دینا پڑیگا جسکے نام جاتا ہو اور اگر وہ نہ لے تو اس بھیجنے والے سے وہی دونا محصول لیا جاویگا۔

رجسٹری کا قاعدہ

(۱) اگر خط یا پولندہ یا پارسل کی زیادہ حفاظت چاہو تو اس کی رجسٹری کر دو یعنے
جتنے ٹکٹ محصول کے حساب سے لگاتے ہیں تین آنے کے اور لگاؤ اور لیجانیوالا ڈاک منشی سے کہے کہ اس کی
رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید ملیگی اس کو حفاظت سے رکھو (۲) اور اگر تم یوں چاہو کہ جس کے نام تم بھیجتی
ہیں اسکے ہاتھ کی دستخطی رسید بھی آجاوے تاکہ وہ انکار نہ کر سکے کہ ہمارے پاس خط یا پارسل وغیرہ نہیں پہنچا تو ایک آنہ

کا ٹکٹ اور لگاؤ اور ڈاک منشی سے یہ کہا جائے کہ یہ جوابی رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید تو معمولی ملیگی اور
جب وہ چیز وہاں پہنچیگی ڈاک والے ایک پرچہ اس شخص کے دستخط کرا کر وہ پرچہ تمہارے پاس پہنچا دیں گے۔
(۳) اگر کسی خط میں چک۔ بل ہنڈی ٹکٹ یا اسٹامپ ہو اسکی رجسٹری حفاظت کی وجہ سے کرانی ضروری
ہے بلا رجسٹری ضائع ہونے پر ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں۔

بیمہ کا قاعدہ (۱) اگر تم کو کوئی قیمتی چیز بھیجنی ہو مثلاً نوٹ۔ سونا۔ چاندی وغیرہ تو اسکا بیمہ کرا دو اسکا قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کا بیمہ کرانا ہو اس پر ایک ایک انچہ کے فاصلہ پر عمدہ قسم کی لاکھ کی مہر کرو مہر پر کسی شخص کا نام کھدا ہونا چاہیے پھول یا سکہ یا بٹن کی مہر نہیں کرنا چاہیے اور اس پر پانیوالے کا اور اپنا پتہ صاف تحریر کرنا چاہیے اور بیمہ کی قیمت لکھنا چاہیے مثلاً بیمہ مبلغ دو سو روپیہ وغیرہ بیمہ کی قیمت لفظوں اور ہندسوں دونوں میں لکھنا چاہیے (۲) اگر سو روپے یا سو روپیہ سے کم کا بیمہ ہے تو محصول خط اور فیس رجسٹری کے علاوہ تین آنے ذمہ داری کے اور لیں گے اور اگر سو روپیہ سے زائد کا ہے تو ہر سو روپیہ پر دو آنے بڑھتے جاوینگے ایک ہزار تک ایک ہزار سے زائد پر تین ہزار تک ہر سو روپیہ پر ایک آنہ بڑھتا جاویگا۔ ڈاکخانہ سے تم کو ایک رسید ملیگی اس کو حفاظت سے رکھو (۳) تین ہزار روپیہ سے زیادہ کا ایک بیمہ نہیں جاسکتا ہے (۴) اگر لفافہ کے اندر نوٹ ہوں تو اسکا بیمہ کرانا ضروری ہے (۵) بیمہ کے واسطے ڈاکخانہ سو رجسٹری کا لفافہ منگا لینا زیادہ اچھا ہے اس لفافہ کے اندر کپڑا ہوتا ہے اس کی قیمت ساڑھے چار آنہ چھوٹے کی اور ساڑھے پانچ آنہ بڑے کی ہوتی ہے اس میں بہت احتیاط سے نوٹ وغیرہ جاسکتے ہیں اس لفافہ پر پھر رجسٹری کے محصول کی ضرورت نہیں اگر لفافہ کا وزن ایک تولہ یا ایک تولہ سے کم ہو تو دو پیسہ کا ٹکٹ اور لگا کر رجسٹری ہوسکتا ہے اور ایک تولہ سے زائد ہے تو محصول کا وہی حساب ہے جو خط کے محصول میں بیان ہوا ہے (۶) سکہ۔ سونا چاندی۔ بیش بہا پتھر جواہرات۔ نوٹ یا اس کا کوئی حصہ یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں صرف بذریعہ بیمہ ہی جاسکتی ہیں اگر بغیر بیمہ بھیجی جاویں گی تو ڈاکخانہ کو اگر علم ہوگیا تو پانیوالے کے پاس بھیجدیگا مگر اس سے ایک روپیہ جرمانہ لے لیگا (۷) اگر پانیوالا انکار کردیگا واپس آئیگا اور ڈلیسندہ سے ایک روپیہ جرمانہ لیا جاویگا +

پارسل کا قاعدہ

(۱) کوئی زیور یا روپیہ یا دوا یا عطر یا کپڑا وغیرہ اور ایسی ہی کوئی اور چیز کسی ڈبیہ یا کسی بکس وغیرہ میں بند کرکے اور اوپر کپڑا لپیٹ کے چاروں طرف سے سی دیا جاوے اسکو پارسل کہتے ہیں اسکا محصول اس طرح ہے۔

پارسل کا محصول

وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول
آدھ سیر تک ۴۰ تولہ	۴ر	ڈھائی سیر تک ۲۰۰ تولہ	۴ عہ	ساڑھے چار سیر تک ۳۶۰ تولہ	۴ عـہ	ساڑھے چھ سیر تک ۵۲۰ تولہ	۴ سے	ساڑھے آٹھ سیر تک ۶۸۰ تولہ	۴ للعہ
ایک سیر " ۸۰ تولہ	۸ر	تین سیر " ۲۴۰ تولہ	۸ عہ	پانچ سیر " ۴۰۰ تولہ	۸ عـہ	سات سیر " ۵۶۰ تولہ	۸ سے	نو سیر " ۷۲۰ تولہ	۸ للعہ
ڈیڑھ سیر " ۱۲۰ تولہ	۱۲ر	ساڑھے تین سیر " ۲۸۰ تولہ	۱۲ عہ	ساڑھے پانچ سیر " ۴۴۰ تولہ	۱۲ عـہ	ساڑھے سات سیر " ۶۰۰ تولہ	۱۲ سے	ساڑھے نو سیر " ۷۶۰ تولہ	۱۲ للعہ
دو سیر " ۱۶۰ تولہ	عہ ر	چار سیر " ۳۲۰ تولہ	عـہ ر	چھ سیر " ۴۸۰ تولہ	سے ر	آٹھ سیر " ۶۴۰ تولہ	للعہ ر	دس سیر " ۸۰۰ تولہ	صہ ر

(۲) بارہ سیر سے زیادہ وزنی پارسل ڈاک خانہ سے نہیں جاسکتا ہے (۳) پارسل کے اندر ایک خط رکھنے کی اجازت ہے مگر وہ خط اسی شخص کے نام ہو جس کے نام پارسل ہے (۴) پارسل کی ہر سیون پر گرم لاکھ لگا کر مہر کردو اس سے حفاظت ہوجاویگی (۵) اتنا چھوٹا پارسل مت بناؤ جس میں ڈاک خانہ کی مہر کی جگہ نہ رہے (۶) پارسل بیرنگ نہیں جاتا ہے (۷) اگر اس میں قیمتی چیز ہو تو رجسٹری کرادو اس سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

نیچے لکھی ہوئی صورتوں میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

(۱) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جاوے (۲) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور کو بھیجنا ہو (۳) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈکلریشن) یعنی تمام اشیاء کی فہرست معہ قیمت کے لکھنی پڑتی ہو۔

(۴) اگر کسی پارسل یا پولندہ کو وی پی کرنا ہو۔

نوٹ:۔ ڈاک خانہ کا سیر اسّی روپیہ بھر ہوتا ہے۔ اور پونڈ انتالیس تولہ کا۔

وی پی کا قاعدہ

(۱) اگر تم کسی کے پاس کتاب یا کوئی چیز بھیجکر اس کی قیمت منگاؤ تو پارسل پیکٹ یا خط پر پانیوالے کا پتہ لکھکر اس کی قیمت اس طرح لکھدو مثلاً وی پی قیمتی مبلغ (صہ) پانچ روپے اور اس کے ساتھ ہی ایک منی آرڈر

وی پی کا بھر کر بھیجدو اس کی رجسٹری کرانی ضروری ہے اس لئے حساب سے جتنے کے ٹکٹ محصول کے ہوں اس سے زیادہ تین آنے کے ٹکٹ لگا دو اور لیجانیوالا ڈاکخانہ منشی سے کہے کہ اسکو وی پی کردو وہاں سے ایک رسید ملیگی اسکو حفاظت سے رکھو پانیوالے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ منی آرڈر آجاویگی (۲) ایک ہزار روپے سے زیادہ کی وی پی نہیں ہوسکتی ہے (۳) وی پی میں آنے کی کسر نہیں جاسکتی ہے سوائے سرکاری وی پی کے (۴) اگر وی پی پانیوالا لینے سے انکار کردیگا تو بھیجنے والے کو واپس تقسیم کردی جائیگی مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملیگی نہ واپسی کا کوئی محصول دینا پڑیگا (۵) قیمت طلب وی پی کا بھی بیمہ ہوسکتا ہے۔

منی آرڈر کا قاعدہ (۱) اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپے آنے منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاکخانہ سے ایک فارم اُردو کا منگاؤ یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس طرح لکھا ہے اس کے موافق جس شخص کے پاس تم کو بھیجنا ہے اس کا نام اور پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپیہ آنہ کی گنتی سب لکھ کر وہ کاغذ اور روپیہ ڈاکخانہ میں بھیجدو اور ساتھ ہی اس کے محصول بھیجدو جو ابھی بتلایا جاتا ہے وہاں سے تم کو ایک رسید ملیگی اسکو اپنے پاس رکھو جب وہ روپیہ وہاں پہنچ جاویگا اس شخص کے دستخط اسی منی آرڈر کے ٹکڑے پر کرا کر وہ ٹکڑا ڈاکخانہ سے تمہارے پاس پہنچایا جاویگا (۲) محصول منی آرڈر کا اس طرح ہے نقشہ محصول منی آرڈر

نقشہ محصول منی آرڈر	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول
	عہ تک	۲ر	صہ تک	۴ر	سہ تک	۱۰ر	لعہ تک	۱۲ر
	للعہ ؍؍	۳ر	صہ ؍؍	۸ر	سے ؍؍	۱۲ر	ماہ ؍؍	عہ

اگر سو روپیہ سے زائد کا منی آرڈر ہو تو پھر محصول کا حساب شروع سے حسب تفصیل نقشہ لیا جاویگا (۳) اس منی آرڈر فارم میں نیچے کا ذرا سا سادہ حصہ ہوتا ہے اسپر لکھنے کی اجازت ہے جسکے پاس بھیجنا ہے اسکو جو چاہو لکھدو (۴) پانیوالے کا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہیئے اگر پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے کو منی آرڈر تقسیم ہوجاویگا تو ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں (۵) اگر پانیوالا انکار کردے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہ ہو تو روپیہ بھیجنے والے کو ملجاویگا مگر منی آرڈر کا محصول نہیں ملیگا (۶) اگر تم کو روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو

منی آرڈر بذریعہ تار بھیجو اس میں منی آرڈر کے محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پڑیگی اور اگر ضروری تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو منی آرڈر کے فارم پر اس طرح لکھدو بذریعہ تار ضروری ورنہ بذریعہ تار ہی لکھدو۔

قواعد تار تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری۔ دوسری معمولی۔ ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جاوے حسب ذیل محصول ہوگا +

اقسام	تعداد الفاظ	محصول	محصول ہر مزید لفظ پر	پتہ
ضروری	۱۲	۱۲ٓ/	۲/	شمار ہوگا
معمولی	۸	۹/	۱/	"

تھوڑے سے قاعدے جو ہر وقت ضرورت کے تھے لکھدیئے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاک خانہ سے پوچھوا لینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جب بدلیگا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائیگی +

خط لکھنے پڑھنے کا طریقہ اور قاعدہ

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصے میں پڑھ چکی ہو کہ بڑوں کو کس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کو کس طرح لکھتے ہیں اور لفافہ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے اب یہاں اور چند باتیں ضروری کام کی بتلاتے ہیں (۱) قلم بنانا سیکھو، (۲) جب لکھنا شروع کرو موٹے قلم سے تختی پر لکھا کرو جب ہاتھ جمنے لگے اُستاد کی اجازت کے بعد ذرا باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو جب خط خوب پختہ ہو جاوے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو (۳) جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جس کتاب کو دیکھ دیکھ کر لکھتی ہو یا استاد نے حرف بنا دیئے ہیں جہانتک ہو سکے ویسی صورت کے حرف بناؤ جب خط پکا ہو جاوے پھر جلدی لکھنے کا ڈر نہیں (۴) گھسیٹ اور کٹے ہوئے۔ اور نقطے چھوڑ چھوڑ کر ساری عمر بھی مت لکھو (۵) اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تو اس کو تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس قدر عبارت پر ایک لکیر کھینچکر اس کو کاٹ دو[ع] اور میرے واسطے ایک دری لیتے آنا" اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دو یا کاغذ بدل دو (۶) حروف ننھے ننھے اور اوپر تلے چڑھے ہوئے مت لکھو (۷) طرح طرح کے

ع لفظ اور سے آنا تک جو عبارت ہے اسپر لکیر کھینچدو ۱۲

لکھے ہوئے خط پڑھا کرو اس سے خط پڑھنا آجاویگا (۸) جس مرد سے شرع سے پردہ ہے اس کو بدون سخت ناچاری
کے کبھی خط مت لکھو (۹) خط میں کسی کو کوئی بات بے شرمی کی یا ہنسی کی مت لکھو (۱۰) جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھکر اپنے
شوہر کو دکھلادیا کرو اور جس کے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ کو بھائی کو ضرور دکھلاوے اس میں ایک تو یہ فائدہ
ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عقل دی ہے شاید اس میں کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمہاری سمجھ میں آئی ہو
وہ سمجھکر نکال دینگے یا سنوار دینگے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انکو کسی طرح کا شبہ نہ ہوگا یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہوجانا
عورت کے لئے مر رہنے کی بات ہے تو ایسا کام کیوں کرو جو تم پر کسی کو شبہ ہو اور اسی طرح جو خط تمہارے پاس آوے وہ
بھی اپنے مردوں کو دکھلادیا کرو البتہ خود میاں کو جو خط جاوے یا میاں کا خط آوے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے
آئے ہوئے خط کا لفافہ اور جانیوالے خط کا پھر بھی دکھلادو (۱۱) جہاں تک ہوسکے لفافہ اپنے مردوں کے ہاتھ سے لکھوایا
کرو بعضی دفعہ کوئی ایسی بات ہوجاتی ہے کہ کچہری دربار میں کسی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورتوں کے واسطے
ایسی بات کسی قدر بیجا ہے (۱۲) کارڈ یا ایک آنہ والا لفافہ اگر پتہ کی طرف سے کچھ بگڑ جاوے تو اس کو کبھی دوبارہ مت
بعضی دفعہ ٹکٹ کی جگہ میلی ہوجاتی ہے اور ڈاک والوں کو شبہ ہوجاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہوجاوے ایک جگہ
ایسا ہوچکا ہے جب سرکاری آدمیوں نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ قصہ رفع دفع ہوا
اور اسی طرح میلا ٹکٹ بھی نہ لگاوے (۱۳) جو کاغذ سرکاری دربار میں پیش کرنیکا ہو اس پر بدون کسی ناچاری کے
اپنے دستخط کبھی مت کرو (۱۴) شوق شوق میں ثواب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پتر مت لکھا کرو کوئی
ناچاری ہی آپڑے تو خیر مثلاً کسی غریب کا کوئی کام ضروری اٹکا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسر نہیں آتا تو مجبوری کی
بات ہے ورنہ کہدیا کرو کہ بھائی میں کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گذاروں بے شرمی کی
بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے دو چار کرم کاٹے کھینچ لیتی ہوں جاؤ کسی اور سے لکھواؤ وجہ یہ ہے کہ بعضی جگہ
ایسی ایسی باتوں سے برے مردوں کی نیت بگڑ گئی ہے اللہ بری گھڑی سے بچاوے (۱۵) جب خط کا جواب
لکھ چکو اس کو چولھے میں جلادو اس میں ایک تو کاغذ کی بے ادبی نہ ہوگی مارا مارا نہ پھریگا دوسرے خط میں ہزار
بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہنچنی کیا ضرور ہے البتہ اگر
کسی خاص وجہ سے کوئی خط چند روز کے واسطے رکھنا ہی ضروری ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے

صندوقچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے (۱۶) اگر کوئی پوشیدہ بات لکھنا ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو (۱۷) خط میں تاریخ اور مہینہ اور سن ضرور لکھو جس مہینہ میں خط لکھ رہی ہو اس کا جونسا دن ہو اسکو تاریخ کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخرے کا مہینہ ہے اور آج اس کا اٹھارہواں دن ہے تو اٹھارہویں تاریخ ہوئی اس کے لکھنے کا یہ طریقہ ہی کہ جونسی تاریخ ہو وہی ہندسہ لکھ کر اس کے بعد مہینے کا نام لکھو مثلاً جمادی الاخرے کی اٹھارہویں تاریخ کو اس طرح لکھو ۱۸ جمادی الاخرے۔ اور سنہ کہتے ہیں برس کو ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی جب سے برسوں کا شمار لیتے ہیں تو اب تک تیرہ سو ستاون برس ہو چکے ہیں بس یہی سنہ ہوا اور اس کو ہجری سن کہتے ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو ستاون اس طرح لکھیں گے کہ پہلے لفظ سن ذرا لمبا سا لکھیں گے اور اس کے اوپر یہ ہندسہ لکھیں گے اور اس کے آگے دو چشمی ھ بنا دیں گے اس طرح سنہ ۱۳۵۷ھ اور یہ سنہ محرم کے مہینے سے بدل جاتا ہے مثلاً اب جو محرم آویگا اس سے تیرہ سو اٹھاون (۱۳۵۸) شروع ہونگے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی حالت پر رہنے دینگے اور ستاون کی جگہ اٹھاون کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح سنہ ۱۳۵۸ھ اسی طرح ہر محرم سے اس ہندسے کو بدلتے رہیں گے کہ دوسرے محرم سے ۵۷ کی جگہ ۵۸ لکھیں گے تیسرے محرم سے ۵۸ کی جگہ ۵۹ لکھینگے اور تیرہ کا ہندسہ اپنی جگہ لکھا رہیگا جب تینتالیس سال گذر جاویں گے اور پورے چودہ سو برس ہو جاویں گے تب یہ تیرہ کا ہندسہ بدلیگا اس زمانہ میں جو لوگ ہونگے وہ آپس میں اسکے لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے۔ تاریخ اور سنہ میں بہت فائدے ہیں ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شاید اس میں کوئی بات لکھی ہو اور اب موقع نہ رہا ہو تو دھوکا تو نہ ہوگا۔ دوسرے اگر ایک خط میں ایک بات لکھی ہے اور دوسرے میں اس کے خلاف ہے تو اگر تاریخ اور سن نہ ہو تو دیکھنے والے کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس میں کونسا پہلا ہے کونسا پچھلا اور میں کونسی بات کروں اور کونسی نہ کروں اور اگر تاریخ و سنہ ہوگا تو اس سے معلوم ہو جاویگا کہ فلانا خط بعد کا ہے اس کے موافق عمل کرنا چاہئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں (۱۸) پتہ بہت صاف لکھو یہاں کا بھی اور وہاں کا بھی پورے پورے حروف ہوں سب نقطے اور شوشے دیئے ہوں ورنہ بعضی دفعہ بڑی دقت ہو جاتی ہے کبھی تو خط نہیں پہنچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت پتہ نہیں پڑھا جاتا تو جواب نہیں آسکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرو شاید دوسرے کو یاد نہ رہے اور پہلا خط

بھی حفاظت سے نہ رہے (۱۹) ایسے کاغذ یا ایسی روشنائی سے مت لکھو کہ حرف پھیل جاویں یا دوسری طرف چھن جاویں کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت موٹا کاغذ لو کہ بے فائدہ دن بڑھنے سے محصول بڑھ جاوے (۲۰) خط اُلٹ پلٹ مت لکھو کہ دوسرا یہی ڈھونڈھتا پھرے کہ اُس کے بعد کی عبارت کونسی ہے ایک طرف سیدھا سادھا لکھنا شروع کرو اور ترتیب سے لکھتی چلی جاؤ تاکہ پڑھنے والا سیدھا پڑھتا چلا جاوے (۲۱) جب ایک صفحہ لکھ چکو اس کو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب خشک کر لو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹ جاویں گے پڑھے نہ جاویں گے (۲۲) بعضوں کی عادت ہے کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگا لیتے ہیں پھر اس کو چٹائی پر یا فرش پر یا دیوار پر چھڑک کر روشنائی کم کرتے ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اوّل ہی سے روشنائی سنبھال کر لگاؤ اگر زیادہ آجاوے تو دوات کے اندر جھاڑ دو

کتاب کا خاتمہ جس میں تین مضمون ہیں

پہلا مضمون

ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خوب سوچ سوچ کر دین اور دنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھدی ہیں جن سے زیادہ کام پڑا کرتا ہے اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں ایک تو یہ کہ مردوں کی طرح کچھ فارسی پڑھ کر آگے عربی پڑھنا شروع کرے عربی میں بہت بڑی بڑی اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پوری پوری خبر بدون عربی کے میسر نہیں اگر اس کی ہمت ہو تو یہ کتاب تو ختم ہونے کو آئی تم اللہ کا نام لیکر ایک کتاب ہے تیسیر المبتدی اس کا نام ہے میرے ایک دوست مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اسکو لکھوایا ہے اور مجھ کو بہت پسند آئی ہے اور میں اپنی سپردگی کے بچوں کو وہی پڑھواتا ہوں اور ان کو اس کے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوتی ہے تم وہ کتاب منگا کر خوب سمجھ سمجھ کر پڑھنا شروع کرو پھر آگے جو پڑھا جاویگا اس کی ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھی ہے اس کے موافق پڑھتی رہنا تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی پڑھنے کی طاقت ہو جاویگی ہم نے عربی پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہو جانے کی ترکیب

نکالی ہے اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہے اس کے موافق عربی پڑھ لینا
انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت سے تین سال کے اندر تم مولون یعنی عربی کی عالمہ ہوجاؤگی عالموں کے جو درجے ہیں وہ
تم کو ملینگے عالموں کی طرح قرآن وحدیث کا وعظ کہنے لگوگی عالموں کی طرح فتویٰ دینے لگوگی عالموں کی طرح
لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگوگی پھر تمہارے وعظ اور فتووں سے اور پڑھانے اور کتابوں سے جتنوں کو ہدایت ہوگی
اور پھر ان سے آگے جتنوں کو ہدایت ہوگی قیامت تک سب کا ثواب تمہارے اعمال نامہ میں بھی لکھا جاویگا۔
دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی دولت مفت ملتی ہے سب سے بڑھکر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے۔
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمہارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمہارے گھر میں نہ ہو شہر بستی میں ہو تو اپنے مردوں
یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعے سے ہر طرح کی دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہو مگر بڑے عالم دیندار سے مسئلہ
پوچھو اور جو ادھ کچرا ہو یا دنیا کی محبت میں جائز ناجائز کا خیال اس کو نہ ہو اس کی بات بھروسے کے قابل نہیں
تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اُردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو اور خوب سوچ سوچ کر سمجھا کرو اور جہاں شبہ
بھی رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھیرا لیا کرو بلکہ کسی عالم سے تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ
ان کتابوں کو بھی سبق کے طور پر کسی جاننے والے سے پڑھ لیا کرو اب یہ سمجھو کہ دین کے نام سے کتابیں اس زمانہ
میں بہت پھیل گئی ہیں مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں اور بعضی کتابوں میں کچھ غلط باتیں ملی ہوئی ہیں اور
بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں اچھا نہیں پیدا ہوتا۔ اور جو کتابیں دین ہی کی نہیں ہیں وہ ہر طرح سے نقصان
ہی پہنچاتی ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو بالکل نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا خرید کر پڑھنے
لگیں پھر ان سے بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے عادتیں بگڑ جاتی ہیں۔ خیال گندے ہو جاتے ہیں بے
تمیزی بے شرمی شیطانی قصے پیدا ہوتے ہیں ناحق کو علم بدنام ہوتا ہے کہ صاحب عورتوں کا پڑھانا اچھا
نہیں۔ اصل یہ ہے کہ دین کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین ہی کا علم نہ ہو یا طریقے سے حاصل نہ کیا
جاوے یا اس پر عمل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہو سکتا ہے اس بے احتیاطی سے بچنے کی ترکیب
یہ ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اول کسی عالم کو دکھلا لو اگر وہ فائدہ کی بتلاویں تو دیکھو اگر نقصان کی بتلاویں
مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچہ کے پاس دیکھو تو اس کو الگ کر دو غرض بدون

عالموں کے دکھلائے ہوئے اور بے ان سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بنجاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے عالم سے پوچھ پاچھ رکھو اپنے علم پر گھمنڈ مت کرو اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے اُن میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے طور پر بتلادیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں انکے سوا جو اور کتابیں ہیں ان کے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو ان کو بھی نفع پہنچانیوالی سمجھو نہیں تو نقصان پہنچانیوالی سمجھو اور آسان بات یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلالیا کرو۔

بعض کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی۔ ترجمہ مشارق الانوار۔ سلیقہ ترجمہ ادب المفرد۔ صلوٰۃ الرحمٰن۔ راہ نجات۔ نصیحۃ المسلمین مفتاح الجنۃ۔ بہشت کا دروازہ۔ حقیقۃ الصلوٰۃ معہ رسالہ بے نمازاں۔ رسالہ عقیقہ۔ رسالہ تجہیز و تکفین۔ کشف الحاجۃ ترجمہ مالابدمنہ۔ صفائی معاملات۔ تمیز الکلام۔ محاسن العمل۔ سعادت دارین۔ صبح کا ستارہ۔ لیکن اس کی روایتیں بہت پکی نہیں۔ تعلیم الدین۔ تحفۃ الزوجین۔ فروع الایمان۔ جزاء الاعمال۔ ضمان الفردوس۔ رانڈوں کی شادی نقد آجر ہندی۔ سنبہات مترجم۔ زلزلۃ الساعت۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کے قیامت نامہ کا نصاب الاحتساب اردو۔ اصلاح الرسوم۔ شریعت کا لٹھ۔ تنبیہ الغافلین۔ آثار محشر۔ زجر الشبان والشیبہ۔ عمدۃ النصائح بہشت نامہ۔ دوزخ نامہ۔ زینۃ الایمان۔ تنبیہ النساء۔ تعلیم النساء مع دلہن نامہ۔ ہدایۃ النسوان۔ مرآۃ النساء توبۃ النصوح۔ تہذیب نسوان و تربیت الانسان۔ بھوپال کی بیگم شاہجہاں کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اس کے مسئلے ہمارے امام کے مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسئلوں میں بہشتی زیور کے موافق عمل کرے۔ اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھ کر علاج نہ کرے باقی اور باتیں آرام اور نصیحت اور سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ۔ راحت القلوب۔ خدا کی رحمت۔ تواریخ حبیب الٰہ۔ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں کہیں کہیں مولد شریف کی محفل کرنے کا اور اس میں کھڑے ہونے کا بیان ہے اس کا مسئلہ چھٹے حصے میں آچکا ہے اس مسئلے کے

خلاف نہ کریں قصص الانبیاء۔ الکلام المبین فی آیات رحمۃ اللعالمین۔ سر الشہادتین مترجم۔ اکسیر ہدایت۔ حکایات الصالحین۔ مقاصد الصالحین۔ مناجات مقبول۔ غذائے روح۔ جہاد اکبر۔ تحفۃ العشاق۔ چشمۂ رحمت۔ گلزار ابراہیم نصیحت نامہ۔ بنجارہ نامہ۔ اعمال قرآنی۔ شفاء العلیل۔ خیر المتین۔ ترجمہ حصن حصین۔ ارشاد مرشد لیکن اس میں جو ذکر شغل لکھا ہے وہ بدون پیر کی اجازت کے نہ کرے وظیفوں کا کچھ ڈر نہیں۔ طب احسانی۔ مخزن المفردات۔ انشائے خرد افروز۔ کاغذات کارروائی بخط شکست۔ مبادی الحساب۔ مرقع نگارین۔ تہذیب السالکین۔

بعض کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے

دیوان اور غزلوں کی کتابیں۔ اندر سبھا۔ قصہ بدر منیر۔ قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ۔ گل بکاؤلی۔ الف لیلہ نقش سلیمانی۔ فالنامہ۔ قصہ ماہ رمضان۔ معجزہ آل نبی۔ چہل رسالہ جس میں بعض کتابیں محض جھوٹی ہیں۔ وفات نامہ جس میں بعض روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔ آرائش محفل۔ جنگ نامہ حضرت علی۔ جنگ نامہ محمد حنیف تفسیر سورہ یوسف ؑ اس میں ایک تو بعض روایتیں کچی ہیں۔ دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو سننا پڑھنا بہت نقصان کی بات ہے۔ ہزار مسئلہ۔ حیرت الفقہ۔ گلدستہ معراج۔ نعت ہی نعت۔ دیوان لطف۔ یہ تینوں کتابیں یا جو اس طرح کی ہو نام کو تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے مگر بہت سے مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں۔ دعا گنج العرش۔ عہد نامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی ہی کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو اسنادیں لکھی ہیں اور ان میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے بڑے لمبے چوڑے ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ مرآۃ العروس بنات النعش۔ محصنات۔ ایامی یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعض جگہ تمیز اور سلیقہ کی باتیں ہیں اور بعض جگہ ایسی باتیں ہیں کہ اس سے دین کمزور ہوتا ہے۔ ناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا بُرا اثر ہوتا ہے کہ زہر سے بدتر۔ اخبار شہر شہر کے ان میں بھی بہت وقت بے فائدہ خراب ہو جاتا ہے اور بعضے مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں +

دوسرا مضمون

اس میں سب حصّوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھے ان سب کا بیان ہے پڑھانیوالا مرد ہو یا عورت اس کو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والیوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہو (۱) اوّل حصّے میں الف بے تے کو خوب پہچنوانا چاہیے اور حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت ڈالنا چاہیئے اور پہچان کے بعد جہاں تک ہو سکے بچے ہی سے نکلوانا چاہیئے بدون ضرورت کے خود سہارا نہ لگانا چاہیئے (۲) کتاب کے شروع کے ساتھ ہی بچے سے کہو کہ اپنا روزمرہ کا سبق تختی پر لکھ لیا کرے اسی طرح کتاب کے ختم ہونے تک یہ ساری کتاب لکھالو اس سے خوب لکھنا آجاویگا (۳) پہلے حصّے میں جو گنتی لکھی ہے اس کی صورت ایسی یاد ہونا چاہیئے کہ بے دیکھے بھی لکھ سکے (۴) عقیدے اور مسئلے خوب سمجھا پڑھاوے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلواوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ سمجھ گئی ہے (۵) جو جو دعائیں کتاب میں آئی ہیں سب کو حفظ سنانا چاہیئے (۶) جب نماز بچے سے پڑھوائی جاوے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دنوں تک سب سورتیں اور دعائیں پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سنا کرو جب نماز خوب یاد ہو جاوے پھر قاعدہ کے موافق پڑھا کرے (۷) اگر پڑھانیوالا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچے کی سمجھ سے زیادہ ہو تو ایسا مسئلہ چھوڑ دو اور کسی رنگ سے یا پنسل سے نشان بنوا دو جب موقع ہوگا ایسے مسئلوں کو پھر سمجھا دیا جائیگا وہ مرد اپنی بی بی کے ذریعہ سے شرم کی باتیں سمجھوا دے (۸) چوتھے یا پانچویں حصّے میں ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا دسواں پہلے پڑھا دو انمیں سے اور جسکو مناسب سمجھو پہلے پڑھا دو (۹) پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ سبق کا بھی خوب مطالعہ دیکھا کرے اور طبیعت کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی نکل سکے اور سبق پڑھ کر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے سمجھانے کی طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کہیں کہیں سے سن لیا کرو تاکہ یاد رہے اور پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ آموختہ کچھ مقرر کر کے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان سے کہو کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں (۱۰) جو باتیں کتاب کی پڑھتی جاویں جب پڑھنے والی اس کے خلاف کرے اس کو فوراً ٹوک دیا کرے اور اسی طرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان اٹھاوے تو پڑھنے والیوں کو جتانا چاہیئے کہ دیکھو فلانے نے

کتاب کے خلاف کام کیا اور نقصان ہوا۔ اس طریقہ سے اچھی باتوں کی بھلائی اور بری باتوں کی برائی خوب دل میں بیٹھ جاویگی۔

تیسرا مضمون

اس میں نیکیوں کے زیور کی تعریف میں وہی شعریں ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی تھیں۔ یہی نیکیاں بہشت کے زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہوگی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہوگی اسی کی حرص نے اس سچے زیور کو بھلا رکھا ہے اگر کسی نے دیباچہ میں یہ شعریں نہیں دیکھی ہونگی تو وہ یہاں پڑھ لیگی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہوگی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہوگا اس واسطے ان کو یہاں دوبارہ لکھ دیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک راہ پر قائم رکھکر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کریں وہ شعر یہ ہیں:

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم لازم ہی کرو مرغوب ایسے زیورات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں

آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
اور جو بدزیب ہیں وہ بھی جتا دیجے مجھے،
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجاں آئے ہاتھ
چلتے ہیں جسکے ذریعہ سے ہی سب انساں کے کام
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیر ہوں
کان میں رکھو نصیحت دین جو اوراق کتاب
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں

قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازوبند ہو	کامیابی سے سدا تو خرم و خرسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں	ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے	دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی اے میری جاں زیور خلخال کو	پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر	تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر
سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں	راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

دسواں حصّہ ختم ہوا

بہشتی زیور کا ضمیمہ جسمیں بعضی باتیں مسئلوں کی ہیں جو بعد میں یاد آئیں

مسئلہ[۱] جہاں حرام چیز زیادہ ہو بے پوچھے کھانا وہاں درست نہیں البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانیوالا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اس پر عمل درست ہے اور اگر وہ آدمی بُرا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا بُرا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دل گواہی دے کہ یہ آدمی سچا ہے تو عمل درست ہے اور جو دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں جیسے آموں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیچ ڈالی اسکو تو تم پڑھ چکی ہو کہ حرام ہیں تو جس بستی میں اس کا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلیگا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جائے کہ یہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے اور بے پوچھے کھانا درست نہیں مسئلہ[۲] بیماری کو بُرا کہنا منع ہے مسئلہ[۳] اگر کوئی کافر عورت تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونیکو آوے اور اس کے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے فساد کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کرو اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے کہلاؤ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوا ایک اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے اور سچا جانتی ہوں میں سب پیغمبروں کو اور خدا کی سب کتابوں کو اور مانتی ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمانوں کا دین اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا

کرونگی اور رمضان کے روزے رکھا کرونگی اور اگر مال ومتاع ہوا تو زکوٰۃ دونگی اگر زیادہ خرچ ہوگا تو حج کرونگی اور اللہ رسول کے سب حکم بجالاؤنگی اور جتنی چیزوں سے اللہ رسول نے منع کیا ہے سب سے بچتی رہونگی اے اللہ مجھ کو دین و ایمان پر ثابت رکھیو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجیو پھر جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ اس کے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور ایمان پر خاتمہ کر مسئلہ لگائی بجھائی مت کرو مسئلہ سنی ہوئی بات کا اعتبار مت کرلیا کرو مسئلہ بعضی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھوکر جبتک سوکھ نہ جاوے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کردیتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے ایسا مت سمجھو گیلے سے بھی بے تکلف نماز درست ہے مسئلہ بعضی عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہو تو اسکو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہئے ورنہ بچہ پر خطرہ ہے یہ محض واہیات اعتقاد ہے توبہ کرنا چاہیے مسئلہ بعضی عورتیں چیچک کو کوئی آسیب بھوت سمجھتی ہیں اور اس وجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں یہ سب واہیات خیال ہیں توبہ کرنا چاہیے مسئلہ جس کپڑے میں سے باہیں یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی مسئلہ جو فقیر محنت مزدوری کرسکتا ہو اور پھر وہ بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کرلے اس کو بھیک دینا درست نہیں مسئلہ ریل کے سفر میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرکے نماز پڑھو نماز قضا مت کرو مسئلہ بعضی عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں یہ بڑا گناہ ہے مسئلہ پرائی چیز چاہے کیسے ہی ہلکے داموں کی ہو مگر بدون مالک کی اجازت کے ہرگز مت برتو اور جب برتو اسکو چھوڑ کر مت اٹھ جاؤ مالک کے سپرد کردو کہ دیکھو بہن تمہاری قینچی یا سوئی رکھی ہے مسئلہ ریل کی سواری میں کرایہ کا اور محصول کا اور اسباب کے لیجانے کا قاعدہ ریل والوں کی طرف سے مقرر ہے اسکے خلاف کرنا یا دھوکا دینا یا اصل بات کو چھپانا درست نہیں مثلاً وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو مسافر سب سے سستے درجے میں سفر کرے جس کو تیسرا درجہ کہتے ہیں۔ اس کو ناشتہ کھانا اوڑھنا بچھونا اور ان چیزوں کے علاوہ پندرہ سیر بوجھ کا اسباب لیجانے کی اجازت ہے اس پر محصول نہیں پڑتا فقط اپنا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اگر تھوڑا سا بھی اس سے بڑھ جاوے تو اس کو ریل پر تلوا کر محصول جتنا وہاں قاعدہ ہے دینا چاہیے اور یہ پندرہ سیر اس سیر سے ہے جو سیر اسّی روپے کے برابر ہوتا ہے تو اب اگر کوئی شخص سولہ یا سترہ سیر اسباب بھی بے تلوائے

ساتھ لیجائے چاہے ریل والے اس کو نہ ٹوکیں مگر وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہوگا بعضے یوں کرتے ہیں کہ اسباب تلنے سے تیس سیر نکلا بابو نے کہا ہم بیس سیر لکھدینگے ہم کو اتنی رشوت دو اس میں دو گناہ ہونگے ایک تو زیادہ اسباب لیجانا اور محصول کم دینا دوسرا رشوت دینا اسی طرح وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو بچہ تین برس سے کم ہو اسکا محصول معاف ہے اور جو تین برس کا ہو اس کا آدھا محصول ہے اور پھر بارہ برس سے کم کم آدھا ہے جب پورے بارہ برس کا ہو تب پورا ہے تو اگر کسی کے پاس تین برس کا بچہ ہو اور وہ اس کو بے محصول دیئے ہوئے لیجاوے یا تین برس سے کم کا اس کو بتلاوے تو اسکو گناہ ہوگا اسی طرح اگر بارہ برس کے بچے کو کم کا بتلا کر آدھے کرائے میں لیجانا چاہے اسکو بھی گناہ ہوگا اور ان سب صورتوں میں قیامت کے دن بجائے بیسیوں روپیوں کے نیکیاں دینی پڑینگی یا ان ریل والوں کے گناہ اس کے سر پر دھرے جاوینگے مسئلہ[۱۵] آجکل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں اور اس میں بعضی باتیں ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اس لئے بہت لڑکے ایسے ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منہ سے بھی ایسی باتیں کہہ ڈالتے ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہی گئی شرع سے وہ نکاح ہی نہیں ہوتا اور جب نکاح نہیں ہوتا تو ساری عمر برا کام ہوتا ہے تو اس کا وبال ماں باپ پر دنیا میں بھی پڑیگا اور آخرت میں بھی عذاب کا بہت اندیشہ ہے اس لئے ضروری اور لازمی ہے کہ اپنی لڑکی بیاہنے کے وقت جس طرح داماد کے حسب نسب گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اس کی چھان بچھوڑ کر لیا کریں کہ وہ دیندار بھی ہے یا نہیں اگر دینداری نہ معلوم ہو تو ہرگز لڑکی نہ دیں غریب دیندار ہزار درجے بہتر ہے بددین امیر سے اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق نہیں سمجھتا اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں کہیں تو یہ حال ہے کہ کوڑی پیسہ سے بھی تنگ رکھتا ہے پھر جب چین نصیب نہ ہوا تو نری امیری کے نام کو لیکر کیا چاٹیں گے مسئلہ[۱۶] یہ جو مشہور ہے کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے یہ بالکل غلط ہے اس تارے کا شرع میں کوئی ادب نہیں مسئلہ[۱۷] اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط بات ہے مسئلہ[۱۸] اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہو جاتا ہے بالکل واہیات بات ہے اگر چارپائی خوب کسی ہوئی ہو اس پر نماز درست ہے

اگر وہ ناپاک ہو تو کوئی پاک کپڑا اُس پر بچھالے لیکن بے ضرورت اُس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ شور و غل ہوتا ہے۔
مسئلہ ۱۹ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ پہلی اُمتوں کے کچھ لوگ بندر ہو گئے تھے یہ بندر اُنہیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے۔ حدیث میں آگیا ہے کہ وہ بندر سب مر گئے تھے اُن کی نسل نہیں چلی یہ جانور بندر پہلے سے بھی تھا یہ نہیں کہ بندر انہیں سے شروع ہوئے ہیں مسئلہ ۲۰ قرآن میں جو غلطی نکلے اسکو فوراً صحیح کر لو یا کرا لو نہیں تو پھر یاد کا بھروسہ نہیں ہمیشہ غلط پڑھا کرو گی جس سے گنہگار ہو گی مسئلہ ۲۱ یہ دستور ہے کہ اگر قرآن مجید کسی کے ہاتھ سے گر پڑے تو اُس کے برابر اناج تولکر دیتی ہیں، یہ کوئی شرع کا حکم نہیں ہے پہلے بزرگوں نے شاید تنبیہ کے واسطے یہ قاعدہ مقرر کیا ہوگا تاکہ آگے کو زیادہ خیال رہے، یہ واقع میں بہت اچھی مصلحت ہے لیکن قرآن کو بے ضرورت ترازو کے پلے میں رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے، اسلئے اگر اناج دینا ہو تو ویسے ہی جتنی ہمت ہو دیدے، قرآن کو نہ تولے مسئلہ ۲۲ بعضی عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ ڈولی میں بیٹھنے کے وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو دو، یہ دھوکا اور حرام ہے، البتہ کہاروں سے کہدے اگر وہ خوشی سے اُٹھالیں تو کچھ حرج نہیں ورنہ اُن پر زبردستی درست نہیں مسئلہ ۲۳ اکثر عورتیں ایک صندوق سر پر لئے پھرا کرتی ہیں اس صندوق میں طرح طرح کے نقشے اور تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں اور صندوق کے تختے میں انکے دیکھنے کے واسطے آئینہ لگا ہوا ہوتا ہے پیسہ دو پیسہ لیکر دکھاتی پھرتی ہیں تو جس صندوق میں جاندار چیز کی ایک بھی تصویر ہو اس کی سیر کرنا منع ہے اسی طرح بعضے لڑکے تصویر دار نقشے خرید کر رات کو لالٹین سامنے رکھ کر اُن تصویروں کی سیر کراتے ہیں وہ بھی منع ہے، اسی طرح بعضے آدمی گھروں میں اپنا وہ باجہ لاکر سب کو سُنا یا کرتے ہیں جس میں ہر چیز کی آواز بند ہو جاتی ہے، تو یاد رکھو کہ جس آواز کا ویسے سُننا منع ہے اِس باجے میں بھی سُننا منع ہے جیسے گانا بجانا اور بعضے اس میں قرآن پڑھنا بند کرتے ہیں تو قرآن سُننا تو بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بند کرنے کا مطلب فقط کھیل تماشا ہوتا ہے اسلئے یہ بھی منع ہے لڑکیوں اور عورتوں کو ایسی چیزوں کی حرص نہ کرنا چاہئے مسئلہ ۲۴ بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں کہ کھوٹا روپیہ جب اُن کے پاس نہیں چلتا تو دھوکہ دیکر کسی کو دیدیتے ہیں، یا رات کو اسی طرح چلا دیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے اسی کو دے دو، چاہے اُس کو جتلا کر دو چاہے کسی ترکیب سے دے دو سب درست ہے، مگر یہ اُس وقت

درست ہے جب خوب معلوم ہو کہ فلانے کے پاس سے آیا ہے، اور اگر ذرا بھی شک ہے، تو درست نہیں، اور اگر کسی شخص کو جتلا کر دو اور وہ خوشی سے لیلے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ ۲۵ بعضی دفعہ ایک آدمی آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا رہتا ہے اور دو آدمی اُس کو سوتا جانکر آپس میں کوئی بات پوشیدہ کرنے لگتے ہیں لیکین اگر اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص سوتا نہیں ہے تو وہ بات ہرگز نہ کریں ایسے موقع میں اس لیٹنے والے کو واجب ہے کہ بول پڑے اور اُن کی باتیں دھوکے سے نہ سُنے نہیں تو گُناہ ہوگا۔ مسئلہ ۲۶ بعضی بڑی بوڑھیوں کی بلکہ بعضی جوانوں کی بھی عادت ہے کہ منت مانتی ہیں کہ اگر میری فلانی مُراد پوری ہو جاوے تو مسجد میں جاکر سلام کروں، یا مسجد کا طاق بھروں، پھر مسجد میں جاکر اپنی منت پوری کرتی ہیں، سو یاد رکھو عورتوں کو مسجد میں جانا اچھا نہیں خواہ جوان ہو یا بوڑھی کو، کچھ نہ کچھ بے پردگی ضرور ہوتی ہے اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نفلیں پڑھ لو دل سے زبان سے شُکر ادا کر لو سو یہ گھر میں ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہو سکتا ہے، مسئلہ ۲۷ نوٹ کم یا زیادہ پر بیچنا درست نہیں مثلاً پانچ روپے کا نوٹ ہو تو پونے پانچ یا سوا پانچ کے بدلے بیچنا دُرست نہیں اور خیر کمی میں تو کچھ لاچاری بھی ہے اگرچہ گناہ ہوگا مگر زیادہ بیچنے میں کوئی لاچاری بھی نہیں یا کمی پر خریدنے میں وہ تو زیادہ بُرا اور بہت گُناہ ہے۔ مسئلہ ۲۸ کسی کا خط پڑھنا بلا اُس کی اجازت کے دُرست نہیں۔ مسئلہ ۲۹ کنگھی میں جو بال نکلیں اُن کو ویسے ہی مت پھینک دیا کرو۔ دیوار میں رکھ دیا کرو جس کو نامحرم لوگ نہ دیکھیں ان بالوں کا بھی پردہ ہے بلکہ لکڑی وغیرہ سے تھوڑی زمین کُرید کر اس میں دبا دیا کرو۔ مسئلہ ۳۰ جس مضمون کا زبان سے بیان کرنا گناہ ہے اُس کا خط میں لکھنا بھی گناہ ہے جیسے کسی کی غیبت، شکایت، اپنی بڑائی وغیرہ۔ مسئلہ ۳۱ تار کی خبر میں کئی طرح کا شبہ ہے اِس لئے چاند وغیرہ کی خبر میں اس کا اعتبار نہیں۔ مسئلہ ۳۲ طاعون کی جگہ سے دوسرے شہر کو یہ سمجھکر بھاگ جانا کہ ہم بھاگنے سے بچ جاویں گے منع ہے اور جو اسی جگہ صبر سے قائم رہے اُسکو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔

مسئلہ ۳۳ بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہدیا کہ مسجد میں جاکر وہیں کے لوٹے میں پانی لیکر سب نمازیوں سے دم کرا کر لیتے آنا فلانے بیمار کو پلاوینگے یا قرآن ختم ہونے کے وقت پانی دم کرا کر برکت کے واسطے لیتے آنا یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن لینا چاہیے۔ مسئلہ ۳۴ جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لیکر چلنا منحوس ہے یا یہ مشہور ہے کہ میاں بی بی ایک برتن میں دودھ نہ

کھاویں نہیں تو بھائی بہن ہو جاوینگے یا ایک پیر کے مُرید نہوں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے یا یہ مشہور ہے کہ مُردیتی
سے نکاح دُرست نہیں یا یہ مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ آپس میں لڑائی ہو جاوے گی یا دو۲ آدمیوں کے بیچ میں سے
آگ لیکر مت نکلو نہیں تو اُن میں لڑائی ہو جاوے گی یا گھر میں گھونگچیاں مت بہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہو گی' یا
دو۲ آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جاویگی یا دن کو کہانیاں مت کہو نہیں تو مُسافر راستہ بھول
جاوینگے' یہ سب باتیں واہیات' بے اصل ہیں' ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے مسئلہ ۳۵ کسی کو حرام زادی یا کتیا
کی جنی یا سُور کی بچی یا اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے اُسکے ماں یا باپ کو گالی لگے اُن بیچاروں نے تمہاری کیا خطا
کی ہے اور خود قصور وار کو بھی قصور سے زیادہ بُرا مت کہو مسئلہ ۳۶ تمباکو کھانا یا حقہ پینا یوں ہی بلا ضرورت مکروہ ہے'
اور اگر کوئی لاچاری ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر نماز کے وقت مُنہ خوب صاف کر لے خواہ مسواک سے یا دھنیا چبا کر یا جس
طرح سے ہو سکے' اگر نماز میں مُنہ کے اندر بدبو رہے تو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے منع ہے مسئلہ ۳۷ افیون اگر
علاج کیلئے کسی دوا میں اتنی سی ملا کر کھالی جائے جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے مگر جیسے بعضی عورتیں بچوں کو
دیتی ہیں کہ نشے کی غفلت میں پڑے رہیں روئیں نہیں' یہ درست نہیں مسئلہ ۳۸ اکثر عورتیں قرآن پڑھتے میں اگر انکے
میاں کا نام آجاوے تو اسکو چھوڑ جاتی ہیں یا چُپکے سے کہہ لیتی ہیں یہ واہیات بات ہے قرآن پڑھنے میں کیا شرم۔
مسئلہ ۳۹ سیانی لڑکی کو جوان مرد سے قرآن یا کتاب پڑھوانا نہ چاہیئے مسئلہ ۴۰ لکھے ہوئے کاغذ کا ادب ضروری ہے
ویسے ہی نہ پھینک دینا چاہیئے جو خط ردّی ہو جاوے یا پنساری کے گھر سے دوا کاغذ میں بندھی ہوئی آوے اور وہ دوا سے
خالی کر لیا جاوے تو ایسے کاغذوں کو یا تو کہیں حفاظت سے رکھدو یا انکو آگ میں جلا دیا کرو اسی طرح جو لکھا ہوا کاغذ راستہ میں
پڑا ہوا ملے اور کسی کے کام کا نہ ہو اسکو بھی اُٹھا کر رکھدیا کرو یا جلا دیا کرو مسئلہ ۴۱ دسترخوان میں جو روٹی کے ریزے رہجاتے
ہیں انکو ایسی ویسی جگہ مت جھاڑ دیا کرو بلکہ کسی علیحدہ جگہ جہاں پاؤں کے نیچے نہ آویں جھاڑ دیا کرو مسئلہ ۴۲ اگر کوئی خط لکھ رہا ہو تو
اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کا خط پڑھنا منع ہے مسئلہ ۴۳ اگر کسی کے نیچے کے آدھے دھڑ میں زخم یا دانے ہوں اور پانی پہنچنے سے
نقصان ہو اور اسکو نہانے کی ضرورت ہو اور نہانے میں اسکو بچا نہ سکے تو تیمم کرنا درست ہے مسئلہ ۴۴ جاہلوں میں مشہور ہے کہ تسبیح
پھیرنا اس طرح سیدھا ہے اور اُس طرح اُلٹا ہے یہ سب واہیات ہے' اصل مطلب گننے سے ہے جس طرح چاہو پھیرو مسئلہ ۴۵ درود شریف
بے وضو پڑھنا درست ہے مسئلہ ۴۶ لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا منع ہے مسئلہ ۴۷ بُرا نام رکھنا منع ہے اچھا نام رکھے یا تو نبیوں کے

نام پر نام یہ کھے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام پر لفظ عبد بڑھاوے جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن عبدالباری، عبدالقدوس، عبدالفتاح یا اور کوئی نام کسی عالم سے رکھوالے مسئلہ ۴۸ جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ نماز پڑھ کر جانماز کو الٹ دو نہیں تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بات محض غلط ہے مسئلہ ۴۹ جاہل سمجھتے ہیں کہ عورت اگر زچہ خانہ میں مرجاوے تو بھوتنی ہوجاتی ہے یہ بالکل غلط عقیدہ ہے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے مسئلہ ۵۰ جاہل کہتے ہیں کہ عورت مرجاوے تو اُس کا خاوند جنازے کا پایہ بھی نہ پکڑے یہ بالکل غلط ہے بلکہ اگر وہ منہ بھی دیکھ لے تو کچھ ڈر نہیں مسئلہ ۵۱ اگر عورت مرجائے اور اسکے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہو تو اُس کا پیٹ چاک کر کے نکال لینا چاہیئے۔ ایک جگہ لوگوں نے ایسی جہالت کی اس عورت کے نہلاتے وقت بچہ پیدا ہونیکی نشانیاں معلوم ہوئیں تو عورتوں نے کہا جلدی کرو نہیں معلوم کیا ہوجاویگا غرض اُسکو جلدی کفنا کر لے گئے جب قبر میں رکھا تو کفن کے اندر بچہ کے گرنے کی حرکت معلوم ہوئی۔ افسوس ہے کسی نے کفن کھولکر بھی نہ دیکھا فوراً قبر پر تختے رکھ کر مٹی ڈالدی، افسوس ہے عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی کیسی جہالت آگئی ہے یہ ساری خرابی دین کا علم نہ ہونے کی ہے مسئلہ ۵۲ یہ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اُس سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا اور بیوی اُس سے پردہ کرے، یہ بالکل غلط بات ہے مسئلہ ۵۳ فال کھولنا نام نکالنا چاہے دھنی پر ہو چاہے جوتی پر یا اور کسی طرح بہت گناہ ہے مسئلہ ۵۴ عورتوں میں السلام علیکم کہنے کا اور مصافحہ کرنے کا رواج نہیں ہے یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں انکو پھیلانا چاہیئے۔ مسئلہ ۵۵ جہاں مہمان جاوے کسی فقیر وغیرہ کو روٹی ٹکڑا مت دو مسئلہ ۵۶ بعضے جاہلوں کا دستور ہے کہ جس روز گھر سے بسنے کے واسطے اناج نکلتا ہے اُس روز دانے نہیں بھناتے ایسا اعتقاد بالکل گناہ ہے، چھوڑنا چاہیئے۔

ضمیمہ حصہ دہم بہشتی زیور ختم ہوا

اضافہ از جانب مولوی محمد رشید صاحب مدرس جامع العلوم کانپور

مسئلہ ۱ ہر جانور کا پتہ اسکے پیشاب کے برابر ناپاک ہے اور جگالی میں جو نکلتا ہے وہ اُسکے پاخانہ کے برابر ناپاک ہے مسئلہ ۲ قرآن مجید اور سپارے جب ایسے بوسیدہ ہوجائیں کہ اُن میں پڑھا نہ جاسکے یا اسقدر زیادہ غلط لکھے ہوئے ہوں کہ اُن کا صحیح کرنا مشکل ہو تو انکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کردے جو پیروں تلے نہ آوے اور اسطرح دفن کرے کہ ان کے اوپر مٹی نہ پڑے یعنی یا تو بغلی قبر کی طرح کھود کر بغل میں دفن کرے یا اس پر کوئی تختہ وغیرہ رکھ کر مٹی ڈال دے۔

ضمیمہ کا پہلا اضافہ تمام ہوا شاید کوئی عالم اور اضافہ بڑھاویں

فہرست مضامین

بہشتی گوہر مکمل و مدلل حصہ یازدہم بہشتی زیور

فہرست مضامین ضمیمہ حصہ یازدہم

تم الفہرس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ جدیدہ بہشتی گوہر

یہ تو معلوم ہے کہ بہشتی گوہر کوئی مستقل تالیف نہیں ہے بلکہ منتخب ہے رسالہ علم الفقہ مؤلفہ مولانا عبد الشکور صاحب سے جیسا کہ اس کے دیباچہ قدیمہ سے ظاہر ہے مگر اس مرتبہ بعض مسائل کو علم الفقہ سے ملا کر دیکھا گیا تو اسکے اور بہشتی گوہر کے بعض مسائل میں کچھ اختلاف ملا۔ نیز بہشتی گوہر کا مسودہ تلاش کیا گیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ اختلاف کس وجہ سے ہوا ہے۔ انتخاب کیوقت ہی یہ اختلاف پیدا ہوا ہے یا بعد میں کسی نے کمی زیادتی کی لیکن مسودہ نہ مل سکا۔ نیز بعض مسائل خود اصل علم الفقہ میں بھی محتاج تحقیق نظر پڑے لہٰذا اب دوبارہ کل بہشتی گوہر پر نظر کرنا ضروری ہوا لہٰذا احقر کے عرض کرنے پر حکیم الامۃ مجدد الملۃ معظم و محترم حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی نے بوجہ کثرت مشاغل اس مرتبہ اس طرح نظر فرمائی کہ بہشتی گوہر کو اول سے آخر تک ایک سرسری نظر سے ملاحظہ فرمایا اور اس میں جس جس مسئلہ میں شبہ ہوا اس پر نشان کر دیا پھر ان مقامات کو برادر مکرم مولوی ظفر احمد صاحب کی خدمت میں احقر نے حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم اس غرض سے پیش کیا کہ ان نشان زدہ مقامات

کو کتب فقہ میں نکال کر بہشتی گوہر کی عبارت کو درست کر دیا جاوے چنانچہ بھائی صاحب موصوف نے نہایت جانفشانی سے اس کام کو انجام دیا اور بمواقع ضرورت میں حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم سے مشورہ بھی فرماتے رہے اسی طرح ان تمام مقامات نشان زدہ کو درست فرما دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ اور چونکہ اس مرتبہ بہشتی گوہر کو دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس میں بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ اس کا حوالہ نہیں ہے لہٰذا میرے مکرم احباب مولانا مولوی وصی اللہ صاحب اعظم گڈھی و مولانا مولوی عبد الکریم صاحب گمتھلوی زاد مجدہم نے نہایت محنت و عرق ریزی سے تمام کتب فقہ سے تلاش کر کے ان سب مسائل کے حوالے درج کیے اور جن مسائل میں پہلے سے حوالے تھے ان میں صفحات کا حوالہ نہ تھا ان سب میں صفحات کے حوالے درج ہوئے اور اگر پہلی لکھی ہوئی کتاب میں باوجود تلاش کے مسئلہ نہ مل سکا تو اس کتاب کی جگہ دوسری کتاب کا حوالہ دیا گیا اور بمواقع ضرورت میں بعد مشورہ عبارت میں بھی تغیر فرمایا۔ غرض کہ اس مرتبہ اتنی ترمیم ہوئی ہے کہ گویا بہشتی گوہر کو دوبارہ تالیف کیا گیا ہے اور بہشتی زیور میں تو اس امر کا التزام کیا تھا کہ اس مرتبہ جو کچھ کمی یا اضافہ ہوا ہے اس کی اطلاع حاشیہ پر کر دی ہے لیکن چونکہ بہشتی گوہر میں تغیر بہت زیادہ ہوا ہے اس لیے اس میں اس کا التزام نہیں ہو سکا بلکہ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس سے پہلے کے جسقدر مطبوعہ بہشتی گوہر ہیں ان کو اس سے درست کر لیا جاوے کیونکہ اس جدید نسخہ کے مسائل صحیح اور مطبوعہ سابق میں بعض مسائل غلط ہیں۔

ضروری التماس

بہشتی زیور اور بہشتی گوہر پر چونکہ پوری طرح نظر ثانی حضرات مذکرۂ بالا نے فرمائی ہے حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم نے تو محض ایک سرسری نظر فرمائی ہے لہٰذا ان میں جو کوتاہیاں رہ گئی ہوں (اگرچہ اپنے نزدیک تو کوتاہی چھوڑی نہیں ہے) ان کو حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم کی طرف نسبت کر کے خواہ مخواہ معاندانہ اعتراض سے بچیں۔ ہاں طلب حق کے لیے اگر کسی مسئلہ کی بابت دریافت کرنا ہو تو پوچھیں مگر طرز سوال سے طلب حق یا عناد صاف طور پر معلوم ہو ہی جاتا ہے۔

احقر محمد شبیر علی عفی عنہ

بہشتی زیور کا گیارھواں حصہ

ملقب بہ

دیباچہ بہشتی گوہر قدیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ رسالہ بہشتی گوہر تتمہ ہے بہشتی زیور کا جو اس کے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جسکے اخیر حصہ کے ختم پر اس تتمہ کی خبر اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اسکی جمیع مسائل کو اصل کتب فقہیہ متداولہ سے نقل کرنیکی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ کو جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور جسمیں اکثر جگہ اصل کتب کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے ایک طالبعلمانہ نظر سے مطالعہ کر کے اسمیں سے اس تتمہ کے مناسب یعنی ضروری مسائل جو مردوں کیساتھ مخصوص ہیں مقصوداً اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا ہے البتہ مواقع ضرورت میں اصل کتب سے بھی مراجعت کر کے اطمینان کیا گیا اور جہاں کہیں علم الفقہ میں بلا حوالہ کتاب کی غلطیاں تھیں اُن سب کی اصلاح اور درستی کر دیگئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت یا مختصر اضافہ بھی کیا گیا ہے جس سے یہ مجموعہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات سے بھی لے لئے گئے کچھ بعید نہیں کہ پھر بھی بعض مسائل مہمہ اسمیں رہ گئے ہوں اسلئے عام ناظرین سے درخواست کرا ہوں ضروری مسائل سے بعنوان سوال اطلاع فرماویں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کر دیا جاوے اور خاص اہل علم سے امید ہے کہ ایسی ضروریات کو از خود اسکے اخیر میں مثل اضافہ حصہ دہم اصل کتاب بطور ضمیمہ کے ملحق فرما دیں چونکہ اسمیں مختلف ابواب کے مسائل ہیں اسلئے بہشتی زیور کے جن حصوں کا اسمیں تتمہ ہے جنمیں زیادہ مقدار حصہ سوم کے تتمہ کی ہے انکے مناسب اسکا تجزیہ کر کے ہر جزو مضمون کے ختم پر جلی قلم سے لکھدیا جاویگا کہ یہاں فلاں حصہ کا تتمہ ختم ہوا اور آگے فلاں حصہ کا تتمہ شروع ہوتا ہے سو مناسب اور سہل اور مفید طریق تعلیم ہو گا کہ جب کسی مرد یا لڑکا کوئی حصہ بہشتی زیور کا مطالعہ یا درس میں ختم کر چکے تو قبل اسکے کہ اسکا آئندہ حصہ شروع کیا جاوے اُس حصہ مختومہ کا تتمہ اس رسالہ میں سے اگر ہو تو دیکھ لیا جاوے پھر اصل کتاب کا حصہ آئندہ دیکھا پڑھا جاوے اسیطرح اسکا ختم بھی ایسا ہی کیا جاوے وعلی ہذا القیاس واللہ الموفق لکل خیر وھو الواقی من کل ضیر کتبہ اشرف علی عفی عنہ

آخر ربیع الاول سنہ ۱۳[illegible]ھ

تتمہ حصہ اول بہشتی زیور

اصطلاحات ضروریہ

جاننا چاہیے کہ جو احکام الٰہی بندوں کے افعال اعمال کے متعلق ہیں انکی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض[1]۔ واجب[2]۔ سنت[3]۔ مستحب[4]۔ حرام[5]۔ مکروہ تحریمی[6]۔ مکروہ تنزیہی[7]۔ مباح[8]۔ (۱) فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اُسکا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اُسکا انکار کرے وہ کافر ہے۔ پھر اسکی دو قسمیں ہیں۔ فرض عین اور فرض[9] کفایہ۔ فرض عین وہ ہے جسکا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اسکو بغیر کسی عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنجوقتی نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔ فرض کفایہ وہ ہے جسکا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاویگا اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے جیسے جنازے کی نماز وغیرہ[10]۔ (۲) واجب وہ ہے جو دلیل ظنی[11] سے ثابت ہو اُسکا بلا عذر ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہ کے چھوڑے اور جو اسکا انکار کرے وہ بھی فاسق ہے کافر نہیں[12]۔ (۳) سنت وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اسکی دو قسمیں ہیں۔ سنت[13] مؤکدہ اور سنت[14] غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو لیکن ترک کرنے والے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نہ کی ہو اسکا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اسکی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت[15] سے محروم رہیگا۔ ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں مگر واجب کے چھوڑنے میں بہ نسبت اسکے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہے۔ سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک بھی کیا ہو۔ اسکا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں اور اسکو سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں[16]۔ (۴) مستحب وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی اسکا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اسکو فقہا کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں[17]۔ (۵) حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اُسکا منکر کافر ہے اور اسکا بے عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے[18]۔ (۶) مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اسکا انکار کرنے والا فاسق ہے جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور اسکا بغیر عذر کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے[19]۔ (۷) مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جسکے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو[20]۔ (۸) مباح وہ فعل ہے جسکے کرنے میں نہ ثواب ہو اور نہ کرنے میں عذاب ہو۔

لہ (شامی صفحہ ۹۰ ج ۱)
۲ل (شامی صفحہ ۹۰ و ۹۰ ج ۱)
۳ل (صفحہ ۹۰ ج ۱ شامی)
۴ل (صفحہ ۱۰۶ و ۳۰، ۳۷ ج ۱ و ج ۵ شامی)
۵ل (صفحہ ۹۰ ج ۱ شامی)
۶ل (صفحہ ۳۳ ج ۵ درمختار و شامی)
۷ل (صفحہ ۳۳ ج ۵ شامی)
۸ل (صفحہ ۳۳ ج ۵ شامی)
۹ل (شامی ۱۹۱ الرابع)
۵ے یہ مضمون اہل مطابع میں سے کسی نے بڑھایا ہے حضرت مؤلف علام کا نہیں ہے ۱۲ محشی +
۵ے دلیل ظنی وہ دلیل ہے جس میں دوسرا بھی احتمال ضعیف ہو اور دلیل قطعی سے درجہ میں متأخر ہو ۱۲ محشی
۵ے شفاعت سے مراد مطلق شفاعت نہیں جو اہل کبائر تک کے لئے عام ہوگی بلکہ مراد وہ شفاعت ہے جو اتباع سنت کا ثمرہ ہے ۱۲ (شامی) جلد ۵ صفحہ ۳۳ +

کتاب الطہارۃ

پانی کے استعمال کے احکام

مسئلہ[۱] ایسے ناپاک پانی کا استعمال جسکے تینوں وصف یعنی مزہ اور بُو اور رنگ نجاست کیوجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کو پلانا درست ہے نہ مٹی وغیرہ میں ڈالکر گارا بنانا جائز ہے اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اسکا جانوروں کو پلانا اور مٹی میں ڈالکر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکاؤ کرنا درست ہے مگر ایسے گارے سے مسجد نہ لیپے۔ مسئلہ[۲] دریا ندی اور وہ تالاب جو کسی کی زمین میں نہ ہو اور وہ کنواں جسکو بنانیوالے نے وقف کردیا ہو تو اس تمام پانی سے عام لوگ فائدہ اُٹھاسکتے ہیں کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ کسی کو اس کے استعمال سے منع کرے یا اس کے استعمال میں ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے عام لوگوں کو نقصان ہو جیسے کوئی شخص دریا یا تالاب سے نہر کھود کر لائے اور اس سے وہ دریا یا تالاب خشک ہوجائے یا کسی گاؤں یا زمین کے غرق ہوجانیکا اندیشہ ہو تو یہ طریقہ استعمال کا درست نہیں اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ اس ناجائز طریقہ استعمال سے منع کردے۔ مسئلہ[۳] کسی شخص کی مملوک زمین میں کنواں یا چشمہ یا حوض یا نہر ہو تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے یا جانوروں کو پانی پلانے یا وضو و غسل و پارچہ شوئی کیلئے پانی لینے سے یا گھڑے بھر کر اپنے گھر کے درخت یا کیاری میں پانی دینے سے منع نہیں کرسکتا کیونکہ اس پانی میں سب کا حق ہے البتہ اگر کثرت جانوروں کی وجہ سے پانی ختم ہونیکا یا نہر وغیرہ کے خراب ہونیکا اندیشہ ہو تو روکنے کا اختیار ہے اور اگر اپنی زمین میں آنے سے روکنا چاہے تو دیکھا جائیگا کہ پانی لینے والیکا کام دوسری جگہ سے بآسانی چل سکتا ہے مثلاً کوئی دوسرا کنواں وغیرہ ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر موجود ہے اور وہ کسی کی مملوک زمین میں بھی نہیں ہے یا اُسکا کام بند ہوجاویگا اور تکلیف ہوگی اگر اُسکی کارروائی دوسری جگہ سے ہوسکے تو خیر ورنہ اس کنویں والے سے کہا جاویگا کہ یا تو اس شخص کو اپنے کنویں یا نہر وغیرہ پر آنیکی اس شرط سے

---

[۱] فی جامع الجوامع اذا تنجس الماء القلیل بوقوع النجاسۃ فیہ ان تغیرت اوصافہ لا ینتفع بہ من کل وجہ کالبول والا جاز سقی الدواب وبل الطین ولا یطین بہ المسجد کذا فی التاتارخانیۃ ۱۲ عالمگیری ص ۱۰۲ طبع ہند

[۲] (قولہ فی کل ماء لم یحرز بآنا ر) اعلم ان المیاہ اربعۃ انواع الاول ماء البحار وہو عام لجمیع الخلق الانتفاع بہ بالشفۃ وسقی الارض وشق الانہار حتی ان من یحری نہر امنہا الی ارضہ لم یمنع من ذلک والانتفاع بماء البحر کالانتفاع بالشمس والقمر والہواء فلا یمنع من الانتفاع بہ علی ای وجہ شاء والثانی ماء الاودیۃ العظام کجیحون وسیحون و دجلۃ والفرات والنیل للناس فیہا حق الشفۃ علی الاطلاق وحق سقی الارض بان احیا واحد ارضا میتۃ وکری نہر منہا لیسقیہا ان کان لا یضر بالعامۃ ولا یکون فی ملک احد ولہم نصب الرحیۃ والدوالی ان کان لا یضر بالعامۃ فان کان یضر بہم فلیس لہ ذلک حاشیۃ شرح تنویر الابصار ص ۲۵۵ ج ۲ فان اضر بان یفیض الماء ویفسد حقوق الناس او ینقطع الماء عن النہر الاعظم او یمنع جریان الماء تاتارخانیۃ فلکل واحد مسلما کان او ذمیا او مکاتبا منعہ بزازیۃ وظاہر ما قدمناہ عن الہدایۃ ان ہذا فی الانہار لا فی البحر فانہ ینتفع وان ضر وبہ صرح القہستانی

[illegible]

اجازت دو کہ نہر وغیرہ توڑیگا نہیں ورنہ اُسکو جسقدر پانی کی حاجت ہو تم خود نکال کر یا نکلوا کر اسکے حوالہ کرو۔ البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدون اُس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کرسکتا ہے۔ یہی حکم ہے خودرو گھاس کا اور جسقدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ دار درخت زمین والے کی مملوک ہیں مسئلہ[1] اگر ایک شخص دوسرے کے کنوئیں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ کنوئیں یا نہر والا اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں۔ اس میں اختلاف ہے مشائخ بلخ نے فتویٰ جواز کا دیا ہے مسئلہ[2] دریا تالاب کنوئیں وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے مشک وغیرہ کے پانی بھرے تو وہ اس پانی کا مالک ہو جائیگا اس پانی سے بغیر اُس شخص کی اجازت کے کسی کو استعمال کرنا درست نہیں البتہ اگر پیاس سے بیقرار ہو جاوے تو زبردستی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی والے کی سخت حاجت سے زائد موجود ہو مگر اس پانی کا ضمان دینا پڑیگا مسئلہ[3] لوگوں کے پینے کیلئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں راستوں پر پانی رکھ دیتے ہیں اس سے وضو غسل درست نہیں ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست ہے مسئلہ[4] اگر کنوئیں میں ایک دو مینگنی گرجاوے اور وہ ثابت نکل آوے کنواں ناپاک نہیں ہوتا خواہ وہ کنواں جنگل کا ہو یا بستی کا اور مُن ہو یا نہ ہو۔

پاکی ناپاکی کے بعض مسائل

مسئلہ[5] غلہ گاہنے کے وقت یعنی جب اُس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کر دیں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہ ہوگا اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہو جائے گا اس لئے کہ یہاں ضرورت نہیں۔

۲ قد یقع فی الجملۃ فی المصر ایضا کما فی الحمامات والرباطات کذا فی المحیط السرخسی ۱۲ قولہ لم ینجس ای البیر استحسانا و وجہ الاستحسان ان آبار الفلوات لیس لہا حاجزۃ وتبعر المواشی حولہا فتلقی الریح بعضہ فیہا فجعل القلیل عفوا للضرورۃ ولا ضرورۃ فی الکثیر کذا فی الہدایۃ ۱۲ (منیہ) ص ۵۳ وقال فی الفیض غلا ینجس لہا اذا کان کثیرا اسمار کان رطبا او یابسا صحیحا او منکسرا ۱۲ (شامی ص ۱۶۵ ج ۱ - ۴۴

ا وقا سا فی شرح الوہبانیۃ فقال جوز بعض مشائخ بلخ بیع الشرب لتعامل اہل بلخ والقیاس یترک للتعامل ونفذ الحکم بصحۃ بیعہ بطلیموس ۱۲ (امداد قضا جلد ثانی) ص ۴۱۱ ج ۲ و (شامی ص ۳۹۵ ج ۵)

ع ۲ ولو کان الماء محرزا فی الاوانی فلیس للذی یخاف الہلاک من العطش ان یقاتلہ بالسلاح ولہ ان یقاتلہ بغیر السلاح اذا کان فیہ فضل عن حاجتہ لملکہ بالاحراز فصار نظیر الطعام حالۃ المخمصۃ وفی الکافی قیل فی البئر ونحوہا الاولی ان یقاتلہ بغیر سلاح لانہ ارتکب معصیۃ فصار ذلک بمنزلۃ التعزیر ۱۲ (زیلعی) ص ۴۳ ج ۶ و یضمن لہ ما اخذ لان الحل للاخذ للاضطرار لا ینافی الضمان کما قدمناہ اول الحظر والاباحۃ ۱۲ (شامی ص ۲۹۰ ج ۵)

۴ الماء المسبل ای الموضوع فی الحباب للشرب المسبل فی الفلاۃ لا یمنع التیمم ما لم یکن کثیرا فیعلم انہ للوضوء ایضا ویشرب ما للوضوء وقولہ لا یمنع التیمم لانہ لم یوضع للوضوء بل للشرب فلا یجوز الوضوء بہ وان صح ۱۲ (حاشیۃ الدر) ص ۶۵ ج ۱

ع ۵ واذا وقعت بعرۃ او بعرتان فی البئر لم تنجس بعر الابل او الغنم کانت صحیحۃ او مفتتۃ لم تنجس ۱۲ (منیہ) ص ۵۵ فرق بعضہم بین المصر والفلوات والصحیح انہ لا فرق

ع ۵ الحنطۃ تداس بالحمر تبول وتروث وتصیب بعض الحنطۃ وتختلط فالمصیب منہا بغیرہ قالوا یعزل بعضہا ویغسل ثم غلط الکل ابیح تناولہا وکذلک لو عزل ووہبہ من السلف

مسئلہ[۱] کافر کھانے کی شے جو بناتے ہیں اُسکو اور اسی طرح اُنکے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہ کہیں گے تاوقتیکہ اسکا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہ ہو۔ مسئلہ[۲] بعض لوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں اور اس کو پاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیب حاذق دیندار کی یہ رائے ہو کہ اس عرض کا علاج سوا چربی کے اور کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علماء کے نزدیک درست ہے لیکن نماز کے وقت اُس کو پاک کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ[۳] راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ بدن یا کپڑے میں نجاست کا اثر نہ معلوم ہو فتوےٰ اسی پر ہے باقی احتیاط یہ ہے کہ جس شخص کی بازار اور راستوں میں زیادہ آمد و رفت ہو وہ اسکے لگنے سے بدن اور کپڑے پاک کر لیا کرے چاہے ناپاکی کا اثر بھی محسوس نہ ہو۔ مسئلہ[۴] نجاست اگر جلائی جائے تو اُسکا دھواں پاک ہے وہ اگر جم جائے اور اُس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے نوشادر کو کہتے ہیں کہ نجاست کے دھوئیں سے بنتا ہے۔ مسئلہ[۵] نجاست کے اوپر جو گرد و غبار ہو وہ پاک ہے بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کر کے اس کو تر نہ کر دیا ہو۔

مسئلہ[۶] نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں

پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں لیکن اُن کا کھانا درست نہیں اگر اُنہیں جان پڑ گئی ہو اور گولر وغیرہ سب پھلوں کے کیڑوں کا یہی حکم ہے۔ مسئلہ[۷] کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت، حلوہ وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں۔ مسئلہ[۸] مشک اور اس کا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ۔ مسئلہ[۹] سوتے میں آدمی کے منھ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے۔ مسئلہ[۱۰] گندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے بشرطیکہ ٹوٹا نہ ہو۔ مسئلہ[۱۱] سانپ کی کیچلی پاک ہے۔ مسئلہ[۱۲] جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جاوے وہ نجس ہے

۱ قال محمد رحمہ اللہ یکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ومع ہذا لو اکل او شرب فیہا قبل الغسل جاز ولا یکون آکلا ولا شاربا حراما وہذا اذا لم یعلم بنجاسۃ الاوانی فاما اذا علم فانہ ان یشرب ویأکل منہا قبل الغسل ولو اکل او شرب کان شاربا وآکلا حراما والصلوٰۃ فی سراویلہم نظیر الاکل والشرب من اوانیہم ان علم ان سراویلہم نجسۃ لا تجوز الصلوٰۃ فیہا وان لم یعلم تکرہ الصلوٰۃ فیہا ولو صلی یجوز ولا بأس بطعام الیہود والنصاری کلہ من الذبائح وغیرہا ویستوی الجواب بین ان یکون الیہود والنصاری من اہل الحرب او من غیر اہل الحرب وکذا یستوی ان یکون الیہود والنصاری من بنی اسرائیل او من غیرہم کنصاری العرب ولا بأس بطعام المجوس کلہ الا الذبیحۃ فان ذبیحتہم حرام ۱۲ (عالمگیری) طبع مصر ص۳۴۷ ج ۵ ۲ قولہ اختلف فی التداوی بالمحرم ففی النہایۃ عن الذخیرۃ یجوز ان علم فیہ شفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی ۱۲ (در مختار مجتبائی) ص۳۸ ج ۱ (شامی) طبع استنبول ص۱۹۴ ج ۱ ۳ وفی الفیض طین الشوارع عفو وان ملأ الثوب للضرورۃ ولو مختلطا بالعذرات وتجوز الصلوٰۃ معہ قال الحلوانی بل الاحتیاط المنع بالقدر الفاحش منہ الا لمن ابتلی بہ بحیث ۴

۴ یحیی ویذہب فی ایام الادخال فی بلادنا الشامیۃ لعدم انفکاک طرقہا من النجاسۃ غالبا مع عسر الاحتراز بخلاف من لا یمر بہا اصلا فی ہذہ الحالۃ فلا یعفی فی حقہ حتی ان ہذا لا یصلی فی ثوب ذلک الخ ۱۲ (شامی) طبع استنبول ص۲۹۹ ج ۱ ۵ قولہ اما النوشادر المستجمع من دخان النجاسۃ فہو طاہر کما یعلم مما مر واوضحہ سیدی عبد الغنی فی رسالۃ سماہا اتحاف من بادر الی حکم النوشادر ۱۲ (شامی) طبع استنبول ص۳۰۰ ج ۱ ۶ وبخار نجس وغبار سرقین عفو ۱۲ (در مختار) مجتبائی ص۵۵ ج ۱ ما لم یظہر فیہ اثر النجاسۃ ۱۲ (شامی) طبع استنبول ص۲۲۷ ج ۱ ۷ وکذا ما یصیب الثوب من بخارات النجاسۃ قیل ینجسہ وقیل لا وہو الصحیح ۱۲ (شامی) ص۲۹۹ ج ۱۔ قال فی منیہ ۸

فی الفواکہ والثمار (شامی) طبع استنبول ص۲۲۳ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا لیکن ان پانیوں میں اتنا فرق ہے کہ اگر پہلی دفعہ کا پانی کسی کپڑے میں لگ جاوے تو یہ کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر دوسری دفعہ کا پانی لگجاوے تو صرف دو دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر تیسری دفعہ کا لگجاوے تو ایک ہی دفعہ دھونیسے پاک ہوجاویگا۔ مسئلہ[۱۴] مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جاوے وہ پانی نجس ہے۔ مسئلہ[۱۵] سانپ کی کھال نجس ہے یعنی وہ جو اسکے بدن سے لگی ہوئی ہے کیونکہ کینچلی پاک ہے۔ مسئلہ[۱۶] مردہ انسان کے منھ کا لعاب نجس ہے۔ مسئلہ[۱۷] اکہرے کپڑے میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی سمجھی جائیگی اور معاف ہوگی ہاں اگر کپڑا دوہرا ہو یا دو کپڑوں کو ملا کر اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائیگی اور معاف نہ ہوگی۔ مسئلہ[۱۸] دودھ دوہتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے۔ مسئلہ[۱۹] چار پانچ سال کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہیں سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہیں۔ مسئلہ[۲۰] پاک کپڑا برتن اور نیز دوسری پاک چیزیں جس پانی سے دھوئی جاویں اس سے وضو اور غسل درست ہے بشرطیکہ پانی گاڑھا نہ ہو جاوے اور محاورہ میں اس کو ماء مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور اگر برتن وغیرہ میں کھانے پینے کی چیز لگی ہو تو اس کے دھوون سے وضو اور غسل کے جواز کی شرط یہ ہے کہ پانی کے تین وصفوں سے دو وصف باقی ہوں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل جائیں تو پھر درست نہیں۔ مسئلہ[۲۱] مستعمل پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل اس سے درست نہیں ہاں ایسے پانی سے نجاست دھونا درست ہے۔ مسئلہ[۲۲] زمزم کے پانی سے بے وضو کو وضو کرنا نہ چاہیے اور اسی طرح وہ شخص جس کو نہلانے کی

ھو متوضئ لتبرد او تعلیم او للطین بیدہ لم یصر مستعملا اتفاقا او زیادۃ علی الثلاث بلا نیۃ قربۃ و کغسل نحو فخذ او ثوب طاہر ۱۲ (در مختار مجتبائی) ج ۱ صفحہ ۳۴ قولہ او ثوب طاہر ای نحوہ من الجامات کالقدور والقصاع والثمار ۱۲ قہستانی (شامی) صفحہ ۱۴۴ ہ ۸ ہو طاہر ولو من جنب علی الظاہر لکن یکرہ شربہ والعجن بہ تنزیہا للاستقذار و علی روایۃ نجاستہ تحریما ۱۲ (در مختار مجتبائی) صفحہ ۳۴ ہ ۹ یجوز الاغتسال و التوضی بماء زمزم ان کان

ہ۱ غسالۃ المیت عن المار الاول و الثانی و الثالث فاسدۃ ۱۲ قاضیخاں بر حاشیہ عالمگیری مصری ج ۱ صفحہ ۲۱ غسالۃ المیت نجسۃ اطلق محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی الاصل والاصح انہ اذا لم یکن علی بدنہ نجاسۃ یصیر الماء مستعملا الا ان محمدا رحمہ اللہ انما اطلق لان المیت لا یخلو عن النجاسۃ غالبا کذا فی الظہیریۃ ۱۲ عالمگیری مصری ج ۱ صفحہ ۲۳ ہ۲ جلد الحیۃ نجس فلا کانت مذبوحۃ لانہ لا یحتمل الدباغۃ کذا فی الظہیریۃ ۱۲ عالمگیری مصری ج ۱ صفحہ ۴۶ ہ۳ اما لعاب المیت فقد قیل انہ نجس کذا فی السراج الوہاج ۱۲ عالمگیری مصری ج ۱ صفحہ ۴۶ ہ۴ ولا یعتبر نفوذ المقدار الی الوجہ الآخر لو الثوب واحدا بخلاف ما اذا کان ذا طاقین کما ہم متنجس الوجہین ۱۲ (شامی) ج ۱ صفحہ ۲۹۲ و قاضیخاں بر عالمگیری مصری ج ۱ صفحہ ۲۲ ہ۵ البعر اذا وقع فی الحلب عند الحلب فرمی من ساعتہ لا باس بہ وان تفتت البعر فی اللبن یصیر نجسا لا یطہر بعد ذلک کذا فی فتاوی قاضیخاں بر عالمگیری ج ۱ صفحہ ۲۴ و در مختار مجتبائی ج ۱ صفحہ ۳۲ ہ۶ فی الجامع الصغیر الحسامی صبی توضأ ہل یصیر الماء مستعملا المختار انہ یصیر مستعملا اذا کان الصبی عاقلا والا فلا ۱۲ کذا فی المضمرات عالمگیری مصری ج ۱ صفحہ ۲۲ ہ۷ فلو تفضلہ

علی طہارۃ للتبرک فلا ینبغی ان یغتسل بہ جنب ولا محدث ولا فی مکان نجس [illegible]

حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر مجبوری ہو کہ پانی ایک میل سے ورے نہ مل سکے اور ضروری طہارت کسی اور طرح بھی حاصل نہ ہو سکتی ہو تو یہ سب باتیں زمزم کے پانی سے جائز ہیں مسئلہ[۲۳] عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل نہ کرنا چاہئے گو ہمارے نزدیک اس سے وضو وغیرہ جائز ہے مگر امام احمد کے نزدیک جائز نہیں اور اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے مسئلہ[۲۴] جن مقاموں پر خدائے تعالیٰ کا عذاب کسی قوم پر آیا ہے جیسے ثمود اور عاد کی قوم اُس مقام کے پانی سے وضو اور غسل نہ چاہئے مثل مسئلہ بالا اس میں بھی اختلاف ہے مگر یہاں بھی اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے اور مجبوری کو اس کا بھی وہی حکم ہے جو زمزم کے پانی کا ہے مسئلہ[۲۵] تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائیگا بشرطیکہ بعد گرم ہونے کے نجاست کا اثر نہ رہے مسئلہ[۲۶] ناپاک زمین پر مٹی وغیرہ ڈال کر نجاست چھپا دی جائے اس طرح کہ نجاست کی بو نہ آئے تو مٹی کا اوپر کا حصہ پاک ہے مسئلہ[۲۷] ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنا لیا جائے تو پاک ہو جائیگا مسئلہ[۲۸] فصد کے مقام یا اور کسی عضو کو جو خون پیپ کے نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ دینا کافی ہے اور بعد آرام ہونے کے بھی اُس جگہ کا دھونا ضروری نہیں مسئلہ[۲۹] ناپاک رنگ اگر جسم میں یا کپڑے میں لگ جائے یا بال اس ناپاک رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگرچہ رنگ دور نہ ہو مسئلہ[۳۰] اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہے اس کی جگہ پر رکھ کر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اس کے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھدی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز بھر دی جائے اور وہ اچھا ہو جائے تو اُس کو نکالنا نہ چاہئے بلکہ وہ خود بخود پاک ہو جاویگا مسئلہ[۳۱] ایسی ناپاک چیز کو جو چکنی ہو جیسے تیل، گھی، مُردار کی چربی اگر کسی چیز میں لگ جائے اور اس قدر دھوئی جاوے کہ

ص عالمگیری ج ۱ ص ۴۳ ۞ وان کان شیئا لا یزول اثرہ الا بشقۃ بان یحتاج فی ازالتہ الی شیء آخر سوی الماء کالصابون لا یکلف بازالتہ کذا فی التبیین وکذا لا یکلف بالماء المغلی بالنار کذا فی السراج الوہاج وعلٰی ہذا قال لو صبغ ثوبہ او بدنہ بصبغ او خضاب نجس فغسل

ف ۱ ۞ ومن منہیاتہ التوضؤ بفضل ماء المرأۃ ۱۲ (درمختار ص ۱۲۴ ج ۱) اقول مقتضی المنبع لا یکرہ تحریما عندنا بل ولا تنزیہا اذ ہو مخالف لما مر عن السراج وقد علمت انہ لا یجوز التطہیر بہ عند احمد ۱۲ (شامی) ص ۱۲۴ ج ۱ ۞ ینبغی ان یزاد فی المندوبات ان لا یتطہر من ماء او تراب من ارض مغضوب علیہا کبار ثمود فقد نص الشافعیۃ علی کراہۃ التطہیر منہا بل نص الحنابلۃ علی المنع منہ فلا یصح عندہم ومراعاۃ الخلاف عندنا مطلوبۃ وکذا یقال فی التطہیر بفضل ماء المرأۃ کما یاتی قریبا فی المنہیات واللہ اعلم ۱۲ (شامی) ص ۱۲۲ ج ۱ ۞ و یطہر زیت نجس بجعلہ صابونا بہ یفتی للبلوی کتنور رش بماء نجس لا باس بالخبز فیہ ۱۲ (درمختار) ص ۲۵۰ ج ۱ قولہ رش بماء نجس ای وبال فیہ الصبی او مسح بخرقۃ مبتلۃ نجسۃ حلیۃ قولہ لا باس بالخبز فیہ ای بعد ذہاب البلۃ النجسۃ بالنار والا تنجس کما فی الخانیۃ ۱۲ (شامی) ص ۲۱۹ ج ۱ ۞ ان کانت النجاسۃ رطبۃ فالقی علیہا التراب او شیء مالیس نجس لہ وکبسہا بالتراب فلم یجد ریح النجاسۃ جازت صلوتہ ۱۲ (شرح نور الایضاح) ص ۱۲ ۞ مزید تفصیل کتب فقہ میں دیکھیے ف ۶ ۞ اذا مسح موضع الحجامۃ بثلث خرقات رطاب اجزاہ عن الغسل لم یعمل عمل الغسل ۱۲ کذا فی محیط السرخسی

ص ۱۲ الی ان صفا الماء یطہر قیام اللون کذا فی فتح القدیر ۱۲ (عالمگیری مصری) ص ۴۳ ج ۱ و درمختار ص ۵۶ ج ۱ ۞ وشعر الانسان غیر المنتوف وعظمہ وسنہ مطلقا علی ظاہر المذہب وہو الصحیح لانہ لا دم فیہا والنجس ہو الدم ۱۲ (شامی) ص ۱۹۱ ج ۱ ف حاشیہ مسئلہ ۲۹ باب ہذا دیکھو۔

پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائیگی اگرچہ اس ناپاک چیز کی چکناہٹ باقی ہو۔ مسئلہ[۳۱] ناپاک چیز پانی میں گرے اور اس کے گرنے سے چھینٹیں اڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ نجاست کا کچھ اثر اُن چھینٹوں میں نہ ہو۔ مسئلہ[۳۳] دوہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا جائے گا نماز اس پر درست نہیں بشرطیکہ ناپاک جانب کا ناپاک حصہ نمازی کے کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے کی جگہ ہو اور دونوں کپڑے باہم سلے ہوئے ہوں اور اگر سلے ہوئے نہ ہوں تو پھر ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک نہ ہوگا بلکہ دوسرے پر نماز درست ہے بشرطیکہ اوپر کا کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ اُس میں سے نیچے کی نجاست کا رنگ اور بو ظاہر نہ ہوتی ہو۔ مسئلہ[۳۴] مرغی یا اور کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اُس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دیا جائے جیسا کہ آجکل انگریزوں اور اُن کے ہم مشرب ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی۔ مسئلہ[۳۵] چاند یا سورج کی طرف پائخانہ یا پیشاب کیوقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارے پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ نجاست اُس میں نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح پھل پھول والے درخت کے نیچے جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے کو لوگ بیٹھتے ہوں۔ جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عیدگاہ کے اس قدر قریب جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں راستے میں اور ہوا کے رُخ پر سوراخ میں راستے کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہے حاصل یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں اور اُنکو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہ کر اپنی طرف آئے مکروہ ہے۔

پیشاب پائخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہیے

بات کرنا۔ بلاضرورت کھانسنا۔ کسی آیت یا حدیث اور متبرک چیز کا پڑھنا۔ ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتے یا کسی معظم کا نام یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا

سلہ اذا مشی بعقبة فی نهر فانتضح الماء من وقوعها فاصاب ثوبا ان ظهر اثر النجاسة فيه يصير نجسا والا فلا وكذا لو بال الحمار في ماء جار فاصاب الرشاش ثوب انسان لا يفسده ما لم يتيقن انه بول الا ان كان الماء راكدا فاذا على قدر الدرهم افسده ۱۲ (قاضیخان) بر حاشیہ عالمگیری مصری ج ۱ ص ۲۱

سلہ ولو صلی علی ثوب مبطن (ای فی بطانته نجاسة) والمصلی فی باطنه قذر ان كان مخيطا لا تجوز صلوته اذا كانت النجاسة تحت موضع قيامه لانه ثوب واحد وان لم يكن مخيطا جازت صلوته ولو سجد علی شئ نجس تفسد صلوته ۱۲ (کبیری) ص ۱۹۵

سلہ وكذا دجاجة ملقاة حالة غلی الماء للنتف قبل شقها فتح وفی التجنيس خلطة طبخت فی خمر لا تطهر ابدا ۱۲ (شامی) ج ۱ ص ۳۰

سلہ استقبال شمس و قمر لهما مکروه ۔۔۔ لا على جانب نهر وحائط ... ولو فی ماء و جار فی الاصح وفی البحر انها فی الراكد تحريمية وفی الجاری تنزیهية وعلى طرف نهر او بئر او حوض او عين او تحت شجرة مثمرة او فی زرع او فی ظل ينتفع بالجلوس فيه وبجنب مسجد ومصلی عيد وفی المقابر وبين دواب وفی طريق الناس فی مهب ريح وجحر فارة او حية او نملة او ثقب فی موضع يعبر عليه احد او يقعد عليه وبجنب طريق او قافلة او خيمة وفی اسفل الارض

البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو کراہت نہیں۔ بلا ضرورت کھڑی ہو کر یا لیٹ کر پائخانہ پیشاب کرنا۔ تمام کپڑے اتار کر برہنہ ہو کر پائخانہ پیشاب کے ناداہنے ہاتھ سے استنجا کرنا

جن چیزوں سے استنجا درست نہیں

ہڈی۔ کھانے کی چیزیں۔ لید اور کل ناپاک چیزیں۔ وہ ڈھیلا یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا ہو چکا ہو۔ پختہ اینٹ۔ ٹھیکری شیشہ۔ کوئلہ۔ چونا۔ لوہا۔ چاندی۔ سونا وغیرہ (ق) اور ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ۔ وہ چیزیں جسکو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا۔ عرق وغیرہ آدمی کے اجزاء جیسے بال۔ ہڈی۔ گوشت وغیرہ۔ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ۔ درختوں کے پتے۔ کاغذ خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ۔ زمزم کا پانی۔ دوسرے کے مال سے بلا اُس کی اجازت و رضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز۔ روئی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا اُن کے جانور نفع اُٹھائیں اُن تمام چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے

پانی مٹی کا ڈھیلہ پتھر بے قیمت کپڑا۔ اور کل وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کر دیں بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہوں۔

وضو کا بیان

مسئلہ۱ ڈاڑھی کا خلال کرے اور تین بار منھ دھونے کے بعد خلال کرے اور تین بار سے زیادہ خلال نہ کرے مسئلہ۲ جو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان میں ہے اسکا دھونا فرض ہے خواہ ڈاڑھی نکلی ہو یا نہیں مسئلہ۳ ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اُس پر نہ ہوں یا ہوں تو اسقدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے مسئلہ۴ ہونٹ کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونیکے بعد دکھائی دیتا ہے اُس کا دھونا فرض ہے مسئلہ۵ ڈاڑھی یا مونچھ یا بھوں اگر اسقدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے۔ بلکہ

له وکرہ تحریماً بعظم وطعام وروث یابس کعذرۃ یابسۃ وحجر استنجی بہ الا بحرف آخر وآجر وخزف وزجاج وشئی محترم کخرقۃ دیباج ویمین لا عذر بیسراہ فلو شلت ولم یجد ماء یجد من یصب جاز وکذا ترک الماء ولو شلتا سقط اصلا کمریض وعلفۃ حیوان وحق غیرہ وکل ما ینتفع بہ فلو فعل اجزاہ مع الکراہۃ لحصول الانقاء ۱۲ (در مختار صفحہ ۲۲۶ ج ۱) قولہ شئی محترم فیدخل فیہ کل متقوم الا الماء ویدخل فیہ جزء الآدمی ولو کافرا او میتا وینبغی ان یدخل فیہ کناسۃ مسجد ودخل ایضا ماء زمزم ویدخل فیہ الورق قیل فی ورق الکتابۃ وقیل ورق الشجر وایہما کان فانہ مکروہ وما ذکر الزاہدی عن النظم من انہ یستنجی بثلاثۃ امدار فان لم یجد فبالاحجار فان لم یجد فبثلاثۃ اکف من تراب لا بما سواہا من الخرقۃ والقطن ونحوہما لانہ روی فی الحدیث انہ یورث الفقر (شامی صفحہ ۲۳۱ ج ۱) سله بنحو حجر ما ہو عین طاہرۃ قالعۃ لا قیمۃ لہا کمدر منق ۱۲ (در مختار صفحہ ۲۲۵ ج ۱) قولہ ما ہو عین طاہرۃ قال فی البدائع السنۃ ہو الاستنجاء بالاشیاء الطاہرۃ من الاحجار والامدار والتراب والخرق البوالی اھ قولہ لا قیمۃ لہا یستثنی منہ الماء کما فی حاشیۃ ابی السعود ۱۲ (شامی) سله وتخلیل اللحیۃ لغیر المحرم بعد التثلیث ۱۲ (در مختار صفحہ ۔ ج ۱) سله غسل الوجہ ۔۔۔ البین والاذن ۔۔۔ فوجوب غسل شعر الحاجبین فی اللحیۃ الشارب وفیم وباب المحرج ۱۲ شرح تنویر الابصار ۔۔۔ الاخلاف فان المسترسل لا یجب غسلہ ولا مسحہ بل یسن ۔۔۔ بخلاف الحنفیۃ ۔۔۔
جاوے ۔۔۔ آجاوے جیسے دیبا وغیرہ ۱۲

وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں اُن پر سے پانی بہا دینا کافی ہے مسئلہ۶ بھویں یا ڈاڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اُس کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اسقدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ کے اندر ہیں باقی بال جو حد مذکورہ سے آگے بڑھ گئے ہوں انکا دھونا واجب نہیں مسئلہ۷ اگر کسی شخص کے مشترک حصہ کا کوئی جزو باہر نکل آئے جسکو ہمارے عرف میں کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہیگا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے اندر پہنچایا جائے مسئلہ۸ منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی بغیر شہوت خارج ہو گئی مسئلہ۹ اگر کسی کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائیگا مسئلہ۱۰ نماز میں اگر کوئی شخص سوجائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائیگا مسئلہ۱۱ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا بالغ ہو یا نابالغ۔

موزوں پر مسح کرنیکا بیان

مسئلہ۱ بوٹ پر مسح جائز ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنوں کے چھپائے اور اُسکا چاک تسموں سے اس طرح بندھا ہو کہ پیر کی اس قدر کھال نظر نہ آئے جو مسح کو مانع ہو مسئلہ۲ کسی نے تیمم کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو جب وضو کرے تو اُن موزوں پر مسح نہیں کرسکتا اسلئے کہ تیمم طہارت کاملہ نہیں خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا وضو و غسل دونوں کا ہو یا صرف وضو کا مسئلہ۳ غسل کرنیوالے کو مسح جائز نہیں خواہ غسل فرض ہو یا سنت مثلاً پیروں کو کسی اونچے مقام پر رکھ کر خود بیٹھ جائے اور سوا پیروں کے باقی جسم کو دھوئے اُسکے بعد پیروں پر مسح کرے

م للمحدث التیمم کذا فی خزانۃ المفتیین ۱۲ (فتاوی عالمگیری) مصری ص۳۳ ۹ وسیجائز للمحدث لا لجنب و حائض ۱۲ (در مختار) ص۲۴۴ فالصحیح فی تصویرہ ما فی المجتبی فیما اذا توضأ ولبس ثم اجنب لیس لہ ان یشدّ خفیہ فوق الکعبین ثم یغتسل آہ او یغتسل قاعدًا واضعًا رجلیہ علی شئی مرتفع ثم یمسح ۱۲ (شامی) ص۲۴۵ و ۲۴۶ ج۱ ۔

تفصیل کے لئے بحر الرائق جلد۱ دیکھئے ۱۲

ف۶ باسوری خرج دبرہ ان ادخلہ بیدہ انتقض وضوءہ وان دخل بنفسہ لا ینتقض لعدم تحقق الخروج لکن ذکر بعضہم فی البحر عن الحلوانی انہ ان تیقن خروج الدبر تنتقض طہارتہ بخروج النجاسۃ من الباطن الی الظاہر و بہ جزم فی الامداد (شامی) ص۱۵۵ ج۱ ف۸ وخروج المنی لا عن شہوۃ بان سقط من مکان مرتفع او ما اشبہ ذلک لا یجب الغسل وینقض الوضوء (فتاوی قاضیخاں) ص۱۹ ج۱ طبع ہند

.... ص۵ ف۵

وان نام فی صلوتہ ثم قہقہ فسدت صلوتہ ولا ینتقض وضوءہ ذکر فی الاصل ولو قہقہ نائما فی الصلوۃ فالصحیح انہا لا تبطل الوضوء ولا الصلوۃ ۱۲ (منیہ) ص۴۷ ۔ ف۶ وان قہقہ فی صلوۃ الجنازۃ او سجدۃ التلاوۃ او سجدۃ السہو لا ینتقض وضوءہ ۱۲ (منیہ) ص۴۷ ف۷ شرط مسحہ ثلثۃ امور الاول کونہ ساتر محل فرض الغسل القدم مع الکعبین و یکون نقصانہ اقل من الخرق المانع فیجوز علی الزربول لو مشدودا الا ان یظہر قدر ثلثۃ اصابع وجوزہ مشایخ سمرقند ستر الکعبین باللفافۃ ۱۲ (در مختار) مجتبائی ص۱۲۶ ج۱ ف۸ لا یجوز المسح

تو یہ درست نہیں مسئلہ[۱] معذور کا وضو جیسے نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہے ویسے ہی اسکا مسح بھی باطل ہو جاتا ہے اور اسکو موزے اتار کر پیروں کا دھونا واجب ہے ہاں اگر اسکا مرض وضو کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل اور صحیح آدمیوں کے سمجھا جاویگا۔ مسئلہ[۲] پیر کا اکثر حصہ کسی طرح دھل گیا اس صورت میں موزوں کو اتار کر پیروں کو دھونا چاہئے

حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام

مسئلہ[۳] قرآن مجید اور سیپاروں کے پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اُس موقع کو چھوئے جس میں آیت لکھی ہے یا اُس موقع کو جو سادہ ہے اور اگر پورا قرآن نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھلی وغیرہ پر قرآن کی ایک پوری آیت لکھی ہوئی ہو باقی حصہ سادہ ہو تو سادہ جگہ کا چھونا جائز ہے جبکہ آیت پر ہاتھ نہ لگے۔ مسئلہ[۴] قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے گو خالی مقام کو چھوئے مگر امام محمد رح کے نزدیک خالی مقام کو بھی چھونا جائز نہیں اور یہی احوط ہے پہلا قول امام ابو یوسف رح کا ہے اور یہی اختلاف مسئلہ سابق میں بھی ہے۔ اور یہ حکم جب ہے کہ قرآن شریف اور سیپاروں کے علاوہ کسی کاغذ یا کپڑے وغیرہ میں کوئی آیت لکھی ہو اور اسکا کچھ حصہ سادہ بھی ہو۔ مسئلہ[۵] ایک آیت سے کم کا لکھنا مکروہ نہیں اگر کتاب وغیرہ میں لکھے اور قرآن شریف میں ایک آیت سے کم کا لکھنا بھی جائز نہیں مسئلہ[۶] نابالغ بچوں کو حدث اصغر کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں مسئلہ[۷] قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے صرف اسی مقام کا چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہو سادے مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوۃ آیتوں کا ہے۔

---

[۱] وناقضہ ناقض وضوء ونزع خف ومضی المستعدان لم یمسح وبعدہما ای النزع والمضی غسل المتوضی رجلیہ لا غیر لحلول الحدث السابق قدمیہ الا المانع کبرد فیتیم حینئذ ۱۲ (درمختار) صفحہ ۲۹ ج ۱ یہ مسئلہ اُس معذور مریض کے متعلق ہے کہ جسکا مرض مسح کی کل یا بعض مدت میں موجود رہے اسکی تفصیل غنیۃ المستملی صفحہ ۱۰۶ میں ہے ۱۲ خرج الناقض حقیقۃ کالمعذور اوحکما کالتیمم والمعذور فانہ یمسح فی الوقت الا اذا توضأ ولبس علی الانقطاع فکالصحیح ۱۲ (درمختار) صفحہ ۲۴۲ ج ۱ قولہ فانہ ای الخ الضمیر للمعذور ثم انہ لا یخلو اما ان یکون العذر منقطعا وقت الوضوء واللبس معا او موجودا فیہما او منقطعا وقت الوضوء موجودا وقت اللبس وبالعکس فہی رباعیۃ ففی الاول حکمہ فی الاصحاب لوجود اللبس علی طہارۃ کاملۃ وفی صورۃ القدمین فی الثلاثۃ الباقیۃ یمسح فی الوقت فقط فاذا خرج نزع وغسل کما فی البحر وتبع فیہ الزیلعی ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۵۱ ج ۱

[۲] وینتقض ایضا بغسل اکثر الرجل فیہ لو دخل الماء خفیہ وصححہ غیر واحد ۱۲ (درمختار) صفحہ ۲۹ ج ۱ قولہ وصححہ غیر واحد کصاحب الذخیرۃ والظہیریۃ وقدمنا عن الزیلعی انہ المنصوص علیہ فی معتبرات الکتب جلیہ مشی فی نور الایضاح وشرح المنیۃ

[۳] (شامی) صفحہ ۲۵۶ ج ۱ والکراہۃ مس المکتوب لا مواضع البیاض ذکرہ الامام التمرتاشی الخ وکذلک لا یجوز مس المصحف الا بغلافہ للمحدث ایضا لما تقدم من الدلیل لانہ غیر طاہر (کبیری) صفحہ ۵۶ لا یجوز مس المصحف کلہ المکتوب وغیرہ بخلاف غیرہ فانہ لا یمنع الا مس المکتوب کذا ذکرہ فی السراج الوہاج مع ان فی الاول اختلافا فقال فی نہایۃ البیان وقال بعض مشائخنا المعتبر حقیقۃ المکتوب حتی ان مس الجلد ومس مواضع البیاض لا یکرہ لانہ لم یمس القرآن وہذا اقرب الی القیاس والمنع اقرب الی التعظیم (بحر) صفحہ ۲۶ ج ۱ و(شامی) صفحہ ۲ ج ۱

[۴] ذکر فی الجامع الصغیر المنسوب الی قاضیخان لا باس للجنب ان یکتب القرآن والصحیفۃ او اللوح علی الارض والوسادۃ عند ابی یوسف خلافا لمحمد لانہ لیس فیہ مس القرآن لانہ انما المکروہ مس المکتوب مواضع البیاض کذا ذکرہ التمرتاشی فکذلک المحدث ۱۲ (کبیری) صفحہ ۵۶

[۵] والجنب لا یکتب القرآن وان کانت الصحیفۃ علی الارض ولا یضع یدہ علیہا وان کان ما دون آیۃ من القرآن لانہ انما یکتب بالقلم (عالمگیری) صفحہ ۳۷ ج ۱

[۶] وذکر فی الجامع الصغیر لا باس بدفع المصحف واللوح الی الصبیان ثم قال یجب علی ولا باس بہ ما دون آیۃ من القرآن ان کان القرآن ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۳۷

[۷] ویکرہ وقال فی المصفی تفسیر حفظ القرآن ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۵۶ ج ۱ التطہیر ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۲۷ ج ۱ (کبیری) صفحہ ۵۶ ۱۲ (تتمہ)

مسئلہ[۱] وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونیکا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے۔ اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو کہنیوں تک ہاتھ دھو ڈالے یہ اس وقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہوتا ہو اور اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شبہ ہوتا ہو تو اُس کو چاہیے کہ اُس شبہے کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے مسئلہ[۲] مسجد کے فرش پر وضو کرنا درست نہیں ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر۔ اس میں اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر بھی گرتا ہے۔

غسل کا بیان

مسئلہ[۳] حدث اکبر سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور حدث اکبر کے پیدا ہونے کے چار سبب ہیں پہلا سبب خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں بیہوشی میں یا ہوش میں جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال و تصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے سے یا اور کسی طرح سے مسئلہ[۴] اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر خاص حصے سے باہر نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائیگا۔ مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اس نے خاص حصہ کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کر لیا یا روئی وغیرہ رکھ لی تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اُس نے خاص حصہ کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت خارج ہو گئی تب بھی غسل فرض ہو جائیگا مسئلہ[۵] اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اور اس نے غسل کر لیا بعد غسل کے دوبارہ کچھ بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائیگا دوبارہ پھر غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونے کے اور قبل پیشاب کرنے کے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے مگر اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر نماز پڑھ لی ہو تو وہ نماز صحیح رہیگی اُسکا اعادہ لازم نہیں۔

---

[۱] شک فی بعض وضوئہ اعاد ما شک فیہ لو فی خلالہ ولم یکن الشک عادۃ لہ والا لا ولو علم انہ لم یغسل عضوا اشک فی تعیینہ غسل رجلہ الیسری لانہ آخر العمل ۱۲ (در مختار) ص ۳۶ ج ۱ قولہ والا لا ای وان لم یکن فی خلالہ بل کان بعد الفراغ منہ وان کان اول عرض لہ الشک او کان الشک عادۃ لہ وان کان فی خلالہ فلا یعید شیئا قطعا للوسوسۃ عنہ کما فی التتار خانیۃ وغیرہا قولہ غسل رجلہ الیسری قال فی الفتح ولا یخفی ان المراد اذا کان الشک بعد الفراغ وقیاسہ انہ لو کان فی اثناء الوضوء یغسل الاخیر کما اذا علم انہ لم یغسل رجلیہ عینا وعلم انہ ترک فرضا مما قبلہما وشک فی انہ ما ہو تمسح راسہ والفرق بین ہذہ والمسئلۃ التی قبلہا انہ تیقن بترک شیء ہنا کما اصلا ۱۲ (شامی) ص ۱۳۹ ج ۱

[۲] ویکرہ المضمضۃ والوضوء فی المسجد ۱۲ (فتاوی قاضی خاں) بر حاشیہ عالمگیری مصری ص ۱۱ ج ۱

[۳] منہا الجنابۃ وہی تثبت بسببین احدہما خروج المنی علی وجہ الدفق والشہوۃ من غیر ایلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء کذا فی محیط السرخسی من الرجل والمراۃ فی النوم والیقظۃ کذا فی الہدایۃ ۱۲ (عالمگیری) ص ۳۴ ج ۱ ولا افاق السکران فوجد منیا فعلیہ الغسل کما فی النائم وکذا المغمی علیہ ۱۲

[۴] (کبیری) ص ۴۳ ویعتبر الشہوۃ عند انفصالہ عن مکانہ لا عند خروجہ من راس الاحلیل کذا فی التبیین اذا احتلم او نظر الی امراۃ فزال المنی عن مکانہ بشہوۃ فامسک ذکرہ حتی سکنت شہوتہ ...

مسئلہ[۴] کسی کے خاص حصے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اسپر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کیساتھ ہو۔ مسئلہ[۵] اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سو اُٹھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں منجملہ اُنکے آٹھ صورتوں میں غسل فرض ہے (۱) یقین یا گمان غالب ہوجائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو (۲) یقین ہوجائے کہ یہ منی ہو اور احتلام یاد نہ ہو (۳) یقین ہوجائے کہ یہ مذی ہو اور احتلام یاد ہو (۴) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہو اور احتلام یاد ہو (۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۶) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہو اور احتلام یاد ہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہو یا مذی ہو یا ودی ہو اور احتلام یاد ہو (۸) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام یاد نہ ہو۔ مسئلہ[۶] اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اسکی منی خاص حصہ کے سوراخ سے باہر نکلکر اُس کھال کے اندر رہجائے جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے۔ تو اُسپر غسل فرض ہوجائیگا اگرچہ وہ منی اُس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔ دوسرا سبب ایلاج یعنی کسی باشہوت مرد کے خاص حصہ کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصے میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصے میں داخل ہونا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا خنثیٰ اور خواہ منی گرے یا نہ گرے اِس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں یعنی دونوں بالغ ہیں تو دونوں پر ورنہ جسمیں پائی جاتی ہیں اُسپر غسل فرض ہوجائیگا۔ مسئلہ[۷] اگر عورت کمسن ہو ایسی کمسن نہ ہو کہ اُسکے ساتھ جماع کرنے سے اُسکے خاص حصے اور مشترک حصے کے ملجانیکا خوف ہو تو اُسکے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہوجائیگا اگر وہ مرد بالغ ہو۔ مسئلہ[۸] جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اُسکے خاص حصے کا سر اگر کسی کے مشترک حصہ یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل دونوں پر فرض ہوجائیگا اگر دونوں بالغ ہوں ورنہ اُسپر جو بالغ ہو۔ مسئلہ[۹] اگر کسی مرد کے خاص حصے کا سر کٹ گیا ہو تو اس کے باقی جسم سے اُس مقدار کا اعتبار کیا جائیگا یعنی اگر بقیہ عضو میں سے بقدر حشفہ داخل ہوگیا تو غسل واجب ہوگا ورنہ نہیں۔ مسئلہ[۱۰] اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو

[۴] الحالات الثلاث اجماعا لان الاحتلام سبب خروج المنی فیحمل علیہ ان تیقن انہ مذی لان المنی یرق بالہواء و بحرارۃ البدن فیصیر کالمذی اما اذا لم یتذکر الاحتلام فیتیقن بانہ المنی او شک ہل ہو منی او مذی فکذلک یجب علیہ الغسل فی ہاتین الحالتین ایضا اجماعا ۱۲

[۴] رجل بال فخرج من ذکرہ منی ان کان منتشرا علیہ الغسل وان کان منکسرا علیہ الوضوء کذا فی الخلاصۃ ۱۲ (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۱۴) [۵] اعلم ان ہذہ المسئلۃ علی اربعۃ عشر وجہا لانہ اما ان یعلم انہ منی او مذی او ودی او شک فی الاولین او فی الطرفین او فی الاخیرین او فی الثلثۃ او علی کل اما ان یتذکر احتلاما اولا فیجب الغسل اتفاقا فی سبع صور منہا اذا علم انہ مذی او شک فی الاولین او فی الطرفین او فی الاخیرین او فی الثلاثۃ مع تذکر الاحتلام فیہا او علم انہ منی مطلقا ولا یجب اتفاقا فیما اذا علم انہ ودی مطلقا وفیما اذا علم انہ مذی او شک فی الاخیرین مع عدم تذکر الاحتلام ویجب عندہما فیما اذا شک فی الاولین او فی الطرفین او فی الثلاثۃ احتیاطا ولا یجب عند ابی یوسف للشک فی وجود الموجب ۱۲ (شامی ج ۱ ص ۱۵۱) و (عالمگیری) مصری ج ۱ ص ۱۴ ومن استیقظ من منامہ فوجد علی فراشہ او ثوبہ او فخذہ بللا و ہو اسے والحال انہ لم یتذکر الاحتلام فان المسئلۃ علی ستۃ اوجہ لانہ اما ان یتذکر الاحتلام اولا و علی کل من التقدیرین اما ان یتیقن کونہ منیا او کونہ مذیا او یشک فان تذکر الاحتلام ان تیقن انہ منی او انہ مذی او شک فیہ فلم یتیقن بانہ ہل ہو منی او مذی فعلیہ الغسل فی

[۶] قول کے مسئلہ پر قیاس کیا ہے صفحہ ۵۰ جلد ۱ ... [۷] الایلاج فی احدی السبیلین اذا توارت الحشفۃ یوجب الغسل علی الفاعل والمفعول بہ انزل او لم ینزل وہذا ہو المذہب لعلمائنا کذا فی المحیط وہو الصحیح کذا فی فتاوی قاضیخان ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ج ۱ ص ۱۴ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائیگا مگر احتیاط یہ ہے کہ جسم کی حرارت محسوس ہو یا نہ ہو غسل فرض ہو جائیگا۔ مسئلہ[۱] اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصّہ میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصّہ کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اُسپر غسل فرض ہو جائیگا منی گرے یا نہ گرے مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اور اصل مذہب میں بدون انزال غسل واجب نہیں۔ تیسرا سبب[۲] حیض سے پاک ہونا۔ چوتھا سبب[۳] نفاس سے پاک ہونا۔ ان کے مسائل بہشتی زیور میں گذر چکے۔

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ[۴] منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت جُدا نہ ہو تو اگرچہ خاص حصّہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اُٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اسکو مارا اور اس صدمہ سے اسکی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ[۵] اگر کوئی مرد کسی کمسن عورت کیساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اسقدر کمسن ہو کہ اُس کیساتھ جماع کرنے میں خاص حصّے اور مشترک حصّے کے ملجانیکا خوف ہو۔ مسئلہ[۶] اگر کوئی مرد اپنے خاص حصّہ میں کپڑا لپیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ کپڑا اسقدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذت اُس کی وجہ سے نہ محسوس ہو مگر احوط یہ ہے کہ غیبت حشفہ سے غسل واجب ہو جائیگا۔ مسئلہ[۷] اگر کوئی مرد اپنے خاص حصّے کا جز مقدار سر حشفہ سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ[۸] مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ مسئلہ[۹] استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ مسئلہ[۱۰] اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو تو اُس کے اوپر اس منی کے نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ[۱۱] سو اُٹھنے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا (۱) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۲) شک ہو کہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو (۳) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہو اور احتلام یاد نہ ہو (۴) و (۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو (۶) شک ہو کہ منی ہے یا مذی ہے یا

[حاشیہ] ۱ والاستدخال اصبع و نحوہ کذکر غیر آدمی وذکر خنثیٰ ومیتہ وصبی لا یشتہی وما یصنع من نحو خشب فی الدبر والقبل ۱۲ (در مختار) والمختار وجوب الغسل الخ بحث منہ سبقہ الیہ شارح المنیۃ حیث قال والاولیٰ ان یجب فی القبل الخ فقد نسبہ الاوجہ الیہ ایضاً علی انہ بحث من شارح المنیۃ فافہم ۱۲ (شامی) ۲ وکذا یجب الاغتسال بالحیض والمراد انقطاع الحیض فہو شرط وجوب الغسل والنفاس عند الانقطاع ۱۲ (کبیری ملخصاً در مختار) ۳ ... ۴ علم ان الغسل انما یجب بالمنی اجماعاً بقیدین احدہما ان یکون قد انبعث عن شہوۃ فلو سال من ضرب او حمل شی ثقیل او سقوط من علو لا یجب الغسل عندنا ۱۲ (کبیری) ۵ والایلاج فی البہیمۃ والمیتۃ والصغیرۃ التی لا یجامع مثلہا لا یوجب الغسل بدون الانزال کذا فی المحیط ۱۲ (عالمگیری مصری) ۶ قال الفقیہ المباح المنتقی علاء الدین الحصکفی ان الشیخ علی الامام بجامع بنی امیہ الحنفی فی الدر المختار لعدم حشفۃ او قدرہا المفقودۃ بخرقۃ ان وجد لذۃ الجماع وجب الغسل والا لا علی الاصح والاحوط الوجوب ۱۲ (در مختار) ...

ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو ہاں پہلی دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا واجب ہے اگر غسل نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ ہوگا کیونکہ اسمیں امام ابو یوسف اور طرفین کا اختلاف ہے امام ابو یوسف رح نے غسل واجب نہیں کہا اور طرفین نے واجب کہا ہے۔ اور فتویٰ قول طرفین پر ہے۔ مسئلہ[۹] حشفہ[۱] دعمل ہے مشترک حصے میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا مسئلہ[۱۰] اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اسپر غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ[۱۱] اگر کوئی شخص خواب میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اسکو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور اثر معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱)[۱] اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالت کفر میں اُس کو حدث اکبر ہوا ہو اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اُس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے۔ (۲)[۲] اگر کوئی شخص پندرہ[۱۵] برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اس سے پہلا احتلام ہو تو اسپر احتیاطاً غسل واجب ہے اور اس کے بعد جو احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد محتلم ہو تو اُس پر غسل فرض ہے۔ (۳)[۳] مسلمان مرد کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

جن صورتوں میں غسل سُنّت ہے

(۱)[۱] جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو (۲)[۲] عیدین کے دن بعد فجر اُن لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔ (۳)[۳] حج یا عمرے کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔ (۴)[۴] حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سُنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے

(۱)[۱] اسلام لانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے اگر حدث اکبر سے پاک ہو (۲)[۲] کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پُہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اُسمیں نہ پائی جاوے تو اُسکو

لہ عشرة الاشیاء لا یغتسل منہا مذی الخ و منہا حقنة لانہا لاخراج الفضلات لا قضاء الشہوة ۱۲ (شرح نور الایضاح) ص۳۸ ۔ لہ والا ولج فی البہیمة والمیتة والصغیرة التی لا یجامع مثلہا بنت ست مطلقاً او بنت سبع او ثمان اذا لم تکن عبلة (وکذا فی السرة لانہا مثلہا) فلا یجب الغسل مالم ینزل لقصور الشہوة ۱۲ (کبیری) ص۴۲ ۔ لہ ولو تذکر الاحتلام و لذة الانزال ولم یر بللاً لا یجب علیہ الغسل والمرأة کذلک فی ظاہر الروایة لان خروج منیہا الی فرجہا الخارج شرط لوجوب الغسل علیہا وعلیہ الفتوی ہکذا فی معراج الدرایة ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۳ ج۱ ۔ لہ الکافر اذا اجنب ثم اسلم یجب علیہ الغسل فی ظاہر الروایة ۱۲ (عالمگیری مصری) ص۱۴ ج۱ لو اسلمت وہی حائض ثم طہرت یجب علیہا الغسل و اذا اجنب ثم اسلم یجب علیہ الغسل ۱۲ (کبیری) ص۴۲ ۔ لہ احتلم الصبی او الصبیة الاحتلام الذی بہ البلوغ وانزلا علی وجہ الدفق والشہوة لا یجب الغسل لان الخطاب انما توجہ عقیب الانزال فہو سابق علی الخطاب ۱۲ (کبیری) ص۴۵ ۔ لہ وواحد منہا ... بعد الزوال ۱۲ (نور الایضاح) ص۳۹ ۔ لہ وواحد مستحب وہو غسل الکافر اذا اسلم ولم یکن جنباً کذا فی محیط السرخسی ۱۲ (عالمگیری مصری) ص۱۶ ج۱ ومن المندوب اغتسال الصبی اذا بلغ بالسن کذا فی التبیین ۱۲ (عالمگیری مصری) ص۱۶ ج۱ ان اسلم طاہراً و بلغ بالسن فمندوب ۱۲ (در مختار) ص۳۲ ج۱

غسل کرنا مستحب ہے، (۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی دفع ہوجانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے، (۴) مُردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (۵) شب برأت یعنی شعبان کی پندرھویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے (۶) لیلۃ القدر کی راتوں میں اُس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جسکو لیلۃ القدر معلوم ہوئی ہو (۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۸) مزدلفہ میں ٹھیرنے کے لئے دسویں تاریخ کی صبح کو بعد طلوع فجر کے غسل مستحب ہے (۹) طواف زیارت کے لئے غسل مستحب ہے، (۱۰) کنکری پھینکنے کے وقت غسل مستحب ہے، (۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقار کی نمازوں کے لئے غسل مستحب ہے۔ (۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے (۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کیلئے غسل مستحب ہے (۱۴) سفر سے واپس آنیوالے کو غسل مستحب ہے جب وہ اپنے وطن پہنچ جائے (۱۵) عام مجلس میں جانے کیلئے اور نئے کپڑے پہننے کیلئے غسل مستحب ہے، (۱۶) جس کو قتل کیا جاتا ہو اُسکو غسل کرنا مستحب ہے

حدث اکبر کے احکام

مسئلہ مسجد میں داخل ہونا حرام ہے ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اُسکے نکلنے کا سوا اسکے نہ ہو اور نہ وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اُسکو مسجد میں تیمم کرکے جانا جائز ہے یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اسکے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اُس مسجد میں تیمم کرکے جانا جائز ہے۔ مسئلہ عیدگاہ میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے مسئلہ حیض ونفاس کی حالت میں عورت کی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اس سے اپنے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو اور جماع کرنا حرام ہے۔ مسئلہ حیض ونفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اُسکے ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے

ص قبیل الوتر لکن فی وقف القنیۃ المعدۃ اذا لم یمنع اہلہا الناس من الصلوۃ فیہا فہی مسجد ولو [illegible] فالاشاہی ہاہٗ لاضرورۃ بحیث لا یمکنہ غیرہ ۱۲ (درمختار مجتبائی) صفحہ ۳۲ و ۳۳ ج ۱ قولہ حیث لا یمکنہ غیرہ کان یکون باب بیتہ الی المسجد ای لا یمکنہ تحویلہ لا یقدر علی السکنی فی غیرہ (بحر) قلت یدل علیہ الحدیث المار من سورۃ ای العنایۃ عن المبسوط مسافر مر بمسجد فیہ عین [illegible] وہو جنب ولا یجد غیرہ فانہ [illegible]

ص تیمم لدخول المسجد عندنا (شامی) صفحہ ۱۵۹ ج ۱ کلہ و ملہ ویمنع قربان ما تحت ازار یعنی ما بین سرۃ ورکبۃ ولو بلا شہوۃ وحل ما عداہ مطلقا

لہ تا کلہ ویندب الاغتسال فی ستۃ عشر شیئاً لمن اسلم طاہراً ولمن بلغ بالسن ولمن افاق من جنون وعند حجامۃ وغسل میت وفی لیلۃ براءۃ ولیلۃ القدر اذا راٰہا ولدخول مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وللوقوف بمزدلفۃ غداۃ یوم النحر وعند دخول مکۃ لطواف الزیارۃ ولصلوۃ کسوف واستسقاء وفزع وظلمۃ وریح شدیدۃ ۱۲ (نور الایضاح) صفحہ ۱۰ وفی الدر المختار ویندب الاغتسال لجنون افاق وکذا المغمی علیہ کذا فی غرر الاذکار وہل السکران کذلک لم ارہ وعند حجامۃ وفی لیلۃ براءۃ وعرفۃ وقدر اذا راٰہا وعند الوقوف بمزدلفۃ غداۃ یوم النحر للوقوف وعند دخول منی یوم النحر لرمی الجمرۃ وکذا لبقیۃ الرمی وعند دخول مکۃ لطواف الزیارۃ ولصلوۃ کسوف وخسوف واستسقاء وفزع وظلمۃ وریح شدیدۃ وکذا لدخول المدینۃ ولحضور مجمع الناس ولمن لبس ثوباً جدیداً او غسل میتاً او یراد قتلہ ولتائب من ذنب ولقادم من سفر ولمستحاضۃ انقطع دمہا ۱۲ (درمختار مجتبائی) صفحہ ۳۲ ج ۱

شلہ وکلہ ویحرم الحدث الاکبر دخول مسجد لا مصلی عید وجنازۃ ورباط ومدرسۃ وخانقاہ الصوفیۃ (شامی) ومسئلہ ذکرہ المصنف وغیرہ فی الحیض و [illegible]

نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے علٰحدہ ہوکر سونا یا اُسکے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے مسئلہ[۵] اگر کوئی مرد سو اُٹھنے کے بعد اپنے خاص عضو پر تری دیکھے اور قبل سونے کے اسکے خاص حصے کو استادگی ہو تو اُسپر غسل فرض نہ ہوگا۔ اور وہ تری مذی سمجھی جاویگی بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اس تری کے منی ہونے کا غالب گمان نہ ہو اور اگر ران وغیرہ یا کپڑوں پر بھی تری ہو تو غسل بہرحال واجب ہے مسئلہ[۲] اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو اُٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ اس بستر پر اُن سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر اُن سے پہلے کوئی اور شخص اُس بستر پر سو چکا ہو اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا مسئلہ[۳] کسی پر غسل فرض ہوا اور پردہ کی جگہ نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہوکر نہانا واجب ہے اسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے بھی نہانا واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورتوں کو مردوں کے سامنے نہانا حرام ہے بلکہ تیمم کرے۔

تیمم کا بیان

مسئلہ[۱] کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جسکو کنوئیں میں ڈال کر تر کرلے اُس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو پانی نکالدے یا اُسکے ہاتھ دُھلادے ایسی حالت میں تیمم درست ہے مسئلہ[۲] اگر وہ عذر جسکی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا ہے تو جس قدر نمازیں اُس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہیے مثلاً کوئی شخص جیلخانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اُس کو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اُس سے کہے کہ اگر تو وضو کریگا تو میں تجھ کو مار ڈالونگا اس تیمم سے جو نماز

---

[۱] قال القاضی الامام ابو علی النسفی ذکر ہشام فی نوادرہ عن محمد اذا استیقظ الرجل فوجد البلل فی احلیلہ ولم یتذکر حلما ان کان ذکرہ منتشرا قبل النوم فلا غسل علیہ الا ان یتیقن انہ منی وان کان ذکرہ ساکنا قبل النوم فعلیہ الغسل قال شمس الائمۃ الحلوانی ہذہ المسئلۃ یکثر وقوعہا والناس عنہا غافلون فیجب ان تحفظ کذا فی المحیط ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ، ج ۱ صفحہ ۔۔ و کبیری) [۲] ولو وجد بین الزوجین ماء ولا ممیز ولا تذکر ولا نام قبلہما غیرہما اغتسلا ۱۲ (درمختار، ج ۱ صفحہ ۔۔) قولہ ولا نام قبلہما غیرہما ذکرہ فی الحلیۃ بحثا وسبقہ فی المعراج فلو کان نام قبلہما علیہ غیرہما وکان المنی المرئی یابسا فالظاہر انہ لا یجب الغسل علی واحد منہما (تنبیہ) التقیید بالزوجین صریح فی ان غیرہما لا یجب علیہ ولعل البحر قال الظاہر انہ اتفاقی جریا علی الغالب ولذا قال (ط) والاجنبی والاجنبیۃ کذلک وکذا لو کانا رجلین او امرأتین فالظاہر اتحاد الحکم ۱۲ (رد المحتار شامی، صفحہ ۔۔ ج ۱) [۳] علیہ غسل ولم یجد سترۃ من الرجال لا یدعہ وان رأوہ والمرأۃ بین رجال او رجال ونساء تؤخرہ لا بین نساء فقط کما بسطہ ابن الشحنۃ وغیرہ ۱۲ (نیز) الہا ان تتیمم وتصلی لعجزہا

الاعذار کلہا ۱۲ (درمختار) [۴] الحکم ان المانع من الوضوء ان کان من قبل العباد کاسیر منعہ الکفار من الوضوء ومحبوس فی السجن ومن قیل لہ ان توضأت قتلتک

پڑھی ہو اسکو پھر دوہرانا پڑیگا۔ مسئلہ[۱] ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں درست ہے۔ مسئلہ[۲] جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اُس کو چاہیے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اسکو طہارت سے لوٹالے مثلاً کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد و غبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔ مسئلہ[۳] جس شخص کو اخیر وقت تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اسکو نماز کے اخیر وقت مستحب تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے مثلاً کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور یقین یا گمان غالب ہو کہ اخیر وقت مستحب تک رسّی ڈول ملجائیگا یا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً یا ظناً معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائیگی جہاں پانی ملسکتا ہے تو وقت مستحب تک انتظار مستحب ہے۔ مسئلہ[۴] اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہو۔ اور اس نے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثناء راہ میں چلتی ہوئی ریل سے اُسے پانی کے چشمے تالاب وغیرہ دکھلائی دیں تو اسکا تیمم نہ جائیگا اسلئے کہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں۔ ریل نہیں ٹھیر سکتی اور چلتی ہوئی ریل سے اتر نہیں سکتا تتمہ حصہ اول بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے

تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور

نماز کے وقتوں کا بیان

مُدرِک وہ شخص جسکو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اسکو مقتدی اور مؤتم بھی کہتے ہیں۔ مسبوق وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہوجانیکے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔ لاحق وہ شخص جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک

[۱] اذا تیمم الرجل من موضع فتیمم اخر من ذلک الموضع ای ضرب یدیہ علی موضع ضرب یدیہ الاول ایضا جاز لانہ لم یصر مستعملاً انما المستعمل ما ینفصل عن العضو بعد المسح قیاساً علی الماء ۱۲ (کبیری) ص۶۴ یجاز تیمم جماعۃ من محل واحد ۱۲ (درمختار)

[۲] ج۱ ص۲۵ والمحبوس الذی لایجد طہوراً لایصلی عندھما وعند ابی یوسف یصلی بالایماء ثم یعید وھو روایۃ عن محمد تشبھاً بالمصلین قضاء لحق الوقت بحر الرائق ص۱۵۱ جلد ۱

.. ..

.. ..

.. ..

[۳] ج۱ ص۳۵ ویستحب لعادم الماء وھو یرجوہ ان یؤخر الصلوٰۃ الی آخر الوقت فان وجد الماء توضأ وصلی لیقع الاداء باکمل الطہارتین فصار کالطامع فی الجماعۃ ۱۲ (ہدایہ مجتبائی) ج۱ ص۳۶ وندب لراجیہ رجاء قویا آخر الوقت المستحب ولو لم یؤخر وتیمم وصلی جاز ان کان بینہ وبین الماء میلاً والا لا ۱۲ (درمختار) ج۱ ص۲۷۲

[۴] وکذا لا ینتقض تیممہ لو علم بالماء ولکن لم یقدر علی النزول للطہور ولا علی الوضوء من غیر نزول لمانع خوف عدو او خوف سبع

او نحو ذلک مما لا یمکنہ معہ الوضوء والا یلزم ثم ضرب کما اذا کانت دابۃ جموحاً لا یقدر ان یرکبھا او کان شیخاً ضعیفاً لا یقدر علی الرکوب ولیس عندہ من یعینہ وبالجملۃ فاذا [illegible] لا ینتقض [illegible] ینتقض ۱۲ (کبیری) [illegible]

ہونیکے اُس کی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سوگیا ہو یا اُسکو کوئی حدث ہو جائے اصغر یا اکبر مسئلہ[ا] مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اس قدر وقت باقی ہو کہ اگر نماز پڑھی جائے اور اُس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جاوے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اُس میں پڑھ سکیں اور عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے مسئلہ[۲] جمعہ کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر[۳] کرکے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانہ میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔ اور جمعہ کی نماز ہمیشہ اوّل وقت پڑھنا سنت ہے جمہور کا یہی قول ہے مسئلہ[۴] عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے۔ آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھہرے اس کی تعیین کے لئے فقہا نے لکھا ہے کہ بقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے مگر عید الفطر کی نماز اوّل وقت سے کچھ دیر میں پڑھنا چاہئے مسئلہ[۵] جب امام خطبہ کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہو اور خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا یا حج وغیرہ کا تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور خطبہ نکاح اور ختم قرآن میں بعد شروع خطبہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ[۶] جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اس وقت بھی نماز مکروہ ہے ہاں اگر فجر کی سنت نہ پڑھی ہو اور کسی طرح یہ یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے ملجائیگی یا بقول بعض علماء تشہد ہی ملجانے کی امید ہو تو فجر کی سنتوں کا پڑھ لینا مکروہ نہیں ہاں جو سنت

[ا] والمستحب للرجل الابتداء فی الفجر والختم بہ ہو المختار بحیث یرتل اربعین آیۃ ثم یعیدہ بطہارۃ لو فسد وقیل یؤخر جدا لان الفساد موہوم الا الحاج بمزدلفۃ فالتغلیس افضل کمرأۃ مطلقا وفی غیر الفجر الا فضل لہا انتظار فراغ الجماعۃ ۱۲ (درّ و شامی) صفحہ ۲۴۹

[۲] ومنہا وقت الظہر حتی لو خرج وقت الظہر فی خلال الصلوٰۃ تفسد الجمعۃ ان خرج بعد ما قعد قدر التشہد فکذا عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی المحیط ۱۲ (عالمگیری مصری) ج ۱ صفحہ ۱۴۶ ومن شرائطہا الوقت وتصح فیہ الجمعۃ فی وقت الظہر ولا تصح بعدہ حتی لو خرج الوقت وہو فیہا استقبل الظہر ولا یبنی الظہر علی الجمعۃ لانہما مختلفان ۱۲ (جوہرہ نیرہ) ج ۱ صفحہ ۹۹

[۳] ویستحب تاخیر الظہر فی الصیف وتعجیلہ فی الشتاء ہکذا فی الکافی ۱۲ (عالمگیری مصری) ج ۱ صفحہ ۵۲

[۴] واذا حلت الصلوٰۃ بارتفاع الشمس دخل وقتہا الی الزوال لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العید والشمس علی قدر رمح او رمحین ولما شہدوا بالہلال بعد الزوال امر بالخروج الی المصلی من الغد ۱۲ (ہدایہ) ج ۱ صفحہ ۱۵۳

[۵] ویستحب تاخیرہا فی الفطر وتعجیلہا فی الاضحی کالحدیث المتقدم ۱۲

ص کبیری صفحہ ۵۳ لما روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وہو بنجران عجل الاضحی واخر الفطر ۱۲ (کبیری) صفحہ ۵۲۸ (و شامی) ج ۱ صفحہ ۷۶۶

[۶] واذا خرج الامام یوم الجمعۃ ترک الناس الصلوٰۃ والکلام حتی یفرغ من خطبتہ ۱۲ (ہدایہ) ج ۱ صفحہ ۱۵۱ اذا خرج الامام من الحجرۃ ان کان والا فقیامہ للصعود شرح المجمع فلا صلوٰۃ ولا کلام الی تمامہا وکذا یجب الاستماع لسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ عید وختم علی المعتمد ۱۲ (در مختار) ج ۱ صفحہ ۱۱۳ ویکرہ التنفل عند خطبۃ الحج وخطبۃ النکاح ہکذا فی شرح منیۃ المصلی لابن امیر الحاج ویکرہ التطوع اذا خرج الامام للخطبۃ یوم الجمعۃ کذا فی منیۃ المصلی ۱۲ (عالمگیری مصری) ج ۱ صفحہ ۵۳

[۷] ویکرہ التنفل اذا قیمت الصلوٰۃ الا سنۃ الفجر ان لم یخف فوت الجماعۃ ۱۲ (عالمگیری مصری) ج ۱ صفحہ ۵۳

[ا] ...سے یہ مراد ہے کہ طلوع کی جگہ سے اتنا اونچا ہو جائے ۱۲ بہشتی [۲] مگر ظاہر مذہب یہی ہے کہ اگر فرض صبح کی دونوں رکعتیں فوت ہو جانیکا اندیشہ ہو گو تشہد ملنے کی امید ہو اس صورت میں سنت فجر نہ پڑھے ۱۲ ...

مؤکدہ شروع کر دی ہو اس کو پورا کرے مسئلہ[۱] نماز عیدین کے قبل خواہ گھر میں خواہ عیدگاہ میں نماز نفل مکروہ ہے اور نماز عیدین کے بعد فقط عیدگاہ میں مکروہ ہے۔

اذان کا بیان

مسئلہ[۱] اگر کسی ادا نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اُس کے لئے اس نماز کے وقت کا ہونا ضرور ہے اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد وقت آنے کے پھر اُسکا اعادہ کرنا ہوگا خواہ وہ اذان فجر کی ہو یا کسی اور وقت کی مسئلہ[۳] اذان اور اقامت کا عربی زبان میں انہیں خاص الفاظ سے ہونا ضرور ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر کسی اور زبان میں یا عربی زبان میں کسی اور الفاظ سے اذان یا اقامت کہی جائے تو صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اُسکو سُنکر اذان سمجھ لیں اور اذان کا مقصود اس سے حاصل ہو جائے مسئلہ[۴] مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں اگر کوئی عورت اذان دے تو اُس کا اعادہ کرنا چاہئے اور بغیر اعادہ کئے ہوئے نماز پڑھ لی جائیگی تو گویا بے اذان کے پڑھی گئی مسئلہ[۵] مؤذن کا صاحبِ عقل ہونا بھی ضرور ہے اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو معتبر نہ ہوگی مسئلہ[۶] اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار پھر اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ پھر اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائیں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لیا

سکران وصبی لا یعقل وجزم المصنف بعدم صحۃ اذان مجنون ومعتوہ وصبی لا یعقل ۱۲ (درمختار) صـ۶۴ ج۱ ویؤیدہ ما فی شرح المنیۃ من انہ یجب اعادۃ اذان السکران والمجنون والصبی غیر العاقل لعدم حصول المقصود ولعدم الاعتماد علی قولہم ۱۲ (شامی) صـ۶۵ ج۱ ۶ الاذان خمس عشرۃ کلمۃ وآخرہ عندنا لا الٰہ الا اللہ کذا فی فتاوی قاضیخان ومن السنۃ ان یأتی بالاذان والاقامۃ جہرا رافعا بہما صوتہ الا ان الاقامۃ اخفض منہ ہکذا

۱ ویکرہ التنفل قبل صلوۃ العیدین مطلقا وبعدہا فی المسجد لا فی البیت ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ۵۳ ۲ ولا یؤذن لصلوۃ قبل دخول وقتہا ویعاد فی الوقت لان الاذان للاعلام وقبل الوقت تجہیل ۱۲ (ہدایہ) صـ۷۴ ج۱ وتقدیم الاذان علی الوقت فی غیر الصبح لا یجوز اتفاقا وکذا فی الصبح عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ وان قدم یعاد فی الوقت ہکذا فی شرح مجمع البحرین لابن الملک وعلیہ الفتوی ہکذا فی التاتارخانیہ ناقلا عن الحجۃ (عالمگیری مصری) صـ۵۳ ج۱ ۳ الاذان ہو اعلام مخصوص بالفاظ مخصوصۃ فلا یصح بالفارسیۃ وان علم انہ اذان وہو الاظہر والاصح کما فی السراج ۱۲ (شامی) صـ۳۵۶ ج۱ (ودرمختار) صـ۶۲ ج۱ ولا یؤذن بالفارسیۃ ولا بلسان آخر غیر العربیۃ کذا فی فتاوی قاضیخان وہو الاظہر والاصح کذا فی الجوہرۃ النیرۃ ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ۵۵ ج۱ ۴ ویکرہ اذان المرأۃ فیعاد ندبا کذا فی الکافی (عالمگیری مصری) صـ۵۵ ج۱ واما کراہۃ اذان المرأۃ فلانہا منہیۃ عن رفع صوتہا لانہ یؤدی الی الفتنۃ وذکر فی السراج الوہاج اذا لم یعیدوا اذان المرأۃ فکانہم صلوا بغیر اذان فلہذا کان علیہم الاعادۃ وہو یقتضی عدم صحتہ ۱۲ (بحر) صـ۲۶۳ و۲۶۴ ۵ وکذا یعاد اذان امرأۃ ومجنون ومعتوہ و

۲ فی النہایۃ والبدائع وینبغی ان یؤذن علی المئذنۃ او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد کذا فی فتاوی قاضیخان والسنۃ ان یؤذن فی موضع عال یکون اسمع لجیرانہ ویرفع صوتہ ۳ الاستقبال جاز ویکرہ کذا فی الہدایۃ ۱۲ (عالمگیری) صـ۵۵ ج۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائیں اور فجر کی اذان میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی اذان میں سترہ۔ اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر ادا نہ کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز ہو اور کچھ بلند آواز سے۔ اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر اسقدر سکوت کرے کہ سننے والا اسکا جواب دے سکے اور اللہ اکبر کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کرکے دوسرا لفظ کہے۔

مسئلہ[۶] اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور اقامت مسجد کے اندر۔ اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے۔ اور اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں بلکہ بجائے اس کے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کا بند کرنا بھی نہیں اس لئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں اور اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت داہنے بائیں جانب منہ پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضرور نہیں ورنہ بعض فقہاء نے لکھا ہے۔

اذان و اقامت کے احکام

مسئلہ[۱] سب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا۔ اور نماز جمعہ کے لئے دو بار اذان کہنا۔ مسئلہ[۲] اگر نماز کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی ہو جس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو اسکی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے اور اگر کسی خاص سبب سے قضا ہوئی ہو تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جاوے تاکہ لوگوں کو اذان سنکر نماز قضا ہونے کا علم نہ ہو اس لئے کہ نماز کا قضا ہو جانا غفلت اور سستی پر دلالت کرتا ہے اور دین کے کاموں میں غفلت اور سستی گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا اچھا نہیں اور اگر کئی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور سب ایکہی وقت پڑھی جائیں تو صرف پہلی نماز کی اذان دینا سنت ہے اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت۔ ہاں یہ مستحب ہے کہ ہر ایک کیواسطے اذان

[۱] ویزید (ای المؤذن) بعد فلاح الفجر الصلوٰۃ خیر من النوم مرتین ۱۲ (نور الایضاح) صفحہ ۵۵ [۲] ویترسل فی الاذان بالفصل بسکتۃ بین کل کلمتین ۱۲ (مراقی الفلاح) صفحہ ۵۵ [۳] ویجعل ندبا اصبعیہ فی صماخ اذنیہ فاذانہ بدونہ حسن وبہ احسن والاقامۃ کالاذان فیما مر ولا یضع المقیم (ای الذی یقیم الصلوٰۃ) اصبعیہ فی اذنیہ (محمد) ولیجعل الذال ای یسرع فیہا ویزید قد قامت الصلوٰۃ بعد فلاحہا مرتین ۱۲ (درمختار) صفحہ ۳۶۴ ج ۱ و الاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ خمس عشرۃ منہا کلمات الاذان و کلمتان قولہ قد قامت الصلوٰۃ مرتین کذا فی فتاوی قاضیخان ۱۲ (عالمگیری مصری) صفحہ ۵۵ ج ۱ قولہ وکذا فیہا مطلقا ای فی الاقامۃ سواء کان المحل متسعا اولا قولہ لسلا یستدبر تعلیل لقولہ فقط ای انہ عن القول بالالتفات خلفا لسلا یستدبر المؤذن او المقیم القبلۃ ۱۲ (رد المحتار) صفحہ ۳۶۹ ج ۱ [۵] وہو سنۃ للرجال فی مکان عال مؤکدۃ ہی کالواجب فی لحوق الاثم للفرائض الخمس فی وقتہا ولو قضاءً قولہ للفرائض الخمس الخ وشملت الجمعۃ (بحر) وشمل حالۃ السفر والحضر والانفراد والجماعۃ قال فی مواہب الرحمن و نور الایضاح ولو منفردا ادا او قضاء سفرا او حضرا اہ (ح)

مسئلہ[۶] ... الاذان والاقامۃ ... (در مختار) ... ویؤذن للفائتۃ ... ویفعل کذا للاولی ... ان فاتت صلوات ... اذن للاولی واقام وفی الباقی مخیر ان شاء اذن واقام وان شاء اقتصر علی الاقامۃ ہذا اذا قضاہا فی مجلس واحد واما اذا قضاہا فی مجالس فیشترط کلاہما ۱۲ (نور الایضاح) صفحہ ۶۰

بھی علیحدہ دیجائے مسئلہ[۱] مسافر کے لئے اگر اُس کے تمام ساتھی موجود ہوں اذان مستحب ہے سنت موکدہ نہیں مسئلہ[۲] جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تنہا یا جماعت سے اُسکے لئے اذان اور اقامت دونوں مستحب ہیں بشرطیکہ محلہ کی مسجد یا گاؤں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہو چکی ہو اسلئے کہ محلہ کی اذان اور اقامت تمام محلہ والوں کو کافی ہے مسئلہ[۳] جس مسجد میں اذان اور اقامت کیساتھ نماز ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے ہاں اگر اس مسجد میں کوئی مؤذن اور امام مقرر نہ ہو تو مکروہ نہیں بلکہ افضل ہے مسئلہ[۴] اگر کوئی شخص ایسے مقام پر جہاں جمعہ کی نماز کے شرائط پائے جاتے ہوں اور جمعہ ہوتا ہو ظہر کی نماز پڑھے تو اُسکو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ وہ ظہر کی نماز کسی عذر سے پڑھتا ہو یا بلا عذر اور خواہ قبل نماز جمعہ کے ختم ہونیکے پڑھے یا بعد ختم ہونے کے مسئلہ[۵] عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا مسئلہ[۶] فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں مسئلہ[۷] جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت طاہر ہو یا جنب اُسپر اذان کا جواب دینا مستحب ہے اور بعض نے واجب بھی کہا ہے مگر معتمد اور ظاہر مذہب استحباب ہی ہے یعنی[۸] جو لفظ مؤذن کی زبان سے سُنے وہی کہے مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی کہے اور الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ اور بعد[۹] اذان کے درود شریف پڑھکر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ مسئلہ[۱۰] جمعہ کی پہلی اذان سنکر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جانا واجب ہے خرید فروخت

[۳] علی حدۃ کما فی امالی قاضیخان اہ ونحوہ فی البدد والمراد بمسجد المحلۃ مالہ امام وجماعۃ معلومون کما فی البدد وغیرہا ۱۲ (شامی) صـ ۵۱۶ ج [۴] الا الظہر یوم الجمعۃ فی المصر فان اداءہ باذان واقامۃ مکروہ کذا فی التبیین ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ ۱۵۵ ج ۱ (قولہ فی مصر) شمل المعذور وغیرہ (زیلعی) وفی القری لایکرہ بحال (ظہیریہ) ای قبل اداء الجمعۃ فی غیرہا وللبعدہ ۱۲ (شامی) صـ ۳۶۳ [۵] ولایسن ذلک فیما تصلیہ النساء اداء وقضاء ولو جماعۃ ۱۲ (درمختار) صـ ۲۶ ج ۱ [۶] ولایسن لغیرہا کعید ۱۲ (درمختار) صـ ۲۶ ج ۱ قولہ کعید ای وتر وجنازۃ وکسوف واستسقاء

[۱] ویکرہ للمسافر ترکہما وان کان وحدہ ہکذا فی المبسوط ولو ترک الاقامۃ اجزاءہ ولکنہ یکرہ ہکذا فی شرح الطحاوی فان اذن واقام فہو حسن وکذلک ان اقام ولم یؤذن ہکذا فی المبسوط ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ ۵۵ ج ۱ وکرہ ترکہما معا لمسافر ولو منفرد اوکذا ترکہا لا ترکہ لحضور الرفقۃ بخلاف مصل ولو بجماعۃ فی بیتہ بمصر او قریۃ لہا مسجد فلا یکرہ ترکہما اذ اذان الحی یکفیہ ۱۲ (درمختار) صـ ۶۶ ج ۱ [۲] وندب الاذان والاقامۃ للمسافر والمقیم فی بیتہ ولو صلی فی بیتہ فی قریۃ ان کان فی القریۃ مسجد فیہ اذان واقامۃ فحکمہ حکم من صلی فی بیتہ فی المصر وان لم یکن فیہا مسجد فحکمہ حکم المسافر ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ ۵۳ ج ۱ [۳] المسجد اذا کان لہ امام معلوم وجماعۃ معلومۃ فی محلۃ فصلی اہلہ فیہ بالجماعۃ لایباح تکرارہا فیہ باذان ثان ۱۲ (عالمگیری) صـ ۸۲ ج ۱ قولہ باذان واقامۃ الخ عبارتہ فی الخزائن اجمع مما ہنا ونصہا یکرہ تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان و اقامۃ الا اذا صلی بہا فیہ اولا غیر اہلہ لو اہلہ لکن بمخافتۃ الاذان ولو کرر اہلہ بدونہما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس لہ امام ومؤذن ویصلی الناس فیہ فوجا فوجا فان الافضل ان یصلی کل فریق باذان واقامۃ

[۷] وتراویح وسنن رواتب لانہا اتباع للفرض ۱۲ (شامی) صـ ۳۵۵ ج ۱ نحو السنن والوتر والتطوعات والعیدین وصلوٰۃ الجنازۃ کذا فی التبیین الخ مختصرا ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ ۵۳ ج ۱ [۸] وہو ما کان عربیا لا لحن فیہ ولو تکرر اجاب الاول الا فی الحیعلتین فیحوقل وفی الصلاۃ خیر من النوم (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے مسئلہ[۱] اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے، واجب نہیں اور قد قامت الصّلوٰۃ کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا کہے مسئلہ[۲] آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب دینا چاہیئے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خطبہ سننے کی حالت میں خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا اور کسی چیز کا (۳ و ۴) حیض و نفاس میں یعنی ضرور نہیں (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی ضرور نہیں ہاں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔

اذان اور اقامت کے سُنن اور مستحباب

اذان اور اقامت کے سنن دو قسم کے ہیں بعض مؤذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق لہٰذا ہم پہلے نمبر ۵ تک مؤذن کی سنتوں کا ذکر کرتے ہیں اُسکے بعد اذان کی سنتیں بیان کریں گے۔ (۱[۱]) مؤذن کا مرد ہونا چاہیئے عورت کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے اگر عورت اذان کہے تو اس کا اعادہ کر لینا چاہیئے اقامت کا اعادہ نہیں اسلئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے۔ (۲[۲]) مؤذن کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور نا سمجھ بچّے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور اُنکی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے نہ اقامت کا۔ (۳[۳]) مؤذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا۔ اگر جاہل[۴] آدمی اذان دے تو اُسکو مؤذن کے برابر ثواب نہ ملیگا (۴[۵]) مؤذن کا پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں کے حال سے خبردار رہنا۔ جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں اُنکو تنبیہ کرنا یعنی اگر یہ خوف نہ ہو کہ مجھ کو کوئی ستاویگا۔ (۵[۶]) مؤذن کا بلند آواز ہونا (۶[۷]) اذان کا کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا مسجد کے اندر

۵ بالسنۃ کذا فی النہایۃ وینبغی ان یکون مہیبا ویتفقد احوال الناس ویزجر المتخلفین عن الجماعات کذا فی القنیۃ وان یکون مواظبا علی الاذان ہکذا فی البدائع والتتارخانیۃ وان یکون محتسبا فی اذانہ کذا فی النہر الفائق (فتاوی ہندیہ) صہ۵۲ ج ۱۔ ویکرہ اذان امرأۃ وسکران ولو بمباح کمعتوہ وصبی لایعقل وکذا یعاد اذان امرأۃ ومجنون ومعتوہ وسکران وصبی لایعقل لا اقامتہم ۱۲ (درمختار) صہ۲۶ ج ۱۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قم مع بلال فالق علیہ مارأیت فانہ اندی صوتا منک الحدیث ۱۲ (مشکوٰۃ شریف) صہ۴۹ ۶۴

۱ واجابۃ الاقامۃ مستحبۃ ہکذا فی فتح القدیر واذا بلغ قولہ قد قامت الصلوٰۃ یقول السامع اقامہا اللّٰہ وادامہا مادامت السموات والارض وفی سائر الکلمات یجیب کما یجیب فی الاذان کذا فی فتاوی الغرائب ۱۲ (فتاوی عالمگیری) صہ۵۶ ج ۱۔
۲ ویجیب وجوبا وقال الحلوانی ندبا والواجب الاجابۃ بالقدم من سمع الاذان ولو جنبا لا حائضا ونفساء وسامع خطبۃ وفی صلوٰۃ جنازۃ وجماع ومستراح واکل وتعلیم علم وتعلمہ ۱۲ (درمختار) صہ۲۶ ج ۱، قولہ سامع خطبۃ ای خطبۃ کانت (ط)۔ (قولہ وفی صلوٰۃ جنازۃ) سقط من بعض النسخۃ لفظ صلوٰۃ موافقا لما فی البحر عن المجتبیٰ وعبارۃ الامداد وصلوٰۃ ولو جنازۃ قولہ ومستراح ای بیت الخلاء قولہ وتعلیم علم ای شرعی فیما یظہر ولو اعبر فی الجوہرۃ بقراءۃ الفقہ (تنبیہ) ہل یجیب بعد الفراغ من ہذہ المذکورات ام لا ینبغی انہ ان لم یطل الفصل فنعم وان طال فلا اخذا مما یاتی ۱۲ (شامی) صہ۳۶۶ ج ۱
۳ تا ۵ داہلیۃ الاذان تعتمد بمعرفۃ القبلۃ والعلم بمواقیت الصلوٰۃ کذا فی فتاوی قاضی خاں و ینبغی ان یکون المؤذن رجلا عاقلا صالحا تقیا عالما

۴ جاہل سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اوقات سے خود واقف نہ ہو اور نہ کسی واقف سے پوچھکر اذان کہے ۱۲

اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں جمعہ کی دوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں معمول ہے (۷) اذان[1] کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کرنا چاہئے ہاں اگر مسافر سوار ہو یا مقیم اذان صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (۸) اذان[2] کا بلند آواز سے کہنا۔ ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہوگا (۹) اذان[3] کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے (۱۰) اذان[4] کے الفاظ کا ٹھیر ٹھیر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اسقدر سکوت کرے کہ سننے والا اسکا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے اور اگر کسی وجہ سے اذان بغیر اسقدر ٹھیرے ہوئے کہدے تو اسکا اعادہ مستحب ہے[5]۔ اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھیر ٹھیر کر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں (۱۱) اذان[6] میں حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت داہنی طرف کو منھ پھیرنا اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منھ کو پھیرنا سنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے (۱۲) اذان[7] اور اقامت کا قبلہ رو ہو کر کہنا بشرطیکہ سوار نہ ہو۔ بغیر قبلہ رو ہونے کے اذان واقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے (۱۳) اذان[8] کہتے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا سنت ہے اور دونوں حدثوں سے پاک ہونا مستحب ہے، اور اقامت کہتے وقت دونوں حدثوں سے پاک ہونا سنت ہے اگر حدث اکبر کی حالت میں کوئی شخص اذان کہے تو مکروہ تحریمی ہے اور اس اذان کا اعادہ مستحب ہے، اسی طرح اگر کوئی حدث اکبر یا اصغر کی حالت میں اقامت کہے تو مکروہ تحریمی ہے مگر اقامت کا اعادہ مستحب نہیں (۱۴) اذان[9] اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص مؤخر لفظ کو پہلے کہہ جائے مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پہلے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ جائے یا حی علی الصلوٰۃ سے پہلے حی علی الفلاح کہہ جائے تو اس صورت میں صرف اسی مؤخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جسکو اس نے مقدم کہدیا ہے پہلی صورت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا

---

[1] ویکرہ الاذان قاعدا و ان اذن لنفسہ فلا بأس به والمسافر اذا اذن راكبا لا يكره وينزل للاقامة كذا في فتاوى قاضيخان والخلاصة ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۵۲ ج ۱

[2] والسنة ان يؤذن في موضع عال يكون اسمع لجيرانه ويرفع صوته كذا في البحر الرائق ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۵۵

[3] ويجعل ندبا اصبعيه في صماخ اذنيه فاذ انه بدونه حسن وبه احسن ۱۲ (در مختار) صفحہ ۲۶۳ ج ۱

[4] و[5] ويترسل فيه اي يتمهل بان لا يعجل في كلماته في الاذان ويسرع في الاقامة قوله ويتمهل الخ وحده ان يفصل بين كلمتي الاذان بسكتة تسع الاجابة بخلاف الاقامة وتوجد السكتة بعد كل تكبيرتين لا بينهما ۱۲ (نور الایضاح) صفحہ ۵۵ و يترسل فيه ويكره تركه فتندب الاعادة ويسرع في الاقامة فلو ترسل لم يعدها في الاصح ۱۲ (در مختار) صفحہ ۲۶۳ ج ۱

[6] واذا انتهى الى الصلوٰة والفلاح حول وجهه يمينا و شمالا و قدماه مكانهما سواء صلى وحده او مع الجماعة هو الصحيح ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۵۶ ج ۱ ويحول وجهه لا صدره قهستاني ولا قدميه ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۶۳ ج ۱

[7] ويستقبل بهما القبلة ولو ترك الاستقبال جاز ويكره كذا في الهداية ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۵۶ ج ۱

[8] وينبغي ان يؤذن ويقيم على طهر فان اذن على غير وضوء جاز لانه ذكر وليس بصلوٰة فكان الوضوء فيه استحبابا كما في القراءة ويكره ان يقيم على غير وضوء لما فيه من الفصل بين الاقامة والصلوٰة ويكره ان يؤذن وهو جنب رواية واحدة (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں بلاحظہ ہو)

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہکر اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر کہے اور دوسری صورت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہکر حی علی الفلاح پھر کہے پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں۔ (۱۵) اذان[ا] اور اقامت کی حالت میں کوئی دوسرا کلام نہ کرنا۔ خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اثنائے اذان واقامت میں کلام کرے تو اگر بہت کلام کیا ہو تو اذان کا اعادہ کرے اقامت کا نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ[ا] اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم ہونے کے خیال آوے یا دینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو جواب دیدے ورنہ نہیں۔ مسئلہ[۲] اقامت کہنے کے بعد اگر زیادہ زمانہ گذر جائے اور جماعت قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیے ہاں اگر کچھ تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں اگر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فاصل نہ سمجھا جائیگا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائیگا اور اگر اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کر لینا چاہیے۔ مسئلہ[۳] اگر مؤذن اذان دینے کی حالت میں مر جاوے یا بیہوش ہو جائے یا اُسکی آواز بند ہو جائے یا بھول جائے اور کوئی بتلانیوالا نہ ہو یا اسکو حدث ہو جائے اور وہ اُسکے دور کرنے کیلئے چلا جائے تو اس اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ مسئلہ[۴] اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنے کی حالت میں حدث اصغر ہو جائے تو بہتر یہ کہ اذان یا اقامت پوری کر کے اس حدث کے دور کرنے کو جائے۔ مسئلہ[۵] ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے۔ مسئلہ[۶] جو شخص اذان دے اقامت بھی اُسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دیکر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے کو اجازت دے تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔ مسئلہ[۷] کئی مؤذنوں کا ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے۔

ﮪ لان تکرارہا غیر مشروع اذا لم یقطعها قاطع من کلام کثیر او عمل کثیر مما یقطع المجلس فی سجدۃ التلاوۃ ۱۲ (شامی) ص۳۷۲ ج ۱ ﮫ وﮪ اذا غشی علی المؤذن فی الاذان او الاقامۃ یستقبل غیرہ وکذا اذا مات فی احدہما ولو سبقہ الحدث فی احدہما فذہب لیتوضأ یستقبل غیرہ او ہو اذا رجع ہکذا فی فتاوی قاضیخان قال مشائخنا رحمہم اللہ

ﮪ ویکرہ رد السلام فی الاذان والاقامۃ ولا یجب الرد بہ علی الاصح کذا فی الزاہدی ولا ینبغی للمؤذن ان یتکلم فی الاذان او فی الاقامۃ او یمشی فان تکلم بکلام یسیر لا یلزمہ الاستقبال کذا فی فتاوی قاضیخان والمحیط (عالمگیری مصری) ص۵۵ ج ۱ ﮪ ولو لم یجبہ حتی فرغ لم ارہ وینبغی تدارکہ ان قصر الفصل ۱۲ (در مختار) ص۲۶۷ ج ۱ وصرح بہ ابن حجر فی شرح المنہاج حیث قال لو سکت حتی فرغ کل الاذان ثم اجاب قبل فاصل طویل کفی فی اصل سنۃ الاجابۃ کما ہو ظاہر اھ ۱۲ (شامی) ص۳۶۹ ج ۱ ﮪ قال الفقیہ الورع المتقی علاء الدین الحصکفی بن الشیخ علی الامام بجامع بنی امیۃ الحنفی فی کتابہ الدر المختار صلی السنۃ بعد الاقامۃ او حضر الامام بعدہا لا یعیدہا بزازیۃ وینبغی ان طال الفصل او وجد ما یعد قاطعاً کاکل ان تعاد (ای الاقامۃ) ۱۲ (در مختار) ص۶۵ ج ۱ اقول قال فی اخر شرح المنیۃ اقام المؤذن ولم یصل الامام رکعتی الفجر یصلیہا ولا تعاد الاقامۃ

(اعادہا ... الاتمام یستقبل غیرہ کذا فی فتاوی قاضیخان ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۵۴ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

مسئلہ[1] موذن کو چاہیے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کردے مسئلہ[2] اذان اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے کہتا ہوں اور کچھ مقصود نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسائل طہارت

مسئلہ[1] اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو کہ اُس کا نجس حصہ نماز پڑھنے والے کے اُٹھنے بیٹھنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی طرح اُس چیز کا بھی پاک ہونا چاہیے جس کو نماز پڑھنے والا اُٹھائے ہو بشرطیکہ وہ چیز خود اپنی قوت سے رُکی ہوئی نہ ہو مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچے کو اٹھائے ہوئے ہو اور اس بچہ کا جسم یا کپڑا نجس ہو اور وہ بچہ خود اپنی قوت سے رُکا ہوا نہ ہو تب تو اُس کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے پس جب اُس بچہ کا بدن اور کپڑا اسقدر نجس ہو جو مانع نماز ہے تو اس صورت میں اُس شخص کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا بیٹھا ہو تو کچھ حرج نہیں اسلئے کہ وہ اپنی قوت اور سہارے سے بیٹھا ہے پس یہ نجاست اُسی کی طرف منسوب ہوگی اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کو تعلق نہ سمجھا جائیگا اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو اور خارج میں اُسکا کچھ اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کتا بیٹھ جائے اور اُسکے منھ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ اُسکا لعاب اُسکے جسم کے اندر ہے اور وہی اُسکے پیدا ہونیکی جگہ ہے۔ پس مثل اُس نجاست کے ہوگا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں اسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا[2] جس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اسلئے کہ اسکا خون اسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اسکا کچھ اثر نہیں بخلاف اسکے کہ اگر شیشی میں پیشاب بھرا ہو اور وہ نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منھ اسکا بند ہو۔ اسلئے کہ اُسکا پیشاب اسی جگہ نہیں ہے جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے مسئلہ[3] نماز پڑھنے

---

[1] فلو غیرہ ای الامام تبعہا ای الاقامۃ فی موضع البداءۃ بلا خلاف ۱۲ (شامی) ص ج ۱

[2] واستثنی فی الاشباہ من العبادات الایمان والصلوٰۃ والاذکار والاذان فانہا لاتحتاج الی نیۃ کما فی شرح البخاری للعینی ۱۲ (شامی) ص ج ۱ انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ مانوی الحدیث ۱۲ (مشکوٰۃ شریف صلاج ا ص ۵ و ص ۵ و ش ۵) باب شروط الصلوٰۃ ہی ثلثۃ انواع شرط انعقاد کنیۃ وتحریمۃ ووقت وخطبۃ وشرط دوام کطہارۃ وستر عورۃ واستقبال قبلۃ وشرط بقاء فلا یشترط فیہ تقدم الخ (ای شرائط الصلوٰۃ) ستۃ طہارۃ بدنہ ای جسدہ لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فلیحفظ من حدث بنوعیہ (دونہا الغلیظۃ والخفیفۃ) و قدم لانہ اغلظ وخبث مانع کذلک وثوبہ وکذا ما یتحرک بحرکتہ او یعد حاملا لہ کصبی علیہ نجس ان لم یستمسک بنفسہ منع والا لا کجنب وکلب ان شد فمہ فی الاصح ۱۲ (درمختار ص ۶۵ ج ۱) (قولہ وثوبہ) اراد ما لابس البدن فدخل القلنسوۃ والخف والنعل (قولہ وکذا ما) ای شیء متصل بہ یتحرک بحرکتہ کمندیل طرفہ علی عنقہ وفی الاخر نجاسۃ مانعۃ ان تحرک موضع النجاسۃ بحرکات الصلوٰۃ منع والا لا بخلاف مالم یتصل کبساط طرفہ نجس وموضع الوقوف والجبہۃ طاہر فلا یمنع مطلقا قولہ کصبی ای وکسقف دجاجۃ وخیمۃ بجتۃ تقیب را سہ ازادوتھ ۱۲ (شامی) ص ۲۷۳ ج ۱،

(بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

کی جگہ نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا چاہئے۔ ہاں اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور اسی طرح سجدہ کرنیکی حالت میں جہاں اسکے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔ مسئلہ[۳] اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے رہے تب بھی کافی ہے[۱] مسئلہ اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے تب بھی اُسکا اُسی قدر پاک ہونا ضروری ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا[۲] مسئلہ[۳] اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اُس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اسقدر باریک نہ ہو کہ اُس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے[۴] مسئلہ اگر نماز[۵] پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ[۶] اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل کے ہو تو جب معذوری جاتی رہیگی نماز کا اعادہ کرنا پڑیگا مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اسکے کپڑے اُتار لئے ہوں یا کسی دشمن نے اُس کے کپڑے اتار لئے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالونگا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں مسئلہ[۷] اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اُس سے اپنے جسم کو چھپالے چاہے اُس کو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے جسم کو چھپالے اور نماز اسی نجس مقام میں پڑھے اگر پاک جگہ میسر نہ ہو۔ (ق)

قبلے کے مسائل

مسئلہ[۱] اگر قبلہ نہ معلوم ہونیکی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کسی مقتدی کا گمان غالب امام کے خلاف ہوگا تو اسکی نماز اس امام کے پیچھے نہ ہوگی اسلئے کہ وہ امام اُسکے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھکر اُسکی اقتدا جائز نہیں۔

نیت کے مسائل

مسئلہ[۱] مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کی نیت کرنا بھی شرط ہے۔ مسئلہ[۲] امام کو صرف اپنی نماز

سلہ ومکانہ ای موضع قدمیہ او احدہما ان رفع الاخری ای التی تحتہا نجاسۃ مانعۃ ۱۲ (شرح التنویر) صـ۶۵ ج ۱۔ فان وضع احدی القدمین التی موضعہا طاہر و رفع القدم الاخری التی موضعہا نجس وصلی فان صلوٰتہ جائزۃ کذا فی المحیط ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ۵۹ ج ۱ سلہ ولو صلی علی بساط وفی ناحیۃ منہ نجاسۃ ان لم تکن فی موضع قدمیہ ولا فی موضع سجودہ لا تمنع اداء الصلوٰۃ سواء کان البساط کبیرا او صغیرا بحیث لو حرک احد طرفیہ تحرک الطرف الآخر لان البساط بمنزلۃ الارض فیشترط فیہ طہارۃ مکان المصلی ۱۲ (فتاوی ہندیہ زیادہ) صـ۶۰ ج ۱ سلہ فلا تمنع النجاسۃ فی طرف البساط صغیرا فی الاصح ولو کان رقیقا و بسطہ علی نجس ان صلح ساترا للعورۃ تجوز الصلوٰۃ ۱۲ شامی ج ۱ صـ۴۱۸
- - - -
- - - -
- - - -
سلہ والظاہر انہ لو کانت تقع ثیابہ علی ارض نجسۃ عند السجود لا یضر ۱۲ (رد المحتار) صـ۳۷۰ ج ۱ سلہ وینبغی لزومہا لو عجز عن مزیل و عن ساتر بفعل العباد کما مر فی التیمم ۱۲ در مختار صـ۶۷ ج ۱۔ اعلم ان المانع من الوضوء ان کان من قبل العباد کاسیر منعہ الکفار من الوضوء و محبوس فی السجن من قبل ان توضأت قتلتک جاز لہ التیمم ولیعید الصلوٰۃ اذا زال المانع ۱۲ (شامی) صـ۱۶۸ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اُسکے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کی برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہونے کے لئے اس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازے یا جمعے یا عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں مسئلہ[1] مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمر بلکہ صرف اسی قدر نیت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر نام لیکر تعیین کریگا اور پھر اُسکے خلاف ظاہر ہوگا تو اسکی نماز نہ ہوگی مثلاً کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جسکے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی مسئلہ[2] جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا چاہیے کہ میں یہ نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ نہ معلوم ہو کہ میت مرد ہے یا عورت تو اُس کو یہ نیت کرلینا کافی ہے کہ میرا امام جسکی نماز پڑھتا ہے اُسکی میں بھی پڑھتا ہوں بعض علماء کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں[3] میں صرف نماز کی نیت کرلینا کافی ہے اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی ہے یا ظہر کے وقت کی یا یہ سنت تہجد ہے یا تراویح یا کسوف ہے یا خسوف مگر راجح یہ ہے کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ[4] بعض ناواقف مسجد میں آکر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اُسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اُنکی نماز نہیں ہوتی اسلئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کیلئے قیام شرط ہے جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی اور جب وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز کیسے صحیح ہوسکتی ہے

فرض نماز کے بعض مسائل

مسئلہ[5] آمین کے الف کو بڑھا کر پڑھنا چاہیئے اسکے بعد کوئی سورت قرآن مجید کی پڑھے۔

مسئلہ[6] اگر سفر کی حالت ہو یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے

---

[1] کنیۃ تعیین الامام فی صحۃ الاقتداء لیست بشرط ۱۲ (شرح التنویر) صـ۶۵ ج ۱۔ و اذا نوی الاقتداء بزید فاذا ہو عمرو لم یجز کذا فی التبیین وینبغی للمقتدی ان لا یعین الامام عند کثرۃ القوم ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ۶۷ ج ۱

[2] ویصلی الجنازۃ ینوی الصلوٰۃ للّٰہ تعالیٰ وینوی ایضاً الدعاء للمیت لانہ الواجب علیہ فیقول اصلی اللّٰہ تعالیٰ داعیاً للمیت وان اشتبہ علیہ المیت اذکر ام انثیٰ یقول نویت اصلی مع الامام علی من یصلی علیہ الامام ۱۲ (درمختار) صـ۶۷ ج ۱

[3] ویکفیہ مطلق النیۃ للنفل والسنۃ والتراویح ہو الصحیح کذا فی التبیین وہو ظاہر الجواب واختیار عامۃ المشائخ کذا فی التجنیس والاحتیاط فی التراویح ان ینوی التراویح او سنۃ الوقت او قیام اللیل کذا فی منیۃ المصلی والاحتیاط فی السنن ان ینوی الصلوٰۃ متابعاً لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کذا فی الذخیرۃ الواجبات والفرائض لا تتادیٰ بمطلق النیۃ اجماعاً کذا فی الغیاثیۃ فلا بد من التعیین فیقول نویت ظہر الیوم او عصر الیوم او فرض الوقت او ظہر الوقت کذا فی شرح مقدمۃ ابی اللیث ولا یکفیہ نیۃ الفرض ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صـ۶۶ ج ۱

[4] ولو کبر قائماً فهو یصیر شارعاً بالتکبیر الا فی حالۃ القیام او فیما ہو اقرب الیہ من الرکوع ہکذا فی الزاہدی وکذا لو ادرک الامام فی الرکوع فقال اللہ اکبر الا ان قولہ اللّٰہ کان فی قیامہ وقولہ اکبر وقع فی رکوعہ لا یکون شارعاً فی الصلوٰۃ ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صـ۶۷ ج ۱

[5] (قولہ آمین بمد) ہی اشہرہا وافصحہا وقصر وہی مشہورۃ ومعناہ استجب (ط)۔ (شامی) صـ۴۵۹ ج ۱

(بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

پڑھے اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں سورۂ حجرات اور سورۂ بروج اور ان کے درمیان، کی سورتوں میں سے جس سورت کو چاہے پڑھے فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونا چاہئے۔ باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونی چاہئیں ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں عصر اور عشاء کی نماز میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور لَمْ یَکُنْ اور انکے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنی چاہئے۔ مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَتْ سے آخر تک

مسئلہ[۳] جب[ف۱] رکوع سے اٹھکر سیدھا کھڑا ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد دونوں کہے پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے تکبیر کی انتہا اور سجدہ کی ابتدا ساتھ ہی ہو یعنی سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔

مسئلہ[۴] سجدے[ف۲] میں پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہئے پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہونا چاہئے اور انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونی چاہئیں اور دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے ہوئے اور انگلیوں کا رخ قبلے کیطرف اور پیٹ زانو سے علیحدہ اور بازو بغل سے جدا ہوں۔ پیٹ زمین سے اسقدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے۔

مسئلہ[۵] فجر[ف۳] مغرب عشا کے وقت پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور منفرد کو قرأۃ میں تو اختیار ہے مگر سمع اللّٰہ لمن حمدہ اور تکبیریں آہستہ کہے اور ظہر عصر کے وقت امام صرف سمع اللّٰہ لمن حمدہ اور سب تکبیریں بلند آواز سے کہے اور منفرد آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔ مسئلہ[۶] بعد نماز ختم کرچکنے کے دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے اور اللّٰہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے اور امام ہو تو تمام مقتدیوں کیلئے بھی اور بعد دعا مانگ چکنے کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرلے۔ مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو خواہ سب آمین آمین کہتے رہیں۔ مسئلہ[۷] جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر مغرب عشاء انکے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا مانگ کر ان سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جاوے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر عصر انکے بعد جتنی دیر تک

ف۱ ویقول الامام حال الرفع سمع اللّٰہ لمن حمدہ وان کان المصلی مقتدیاً فانہ یأتی بالتحمید بان یقول ربنا لک الحمد ولا یأتی المقتدی بالتسمیع عندنا وان کان المصلی منفردا یأتی بہما قال فی الہدایۃ والمنفرد یجمع بینہما فی الاصح ۱۲ (کبیری) صفحہ ۳۰۹ وصفحہ ۳۱۰ فاذا اطمأن قائماً کبر ای یکبر امتلبسا بالخرور والبار بمعنی مع وذلک بان یکون ابتداء التکبیر عند ابتداء الخرور وانتہاءہ عند انتہاءہ وسجد ۱۲ (کبیری) صفحہ ۳۱۲

ف۲ ویسجد واضعا رکبتیہ اولا لقربہما من الارض ثم یدیہ الا لعذر ثم وجہہ مقدما انفہ لما مر بین کفیہ اعتبارا لاٰخر الرکعۃ باولہا ضاما اصابع یدیہ لتتوجہ للقبلۃ ویعکس نہوضہ وسجد بانفہ ای علی ما صلب منہ وجبہتہ ویظہر عضدیہ فی غیر زحمۃ ویباعد بطنہ عن فخذیہ ویستقبل باطراف اصابع رجلیہ القبلۃ ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۷۵ و ۷۶ ج ۱ مختصراً وشرح وقایہ صفحہ ۱۶۸ ج ۱۔ ویجافی ای یباعد بطنہ عن فخذیہ لما فی مسلم ایضاً عن میمونۃ رضی اللّٰہ عنہا کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لو ان بہمۃ ادرک ان تمر بین یدیہ لمرت ۱۲ (کبیری) صفحہ ۳۱۳

ف۳ ویجہر الامام بالتکبیر بقدر حاجۃ وکذا بالتسمیع والسلام واما المؤتم والمنفرد فیسمع نفسہ ۱۲ (درمختار) صفحہ ۷۳ ج ۱ ویجہر بالقرأۃ فی الفجر والرکعتین الاولیین من المغرب والعشاء ان کان اماما ویخفی فی الاخریین ہذا ہو المتوارث (بقیہ حاشیہ درضمیمہ)

چاہیے دعا مانگے اور امام ہو تو مقتدیوں کی طرف داہنی یا بائیں طرف کو منھ پھیر کر بیٹھ جائے اسکے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی مسبوق اُسکے مقابلہ میں نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ **مسئلہ** بعد فرض نمازوں کے بشرطیکہ انکے بعد سنتیں نہ ہوں ورنہ سنت کے بعد مستحب ہو کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تین مرتبہ آیۃ الکرسی قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھکر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اسی قدر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ **مسئلہ** عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند مقامات پر انکو اسکے خلاف کرنا چاہیے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اُٹھانا چاہیے اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو۔ اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اُٹھانا چاہیے (۲) بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیے اور عورتوں کو سینہ پر (۳) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھدینا چاہیے حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیے (۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیے کہ سر اور سُرین اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو اسقدر نہ جھکنا چاہیے بلکہ صرف اسیقدر جسمیں اُنکے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کرکے گھٹنوں پر رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئے ہوئے بلکہ ملا کر (۶) مردوں کو حالت رکوع میں کُہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کُہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی رکھنا چاہیے اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو نہیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بائیں سُرین کے بل پر بیٹھنا چاہیے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہیے اسی طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر جائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرات کرنے کا اختیار نہیں بلکہ انکو ہر وقت آہستہ آواز سے قرات کرنا چاہیے

سلہ ویستحب ان یستقبل بعد التطوع وعقب الفرض ان لم یکن بعدہ نافلۃ یستقبل الناس ان شاء ان لم یکن فی مقابلۃ مصل لما فی الصحیحین کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجہہ وان شاء الامام انحرف عن یسارہ وجعل القبلۃ عن یمینہ وان شاء انحرف عن یمینہ وجعل القبلۃ عن یسارہ وہذا اولی لما فی مسلم کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ حتی یقبل علینا بوجہہ وان شاء ذہب لحوائجہ وفی جمع الروایات اذا فرغ من صلوتہ ان شاء قرأ وردہ جالسا وان شاء قرأہ قائما ویستغفرون اللہ العظیم ثلاثا لقول ثوبان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوتہ استغفر اللہ ثلاثا وقال اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم ویقرؤن آیۃ الکرسی ویقرؤن المعوذات ویسبحون اللہ تعالٰی ثلاثا وثلاثین ویحمدونہ کذلک ثلاثا وثلاثین ویکبرونہ کذلک ثلاثا وثلاثین ثم یقولون تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر ۱۲ (مراقی الفلاح) بر حاشیہ طحطاوی مصری صـ۱۸۳ سلہ اذا اراد الرجل ان یدخل فی الصلوۃ کبر واخرج یدیہ من کمیہ عند التکبیر وہو ادب لیس بفرض فی شیء من الصلوۃ ثم اذا اراد کبر تکبیرۃ الاحرام ورفع یدیہ مع التکبیر حتی یحاذی لیقابل بابہامیہ شحمتی اذنیہ فی غیاثی قاضیخان یمس طرف ابہامیہ شحمتی اذنیہ واصابعہ فوق

سلہ بر حاشیہ طحطاوی مصری صـ۱۶۳ ۲ (بقیہ حاشیہ تخمیس میں ملاحظہ ہو)

تحیۃ المسجد

مسئلہ[۱] یہ نماز اُس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو مسئلہ[۲] اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے اسلئے کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہ ہو مسئلہ[۳] اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور کوئی درود شریف پڑھ لے اس نماز کی نیت یہ ہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ تَحِیَّۃِ الْمَسْجِدِ یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل ہی میں سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھوں مسئلہ[۴] دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب کچھ مضائقہ نہیں اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض نماز پڑھی جائے یا اور کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائیگی یعنی اسکے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی ملجائیگا اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہیں کی گئی۔ مسئلہ[۵] اگر مسجد میں جا کر کوئی شخص بیٹھ جائے اور اسکے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے۔ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جبتک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے مسئلہ[۶] اگر مسجد میں کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے۔ خواہ پہلی مرتبہ پڑھے یا اخیر میں۔

نوافلِ سفر

مسئلہ[۱] جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اسکے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھکر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے، کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے، اسکے بعد اپنے گھر جائے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی اپنے گھر میں اُن دو رکعتوں سے بہتر کوئی

[۱] و [۲] و [۳] قولہ و (لیس تحیۃ رب المسجد) افاد أنّ علی حذف مضاف لان المقصود منہا التقرب الی اللہ تعالیٰ لا الی المسجد لان الانسان اذا دخل بیت الملک یحیی الملک لا بیتہ شامی ص ۷۰۹ ج ۱ - قال بعضہم من دخل المسجد ولم یتمکن من تحیۃ المسجد بالحدث او لشغل او نحوہ یستحب لہ ان یقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر قال ابوطالب المکی فی قوت القلوب ۱۲ ه و قد ذکرہ نحوہ عن العتبانی ۱۲ شامی صفحہ ۳۵ [۴] و [۵] و [۶] قولہ (فاداء الفرض) غیرہ (الخ) قال فی النہر وینوب عنہا کل صلوٰۃ صلاھا عند الدخول فرضا کانت او سنۃ والحاصل ان المطلوب من داخل المسجد ان یصلی فیہ لیکون ذلک تحیۃ لربہ تعالیٰ والظاہر ان دخولہ بنیۃ صلوٰۃ الفرض لامام او منفردا وبنیۃ الاقتداء لم ینوب عنہا عقیب دخولہ والا لزم فعلہا

(حاشیہ عمودی:) ۱۲ فتح القدیر ... ۱۲ طحطاوی

بعد الجلوس وہو خلاف الاولیٰ کما یاتی (قولہ ینوب عنہا بلا نیۃ) قال فی الحلیۃ لو اشتغل داخل المسجد بالفریضۃ غیر ناو للتحیۃ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

چیز نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ حدیث [۵۱] نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔

نمازِ قتل

مسئلہ [۵۲] جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھکر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تاکہ یہی نماز و استغفار دنیا میں اسکا آخر عمل رہے۔ حدیث ایک مرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کیلئے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفار مکہ نے انہیں گرفتار کیا۔ سوا حضرت خبیب کے اور سب کو وہیں قتل کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لیجاکر بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کیا۔ جب یہ شہید ہونے لگے تو ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہو گئی،

تراویح کا بیان

مسئلہ [۵۳] وتر کو بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ [۵۴] نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانیکا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے مسئلہ [۵۵] اگر کوئی شخص عشار کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشار کی نماز میں کوئی ایسی بات ہو گئی تھی جسکی وجہ سے عشار کی نماز نہیں ہوئی تو اسکو عشار کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیے۔ مسئلہ [۵۶] اگر عشار کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اسلئے کہ تراویح عشار کے تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشار کی نماز

---

۵۱ عن کعب بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من السفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ رواہ مسلم شرح المنیۃ ومفادہ اختصاص صلوٰۃ رکعتی السفر بالبیت و رکعتی القدوم منہ بالمسجد وبہ صرح الشافعیۃ ۱۲ (شامی) صـ۳۳ ج ۱

۵۲ و من المندوب صلوٰۃ القتل فاذا ابتلی بہ مسلم یستحب ان یصلی رکعتین یستغفر بعدہما من ذنوبہ لتکون الصلوٰۃ والاستغفار اخر اعمالہ (طحطاوی مصری) صـ۲۳۲

۵۳ و یصح تقدیم الوتر علی التراویح و تاخیرہ عنہا وہو افضل حتی لو تبین فساد العشاء دون التراویح والوتر اعادوا العشاء ثم التراویح دون الوتر عند ابی حنیفۃ لوقوعہا فلۃ مطلقۃ بوقوعہا فی غیر محلہا وہو الصحیح ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۲۲۵ و ۲۲۶

۵۴ و یستحب الجلوس بین الترویحتین قدر ترویحۃ کذا بین الخامسۃ و الوتر کذا فی الکافی ہکذا فی الہدایۃ ولو علم ان الجلوس بین الخامسۃ والوتر یثقل علی القوم لا یجلس ہکذا فی السراجیۃ ثم ہم مخیرون فی حالۃ الجلوس ان شاؤا سبحوا وان شاؤا قعدوا ساکتین واہل مکۃ یطوفون اسبوعا و یصلون رکعتین واہل المدینۃ یصلون اربع رکعات فرادی کذا فی التبیین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ۱۱۲ ج ۱

۵۵ لو تبین ان العشاء صلاہا بلا طہارۃ دون التراویح والوتر اعاد التراویح مع العشاء دون الوتر لانہا تبع للعشاء ہذا عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فان الوتر غیر تابع للعشاء فی الوقت عندہ ۱۲ (عالمگیری) صـ۱۱۳

۵۶ ولو ترکوا الجماعۃ فی الفرض لم یصلوا التراویح جماعۃ لانہا تبع فمصلیہ وحدہ یصلیہا معہ ۱۲ (شرح التنویر) صـ۲۹۱ ج ۱

پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں انکے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائیگا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہو اسلئے کہ وہ اُن لوگوں کا تابع سمجھا جائیگا جنکی جماعت درست ہے مسئلہ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو انکو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے مسئلہ مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ لوگوں کی کاہلی یا سُستی سے اسکو ترک نہ کرنا چاہئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائیگا تو لوگ نماز میں نہ آئینگے اور جماعت ٹوٹ جائیگی یا انکو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر ہے کہ جسقدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اسی قدر پڑھا جائے۔ الم ترکیف سے اخیر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے مسئلہ ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے مسئلہ ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ انکو گراں نہ گذرے اگر گراں گذرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے مسئلہ تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے پڑھ دینا چاہئے اسلئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائیگی تو قرآن مجید کے پورا ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائیگی۔ اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جائیگی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا۔
مسئلہ تراویح کا رمضان کے پورے مہینہ میں پڑھنا سنت ہے اگرچہ قرآن مجید قبل مہینہ تمام ہونیکے ختم ہو جائے مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن شریف پڑھ دیا جائے تو باقی زمانہ میں بھی تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے مسئلہ صحیح یہ ہے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آجکل دستور ہے مکروہ ہے

له قال الفقیه الیانع المتقی علاء الدین الحصکفی رحمه الله تعالی فی شرح التنویر فلو فاته بعضها وقام الامام الی الوتر اوتر معه ثم صلی ما فاته ۱۲ (در مختار) ص۹۸ ج۱ ،

له وله وله الختم مرة سنة ومرتین فضیلة وثلاثا افضل ولا یترک الختم لکسل القوم لکن فی الاختیار الافضل فی زماننا قدر ما لا یثقل علیهم واقره المصنف وغیره ۱۲ (شرح التنویر) ص۹۸ ج۱ والسنة ختم القرآن فیها ای التراویح مرة فی الشهر علی الصحیح وهو قول الاکثر ورواه الحسن عن ابی حنیفة رحمه الله وان فی ای بختم القرآن فی الشهر القوم فیقرأ بقدر ما لا یؤدی الی تنفیرهم فی الجملة لان الافضل فی زماننا ما لا یؤدی الی تنفیر القوم عن الجماعة کذا فی الاختیار وفی المحیط الافضل فی زماننا ان یقرأ بما لا یؤدی الی تنفیر القوم عن الجماعة لان تکثیر القوم افضل من تطویل القراءة وبه یفتی ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۲۶ وان فی بعض البلاد ترکوا الختم لتوانیهم فی الامور الدینیة ثم بعضهم اختار قل هو الله احد فی کل رکعة وبعضهم اختار سورة الفیل الی آخر القرآن وهذا احسن القولین ۱۲ (فتاوی عالمگیری مصری) ص۱۱۸ ج۱ وعن ابی حنیفة رحمه الله تعالی انه کان یختم فی رمضان احدی وستین ختمة وفی کل یوم ختمة وفی کل لیلة ختمة وفی کل التراویح

ختمة وصلى بالقرآن في ركعتين وصلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۲۶ ۵ ولا تسن بين الفاتحة والسورة مطلقاً ولو سرية ولا تكره اتفاقاً وما صححه الزاهدي من وجوبها ضعفه في البحر وهي آية واحدة من القرآن كله انزلت للفصل بين السور فما في النمل بعض آية اجماعاً ليست من الفاتحة ولا من كل سورة في الاصح ۱۲ (شرح التنوير) ص۲۵ ج۱ (قوله ولا تكره اتفاقاً) ولهذا صرح في الذخيرة والمجتبى بانه ان سمى بين الفاتحة والسورة المقروءة سراً او جهراً كان حسناً عند ابي حنيفة ورجحه المحقق ابن الهمام و

هو تلمیذه الحلبی لشبهة الاختلاف فی کونها آیة من کل سورة (بحر) (شامی) ص۳۲۵ ج۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

نماز کسوف و خسوف

مسئلہ[۱] کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔ مسئلہ[۲] نماز کسوف جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکم وقت یا اس کا نائب امامت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر امام مسجد اپنی مسجد میں نماز کسوف پڑھا سکتا ہے۔ مسئلہ[۳] نماز کسوف کے لیے اذان یا اقامت نہیں بلکہ لوگوں کا جمع کرنا مقصود ہو تو اَلصَّلوٰۃُ جَامِعَۃٌ پکار دیا جائے۔ مسئلہ[۴] نماز کسوف میں بڑی بڑی سورتوں کا مثل سورۂ بقرہ وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے۔ مسئلہ[۵] نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک کہ گرہن موقوف نہ ہو جائے دعا میں مشغول رہنا چاہیئے ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آ جائے تو البتہ دعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ مسئلہ[۶] خسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے مگر اسمیں جماعت مسنون نہیں سب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھیں اور اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں۔ مسئلہ اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضے وغیرہ کے پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں ان میں جماعت نہ کی جائے ہر شخص اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔ مسئلہ جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں اُنکے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی کی جائے باعث ثواب و ترقی درجات ہے۔ خصوصاً اِن اوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ مثل رمضان کے اخیر عشرہ کی راتوں اور شعبان کی پندرھویں تاریخ کے اُن اوقات کی بہت فضیلتیں اور اُن میں عبادت کا بہت ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے اُن کی تفصیل نہیں کی۔

[۱] سن ركعتان كهيئة النفل للكسوف ۱۲ (نور الایضاح) صا ۱۲

[۲] تا [۵] وهي سنة كذا في الذخيرة واجمعوا انها تؤدى بجماعة قال علمائنا يصلي ركعتين كل ركعة بركوع وسجدتين كسائر الصلوات والافضل ان يطول القراءة فيها كذا في الكافي ويدعو بعد الصلوٰة حتى تنجلي الشمس كمال الانجلاء كذا في السراج الوهاج ولا يصلي هذه الصلوٰة بجماعة الا الامام الذي يصلي الجمعة ولا يجهر بالقراءة في صلوٰة الجماعة في كسوف الشمس في قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى كذا في المحيط ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۱۵۳ ج ۱ باب الكسوف يصلي بالناس من يملك اقامة الجمعة عند الكسوف ركعتين كالنفل اي بركوع واحد في غير وقت مكروه بلا اذان ولا اقامة ولا جهر ولا خطبة وينادي الصلوٰة جامعة ليجتمعوا ويطيل فيها الركوع والسجود والقراءة والادعية والاذكار الذي هو من خصائص النافلة ثم يدعو بعدها جالسا مستقبل القبلة او قائما مستقبل الناس والقوم يؤمنون حتى تنجلي الشمس كلها ۱۲ (شرح التنوير) صفحہ ۱۱۷ وعنه ای وعن ابي حنيفة في غير رواية الاصول لكل امام مسجد ان يصلي بجماعة في مسجده وان ستر ها سحاب او حائل صلى لان الاصل بقاؤه وان غربت كاسفة امسك عن الدعاء وصلى المغرب (جوهرة) قال القهستاني يقرأ اي في

[۴] الركعتين مثل البقرة وآل عمران كما في المختصر والحق ان السنة التطويل والمندوب مجرد استيعاب الوقت اي بالصلوٰة والدعاء ۱۲ (شامی) صفحہ ۸۶۷ و صفحہ ۸۶۹ ج ۱ مختصراً والبقیہ ما یطلب فی صفحہ میں ملاحظہ ہو۔

استسقاء کی نماز کا بیان

جب[1] پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اسوقت اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرنا مسنون ہے استسقاء کیلئے دعا کرنا اس طریقہ سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان ملکر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پاپیادہ خشوع وعاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لے جائیں پھر دو رکعت بلا اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں اور امام جہر سے قرأت پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید کے روز کیا جاتا ہے پھر امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جاوے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرے اور سب حاضرین بھی دعا کریں تین روز متواتر ایسا ہی کریں تین روز کے بعد نہیں کیونکہ اس سے زیادہ ثابت نہیں اور اگر نکلنے سے پہلے یا ایک دن نماز پڑھ کر بارش ہو جائے تو جب بھی تین دن پورے کر دیں اور تینوں دنوں میں روزہ بھی رکھیں تو مستحب ہے اور جانے سے پہلے صدقہ خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔

فرائض و واجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل

مسئلہ[1] مدرک پر قرأت نہیں امام کی قرأت سب مقتدیوں کیطرف سے کافی ہے اور حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ[2] مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں ایک یا دو رکعت میں قرأت کرنا فرض ہے۔ مسئلہ[3] حاصل یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے مقتدی کو قرأت نہ چاہئے ہاں مسبوق کیلئے چونکہ اُن گئی ہوئی رکعتوں میں امام نہیں ہوتا اسلئے اسکو قرأت چاہیے۔ مسئلہ[4] سجدے کے مقام کو پیروں کی جگہ سے آدھ گز سے زیادہ اونچا نہ ہونا چاہئے اگر آدھ گز سے زیادہ اونچے مقام پر سجدہ کیا جائے تو درست نہیں ہاں اگر کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے مثلاً جماعت زیادہ ہو اور لوگ اسقدر ملکر کھڑے ہوں کہ زمین پر سجدہ ممکن نہ ہو تو نماز پڑھنے والوں کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کی پیٹھ پر سجدہ کیا جاوے وہ بھی وہی نماز پڑھتا ہو جو سجدہ کرنیوالا پڑھ رہا ہے۔ مسئلہ[5] عیدین کی

[1] یخرج الامام ویصلی بہم رکعتین یجہر فیہما بالقراءۃ کذا فی المضمرات ویخطب خطبتین بعد الصلوٰۃ و یستقبل الناس بوجہہ قائما علی الارض ویدعو اللہ ویسبحہ ویستغفر للمؤمنین والمؤمنات واذا فرغ الامام من الخطبۃ یجعل ظہرہ الی الناس ووجہہ الی القبلۃ یقلب رداءہ ثم یشتغل بدعاء الاستسقاء قائما والناس قعود مستقبلون بوجوہہم الی القبلۃ فی الخطبۃ و الدعاء فیدعو اللہ تعالیٰ ویستغفر للمؤمنین ویجددون التوبۃ ویستغفرون ثم عند الدعاء ان رفع یدیہ نحو السماء فحسن وکذا الناس یرفعون ایدیہم ایضاً لان السنۃ فی الدعاء بسط الیدین کذا فی المضمرات ثم المستحب ان یخرج الامام بالناس ثلاثۃ ایام متتابعات کذا فی الزاد ولم ینقل اکثر من ذلک و یخرجون مشاۃ فی ثیاب خلقۃ او غسیلۃ او مرقعۃ متذللین خاشعین متواضعین للہ عزوجل ناکسی رؤسہم ثم فی کل یوم یقدمون الصدقۃ قبل الخروج ثم یخرجون کذا فی الظہیریۃ ولا یخرج اہل الذمۃ مع اہل الاسلام کذا فی التتارخانیۃ ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) ص۱۵۱ ج ۱ مختصراً ویستحب للامام ان یأمرہم بصیام ثلثۃ ایام قبل الخروج و بالتوبۃ ثم یخرج بہم فی الرابع ویستسقون بالضعفۃ والشیوخ والعجائز والصبیان ویبعدون الاطفال عن امہاتہم ویستحب اخراج الدواب ۱۲ شرح التنویر ص۔۔۔ مختصرا وفی نور الایضاح ویقوم الامام مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ والناس قعود مستقبلین القبلۃ یؤمنون علی دعائہ یقول اللّٰہم اسقنا غیثا مغیثا ہنیئا مریئا مریعا غدقا عاجلا غیر رائث مجللا سحا طبقا دائما وما اشبہہ ۱۲ (نور الایضاح) ص۱۲۲ و ص۱۲۳ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

نماز میں علاوہ معمولی تجبیروں کے کچھ تکبیریں کہنا واجب ہیں مسئلہ[۱۱] امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب کی اور عشار کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضا ہوں یا ادا اور جمعہ اور عیدین اور تراویح کی نماز میں اور رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے مسئلہ[۱۲] منفرد کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب عشار کی پہلی دو رکعتوں میں اختیار ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ آواز سے۔ آواز[۱۳] بلند ہونیکی فقہا نے یہ حد لکھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص سن سکے اور آہستہ آواز کی یہ حد لکھی ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن[۱۴] سکے۔

مسئلہ[۱۵] امام اور منفرد کو ظہر عصر کی کل رکعتوں میں اور مغرب اور عشار کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے مسئلہ[۱۹] جو نفل نمازیں دن کو پڑھی جائیں انمیں آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہئے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں انمیں اختیار ہے مسئلہ[۱۷] منفرد اگر فجر مغرب عشا کی قضا دن میں پڑھے تو اُن میں بھی اسکو آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اگر رات کو قضا پڑھے تو اُسے اختیار ہے[۱۸] مسئلہ اگر کوئی شخص مغرب کی یا عشار کی پہلی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول جائے تو اُسے تیسری چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا چاہئے۔ اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور اخیر میں سجدہ سہو کرنا۔

نماز کی بعض سنتیں

مسئلہ[۱] تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اٹھانے میں کچھ حرج نہیں مسئلہ[۲] تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کا باندھ لینا مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینہ پر سنت ہے[۳] مسئلہ مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتیلی بائیں ہتیلی پر رکھ لیں اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لینا اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا سنت ہے مسئلہ[۴] امام اور منفرد کو بعد سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے کے آہستہ آواز سے آمین کہنا اور قرأت بلند آواز سے ہو تو سب مقتدیوں کو بھی آہستہ

۱۰ فی العشار فی الاولیین السورۃ ولم یقرأ بفاتحۃ الکتاب لم یعد الفاتحۃ فی الاخریین وان قرأ الفاتحۃ ولم یزد علیہا قرأ فی ۲۲

۱۱ تا ۱۴ ویجب الجہر فیما یجہر والمخافتۃ فیما یخافت ہکذا فی التبیین ویجہر بالقرأۃ فی الفجر وفی الرکعتین الاولیین من المغرب والعشاء ان کان اماما ویخفیہا فیما بعد الاولیین کذا فی الزاہدی ویخفیہا الامام فی الظہر والعصر وان کان بعرفۃ ویجہر بالجمعۃ والعیدین کذا فی الہدایۃ وکذا الجہر فی التراویح والوتر ان کان اماما وان کان منفردا ان کانت صلوٰۃ یخافت فیہا یخافت حتما ہو الصحیح وان کانت صلوٰۃ یجہر فیہا بالخیار والجہر افضل لکن لا یبالغ مثل الامام لانہ لا یسمع غیرہ کذا فی التبیین اختلفوا فی حد الجہر والمخافتۃ قال الفقیہ ابو جعفر والشیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل ادنی الجہر ان یسمع غیرہ وادنی المخافتۃ ان یسمع نفسہ وعلی ہذا المعتمد کذا فی المحیط وہو الصحیح ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صنے وصنے ج ا ۱۵ و ۱۶ کمتنفل بالنہار فانہ یسر ویخیر المنفر فی الجہر وہو افضل ویکتفی بادناہ ان ادی وفی سریۃ یخافت حتما علی المذہب کمتنفل باللیل منفردا ویخافت المنفرد حتما ای وجوبا ان قضی الجہریۃ فی وقت المخافتۃ کان صلی العشاء بعد طلوع الشمس کما فی الہدایۃ ۱۲ (در مختار) صنے ج ا۔ اما نوافل النہار فیخفی فیہا حتما وفی نوافل اللیل یتخیر کذا فی الزاہدی ۱۲ (عالمگیری) صنے ج ا ۱۷ ومن قرأ م

۲۲ الاخریین الفاتحۃ والسورۃ یجہر بہما ہو الصحیح کذا فی الہدایۃ ۱۲ (عالمگیری) صنے ۶۹ ج ا (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

آمین کہنا سنت ہے مسئلہ[۱] مردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا کہ پیٹھ اور سر اور سرین سب برابر ہو جائیں سنت ہے مسئلہ[۲] رکوع میں مردوں کو دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا سنت ہے مسئلہ[۳] قومے میں امام کو صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے مسئلہ[۴] سجدے کی حالت میں مردوں کو اپنے پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور ہاتھوں کی باہوں کا زمین سے اٹھا ہوا رکھنا سنت ہے مسئلہ[۵] قعدہ اولیٰ اور اخیر دونوں میں مردوں کو اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور اسکی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو اور اُسی پر بیٹھے ہوں اور دونوں ہاتھ زانوں پر ہوں۔ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں یہ سنت ہے مسئلہ[۹] امام کو سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے مسئلہ[۱۰] امام کو اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے ہوں اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی اور اگر امام داہنی طرف ہو تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہو تو بائیں سلام میں اور اگر محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا سنت ہے مسئلہ[۱۱] تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہ ہو سنت ہے۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے اسلئے اسکا ذکر بھی نماز کے واجبات و سنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابل اہتمام ہونیکے سبب سے اُسکے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ملکر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص اُنمیں تابع ہو اور دوسرا متبوع۔ متبوع کو امام اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں مسئلہ[۱] امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت۔ غلام ہو یا آزاد

م نواہ فی الجانب الایمن عند ابی یوسف و عند محمد ینویہ فیہما کذا فی المحیط وہو روایۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الکافی ۱۲ (فتاوی ہندیہ) م

لہ تا ۴ ویبسط ظہرہ حتی لو وضع علی ظہرہ قدح من ماء لاستقر ولا ینکس راسہ ولا یرفع یعنی یسوی راسہ بعجزہ فاذا اطمأن راکعا رفع راسہ فان کان اماما یقول سمع اللہ لمن حمدہ بالاجماع وان کان مقتدیا یاتی بالتحمید ولا یاتی بالتسمیع بلا خلاف وان کان منفردا الاصح انہ یاتی بہما ثم اذا استوی قائما کبر وسجد کذا فی الہدایۃ و یبدی ضبعیہ عن جنبیہ ولا یفترش ذراعیہ و یجافی بطنہ عن فخذیہ ۱۲ (فتاوی عالمگیری) ص ۳۳ و ۳۴ ج ا مختصرا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانس رضی اللہ عنہ اذا رکعت ضع کفیک علی رکبتیک و فرج بین اصابعک و ارفع یدیک عن جنبیک و یسن مجافاۃ الرجل بطنہ عن فخذیہ و مرفقیہ عن جنبیہ و ذراعیہ عن الارض ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی مصری ص ۱۰۱ مختصرا ۵ تا ۸ و اذا رفع راسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الثانیۃ افترش رجلہ الیسری و جلس علیہا و نصب الیمنی نصبا و وجہ اصابعہ نحو القبلۃ و وضع یدیہ علی فخذیہ ثم تسلیم تسلیمتین و یقول السلام علیکم و رحمۃ اللہ و ینوی من عندہ من الحفظۃ و المسلمین فی جانبیہ و المقتدی یحتاج الی نیۃ الامام مع نیۃ من ذکرنا فان کان الامام فی الجانب الایمن نواہ فیہم وان کان فی الجانب الایسر نواہ فیہم وان کان بحذائہ م

مہم ص ۶۷ و ۶۹ و ۷۵ و ۵۷ ج ا و یسن نیۃ الامام الرجال و النساء و الصبیان و الخناثی و الملائکۃ الحفظۃ ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی ص ۱۵۹، (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ۔ ہاں جمعہ و عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔ مسئلہ جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائیگی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو۔ البتہ جماعت کی نفل کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب یکجا جمع کیجائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اسکو ترک نہیں فرمایا حتی کہ حالتِ مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لیگئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیے تھا نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھکر جس سے بعض مفسرین اور فقہاء نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ملکر یعنی جماعت سے اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہذا فرضیت ثابت نہ ہوگی۔ حدیث (۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کی نماز میں تنہا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں۔ حدیث (۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کیساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جسقدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ حدیث (۳) انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قدیمی مکانات سے (چونکہ وہ مسجد

لہ وجاز ان یراد بالرکوع الصلوٰۃ کما یعبر عنہا بالسجود وان یکون امرا بالصلوٰۃ مع المصلین یعنی فی الجماعۃ ای صلوہا مع المصلین لا منفردین آہ ۱۲ (مدارک التنزیل) صـ۹۵ ج ۱

لہ۲ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع و عشرین درجۃ متفق علیہ ۱۲ (مشکوٰۃ المصابیح) صـ ۔۔

ص یعنی ضخامت ۱۲ منہ

عہ معالم التنزیل جلالین خازن۔ ابو سعود۔ مدارک تفسیر کبیر وغیرہ

سہ مطلب یہ ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے سے جتنا ثواب ملتا ہے جماعت سے پڑھنے میں اس سے ستائیس ۲۷ گنا ثواب ملتا ہے ۱۲ محشی

نبوی سے دور تھے) اُٹھکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں تب اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں ثواب نہیں سمجھتے (ب) ف اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چلکر مسجد میں آیگا اسی قدر زیادہ ثواب ملیگا۔ حدیث (۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔ حدیث (۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے اُن اصحاب سے جو جماعت میں مشغول تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گذرا سب نماز میں محسوب ہوا (ب) حدیث (۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو اُن لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت میں ان کیلئے پوری روشنی ہوگی (ت) حدیث (۷) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اسکو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور جو عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھیگا اُسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملیگا (ث) حدیث (۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں اُن لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور انکے گھروں کو جلادوں (ب) حدیث (۹) ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہوتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ انکے گھروں کے مال و اسباب کو مع انکے جلادیویں (مسلم) عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا وقت ہوتا ہے اور غالباً تمام لوگ اسوقت گھروں میں ہوتے ہیں امام ترمذی اس حدیث کو لکھکر فرماتے ہیں کہ یہی مضمون ابن مسعود اور ابودرداء اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے یہ سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معزز صحابی ہیں۔ حدیث (۱۰) ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک اُنپر شیطان غالب

سلہ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمة ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمة دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم فقالوا ما یسرنا انا کنا تحولنا رواہ مسلم وغیرہ وفی روایة لہ بمعناہ وفی آخرہ ان لکم بکل خطوة درجة و عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کانت الانصار بعیدة منازلہم من المسجد فارادوا ان یتقربوا فنزلت (ونکتب ما قدموا وآثارہم) فثبتوا رواہ ابن ماجہ باسناد جید وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا رواہ احمد وابوداؤد و ابن ماجہ والحاکم وقال صحیح الاسناد (ترغیب ترہیب) صفحہ ۱۰۳ ج ۱

سے لیکن اگر کسی کے محلہ میں مسجد ہو تو اس کو چھوڑ کر دور نہ جائے کیونکہ محلہ کی مسجد کا حق ہے بلکہ اگر وہاں جماعت بھی نہ ہوتی ہو تب بھی وہاں جاکر اذان اور اقامت کہکر تنہا نماز پڑھے ۱۲ (شامی) صفحہ ۱۹ احکام المساجد ۱۲ مصطفیٰ

ہوجائیگا پس اے ابُودرداؓ جماعت کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا (شیطان) اُسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلّے (جماعت) سے الگ ہو گئی ہو۔ حدیث (۱۱) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سنکر جماعت میں نہ آئے اور اُسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول[۵۱] نہ ہوگی صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوف یا مرض (الخ) اس حدیث میں خوف اور مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے حدیث (۱۲) حضرت محجن[۵۲] رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اتنے میں اذان ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ گیا حضرت نے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا کہ اے محجن تم نے جماعت سے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مسلمان تو ہوں مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہے تو لوگوں کے ساتھ ملکر نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ[۵۳] پڑھ چکے ہو (الخ) ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو چند حدیثیں نمونے کے طور پر ذکر ہو چکیں اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال سُنیے کہ انہیں جماعت کا کسقدر اہتمام مدنظر تھا اور ترکِ جماعت کو وہ کیسا سمجھتے تھے اور کیوں نہ سمجھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور اُنکی مرضی کا اُنسے زیادہ کس کو خیال ہو سکتا تھا۔ اثر[۵۴] (۱) اسود کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضرت اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اسکی فضیلت و تاکید کا ذکر نکلا اسپر حضرت عائشہ رضؓ نے تائیداً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایکدن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضؓ سے کہو نماز پڑھادیں عرض کیا گیا کہ ابوبکر ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو بے طاقت ہو جائینگے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے پھر وہی فرمایا پھر وہی جواب دیا گیا تب آپ نے فرمایا کہ تم ویسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں[۵۵] کرتی تھیں ابوبکر رضؓ

[۵۱] یعنی پورا ثواب نہ ملیگا یہ غرض نہیں ہے کہ فرض ادا نہ ہوگا کبھی کوئی اس خیال سے نماز ہی چھوڑ دے کہ نماز قبول تو ہوگی ہی نہیں پھر تنہا بھی نہ پڑھیں کیونکہ کچھ فائدہ نہیں ایسا خیال ہرگز نہ چاہیئے ۱۲ محشی [۵۲] بالکسر و فتح جیم ۱۲ محشی [۵۳] مگر فجر اور عصر اور مغرب کی نماز اگر تنہا پڑھ لی ہو اور پھر جماعت ہو تو اب جماعت میں شامل نہ ہونا چاہئے اس لیے کہ فجر اور عصر کے بعد تو نوافل نہ پڑھنی چاہئیں اور مغرب میں اسلئے کہ تین رکعت نفل کی شریعت میں نہیں ہیں ۱۲ محشی [۵۴] اثر صحابی اور تابعین کے قول کو کہتے ہیں ۱۲ محشی [۵۵] یہاں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت زلیخا سے تشبیہ دی۔ وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جب حضرت زلیخا کے عشق کی شہرت ہوئی کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو چاہتی ہیں جو اسوقت میں اُنکے خاندان کے غلام تھے تو اُنھوں نے عورتوں کی ضیافت کی اور مراد اُنکی علاوہ ضیافت کے اور بھی تھی اور وہ یہ تھی کہ یہ عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن بے نظیر کو دیکھیں اور مجھو اُنکے ساتھ عشق میں معذور سمجھیں اور لعن و طعن سے باز آئیں اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد بھی علاوہ اس کے جو انہوں نے عذر کیا اور بھی تھی اور وہ یہ کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر رضؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ قیام کرنے کو منحوس نہ سمجھیں اور اس بناء پر حضرت ابوبکر رضؓ [illegible] ۱۲ محشی

سے کہو کہ نماز پڑھا دیں خیر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کو نکلے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اٹھا سکیں۔ وہاں حضرت ابوبکر رضؓ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور انہیں سے نماز پڑھوائی (ب۔ اثر)

(۲) ایک دن حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو انکے گھر گئے اور انکی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے اس وقت اُنکو نیند آگئی تب حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اسکے کہ تمام شب عبادت کروں (موطا امام مالک) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اسلئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل[1] ہو تو ترک اسکا اولیٰ ہے۔ اشعۃ اللمعات۔ اثر (۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ہمنے آزما لیا اپنے کو اور صحابہؓ کو کہ ترک جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق جسکا نفاق[2] کھلا ہوا ہو۔ یا بیمار مگر بیمار بھی تو دو آدمیوں کا سہارا دیکر جماعت کیلئے حاضر ہوتے تھے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتلائیں اور منجملہ اُنکے نماز ہے ان مسجدوں میں جہاں اذان ہوتی ہو یعنی جماعت ہوتی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کل (قیامت میں) اللہ تعالیٰ کے سامنے مسلمان جائے اسے چاہیئے کہ پنج وقتی نمازوں کی پابندی کرے اُن مقامات میں جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو) بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے نکالے ہیں اور یہ نماز بھی انہیں طریقوں میں سے ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو گے جیسے کہ منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تمسے چھوٹ جائیگی تمہارے نبی کی سنت اور اگر تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کی سنت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز کیلئے مسجد نہیں جاتا

[1] یعنی خلل انداز ۱۲ محشی

[2] یعنی بظاہر مسلمان ہونا اور حقیقت میں کافر ہونا ۱۲ محشی

مگر اسکے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ہم نے دیکھ لیا کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کے لئے لائے جاتے تھے اور صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔ اثر (۴) ایک مرتبہ ایک شخص مسجد سے بعد اذان[1] کے بے نماز پڑھے ہوئے چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اور انکے مقدس حکم کو نہ مانا (مسلم شریف) دیکھو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تارک جماعت کو کیا کہا۔ کیا کسی مسلمان کو اب بھی عذر ترک جماعت کی جرأت ہو سکتی ہے۔ کیا کسی ایماندار کو حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی گوارا ہو سکتی ہے۔ اثر (۵) حضرت اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ نہایت غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اسوقت آپ کو کیوں غصہ آیا کہنے لگے اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اب کوئی بات نہیں دیکھتا مگر یہ کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اسکو بھی چھوڑنے لگے[2]۔ اثر (۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جو کوئی اذان سنکر جماعت میں نہ جائے اسکی نماز ہی نہ ہوگی یہ لکھکر امام ترمذی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حکم تاکیدی ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک جماعت جائز نہیں ہے[3]۔ اثر (۷) مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعہ اور جماعت میں نہ شریک ہوتا ہو اُسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائیگا (ترمذی) امام ترمذی اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ و جماعت کا مرتبہ کم سمجھکر ترک کرے تب یہ حکم کیا جائیگا لیکن اگر دوزخ میں جانے سے مراد تھوڑے دن کے لئے جانا لیا جائے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ اثر (۸) سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جسکی جماعت ترک ہو جاتی سات دن تک اُسکی ماتم پرسی کرتے (احیاء العلوم) صحابہ رض کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ اب ذرا علمائے اُمت اور مجتہدین ملت کو دیکھئے کہ انکا جماعت کیطرف کیا خیال ہے اور ان

[1] بعد اذان کے مسجد سے ایسے شخص کو کہ پھر اس مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہو جانا منع ہے ہاں کوئی قوی عذر ہو اور سخت مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں ۱۲ محشی +

[2] اور بے عذر تنہا نماز پڑھنے سے گو نماز ہو جاویگی مگر کامل نہ ہوگی ۱۲

[3] اس لئے کہ احکام شرعیہ کو ہلکا اور حقیر سمجھنا کفر ہے اور اس تاویل کی حاجت جب ہوگی کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمانے کا یہ مطلب ہو کہ ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہیگا ۱۲ محشی

احادیث کا مطلب انھوں نے کیا سمجھا ہو (۱) ظاہریہ[1] اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مقلدین کا مذہب ہے کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے بغیر اسکے نماز نہیں ہوتی (۲) امام احمد کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جماعت فرض عین ہے اگرچہ نماز کے صحیح ہونیکی شرط نہیں امام شافعی رح کے بعض مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے (۳) امام شافعی رح کے بعض مقلدین کا یہ مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے امام طحاوی رح جو حنفیہ میں ایک بڑے درجہ کے فقیہ اور محدث ہیں انکا بھی یہی مذہب ہے (۴) اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم اسی طرف ہیں (۵) اکثر حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں (۶) ہمارے فقہاء لکھتے ہیں اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور کہنے سے بھی نہ مانیں تو انسے لڑنا حلال ہے (۷) قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اسکے پڑوسی اگر اسکے اس فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں[2] تو گنہگار ہونگے (۸) اگر مسجد جانے کے لئے اقامت سننے کا انتظار کرے تو گنہگار ہوگا یہ اس وجہ سے کہ اگر اقامت سنکر چلا کریں گے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت چلے جانے کا خوف ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ اور جماعت کے لئے تیز قدم جانا درست ہے بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہ ہو (۹) تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اس نے بے عذر صرف سہل انگاری[3] سے جماعت چھوڑی ہو (۱۰) اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائیگا اور اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی۔ (بحر الرائق وغیرہ)

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہانتک میری نظر قاصر پہنچی ہے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ انہیں کی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سنے جائیں مگر بوجہ

---

[1] ظاہریہ ایک اسلامی فرقہ کا نام ہے ۱۲ محشی،

[2] یعنی اس کو اس فعل سے نہ روکیں اور نصیحت حسب قدرت نہ کریں یہ جبکہ ان کو اس شخص سے کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو وہ پڑوسی گنہگار ہونگے ۱۲

[3] یعنی سستی سے ۱۲ محشی

[4] حکم جماعت کے بارے میں عبارات فقہاء میں اختلاف ہوا ہے بعض نے کہا ہے کہ جماعت سنت موکدہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ واجب ہے اس کے بعد بعض فقہاء نے تو اس کو اختلاف آراء پر محمول کیا ہے اور تطبیق کی فکر نہیں کی اور بعض نے تطبیق کی فکر کی جن لوگوں نے تطبیق کی فکر کی ان میں سے بعض نے کہا کہ سنت موکدہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ واجب ہے اور اس کا وجود سنت سے ثابت ہے اور بعض نے کہا کہ اسکی مداومت سنت موکدہ ہے اور کبھی کبھی پڑھنا واجب ہے یہ وہ تطبیقیں تھیں جو کہ کتب فقہ میں میری نظر سے گذری ہیں۔ رہی وہ تطبیق جو علم الفقہ میں بیان کی گئی ہے اور اس سے بہشتی گوہر میں منقول ہوئی ہیں وہ میری نظر سے گذری اور نہ اس کا صحیح مطلب میری سمجھ میں آیا اس میں غور کر لیا جاوے ۱۲ حبیب احمد

اختصار کے میں حضرت موصوف کے کلام کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں (۱) کوئی چیز اُس سے زیادہ سودمند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کردی جائے یہانتک کہ وہ عبادت ایک ضروری عبادت ہوجائے کہ اسکا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہوجائے اور کوئی عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اسکے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے۔ (۲) مذہب میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہٰذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع ہوکر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں اگر کسی سے کچھ غلطی ہوجائے تو دوسرا اُسے تعلیم کردے گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک زیور ہوئی کہ تمام پرکھنے والے اُسے دیکھتے ہیں جو خرابی اسمیں ہوتی ہے بتلادیتے ہیں اور جو عمدگی ہوتی ہے اُسے پسند کرتے ہیں پس یہ ایک عمدہ ذریعہ نماز کی تکمیل کا ہوگا۔ (۳) جو لوگ بے نمازی ہونگے انکا حال بھی اس سے کھل جائیگا اور انکے وعظ و نصیحت کا موقع ملیگا (۴) چند مسلمانوں کا ملکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے (۵) اس امت سے اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود ہے کہ اس کا کلمہ بلند اور کلمۂ کفر پست ہو اور زمین پر کوئی مذہب اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہوسکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر اور مقیم چھوٹے بڑے اپنے کسی بڑی اور مشہور عبادت کے لئے جمع ہوا کریں اور شان و شوکت اسلام کی ظاہر کریں انہیں سب مصالح سے شریعت کی پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہوگئی اور اُس کی ترغیب دی گئی اور اس کے چھوڑنے کی سخت ممانعت کیگئی حجۃ اللہ (۶) جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہیگی اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہوسکے گا جس سے دینی آخرت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہوگا جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جس کی تاکید اور فضیلت جابجا قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) میں بیان فرمائی گئی ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں ترک جماعت ایک عام عادت ہوگئی ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعضے لکھے پڑھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھتے ہیں افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور ان کے معنی سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں اُن کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۳) فی سفر فی لیلۃ ذات برد و ریح ثم قال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذ کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال قال محمد ہذا حسن وہذا رخصۃ والصلوٰۃ فی الجماعۃ افضل موطا امام محمد صفحہ ۹۹ وصفحہ ۱۰۰ (قولہ ولا علی من حال بینہ وبینہا مطر و طین) اشار بالحیلولۃ الی ان المراد المطر الکثیر کما قیدہ بہ فی صلوٰۃ الجمعۃ و کذا الطین وفی الحلیۃ و عن ابی یوسف سالت اباحنیفۃ عن الجماعۃ فی طین وردغۃ فقال لا احب ترکہا وقال محمد فی الموطا الحدیث رخصۃ یعنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابتلت النعال فالصلوٰۃ فی الرحال والنعال ہنا الاراضی الصلاب ۱۲ (شامی) صفحہ ۵۱۹ ج ا (قولہ او ظالم) یخاف علی نفسہ او مالہ (قولہ وقیامہ بمریض) ای یحصل لہ بغیبتہ المشقۃ والوحشۃ کذا فی الامداد ۱۲ (شامی) صفحہ ۵۲۰ ج ۱

نہیں کرتیں قیامت میں جب قاضی روز جزا کے سامنے سب سے پہلے نماز کے مقدمات پیش ہونگے اور اسکو نہ ادا کرنیوالے یا ادا میں کمی کرنیوالوں سے بازپرس شروع ہوگی یہ لوگ کیا جواب دیں گے۔

جماعت کے واجب ہونیکی شرطیں

(۱) مرد ہونا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (ش) (۲) بالغ ہونا۔ نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں (ش) (۳) آزاد ہونا غلام پر جماعت واجب نہیں (بحر) (۴) تمام عذروں سے خالی ہونا۔ ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرلے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہیگا (ق)۔ ترک جماعت کے عذر چودہ ہیں۔ (۱) لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا (ع) (۲) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو امام ابو یوسف رح نے حضرت امام اعظم رح سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کیلئے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں (۳) پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمد رح نے موطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے (ش) (۴) سردی سخت ہونا کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہوجانے کا یا بڑھ جانیکا خوف ہو (ش) (۵) مسجد جانے میں مال و اسباب کے چوری ہوجانے کا خوف ہو (ش) (۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کے ملجانے کا خوف ہو (ش) (۷) مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائیگا اور اسکو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی (ش) (۸) اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو (ق) لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیے (۹) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو (۱۰) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اسکے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو (ش) (۱۱) کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو (ش) (۱۲) پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو (ش) (۱۳) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہوجائیگی قافلہ نکل جائیگا ریل کا

ھ وکذا اذا کان یدافع الاخبثین او احدہما او کان اذا خرج یخاف ان یحبسہ غریمہ فی الدین او یرید سفرا او اقیمت الصلوٰۃ فیخشے ان یفوتہ القافلۃ او کان قیما لمریض او یخاف ضیاع مالہ وکذا اذا حضر العشاء و اقیمت صلوتہ ونفسہ تتوق الیہ وکذا اذا حضر الطعام فی

ل تا ت وفی البدائع تجب علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوٰۃ بالجماعۃ من غیر حرج ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۸۲ ج ۱ ک (قولہ من غیر حرج) قید لکونہا مؤکدۃ او واجبۃ فبالحرج یرتفع الاثم ویرخص فی ترکہا ولکنہ یفوتہ الافضل بدلیل انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال لابن ام مکتوم الاعمی لما استاذنہ فی الصلوٰۃ فی بیتہ ما اجد لک رخصۃ قال فی الفتح ای تحصل لک فضیلۃ الجماعۃ من غیر حضورہا لا الایجاب علی الاعمی لانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رخص لعتبان بن مالک فی ترکہا اھ والظاہر ان المراد بہ العذر المانع کالمرض والشیخوخۃ والفلج بخلاف نحو المطر والطین والبرد والعمی تامل ۱۲ (شامی) ص۵۱۵ ج ۱ ھ تا ۱۱ و یصلی العراۃ وحدانا متباعدین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۵۹ و تسقط الجماعۃ بالاعذار حتی لا تجب علی المریض والمقعد والزمن ومقطوع الید والرجل من خلاف ومقطوع الرجل والمفلوج الذی لا یستطیع المشی والشیخ الکبیر العاجز والاعمی عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالی والصحیح انہا تسقط بالمطر والطین والبرد الشدید والظلمۃ الشدیدۃ کذا فی التبیین وتسقط بالریح فی اللیلۃ المظلمۃ واما بالنہار فلیست الریح عذرا

ھ غیر وقت العشاء ونفسہ تتوق الیہ کذا فی السراج الوہاج ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۸۲ ج ۱ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ نادی بالصلوٰۃ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۴۷)

مسئلہ اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہو مگر فرق اسقدر ہو کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے۔ اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جاسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں۔ ہماری شریعت سے حرج اٹھا دیا گیا ہے (۱۴) کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اسکو ترک جماعت نہ چاہیے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط (۱) اسلام۔ کافر کی جماعت صحیح نہیں۔ شرط (۲) عاقل ہونا مست، بیہوش، دیوانے کی جماعت صحیح نہیں۔ شرط (۳) مقتدی کو نماز کی نیت کے ساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان اوپر بہ تفصیل ہوچکا ہے۔ شرط (۴) امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقۃً ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں یا کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اُس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور اُن مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اس پار ہیں دریا حائل ہے اور اسوجہ سے دونوں کا مکان حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اسلئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائیگا اور اقتدا صحیح ہوجائیگی۔ مسئلہ[۱] اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہوا اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اسلئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً متحد سمجھے جائیں گے اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائیگی اور اُس کے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے درست ہے۔ مسئلہ[۲] اگر مسجد

م وصورۃ اتصال الصفوف فی النہران یقفوا علے جسر موضوع فوقہ او علی سفن مربوطۃ فیصح اقول ہذا فی حق من لم یکن محاذیا للجسر اما لو کان محاذیا لہ ولم یکن بینہ وبین الصف الاخر فضاء کبیر یصح الاقتداء ثم ظاہر اطلاقہم انہ اذا کان علی النہر جسر فلا بد من اتصال الصفوف ولو کان النہر فی المسجد کما فی جامع دنقز الذی فی دمشق ۱۲ (شامی) صـ۵۴۳ ج ۱، وان قام علی سطح دارہ المتصل بالمسجد لا یصح اقتداؤہ

مـ۲ وان کان لا یشتبہ علیہ حال الامام ا ہو یصح الا اذا کان علی راس حائط المسجد کذا فی محیط السرخسی ولو قام علی سطح المسجد واقتدی بامام فی المسجد ان کان للسطح باب فی المسجد ولا یشتبہ علیہ حال الامام یصح الاقتداء وان اشتبہ علیہ حال الامام لا یصح وان لم یکن لہ باب فی المسجد لکن لا یشتبہ علیہ حال الامام صح الاقتداء ایضاً ۱۲ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ تامشلہ وشروط صحۃ الامامۃ للرجال الاصحاء ستۃ اشیاء الاسلام وہو شرط عام فلا تصح امامۃ منکر البعث او خلافۃ الصدیق او صحبتہ او یسب الشیخین او ینکر الشفاعۃ او نحو ذلک ممن یظہر الاسلام مع ظہور صفۃ المکفرۃ لہ والبلوغ لان صلوٰۃ الصبی نفل ونفلہ لا یلزمہ والعقل لعدم صحۃ صلوٰتہ لعدمہ کالسکران وکالجنون المطبق والذکورۃ والقراءۃ والسلامۃ من الاعذار کالرعاف الدائم والفلات الریح والفافاء والتمتمۃ واللثغ والسلامۃ من فقد شرط کطہارۃ وستر عورۃ وشروط صحۃ الاقتداء اربعۃ عشر شیئاً تقریباً نیۃ المقتدی المتابعۃ مقارنۃ لتحریمۃ وان لا یفصل بین الامام والماموم نہر یمر فیہ الزورق ولا طریق تمر فیہ العجلۃ ولیس فیہ صفوف متصلۃ والمانع فی الصلوٰۃ فاصل یسع فیہ صفین علی المفتی بہ ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۲۴۳ و ۲۶۰ ویمنع من الاقتداء او طریق تمر فیہ عجلۃ ای الۃ یجرہا الثور او نہر تجری فیہ السفن او خلاء فی الصحراء او فی مسجد کبیر جداً کمسجد القدس یسع صفین فاکثر الا اذا اتصلت الصفوف فیصح مطلقاً کان قام فی الطریق ثلاثۃ وکذا اثنان عند الثانی لا واحد اتفاقاً لانہ لکراہۃ صلوٰتہ صار وجودہ کعدمہ فی حق من خلفہ ۱۲ شرح التنویر صـ۸۵ ج ۱ (قولہ کان قام فی الطریق ثلاثۃ) م

بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جسمیں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہو اور جہاں امام ہو مختلف سمجھے جائینگے اور اقتدا درست نہ ہوگی مسئلہ [۳] اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جسمیں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جسکی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہگذر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہ ہوگی البتہ بہت چھوٹی گول اگر حائل ہو جسکی برابر تنگ راستہ نہیں ہوتا وہ مانع اقتدا نہیں مسئلہ [۴] اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا رہگذر واقع ہو جائے تو اس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہے مسئلہ [۵] پیادہ کی اقتدا سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اسلئے کہ دونوں کے مکان متحد نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار ہوں تو درست ہے۔ شرط (۵) [۱] مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغایر نہ ہونا۔ اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغایر ہوگی تو اقتدا درست نہ ہوگی مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی ہاں اگر دونوں کل کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے۔ البتہ امام اگر فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتدا صحیح ہے اس لئے کہ امام کی نماز قوی ہے مسئلہ [۶] مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتدا نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے۔ شرط (۶) [۱] امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائیگی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد ختم ہونے کے مثل اس کے کہ امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونے کے یا اثنائے نماز میں معلوم ہوئی یا امام کو وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثنائے نماز میں اس کو خیال آیا۔ مسئلہ [۲] امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہو کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اسکی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ

---

[۳] ویشترط ان لا یکون الامام راکبا والمقتدی راجلا او بالقلب او راکبا دابۃ غیر دابۃ امامہ لاختلاف المکان، واذا کان علی دابۃ امامہ صح الاقتداء لاتحاد المکان ۱۲ (مراقی الفلاح) ص ۸۶

[۱] ویشترط ان لا یکون الامام مصلیا فرضا غیر فرضہ ای فرض المأموم کظہر وعصر وظہرین من یومین للمشارکۃ ولا بد فیہا من الاتحاد ۱۲ (مراقی الفلاح) ص ۸۵ وصح اقتداء متنفل بمفترض لا عکسہ لبناء الضعیف علی القوی ۱۲ (مراقی الفلاح) ص ۸۵

[۶] اذا صلی التراویح مقتدیا بمن یصلی المکتوبۃ او بمن یصلی نافلۃ غیر التراویح اختلفوا فیہ والصحیح انہ لا یجوز اھ ومثلہ فی الخلاصۃ والظہیریۃ ۱۲ (شامی) ص ۵۵۲ ج ۱

[۱] واذا ظہر حدث امامہ وکذا کل مفسد فی رای مقتد بطلت فیلزم اعادتہا لتضمنہا صلوٰۃ المؤتم صحۃ وفسادا کما یلزم الامام اخبار القوم اذا امہم وہو محدث او جنب او فاقد شرط او رکن بالقدر الممکن بلسانہ او بکتاب او رسول علی الاصح ۱۲ (در مختار) ص ۸۶ ج ۱ ملخصا

ان صلوٰۃ الامام متضمنۃ لصلوٰۃ المقتدی ولذا اشترط عدم مغایرتہما فاذا صحت صلوٰۃ الامام صحت صلوٰۃ المقتدی الا لمانع آخر واذا فسدت صلوٰۃ فسدت صلوٰۃ المقتدی لانہ متی فسد الشئ فسد ما فی ضمنہ ۱۲ (شامی) ص ۵۵۳ ج ۱

کرلیں خواہ آدمی کے ذریعہ سے کی جائے یا خط کے ذریعہ سے۔ شرط (۷) مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اس کی اقتدار درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اسوقت سمجھا جائیگا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونیکے سبب سے یا انگلیوں کے لمبے ہونیکی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائیگا اور اقتدار درست ہو جائیگی۔ شرط (۸) مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع قومہ سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اسکی یا کسی مکبر (تکبیر کہنیوالے) کی آواز سنکر یا کسی مقتدی کو دیکھکر۔ اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونیکے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتدار درست ہے۔ مسئلہ اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اسکے مقیم ہونیکا خیال ہو بشرطیکہ وہ شہر یا گاؤں کے اندر ہو اور نماز پڑھا دے مسافر کی سی یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کرنیکے بعد امام کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہوا یا وہ مسافر تھا اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہوگئی اور اگر سہو کا ہونا متحقق ہوا تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا بلکہ مقتدی اسی شبہ کی حالت میں نماز پڑھکر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اسپر نماز کا اعادہ واجب ہے۔ مسئلہ اگر امام کے متعلق مقیم ہونیکا خیال ہو مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر پڑھا رہا ہے اور اسنے چار رکعت والی نماز میں مسافر کی سی نماز پڑھائی اور مقتدی کو امام کے سہو کا شبہ ہوا۔ اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کرے اور بعد نماز کے امام کا حال معلوم کرلے تو اچھا ہے اگر نہ معلوم کرے تو اسکی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے اور اسکے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اسکو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے

ع العلم بحال الامام اذا صلی بہم رکعتین فی موضع الاقامۃ والا فلا ۱۲ (شامی) صلـ ج ۱ - قولہ (وعلمہ بانتقالاتہ) ای بسماع او رؤیۃ للامام او لبعض المقتدین (رحمتی) وان لم یتحد المکان (ط)۔ (قولہ وبحالہ الخ) ای علمہ بحال امامہ من اقامۃ او سفر قبل الفراغ او بعدہ وہذا فیما لو صلی الرباعیۃ رکعتین فی مصر او قریۃ فلو خارجہا لا تفسد لان الظاہر انہ مسافر فلا یحمل علی السہو وکذا لو اتم مطلقا وسیاتی تمامہ ان شاء اللہ تعالیٰ

سے ومن شروط صحۃ الاقتداء تقدم الامام بعقبہ عن عقب المأموم حتی لو تقدم اصابعہ لطول قدمہ لا یضر واعلم ان ما افادہ المصنف من اشتراط التقدم خلاف المذہب لانہ لو حاذاہ صح الاقتداء والعبرۃ فی الموصی بالراس حتی لو کان راسہ خلف راس الامام ورجلاہ قدام رجلیہ صح وعلی العکس لا یصح کذا فی الزاہدی وفی الدر یقف الواحد محاذیا ای مساویا لیمین امامہ علی المذہب اما لو تقدم فتاخر لا محالۃ صـ ۱۶۹ ولا عبرۃ بالراس بل بالقدم ولو صغیرا فی الاصح ما لم یتقدم اکثر قدم المؤتم لا تفسد اھ (طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح) صـ ۱۶۹ ومعنی المحاذاۃ بالقدم المحاذاۃ بعقبہ فلا یضر تقدم اصابع المقتدی علی الامام حیث حاذاہ بالعقب ما لم یفحش التفاوت بین القدمین حتی لو فحش بحیث تقدم اکثر قدم المقتدی لعظم قدمہ لا یصح ۱۲ (شامی) صـ ۵۳ ج ۱
سے تا سے ذکر فی البحر عن المبسوط والقنیۃ ما حاصلہ انہ اذا صلی فی مصر او قریۃ رکعتین وہم لا یدرون حالہ فصلاتہم فاسدۃ وان کانوا مسافرین لان الظاہر من حال من کان فی موضع الاقامۃ انہ مقیم والبناء علی الظاہر واجب حتی یتبین خلافہ اما اذا صلی خارج المصر لا تفسد ویجوز الاخذ بالظاہر وہو السفر فی مثلہ اھ والحاصل انہ یشترط علم

سے فی صلاۃ المسافر ۱۲ (شامی) صـ ۱۵ اہ

لہٰذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں اسی طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھائے یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اسکے متعلق مسافر ہونے کا شبہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو بعد نماز کے تحقیق حال امام واجب نہیں اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونیکی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہو جبکہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھائے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہ ہو۔ شرط (۹) مقتدی کو تمام ارکان میں سوا قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اسکے بعد یا اس سے پہلے بشرطیکہ اسی رکن کے اخیر تک امام اسکا شریک ہو جائے پہلی صورت کی مثال امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے دوسری صورت کی مثال امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اسکے بعد مقتدی رکوع کرے۔ تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔ ص۵۷۵ ج ا شامی

مسئلہ اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور اخیر تک امام اسمیں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اسکے کہ امام رکوع کرے کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتدا درست نہ ہوگی۔ شرط (۱۰) مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا مثال (۱) قیام کرنیوالے کی اقتدا قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے (۲) تیمم کرنیوالے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنیوالے کی اقتدار درست ہے اس لئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں (۳) مسح کرنیوالے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر دھونیوالے کی اقتدار درست ہو اسلئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں (۴) معذور کی اقتدار معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلسل بول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو۔ ص۶۰۴ ج ا شامی

لہ قولہ ومشارکتہ فی الارکان لانہ فی اصل فعلہا اعم من ان یاتی بہا معہ او بعدہ لا قبلہ الااذا ادرکہ امامہ فیہا فالاول ظاہر والثانی کما لو رکع امامہ ورفع ثم رکع ہو فیصح والثالث عکسہ فلا یصح الا اذا رکع وبقی راکعا حتی ادرکہ امامہ فیصح لوجود المتابعۃ التی ہی حقیقۃ الاقتداء وقد حققنا الکلام علی المتابعۃ فی اواخر واجبات الصلوۃ فراجعہ ما قولہ وکونہ مثلہ او دونہ فیہا ای فی الارکان مثال الاول اقتداء الراکع والساجد بمثلہ والمومی بہا بمثلہ ومثال الثانی اقتداء المومی بالراکع والساجد واحترز بہ عن کونہ اقوی حالا منہ فیہا کاقتداء الراکع والساجد بالمومی بہما (ح)۔ (قولہ وفی الشرائط) عطف علی فیہا ای وکون المؤتم مثل الامام او دونہ فی الشرائط مثال الاول اقتداء مستجمع الشرائط بمثلہ والعاری بمثلہ مثال الثانی اقتداء العاری بالمکتسی ۱۲ (شامی) ص۵۱۵ ج ا

لہ قولہ ویجوز ان یؤم المتیمم المتوضئین عند ابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ ہکذا فی الہدایۃ ویجوز اقتداء المعذور ان اتحد عذرہما وان اختلف فلا یجوز کذا فی التبیین فلا یجوز ان یصلی من بہ انفلات ریح خلف من بہ سلس البول کذا فی البحر الرائق وکذا لا یصلی من بہ سلس البول خلف من بہ

(۵) اُمّی کی اقتدا اُمّی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو (۶) عورت یا نابالغ کی اقتدا بالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۷) عورت کی اقتدا عورت کے پیچھے درست ہے (۸) نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۹) نفل پڑھنے والے کی اقتدا واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جائے (۱۰) نفل پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے (۱۱) قسم کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھونگا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اسنے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہو جائیگی اور قسم پوری ہو جائیگی (۱۲) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جسکی فلاں شخص نے نذر کی ہے اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دو رکعت کی مثلاً الگ نذر کی اور دوسرے نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتدا درست نہ ہوگی حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتدا درست ہو جائیگی اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں۔ جنمیں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتدا درست نہیں (۱) بالغ کی اقتدا خواہ مرد ہو یا عورت، نابالغ کے پیچھے درست نہیں (۲) مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں (۳) خنثیٰ کی خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں۔ خنثیٰ اسکو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اسکا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہوتی ہے (۴) جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اسکی اقتدا اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے۔ اسلئے اقتدا جائز نہیں کیونکہ

م نذر صاحبہ نذرت تلک المنذورۃ التی نذرہا فلان شرح المنیۃ (قولہ للاتحاد) لانہ لما نذر منذورۃ صاحبہ فکانہما نذرا صلوٰۃ بعینہا ۱۲ (شامی) صفحہ ۵۴۲ ج ۱ ص۹ تا ص۱۲ (وفسد اقتداء رجل بامرأۃ او صبی) ای فسد اقتداء رجل وامرأۃ بصبی فی فرض قضاءً واداءً بالاتفاق ۱۲ (مجمع الانہر) صفحہ ۱۱۱ ج ۱۔ ولا یجوز اقتداء رجل بامرأۃ ہکذا فی الہدایۃ ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۸۵ ج ۱، وامامۃ الخنثیٰ المشکل للنساء جائزۃ وحم

ص۱ وان ام الامی امیین جاز وان ام قارئین فسدت صلوٰتہ وصلوٰتہم وقال الجرجانی انما تفسد صلوٰتہ اذا علم ان خلفہ قارئاً ۱۲ (جوہرہ نیرہ) صفحہ ۶۱ ج ۱ ص۲ امامۃ الرجل للمرأۃ جائزۃ اذا نوی الامام امامتہا ولم یکن فی الخلوۃ وصح اقتداء المرأۃ بالرجل فی صلوٰۃ الجمعۃ وان لم ینوا امامتہا وکذا فی العیدین وہو الاصح کذا فی الخلاصۃ ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۸۳ ج ۱ ص۳ ویکرہ امامۃ المرأۃ للنساء فی الصلوات کلہا من الفرائض والنوافل الا فی صلوٰۃ الجنازہ ہکذا فی الہدایۃ والانثی البالغۃ تصح امامتہا للانثی مطلقاً فقط مع الکراہۃ ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۸۵ ج ۱ (ورد المحتار) صفحہ ۵۳۹ ج ۱ ص۴ وامامۃ الصبی المراہق لصبیان مثلہ یجوز کذا فی الخلاصۃ وفی رد المحتار واما غیر البالغ فان کان ذکراً تصح امامتہ لمثلہ من ذکر وانثی وخنثی ۱۲ (رد المحتار) صفحہ ۵۴۲ ج ۱ ص۵ و ص۶ وصح اقتداء متنفل بمتنفل ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۵۴۳ ج ۱ ص۷ (قولہ وبمتنفل) ای صح اقتداء الحالف بالمتنفل لان المحلوف علیہا نفل ۱۲ (رد المحتار) صفحہ ۵۴۳ ج ۱ ص۸ ولا یصح اقتداء الناذر بالناذر الا اذا نذر احدہما صلوٰۃ صاحبہ فاقتدی احدہما بالاخر فانہ یصح ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۸۵ ج ۱ (قولہ الا اذا نذر احدہما الخ) بان قال لعدم

عہ وصح اقتداء المتنفل بمفترض فی غیر التراویح ۱۲ شرح التنویر صفحہ ۵۴۳ ج ۱

ص۱۰ لا رجال والخنثیٰ مثلہ لا یجوز ۱۲ (مجمع الانہر) صفحہ ۱۱۱ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں دیکھو)

پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہو شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہو شاید مرد ہو اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اسکے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اس کی طہارت کا ہو (۵) خنثیٰ کی اقتدار عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو۔ (۶ [۱]) ہوش و حواس والے کی اقتدار مجنون مست بیہوش بے عقل کے پیچھے درست نہیں (۷ [۱]) طاہر کی اقتدار معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جسکو سلسل بول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں (۸ [۱]) ایک عذر والے کی اقتدار دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتدار کرے جسکو خروج ریح اور سلسل بول دو بیماریاں ہوں (۹ [۱]) ایک طرح کے عذر والے کی اقتدار دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلسل بول والا ایسے شخص کی اقتدار کرے جسکو نکسیر بہنے کی شکایت ہو (۱۰ [۲]) قاری کی اقتدار اُمّی کے پیچھے درست نہیں۔ اور قاری وہ کہلاتا ہے جسکو اتنا قرآن صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور امی وہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو۔ (۱۱ [۲]) امی کی اقتدار امّی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں اس امام اُمّی کی نماز فاسد ہو جائیگی اسلئے کہ ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اس کی قرارت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائیگی جنمیں وہ اُمّی مقتدی بھی ہے (۱۲ [۲]) اُمّی کی اقتدار گونگے کے پیچھے درست نہیں اسلئے کہ اُمّی اگرچہ بالفعل قرارت نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرارت سیکھ سکتا ہے گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں (۱۳ [۲]) جس شخص کا جسم جسقدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اسکی اقتدار برہنہ کے پیچھے درست نہیں۔ (۱۴ [۲]) رکوع سجود کرنے والے کی اقتدار ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں اور اگر کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اسکے پیچھے بھی اقتدار درست نہیں (۱۵ [۲]) فرض پڑھنے والے کی اقتدار نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔

ہ ریح وجرح لا یرقا لان الامام صاحب عذرین والماموم صاحب عذر کذا فی الجوہرۃ النیرۃ ولا یصلی الطاہر خلف من بہ سلس البول ولا الطاہرات خلف المستحاضۃ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۸۳ و ۸۴ ج ۱ +

ہ تا طلہ وکذا لا یصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فی غیر حالۃ افاقۃ وسکران او معتوہ ذکرہ الحلبی ولا طاہر بمعذور ولا حافظ آیۃ من القرآن بغیر حافظ لہا وہو الامی ولا امی باخرس لقدرۃ الامی علی التحریمۃ ولا مستور عورۃ بعار ولا قادر علی رکوع وسجود بعاجز عنہما لبناء القوی علی الضعیف ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلوتین شرط عندنا ولا نذر بمتنفل ولا بمفترض ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۸ ج ۱ (قولہ وبمعذور بمثلہ الخ) ای ان اتحد عذرہما وان اختلف لم یجز کما فی الزیلعی والفتح وغیرہما وفی السراج مانصہ ویصلی من بہ سلس البول خلف مثلہ واما اذا صلی خلف من بہ السلس وانفلات ریح لا یجوز لان الامام صاحب عذرین والموتم صاحب عذر واحد اھ ۱۲ (رد المحتار) صفحہ ۵۴۱ ج ۱، الامی اذا أمّ امیا وقاریا فان صلوۃ الکل فاسدۃ عند الامام لان الامی یمکن ان یجعل صلوتہ بقراءۃ اذا اقتدی بقاری لان قراءۃ الامام لہ قراءۃ ۱۲ (شامی) صفحہ ۵۴۲ ج ۱، وکذا لا یصلی من بہ سلس البول خلف من بہ انفلات ہ

(۱۶) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے، (۱۷) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھونگا اور کسی نے نذر کی تو وہ نذر کرنیوالا اگر اسکے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل کیونکہ قسم سے بہ ہی واجب ہوتا ہے اور اس میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کفارہ دیدے اور وہ نماز نہ پڑھے (۱۸) جس شخص کو صاف حروف نہ ادا ہوسکتے ہوں مثلاً سین کو ثے یا رے کو غین پڑھتا ہو یا کسی اور حرف میں ایسا ہی تبدل تغیر ہوتا ہو تو اسکے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہوجائے تو اقتدا صحیح ہوجائیگی۔ شرط (۱۱) امام کا واجب الانفراد نہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتدار درست نہیں جس کا اس وقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اسکو امام کی نماز ختم ہوجانیکے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص کسی مسبوق کی اقتدار کرے تو درست نہ ہوگی۔ شرط (۱۲) امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقۃً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق، لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اسکو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتدار کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتدار کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ بارہ شرطیں جو ہمنے جماعت کے صحیح ہونیکی بیان کیں اگر انمیں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائیگی تو اسکی اقتدار صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتدار صحیح نہ ہوگی تو اسکی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتدار ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ جماعت جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنت موکدہ ہے اگرچہ ایک

ھ شرائط ادار الجمعۃ الجماعۃ واقلہا ثلٰثۃ سوی الامام کذا فی التبیین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صلہ ۱۴۵ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

سلہ تا سلہ ولا یجوز اقتدار الناذر بالحالف ولا یجوز امامۃ الالثغ الذی لا یقدر علی التکلم ببعض الحروف الا لمثلہ اذا لم یکن فی القوم من یقدر علی التکلم بتلک الحروف فاما اذا کان فی القوم من یقدر علی التکلم بہا فسدت صلوتہ وصلوۃ القوم ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صہ ۸۵ ج ا مختصراً ولا لاحق ولا مسبوق بمثلہما لما تقرر ان الاقتدار فی موضع الانفراد مفسد کعکسہ ولا غیر الالثغ بہ ای بالالثغ علی الاصح کما فی البحر عن المجتبی وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف او لا یقدر علی اخراج الفار الا بتکرار واعلم انہ اذا فسد الاقتدار بای وجہ کان لا یصح شروعہ فی صلوۃ نفسہ لانہ قصد المشارکۃ وہی غیر صلوۃ الانفراد علی الصحیح (محیط) وادعی فی البحر انہ (ای ما صححہ فی المحیط) المذہب ۱۲ (شرح التنویر) صہ ۸۵ ج ا مختصراً (قولہ بمثلہما) وکذا لاحق بمسبوق وعکسہ (قولہ الاقتدار فی موضع الانفراد) ہذا یجری فی اقتداء المسبوق بمسبوق او لاحق وقولہ کعکسہ یعنی الانفراد فی موضع الاقتدار یجری فی اقتدار اللاحق بلاحق او مسبوق فان اللاحق اذا قصد الاقتداء بغیر امامہ فکانہ انفرد او لاعن امامہ ثم اقتدی فیصح انہ انفرد فی موضع الاقتدار ۱۲ (در وشامی) صہ ۳۹۳ ج ا سکہ و شہ دمن م

قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہوچکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے اور رمضان[1] کے وتر میں مستحب ہے اور سوا رمضان کے اور کسی زمانہ کے وتر میں مکروہ تنزیہی ہے یعنی جبکہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں اور[2] نماز خسوف میں اور تمام نوافل میں مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان واقامت کیساتھ یا اور کسی طریقہ سے لوگوں کو جمع کر کے ہاں اگر بے اذان واقامت کے اور بے بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں اور اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض[3] کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے (۱) مسجد محلے کی ہو اور عام رہگذر پر نہ ہو۔ اور مسجد محلے کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہوں (۲) پہلی جماعت بلند آواز سے اذان واقامت کہکر پڑھی گئی ہو (۳) پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں رہتے ہوں اور جنکو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہو (۴) دوسری جماعت اسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کیجائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابو یوسف رح کے نزدیک ہے اور امام صاحب رح کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چار شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رہگذر پر ہو محلے کی نہ ہو جس کے معنی اوپر معلوم ہو چکے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہکر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں۔ یا پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں نہیں رہتے نہ انکو مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے یا بقول امام ابو یوسف کے دوسری جماعت اس ہیئت سے نہ ادا کی جائے جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہو تو ہیئت بدل جائیگی۔ اور جماعت مکروہ نہ ہوگی تنبیہ ہر چند کہ

[1] و [2] (قولہ بجماعۃ) ای اقامتها بالجماعة سنة فمن ترك التراويح بالجماعة وصلاها في البيت فقد اساء عند بعضهم فالصحيح ان اقامتها بالجماعة سنة على وجه الكفاية حتى لو ترك اهل المسجد كلهم الجماعة اساؤا واثموا ۱۲ (مجمع الانہر) صـ ۱۳۶ ج ۱، وفی شرح مراقی الفلاح وہی سنة عين الا في التراويح فانها فيها سنة كفاية ووتر رمضان فانها فيه مستحبة واما وتر غيره وتطوعه فمكروهة فيهما على سبيل التداعي وتستحب في الكسوف كما في الدر من بابه وتكره في الخسوف بحر (طحطاوی) صـ ۱۶۶ التطوع بالجماعة اذا كان على سبيل التداعي يكره وفي الاصل للصدر الشهيد اما اذا صلوا بجماعة بغير اذان واقامة في ناحية المسجد لا يكره وقال شمس الائمة الحلوانی ان كان سوى الامام ثلاثة لا يكره بالاتفاق وفي الاربع اختلف المشائخ والاصح انه يكره ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ج ۱ صـ ۸۲

[3] اهل المسجد اذا صلوا باذان وجماعة يكره تكرار الاذان والجماعة فيه ولو صلى بعض اهل المسجد باقامة وجماعة ثم دخل المؤذن والامام وبقية الجماعة فالجماعة المستحبة لهم والكراهة للاولى كذا في المضمرات ولو صلى فيه غير اهله بالجماعة فلا بأس لاهله ان يصلوا فيه بالجماعة كذا في محيط السرخسي جماعة من اهل المسجد اذنوا في المسجد على وجه المخافتة بحيث لم يسمع غيرهم

ثم حضر قوم من اهل المسجد ولم يعلموا ما صنع الفريق الاول فاذنوا على وجه الجهر ثم علموا ما صنع الفريق الاول فلهم ان يصلوا بالجماعة على وجهها ولا عبرة للجماعة الاولى ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ ۸۳ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

بعض لوگوں کا عمل امام ابو یوسف رح کے قول پر ہے لیکن امام صاحب کا قول دلیل سے بھی قوی ہے اور اس وقت دینیات میں اور خصوصاً امر جماعت میں جو تہاون اور تکاسل ہو رہا ہے اسکا مقتضا بھی یہی ہے کہ باوجود تبدل ہیئت کراہت پر فتوی دیا جاوے ورنہ لوگ قصداً جماعت اولیٰ کو ترک کریں گے کہ ہم اپنی دوسری کر لینگے۔ ۱۲ منہ

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مسئلہ[۱] مقتدیوں کو چاہیے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جسمیں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اسکو امام بناویں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جو امامت کی لیاقت میں برابر ہوں تو غلبۂ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اسکو امام بنادیں اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے زیادہ لائق ہے کسی ایسے شخص کو امام کردیں گے جو اس سے کم لیاقت رکھتا ہے تو ترک سنت کی خرابی میں مبتلا ہونگے۔ مسئلہ[۲] سب سے زیادہ استحقاق امامت اس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو اور جسقدر قرأت مسنون ہے اسے یاد ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی قرأت کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خلیق ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ شریف ہو پھر وہ جسکی آواز سب سے عمدہ ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافر کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو پھر وہ شخص جس نے حدث اصغر سے تیمم کیا ہو بہ نسبت اسکے جس نے حدث اکبر سے تیمم کیا ہو اور بعض کے نزدیک حدث اکبر سے تیمم کرنیوالا مقدم ہے۔ اور[۳] جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اسکے جسمیں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اسکے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو۔ قرآن مجید اچھا نہ پڑھتا ہو۔ عینی ص ۲۱۷ ج ۱ مسئلہ[۳] اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کیلئے زیادہ مستحق ہے اُسکے بعد وہ شخص جسکو وہ امام بنادے ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو

[۱] قوله الاولى بالامامة اعلمهم باحكام الصلوة هذا اذا علم من القراءة قدر ما يقوم به سنة القراءة ولم يطعن في دينه و يجتنب الفواحش الظاهرة وان كان غيره اورع منه فان تساووا فاقرأهم اى اعلمهم بعلم القراءة فان تساووا فاورعهم فان تساووا فاسنهم فان كانوا سواء في السن فاحسنهم خلقا فان كانوا سواء فاحسبهم فان كانوا سواء فاصبحهم وجها كذا في فتح القدير فان استووا في الحسن فاشرفهم نسبا ۱۲ (فتاوى هنديه) ص۸۲ ج ۱، ثم الاحسن خلقا اى الفة بين الناس ثم الاحسن وجها اى اصبحهم لان حسن الصورة يدل على حسن السريرة لانه جاذب لمزيد الناس رغبة في الجماعة ثم الاشرف نسبا لاحترامه وتعظيمه ثم الاحسن صوتا للرغبة في سماعه للخضوع ثم الانظف ثوبا لبعده عن الدنس ترغيبا فيه فالاحسن زوجة لشدة عفته فاكبرهم رأسا واصغرهم عضوا فاكثرهم مالا فاكبرهم جاها واختلف في المسافر مع المقيم قيل هما سواء وقيل المقيم اولى فان استووا يقرع بينهم فمن خرجت قرعته قدم او الخيار الى القوم فان اختلفوا فالعبرة بما اختاره الاكثر وان قدموا غير الاولى فقد اساؤا لكن لا يأثمون ۱۲ (مراقى الفلاح) مع حاشية الطحطاوى (قوله ثم الاسن) المراد من الاسن اقدمهم اسلاما (قوله فاكبرهم رأسا) اى كبرا غير فاحش والا كان منفرا (قوله فاكثرهم مالا) ومنه يعلم ان المراد المال الحلال (قوله فالعبرة بما اختاره الاكثر) قال في شرح المشكوة (بقیہ حاشیہ در ضمیمہ)

اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر انہیں کو استحقاق ہوگا۔ مسئلہ[۱] جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اسکے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بناوے تو پھر مضائقہ نہیں مسئلہ[۲] قاضی یعنی حاکم شرع یا بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں مسئلہ[۳] بے رضامندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اسکے برابر کسی میں نہ پائے جاویں تو پھر اسکے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اسکی امامت سے ناراض ہو وہی غلطی پر ہے۔ مسئلہ[۴] فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر بدعتی و فاسق زوردار ہوں کہ اُنکے معزول (جدا کر دینا ۱۲) کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنہ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں۔ مسئلہ[۵] غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے غلام ہو وہ نہیں جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جاوے اسکا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور گنوار یعنی گاؤں کے رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو اور ولد الزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر یہ لوگ صاحب علم و فضل ہوں اور لوگوں کو انکا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ اسی طرح کسی ایسے حسین نوجوان کو امام بنانا جسکی ڈاڑھی نہ نکلی ہو اور بے عقل کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔ مسئلہ[۶] نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے۔ ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے تو حنفی مقتدی کو ہاتھوں کا اٹھانا ضروری نہیں اسلئے کہ ہاتھوں کا اٹھانا انکے نزدیک بھی سنت ہے اسی طرح فجر کی نماز میں شافعی مذہب قنوت پڑھیگا تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں ہاں وتر میں البتہ چونکہ قنوت پڑھنا واجب ہے لہٰذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے۔ مسئلہ[۷] امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت

---

[۴] برصہ و شارب الخمر و آکل الربوا و نمام و مراء و متصنع الخ (درمختار) صفحہ ۸۳ ج ۱ [۶] فالحاصل ان متابعۃ الامام فی الفرائض والواجبات من غیر تاخیر واجب فان عارضہا واجب لا ینبغی ان یفوت ذلک الواجب بل یاتی بہ ثم یتابع ۱۲ (کبیری) صفحہ ۴۹ (بقیہ حاشیہ در ضمیمہ)

[۱] تا [۳] دیکھو حاشیہ [۶] صفحہ ۵۷ میں ۱۲ [۵] ذکرہ امامۃ العبد ان لم یکن عالما تقیا والاعمی لعدم اہتدائہ الی القبلۃ وصون ثیابہ عن الدنس وان لم یوجد افضل منہ فلا کراہۃ والاعرابی الجاہل والحضری الجاہل وولد الزنا الذی لا علم عندہ ولا تقوی فلذا قیدہ مع ما قبلہ بقولہ الجاہل اذ لو کان عالما تقیا لا تکرہ امامتہ لان الکراہۃ للنقائص حتی اذا کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشد والاعمی من البصیر فالحکم بالضد کذا فی الاختیار ولذا کرہ امامۃ الفاسق العالم لعدم اہتمامہ بالدین فتجب اہانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ واذا تعذر منعہ ینتقل عنہ الی غیر مسجدہ للجمعۃ وغیرہا وان لم یقم الجمعۃ الا ہو تصلی معہ والمبتدع بارتکابہ ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان ۱۲ (مراقی الفلاح برحاشیہ طحطاوی مصری صفحہ ۱۶۴ و صفحہ ۱۶۵) [۵] وکرہ امامۃ العبد وکذا المعتق کما فی الدر لغلبۃ الجہل وافاد الحموی ان کراہۃ الاقتداء بالعبد وما عطف علیہ تنزیہیۃ ان وجد غیرہم والافلا (قولہ لعدم اہتدائہ الخ) ہذا یقتضی کراہۃ امامۃ الاعشی (نہر) وہو الذی لا یبصر لیلا ۱۲ (طحطاوی) صفحہ ۱۶۴ مختصرا وکذا تکرہ خلف امرد وسفیہ ومفلوج وابرص شائع م

زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اسکی رعایت کر کے قرأت وغیرہ کرے۔ بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی قرأت کم کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔

مسئلہ[1] اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا تو اس کو امام کے داہنی جانب امام کے برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیے اگر بائیں جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے

مسئلہ[2] اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو انکو امام کے پیچھے صف باندھکر کھڑا ہونا چاہیے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اسلئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

مسئلہ[3] اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنے جانب کھڑا ہوا اس کے بعد اور مقتدی آگئے تو پہلے مقتدی کو چاہیے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی ملکر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر وہ نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیے کہ اسکو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب ملجائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے تو اسکو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو۔

مسئلہ[4] اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔

مسئلہ[5] اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت کچھ نابالغ تو امام کو چاہیے کہ اس ترتیب سے اُن کی صفیں قائم کرے پہلے مردوں کی صفیں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی۔

مسئلہ[6] امام کو چاہیے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونیکا حکم دے صف میں ایک کو دوسرے سے ملکر کھڑا ہونا چاہیے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیے۔

مسئلہ[7] تنہا ایک

---

[1] ویقف الواحد رجلا کان او صبیا ممیزا عن یمین الامام مساویا له متاخرا بعقبه ویکره ان یقف عن یساره وکذا خلفه فی الصحیح ویقف مساویا له بدلا تقدم وبعض تاخر من غیر فرجة فی ظاهر الروایة وهذا اذا کان قبل الصلوٰة فان کان فیها اشار الیه بیده لیحاذیه ۱۲ (مراقی الفلاح وطحطاوی) ص۱۶۶

[2] وفی السید والا کثر القوم کره قیام الامام وسطهم تحریما لترک الواجب ۱۲ (طحطاوی) ص۱۶۷ والزائد یقف خلفه فلو توسط اثنین کره تنزیها ۱۲ (شرح التنویر) ص۳۸۴

[3] اذا اقتدی بامام فجاء آخر یتقدم الامام موضع سجوده کذا فی مختار النوازل وفی القهستانی عن الجلابی ان المقتدی یتاخر عن الیمین الی خلف اذا جاء آخر وفی الفتح ولو اقتدی واحد باخر فجاء ثالث یجذب المقتدی بعد التکبیر ولو جذبه قبل التکبیر لا یضره ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۶۸

[4] بخلاف المرأة فلا بد من تاخرها ۱۲ (طحطاوی) ص۱۶۹

[5] ویصف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثی ثم یصف النساء ان حضرن والا فهن ممنوعات عن حضور الجماعة کما تقدم ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۷۰

[6] ویامرهم الامام بان یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبهم وصدورهم کما فی ... فی الفتح ... الصف ... والمقاربة بین الصف والصف والاستواء فیه ۱۲ (طحطاوی) ص۱۷۰ ... مراقی الفلاح ص۱۷۰

شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچکر اپنے ہمراہ کھڑا کرے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کریگا یا برا مانیگا تو جانے دے۔ مسئلہ[۱۸] پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ ہاں جب صف پوری ہوجائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہئے۔ مسئلہ[۱۹] مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ مسئلہ[۲۰] اگر کوئی شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشا کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثنا میں کوئی شخص اسکی اقتدا کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ شخص دل میں قصد کرے کہ میں اب امام بنتا ہوں (درمیان میں) تاکہ نماز جماعت سے ہو جاوے۔ دوسری صورت یہ کہ یہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے کو یہی سمجھے کہ گو یہ میرے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنتا بلکہ بدستور تنہا پڑھتا ہوں پس پہلی صورت میں تو اسپر اسی جگہ سے بلند آواز سے قرارت کرنا واجب ہے پس اگر سورۂ فاتحہ یا کسی قدر دوسری سورت بھی آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اسکو چاہئے کہ اسی جگہ سے بقیہ فاتحہ اور بقیہ سورت کو بلند آواز سے پڑھے اس لئے کہ امام کو فجر، مغرب، عشاء کیوقت بلند آواز سے قرارت کرنا واجب ہے، اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور اس مقتدی کی نماز بھی درست رہیگی کیونکہ صحت صلوٰۃ مقتدی کے لئے امام کا نیت امامت کرنا ضروری نہیں۔ مسئلہ[۲۱] امام کو اور ایسا ہی منفرد کو جبکہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنی ابرو کی سامنے خواہ داہنے جانب یا بائیں جانب ایسی چیز کھڑی کرے جو ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گذر نہ ہوتا ہو تو اسکی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے سترہ کے آگے سے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سترہ کے اندر کوئی شخص نکلیگا تو وہ گنہگار ہوگا۔ مسئلہ[۲۲] لاحق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونیکے جاتی رہیں خواہ بعذر مثلاً نماز میں سو جاوے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے

ط۱۵ ویکرہ القیام خلف صف فیہ فرجۃ للاطلاق بعد فرجات اشتیاط (ن) ۱۲ (مراقی الفلاح) صہ۲۱۱ ط۱۶ ویکرہ حضورہن الجماعۃ ولو لجمعۃ و عید و وعظ مطلقا ولو عجوزا لیلا علے المذہب المفتی بہ لفساد الزمان کما تکرہ امامۃ الرجل لہن فی بیت لیس معہن رجل غیرہ ولا محرم منہ کاختہ او زوجتہ او امتہ اما اذا کان معہن واحد ممن ذکر او امہن فی المسجد لا یکرہ (بحر)۔ (در مختار) صہ شرح ا ط۱۷ ویجہر الامام وجوبا بحسب الجماعۃ فان زاد علیہ اساء ولو ائتم بہ بعد الفاتحۃ او بعضہا سرا اعادہا جہرا (بحر) لکن فی شرح اخر المنیۃ ائتم بہ بعد الفاتحۃ یجہر بالسورۃ ان قصد الامامۃ والا فلا یلزمہ الجہر فی الفجر و اولی العشائین ادا و قضاء و جمعۃ و عیدین و تراویح و وتر بعدہا ای فی رمضان فقط للتوارث قلت فی تقییدہ بعدہا نظر لجہرہ فیہ ان لم یصل التراویح علی الصحیح کما فی مجمع الانہر نعم فی القہستانی تبعا للقاعدی لا سہو بالمخافتۃ فی غیر الفرائض کعید و وتر نعم الجہر افضل ویسر فی غیرہا وکان علیہ الصلوٰۃ و السلام یجہر فی الکل ثم ترکہ فی الظہر والعصر لدفع اذی الکفار (کافی) ۱۲ (در مختار) صہ۹ ج ۱ ط۱۸ ویکرہ ترک اتخاذ سترۃ فی محل یظن فیہ المرور بین یدی المصلی سواء کان فی الصحراء او غیرہا احترازا عن وقوع الناس فی الاثم ولہذا عقبہ ببیانہا لتعلقہا اذ الظن مزید الصلوٰۃ مرور المار یستحب لہ ان یغرز سترۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیستتر احدکم (بقیہ حاشیہ صفحہ میں ملاحظہ ہو)

وغیرہ نہ کر سکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کیلئے جائے اور اس درمیان میں اسکی رکعتیں جاتی رہیں نماز خوف میں پہلا گروہ لاحق ہے اسی طرح جو مقیم مسافر کی اقتدا کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کرنیکے لاحق ہے) یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کرے اور اسوجہ سے یہ رکعت اسکی کالعدم سمجھی جائے تو اس رکعت کے اعتبار سے وہ لاحق سمجھا جائیگا پس لاحق کو واجب ہے کہ پہلے اپنی اُن رکعتوں کو ادا کرے جو اسکی جاتی رہی ہیں بعد ان کے ادا کرنیکے اگر جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھے۔ مسئلہ[۲۳] لاحق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں بھی مقتدی سمجھا جائیگا یعنی جیسے مقتدی قرارت نہیں کرتا۔ ویسے ہی لاحق بھی قرارت نہ کرے بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے ہی لاحق کو بھی مسئلہ[۲۴] مسبوق یعنی جسکی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اسکو چاہئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جسقدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونیکے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے مسئلہ[۲۵] مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرارت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اسکو سجدہ سہو بھی کرنا ضروری ہے مسئلہ[۲۶] مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہئے کہ پہلے قرارت والی پھر بے قرارت کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہو اُن کے حساب سے قعدہ کرے یعنی اُن رکعتوں کے حساب سے جو دوسری ہو اسمیں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو اس میں اخیر قعدہ کرے وعلیٰ ہذا القیاس۔ مثال ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانیکے بعد کوئی شخص شریک ہوا اسکو چاہئے کہ بعد امام کے سلام پھیر دینے کے کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا کر رکوع سجدہ کرکے پہلا قعدہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اسکے بعد قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہے۔ پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت نہ ملائے کیونکہ یہ رکعت قرارت کی نہ تھی اور اسمیں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے۔ مسئلہ[۲۷] اگر کوئی شخص

سلہ
تاسلہ والمسبوق من سبقہ الامام بہا او ببعضہا وہو منفرد حتی یثنی ویتعوذ ویقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بہا لکراہتہا فیما یقضیہ ای بعد متابعتہ لامامہ فلو قبلہا فالاظہر الفساد ویقضی اول صلوتہ فی حق قراءۃ واٰخرہا فی حق تشہد فمدرک رکعۃ من غیر فجر یاتی برکعتین بفاتحہ وسورۃ وتشہد بینہما وبرابعۃ الرباعی بفاتحہ فقط ولا یقعد قبلہا الا فی اربع الی قولہ ورابعہا لو قام الی قضاء ما سبق بہ وعلی الامام سجدتا سہو فعلیہ ان یعود ۱۲ (شرح التنویر صلہ ۲۶ شیخ) سلہ۵ واللاحق ہو من دخل معہ وفاتتہ کلہا او بعضہا بان عرض لہ نوم او غفلۃ او زحمۃ او سبق حدث او کان مقیماً خلف مسافر وحکمہ کمؤتم حقیقۃ فلا یاتی فیما یقضی بقراءۃ ولا سہو فان کان مسبوقاً ایضاً فقام للقضاء فانہ یصلی اولا ما نام فیہ مثلا بلا قراءۃ ثم یصلی ما سبق بہ ۱۲ (طحطاوی) صلہ ۱۸۹

لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانیکے بعد شریک ہوا ہو اور بعد شرکت کے پھر کچھ رکعتیں اسکی چلی جائیں تو اسکو چاہیے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شرکت کے گئی ہیں جنمیں وہ لاحق ہے مگر اُنکے ادا کرنے میں اپنے کو ایسا سمجھے جیسا وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے یعنی قرارت نہ کرے اور امام کی ترتیب کا لحاظ رکھے اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اسمیں شریک ہو جاوے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے بعد اسکے اپنی اُن رکعتوں کو ادا کرے جنمیں مسبوق ہے مثال عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانیکے بعد کوئی شخص شریک ہوا اور شریک ہونیکے بعد ہی اسکا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اسکو چاہیئے کہ پہلے ان تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک ہونیکے گئی ہیں پھر اس رکعت کو جو اسکے شریک ہونیسے پہلے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قرأت نہ کرے اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اور امام نے اسمیں قعدہ کیا تھا۔ پھر دوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے۔ پھر تیسری رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اسکے شریک ہونیسے پہلے ہو چکی تھی اور اسمیں بھی قعدہ کرے اسلئے کہ اسکی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اسکو قرارت بھی کرنا ہوگی اسلئے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے مسئلہ [۲۸] مقتدیوں کو ہر رکن کا [سلہ] امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے تحریمہ بھی امام کے تحریمہ کے ساتھ کریں رکوع بھی امام کیساتھ قومہ بھی اسکے قومے کے ساتھ سجدہ بھی اُسکے سجدہ کے ساتھ غرضکہ ہر فعل اسکے ہر فعل کیساتھ ہاں اگر قعدۂ اولیٰ میں امام قبل اسکے کھڑا ہو جاوے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہیے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں اسی طرح قعدۂ اخیرہ میں اگر امام قبل اسکے کہ مقتدی التحیات تمام کریں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو [سہ] تو بھی امام کے ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہیئے۔

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونیکے مسائل

[سلہ] متابعۃ الامام فی الفرائض والواجبات من غیر تاخیر واجبۃ لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشہد فانہ یتم ثم یقوم کما لو رفع الامام قبل تسبیح المقتدی ثلاثاً فالاصح انہ یتابعہ ۱۲ (شامی) صـ ۶۳۹ ج ۱

[سلہ] اگرچہ یہ احتمال ہو کہ امام رکوع میں چلا جاوے گا اور اگر ایسا واقع ہو جاوے تو بعد تشہد کے تین تسبیح کے قدر قیام کر کے رکوع میں جاوے اور اسی طرح ترتیب وار سب ارکان ادا کرتا رہے خواہ امام کو کتنی ہی دور جا کر پاوے یہ اقتدا کے خلاف نہ ہوگا کیونکہ اقتدا جیسے امام کے ساتھ رہنے کو کہتے ہیں اسی طرح امام کے پیچھے پیچھے جانے کو بھی کہتے ہیں امام سے پہلے کوئی کام کرنا یہ اقتدا کے خلاف ہے ۱۲ محشی

[سہ] یعنی رکوع میں سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم اور سجدہ میں سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی بالکل نہ پڑھا ہو یا تین بار سے کم پڑھا ہو ۱۲ محشی

مسئلہ[1] اگر کوئی شخص اپنے محلے یا مکان کے قریب مسجد میں اسی وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں تلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔ مسئلہ[2] اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اسکے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اسکو چاہیے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر، عشاء کا وقت ہو اور فجر، عصر، مغرب کی وقت شریک جماعت نہ ہو اسلئے کہ فجر، عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اسلئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہوگی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔ مسئلہ[3] اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسی فجر کی نماز تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کر لے اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو اپنی نماز کو پوری کرے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک نہ ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر، عصر و عشا تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں ملجاوے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو اور اسکا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے اور جن صورتوں میں نماز پوری کر لی جاوے انمیں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشا میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔ مسئلہ[4] اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو نفل نماز کو نہ توڑے بلکہ اسکو چاہیے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو۔ مسئلہ[5] ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر شریک جماعت ہو جائے اور بہت سے فقہاء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ چار رکعت پوری کر لے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو اب چار کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مسئلہ[6] اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ

[1] وان فاتتہ الجماعۃ فی مسجد حیہ اتی بمسجد آخر یدرکہا فیہ فہو افضل ۱۲ (کبیری ص۴۶۹) وفی البحر الرائق واذا فاتتہ لایجب علیہ الطلب فی المساجد بلا خلاف بین اصحابنا بل ان اتی مسجدا للجماعۃ اخر فحسن و ذکر القدوری تجمع باہلہ ویصلی بہم یعنی وینال ثواب الجماعۃ ۱۲ (البحر، ص۳۴۷ ج ۱)

[2] وکرہ خروج من لم یصل من مسجد اذن فیہ الا لمن صلی الظہر و العشاء وحدہ مرۃ فلا یکرہ خروجہ الا عند الشروع فی الاقامۃ فیکرہ لمخالفتہ الجماعۃ بلا عذر بل یقتدی متنفلا والا لمن صلی الفجر والعصر والمغرب مرۃ فیخرج مطلقا وان اقیمت لکراہۃ النفل بعد الاولیین و فی المغرب احد المحظورین البتیراء ومخالفۃ الامام بالاتمام ۱۲ (شرح التنویر، ص۴۸۷ ج ۱)

[3] اذا شرع فی فرض منفردا فاقیمت الجماعۃ قطع واقتدی ان لم یسجد لما شرع فیہ ولو غیر رباعیۃ او سجد فی غیر رباعیۃ بان کان فی الفجر او المغرب فیقطع بعد السجود وان سجد فی رباعیۃ کالظہر ضم رکعۃ ثانیۃ وسلم ثم اقتدی وان صلی ثلاثا من رباعیۃ فاقیمت اتمہا اربعا ثم بعد الاتمام اقتدی متنفلا وہو افضل الا فی العصر و الفجر والمغرب وان قام مع ... فی الثالثۃ من رباعیۃ منفردا فاقیمت الجماعۃ قبل سجودہ قطع قائما بتسلیمۃ ۱۲ (مراقی الفلاح وطحطاوی) ص۲۶ و ص۲۶۶

[4] و[5] ولو شرع التطوع ثم اقیمت المکتوبۃ تمم الشفع الذی فیہ ولا یزید علیہ ... وکان فی السنۃ قبل الظہر والجمعۃ فاقیم او خطب یقطع علی راس الرکعتین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۲۰ ج ۱

شروع کیجائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانیکا خوف ہو ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت جانے پائیگی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کیوقت جب فرض شروع ہوجائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت جاتی رہیگی تو پھر سنتیں مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے پھر ظہر اور جمعہ میں بعد فرض کے بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت مؤکدہ اوّل پڑھکر ان سنتوں کو پڑھلے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہذا انکے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہوچکا ہو تب بھی ادا کرلی جائیں بشرطیکہ ایک رکعت ملجانیکی امید ہو اور اگر ایک رکعت کے ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھے مسئلہ[۱] اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کیجائیگی تو جماعت نہ ملیگی تو ایسی حالت میں چاہیے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے مسئلہ[۲] فرض ہونیکی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علیحدہ ہو اسلئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھے مسئلہ[۳] اگر جماعت کا قعدہ ملجائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب ملجائیگا مسئلہ[۴] جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ ملجائے تو سمجھا جاویگا کہ وہ رکعت مل گئی ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

مسئلہ[۱] حالت نماز میں اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کے غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا مفسد نماز ہے تنبیہ چونکہ لقمہ دینے کا مسئلہ فقہا کے درمیان میں اختلافی ہے بعض علماء نے اس مسئلہ میں مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں اسلئے ہم چند جزئیات اسکی اس مقام پر ذکر کرتے ہیں مسئلہ[۲] صحیح یہ ہے کہ مقتدی اگر اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہ ہوگی خواہ امام بقدر ضرورت قرأت کرچکا ہو یا نہیں

صلوٰۃ الکل ۱۲ (منیہ) ص۱۱۷ ع ظاہر مذہب یہی ہے کہ جب تک کم از کم ایک رکعت ملنے کی امید ہو اُس وقت تک پڑھ لے ورنہ چھوڑ دے اور ایک قول یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ ملنے تک سنتیں پڑھ لے مگر راجح ظاہر مذہب ہے ۱۲ ظفر احمد

ع۱ و ع۲ ومن انتہی الی الامام فی صلوٰۃ الفجر وہو لم یصل رکعتی الفجر ان خشی ان یفوتہ رکعۃ ویدرک الاخری یصلی رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل وان خشی فوتہما دخل مع الامام کذا فی الہدایۃ واما بقیۃ السنن فان امکنہ ان یأتی بہا قبل ان یرکع الامام اتی بہا خارج المسجد وان خاف فوت رکعۃ شرع معہ کذا فی التبیین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۱۸ ج۱ ع۳ ادراک فضل الجماعۃ حاصل بادراک التشہد ۱۲ (طحطاوی) ص۲۶۲ ع۴ ومن انتہی الی الامام فی رکوعہ فکبر ووقف حتی رفع الامام راسہ من الرکوع لایصیر مدرکا لتلک الرکعۃ کذا فی الہدایۃ سواء تمکن من الرکوع اولم یتمکن ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۱۹ ج۱ ع۵ و ع۶ ویفسدہا فتحہ علی غیر امامہ لان فتحہ علی امامہ لاتفسد اذا قرأ الامام مقدار ما تجوز بہ الصلوٰۃ ففتحہ المقتدی ہل تفسد فقال بعضہم نعم والاصح عدم الفساد ۱۲ (شرح وقایہ وعمدہ ص۱۹۱ ج۱) وفی المنیۃ وان فتح علی امامہ قبل ان فتح بعد ما قرأ مقدار ما یجوز بہ الصلوٰۃ تفسد والصحیح انہ لا تفسد وان انتقل الامام الی آیۃ اُخری ففتح علیہ بعد الانتقال تفسد صلوٰۃ الفاتح وان اخذ الامام تفسد اھ

قدرِ ضرورت سے وہ مقدارِ قرأت کی مقصود ہے جو مسنون ہے البتہ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ رکوع کردے جیسا اس سے اگلے مسئلے میں آتا ہے۔ مسئلہ[۱] امام اگر بقدرِ ضرورت قرأت کر چکا ہو تو اسکو چاہیئے کہ رکوع کردے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے (ایسا کرنا مکروہ ہے) اور مقتدیوں کو چاہیے کہ جبتک ضرورت شدیدہ پیش آئے امام کو لقمہ نہ دیں (یہ بھی مکروہ ہے) ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھکر آگے پڑھنا چاہتا ہو یا رکوع نہ کرتا ہو یا سکوت کرکے کھڑا ہو جاوے اور اگر بلا ضرورت شدیدہ بھی بتلا دیا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی جیسا اس سے اوپر مسئلے میں گذرا۔ مسئلہ[۲] اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ لقمہ دینے والا اسکا مقتدی نہ ہو خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں تو یہ شخص اگر لقمہ لیگا تو اس لقمہ لینے والے کی نماز فاسد ہو جائیگی ہاں اگر اسکو خود بخود یاد آجائے خواہ اسکے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے یا پیچھے اُسکے لقمہ دینے کو کچھ دخل نہ ہو اور اپنی یاد پر اعتماد کرکے پڑھے تو جس کو لقمہ دیا گیا ہے اسکی نماز میں فساد نہ آئیگا۔ مسئلہ[۳] اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اسکا امام نہیں خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں اس لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ مسئلہ[۴] مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا سنکر یا قرآن مجید میں دیکھکر امام کو لقمہ دے تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی اور امام اگر لے لیگا تو اسکی نماز بھی اور اگر مقتدی کو قرآن میں دیکھکر یا دوسرے سے سنکر خود بھی یاد آگیا اور پھر اپنی یاد پر لقمہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مسئلہ[۵] اسی طرح اگر حالت نماز میں قرآن مجید دیکھکر ایک آیت قرأت کی جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر وہ آیت جو دیکھکر پڑھی ہے اسکو پہلے سے یاد تھی تو نماز فاسد نہ ہوگی یا پہلے سے یاد تو نہ تھی مگر ایک آیت سے کم دیکھکر پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مسئلہ[۶] عورت کا مرد کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو جانا کہ ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جاوے ان شرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے یہانتک کہ اگر سجدے میں جانیکے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جائے تب بھی نماز جاتی رہیگی۔ (۱) عورت بالغ ہو چکی ہو خواہ جوان ہو یا بوڑھی، یا نابالغ ہو مگر قابلِ جماع ہو تو اگر کوئی کمسن نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی (۲) دونوں نماز میں ہوں پس اگر ایک نماز میں ہو دوسرا نہ ہو تو اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی (۳) کوئی حائل درمیان میں

[۶] تسع مطلقا و ثمان و سبع لو ضخمۃ او ماضیا کعجوز ولا حائل بینہما اقلہ قدر ذراع فی غلظ اصبع او فرجۃ تسع رجلا فی صلوٰۃ مطلقۃ مشترکۃ تحریمۃ والاشتراک فی التحریمۃ ان تبنی صلوتہا علی صلوٰۃ من حاذتہ او علی صلوٰۃ امام من حاذتہ واتحدت الجہۃ فسدت صلوتہ ۱۲ م

[۱] ینبغی للامام ان لا یلجئ المقتدی الی الفتح بل یرکع ان کان قرأ قدر ما تجوز بہ الصلوٰۃ او ینتقل الی آیۃ اخری فان احوج الی ذلک بان وقف ساکتا مکررا ولم یرکع ولم ینتقل کرہ و کذا یکرہ للمقتدی ان یعجل فی الفتح ملم یلجئہ الامام ۱۲ (شرح وقایہ) ص۱۹۰ ج ۱ [۲] ارتج علی الامام ففتح سلیہ من لیس فی صلوتہ وتذکر فان اخذ فی التلاوۃ قبل تمام الفتح لم تفسد والا تفسد ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۹۶ ، [۳] ولو فتح علی غیر امامہ تفسد ۱۲ (عالمگیری) ص۹۶ ج ۱ ، [۴] ویفسدہا قراءتہ من مصحف عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ لانہ قرأ مقدار آیۃ تفسدہ الا اذا لو کان یحفظ القرآن و قرأہ من مکتوب من غیر حمل المصحف قالا لا تفسد صلوتہ لعدم الامرین ۱۲ (عالمگیری ص۱۰۱ ج ۱) [۵] ولو نظر الی مکتوب و ہو قرآن وفہمہ فلا خلاف فیہ لاحد انہ یجوز ۱۲ (عالمگیری) ص۱۰۱ ج ۱ وان قرأ من المصحف او من المحراب تفسد عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ خلافاً لہما ۱۲ (منیہ) ص۱۱۹ [۶] قال الفقیہ البارع المتقی علاء الدین الحصکفی بن الشیخ علی الامام بجامع بنی امیۃ الحنفی فی شرح التنویر و اذا حاذتہ ولو بعضو واحد وخصہ الزیلعی بالساق والکعب امرأۃ ولو امۃ مشتہاۃ حالا کبنت ۲

[م] شرح التنویر ص۱۷۳ ع۵ لم اجد سراجا ولم یکن جزم بہ الی الذ مسئلۃ النظر من المصحف عموماً وفی مسئلۃ السماع فی حق الامام والظاہر ان الموتم مثلہ ۱۲ ظفر احمد

نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان میں ہو یا کوئی سترہ حائل ہو۔ یا کوئی بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے تو بھی فاسد نہ ہوگی (۴) عورت میں نماز کے صحیح ہونیکی شرطیں پائی جاتی ہوں پس اگر عورت مجنون ہو یا حالت حیض و نفاس میں ہو تو اسکی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائیگی (۵) نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذات مفسد نہیں (۶) محاذات بقدر ایک رکن کے باقی رہے اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے کہ جسمیں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اسکے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات سے نماز میں فساد نہ آئیگا (۷) تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اس مرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں (۸) امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت یا درمیان میں جب وہ آکر ملی کی ہو اگر امام نے اسکی امامت کی نیت کی ہو تو پھر اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اسی عورت کی نماز صحیح نہ ہوگی مسئلہ اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ کیے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائیگی مسئلہ امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا جسمیں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے کو یا کسی عورت کو تو سب کی نماز فاسد ہو جائیگی مسئلہ اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اس مرد کا اسی حالت نماز میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر اس کے بوسہ لیتے وقت مرد کو شہوت ہو گئی ہو تو البتہ نماز فاسد ہو جاویگی اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اسکا بوسہ لیلے تو عورت کی نماز جاتی رہیگی خواہ مرد نے شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت کے خواہ عورت کو شہوت ہوئی ہو یا نہیں مسئلہ اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہے تو حالت نماز میں اس سے مزاحمت کرنا اور اسکو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس روکنے میں عمل کثیر نہ ہو۔ اور اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے

مسئلہ حالت نماز میں کپڑے کا خلاف دستور پہننا یعنی جو طریقہ اسکے پہننے کا ہو اور جس طریقے سے اسکو

ع ۵ ویدفعہ بتسبیح او جہر بقراءۃ او اشارۃ ولا یزاد علیہا ویؤخذ منہ فساد الصلوٰۃ لو بعمل کثیر بخلاف قتل الحیۃ علی احد القولین فیہ کما یأتی ۱۲ (در و شامی) صـ۴۵۵ ج ۱ ۵ ویکرہ ان یجعل ثوبہ علی راسہ او کتفیہ فیرسل جوانبہ وان یجعل القباء علی کتفیہ ولم یدخل یدیہ

۵ ومنہا ان تکون ممن تصح منہا الصلوٰۃ حتی ان المجنونۃ اذا حاذتہ لا تفسد صلوتہ کذا فی الکافی ومنہا ان ینوی الامام امامتہا او امامۃ النساء وقت الشروع لا بعدہ ومنہا ان تکون المحاذاۃ فی رکن کامل ومنہا ان تکون الصلوٰۃ مطلقۃ وہی التی لہا رکوع وسجود ومنہا ان تکون الصلوٰۃ مشترکۃ تحریمۃ واداء ونعنی بالشرکۃ تحریمۃ ان یکونا بانیین تحریمتہما علی تحریمۃ الامام حقیقۃ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ۸۹ ج ۱ ۵ وان لم یستخلف الامام والقوم حتی خرج من المسجد فسدت صلوٰۃ القوم ۱۲ (عالمگیری) صـ۹۵ ج ۱ ۵ وکل من یصلح اماما للامام الذی سبقہ الحدث فی الابتداء یصلح خلیفۃ لہ ومن لا یصلح اماما لہ فی الابتداء لا یصلح خلیفۃ کذا فی المحیط ۱۲ (فتاوی عالمگیری) صـ۹۵ ج ۱ (قولہ ولم یستخلف الامام غیر صالح لہا) کصبی وامرأۃ وامی فاذا استخلف احدہم فسدت صلوتہ وصلوٰۃ القوم لانہ عمل کثیر لیس من اعمال الصلوٰۃ وسیاتی تمام الکلام علی ہذہ الشروط کلہا ۱۲ (شامی) صـ۵۶۱ ج ۱ ۵ و لو قبلت المصلی امرأتہ ولم یشتہہا ہو ولم یحصل لہ شہوۃ فصلوتہ تامۃ ولو قبل المصلیۃ زوجہا بشہوۃ او بغیر شہوۃ تفسد صلوتہا کذا فی الخلاصۃ ۱۲ (کبیری) صـ۴۲۴ وصـ۴۲۵ م

۴ (فتاوی ہندیہ) صـ۱۰۵ ج ۱ ۵ نماز کے رکن چار ہیں۔ قیام۔ قراءت۔ سجدہ۔ رکوع اور بقدر رکن سے یہ مراد ہے کہ جسمیں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے ۱۲ محشی ۵ یعنی سب کی نماز فاسد ہوگی امام کی بھی خلیفہ کی بھی سب مقتدیوں کی بھی ۱۲ محشی

اہل تہذیب پہنتے ہوں اسکے خلاف اسکا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے مثال کوئی شخص چادر اوڑھے اور اسکا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اُس سے نماز مکروہ ہوجاتی ہے مسئلہ[1] برہنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ اگر کسی[2] کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے میں گرجائے تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اُسے اٹھاکر پہن لے لیکن اگر اُسکے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے پھر نہ پہنے مسئلہ مردوں[3] کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کا سجدے کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے مسئلہ امام[4] کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر محراب سے باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہوتا ہو تو مکروہ نہیں مسئلہ[5] صرف امام کا بے ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا جسکی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے اگر امام کے ساتھ چند مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں اگر امام کے ساتھ صرف ایک مقتدی ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سرسری نظر سے اسکی اونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو تب بھی مکروہ ہے مسئلہ کل مقتدیوں[6] کا امام سے بے ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ نہیں یا بعض مقتدی امام کی برابر ہوں اور بعض اونچی جگہ ہوں تب بھی جائز ہے مسئلہ مقتدی[7] کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے مسئلہ مقتدی[8] کو جبکہ امام قیام میں قرارت کررہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورت ہو مکروہ تحریمی ہے۔

نماز میں حدث ہوجانے کا بیان

نماز[9] میں اگر حدث ہوجائے تو اگر حدث اکبر ہوگا جس سے غسل واجب ہوجاوے تو نماز فاسد ہوجائیگی اور اگر حدث[10] اصغر ہوگا تو دو حال سے خالی نہیں اختیاری ہوگا یا بے اختیاری یعنی اُسکے وجود میں یا اُسکے

[1] ویکرہ الصلوٰۃ حاسرا راسہ اذا کان یجد العمامۃ وقد فعل ذلک تکاسلا او تہاونا بالصلوٰۃ ولا بأس بہ اذا فعلہ تذللا وخشوعا بل ہو حسن کذا فی الذخیرۃ ۱۲ (عالمگیری) ص۱۰۵ ج ا

[2] رفع العمامۃ او القلنسوۃ بعمل قلیل اذا سقطت افضل مع کشف الراس بخلاف ما لو انحلت العمامۃ او احتاج فی رفعہا الی عمل کثیر من الصلوٰۃ ۱۲ (کبیری) ص۳۱۹

[3] کرہ افتراش ذراعیہ کراہۃ تحریم لقول عائشۃ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن عقبۃ الشیطان وان یفترش الرجل ذراعیہ افتراش السبع رواہ البخاری وعقبۃ الشیطان الاقعاء ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۹۹ و۱۰۰

[4] ویکرہ قیام الامام فی المحراب لا قیامہ خارجہ وسجودہ فیہ ص۱۰۳ (مراقی الفلاح)

[5] ویکرہ ان ینفرد الامام فی مکان اعلیٰ من مکان القوم اذا لم یکن بعض القوم معہ ثم مقدار الارتفاع الذی یحصل بہ کراہۃ الانفراد عن القوم ذکر الطحاوی انہ مقدر بقامۃ الرجل وقیل ما یقع بہ الامتیاز وقیل مقدار ذراع ۱۲ (کبیری) ص۳۴۸

[6] فان انفرد الامام عن القوم بالمکان الاسفل اختلف المشایخ فیہ اتی م

م فی کراہۃ انفرادہ بہ وظاہر الروایۃ الکراہۃ لان فیہ ازدراء بالامام حیث ارتفع کل الجماعۃ فوقہ بخلاف ما اذا کان بعضہم معہ ذکر عن شمس الائمۃ الحلوانی ان الصلوٰۃ علی الرفوف فی الجامع من غیر ضرورۃ مکروہ وعند الضرورۃ بان امتلأ المسجد لا بأس بہ ۱۲ (کبیری) ص۳۴۸

[7] متابعۃ الامام فی الفرائض والواجبات من غیر تاخیر واجب ۱۲ (شامی) ص۴۳۹ ج ۱ م م

[8] لا یقرأ المؤتم شیئا من القرآن فانہ مکروہ کراہۃ تحریم ۱۲ شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایہ ص۱۶۵ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہو جائیگی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکال لے یا عمداً اخراج ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب سے کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائیگی اسلئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں اور اگر بے اختیاری ہوگا تو اسمیں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہوگا جیسے جنون بیہوشی یا امام کا مر جانا وغیرہ یا کثیر الوقوع جیسے خروج ریح ۔ پیشاب پاخانہ ۔ مذی وغیرہ پس اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر نادر الوقوع نہ ہوگا تو نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اس شخص کو شرعاً اختیار اور اجازت ہے کہ بعد اُس حدث کے رفع کرنیکے اسی نماز کو تمام کرے اور اسکو بنا کہتے ہیں لیکن اگر نماز کا اعادہ کرے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے اور اس بنا کرنیکی صورت میں نماز فاسد نہ ہونیکی چند شرطیں ہیں (۱) کسی رکن کو حالت حدث میں ادا نہ کرے (۲) کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے اسلئے کہ قرآن مجید کا پڑھنا نماز کا رکن ہے (۳) کوئی ایسا فعل جو نماز کے منافی ہو نہ کرے نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے احتراز ممکن ہو (۴) بعد حدث کے بغیر کسی عذر کے بقدر ادا کرنے کسی رکن کے توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے جائے ہاں اگر کسی عذر سے دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں مثلاً صفیں زیادہ ہوں اور خود پہلی صف میں ہو اور صفوں کو پھاڑ کر آنا مشکل ہو مسئلہ منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اسکو چاہیے کہ فوراً وضو کرے اور جسقدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ چاہیے اور اس درمیان میں کوئی کلام وغیرہ نہ کرے پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے حاصل یہ کہ جسقدر حرکت سخت ضروری ہو اس سے زیادہ نہ کرے بعد وضو کے چاہے وہیں اپنی بقیہ نماز تمام کرے اور یہی افضل ہے اور چاہے جہاں پہلے تھا وہاں جا کر پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ قصداً پہلی نماز کو سلام پھیر کر قطع کر دے اور بعد وضو کے از سر نو نماز پڑھے مسئلہ امام کو اگر حدث

ما لم یخرج من المسجد او الجبانة او الدار لو کان یصلی فیه واستینافه افضل ویتعین الاستیناف ان لم یکن تشهد ۱۲ (درمختار) ص ج ۱ ملخصاً وشرح وقایه) ج ۱ (وکبیری مجتبائی) ص پس اس صورت میں اگر بقدر رکن کے آنے میں دیر لگ جائے کہ مشکل سے صفوں سے نکل آوے تو مضائقہ نہیں اور جس طرح اس شخص کو صفیں پھاڑ کر اپنی جگہ جانا جائز ہے اسی طرح وضو کرنے کیلئے جسکا وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی اس کو بھی صفوں کو پھاڑ کر نکل جانا اور بضرورت قبلہ سے پھر جانا بھی جائز ہے ۱۲ محشی

ف اعلم ان بجواز البناء ثلثة عشر شرطاً کون الحدث سماویا من بدنه غیر موجب لغسل ولا نادر وجود ولم یؤد رکنا مع حدث او مشی ولم یفعل منافیا او فعلا له بده ولم یتراخ بلا عذر کزحمة ولم یظهر حدثه السابق کمضی مدة مسحه الخ واذا ساغ له البناء توضأ فوراً (ان وجد ماء والا تیمم) ای بلا مکث قدر اداء رکن بلا عذر بکل سنة من سنن الوضوء وبنی علی ما مضی بلا کراهة وتم صلوٰته ثمه وهو اولی تقلیلا للمشی او یعود الی مکانه کمنفرد فانه مخیر واستینافه افضل تحرزا عن الخلاف وهذا کله ان شرع خلیفة والا عاد الی مکانه (ای الذی کان فیه) حتما ان بینهما ما یمنع الاقتداء کالمقتدی اذا سبقه الحدث ۱۲ (شرح التنویر) بتقدیم وتاخیر ص ف ۲ ولم یستخلف الامام غیر صالح لها (کصبی وامرأة) اسبق الامام حدث سماوی لا اختیار للعبد فیه ولا فی سببه کسفرجلة من شجرة ولو بعد التشهد لیأتی بالسلام استخلف ای جاز له ذلک ولو فی جنازة باشارة او جر لمحراب ولو لمسبوق ویشیر باصبع لبقاء رکعة وباصبعین لرکعتین ویضع یده علی رکبته لترک رکوع وعلی جبهته لسجود وعلی فمه لقراءة وعلی جبهته ولسانه لسجود تلاوة او صدره لسهو ما لم یجاوز الصفوف فی الصحراء ما لم یتقدم قدامه السترة او موضع السجود علی المعتمد کالمنفرد

ہوجائے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں ہو تو اسکو چاہیئے کہ فوراً وضو کرنیکے لئے چلا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جسکو امامت کے لائق سمجھتا ہو اسکو اپنی جگہ کھڑا کر دے۔ مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے۔ اگر مسبوق کو کر دے تب بھی جائز ہے اور اس مسبوق کو اشارے سے بتلا دے کہ میرے اوپر اتنی رکعتیں وغیرہ باقی ہیں، رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اٹھا دے دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھدے سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر۔ قرأت باقی ہو تو منہ پر۔ سجدۂ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر۔ سجدۂ سہو کرنا ہو تو سینے پر جبکہ وہ بھی سمجھتا ہو۔ ورنہ اس کو خلیفہ نہ بنائے۔ پھر جب خود وضو کر چکے تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بنجائے۔ اور اگر وضو کر کے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل حائل ہو جس سے اقتدا صحیح نہیں ہوتی تو درست نہیں ورنہ درست ہے[1] اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز تمام کرے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں یا جہاں پہلے تھا وہاں[2] مسئلہ اگر پانی[3] مسجد کے فرش کے اندر موجود ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے کرے اور چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بنجائے اور اتنی دیر مقتدی اس کے انتظار میں رہیں[4] مسئلہ[5] خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح تمام کرے اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی لوگ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کر دیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونیکی نیت کر لے تب بھی درست ہے بشرطیکہ اسوقت تک امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو اور اگر نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو تو صفوں[6] یا سترہ سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائیگی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا[7] مسئلہ اگر مقتدی[8] کو حدث ہو جائے اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ اپنی نماز تمام کرے اور مقتدی کو اپنے مقام پر جا کر نماز پڑھنا چاہیئے اگر جماعت باقی ہو لیکن اگر امام کی اور اسکے وضو کی جگہ میں مانع اقتدا نہ ہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو

---

[1] اذا کان بینہ وبین امامہ ما یمنع صحۃ الاقتداء وان کان امامہ قد فرغ یتخیر کالمنفرد والامام حکمہ حکم المقتدی لانہ یصیر من جملۃ المقتدین فانہ یستخلف غیرہ اذا سبقہ الحدث ۱۲ (کبیری) صفحہ ۴۲۳ [2] یعنی وضو کی جگہ ایسی صورت میں کھڑا ہونا درست ہے اور اس کا م م جماعت میں شریک ہونا صحیح ہو جاویگا ۱۲ محشی [7] یعنی اس نماز کے پورا کرنے کو کوئی امام نہیں بن سکتا ہاں دوبارہ جماعت سے پڑھی جاوے ۱۲ محشی

[3] (قولہ ای جاز لہ ذلک) حتی لو کان الماء فی المسجد فانہ یتوضأ ویبنی ولا حاجۃ الی الاستخلاف کما ذکرہ الزیلعی وان لم یکن فی المسجد فالافضل الاستخلاف کما فی المستصفی وظاہر المتون ان الاستخلاف افضل فی حق الکل ۱۲ (رد المحتار) صفحہ ۵۶۲

[5] قال العلامۃ السید محمد امین المعروف بابن عابدین (قولہ استخلف) اشار ان الاستخلاف حق الامام حتی لو استخلف القوم فالخلیفۃ خلیفتہ ولو قدم الخلیفۃ غیرہ قبل ان یقوم مقام الاول وہو ای الاول فی المسجد جاز وان قدم القوم واحدا او تقدم بنفسہ لعدم استخلاف الامام جاز ان قام مقام الاول قبل ان یخرج من المسجد ولو خرج منہ فسدت صلوٰۃ الکل دون الامام کذا فی الخانیۃ ما لم یجاوز الصفوف لو فی الصحراء وما لم یخرج من المسجد فاذا خرج بطلت الصلوٰۃ فلم یصح الاستخلاف او الجبانۃ او الدار لو کان یصلی فیہ ای فی احد المذکورات لانہ علی امامتہ ما لم یجاوز ہذا الحد ای الصحراء او المسجد ونحوہ ای فلو تجاوزہ خرج الامام عن الامامۃ والخلفا قال ابن الملک حتی لو اقتدی بہ انسان ما دام فی المسجد او فی الصفوف قبل الوضوء جاز اھ ۱۲ (رد شامی) صفحہ ۵۶۲ و صفحہ ۵۶۳ ج ۱

[8] والمقتدی یعود الی مکانہ البتۃ ان لم یفرغ امامہ ولو اتم فی غیرہ لا یصح م

مقتدی کو اختیار ہے چاہے محل اقتداء میں جاکر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کرلے اور یہی بہتر ہے۔
مسئلہ[۶] اگر امام[۱] مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کردے تو اسکو چاہیے کہ جسقدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں اُنکو ادا کرکے کسی مدرک کو اپنی جگہ کردے تاکہ وہ مدرک سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو مسئلہ[۷] اگر کسی کو[۲] قعدۂ اخیر میں بعد اسکے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حدث اکبر ہو جائے یا بلاقصد حدث اصغر ہو جائے یا بیہوش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائیگی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہوگا مسئلہ[۸] چونکہ[۳] یہ مسائل باریک ہیں اور آجکل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ بنا نہ کرے بلکہ وہ نماز سلام کیساتھ قطع کرکے پھر از سر نو نماز پڑھیں

سہو کے بعض مسائل

مسئلہ[۱] اگر آہستہ[۴] آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد بلند آواز سے قرأت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرأت کرے تو اسکو سجدۂ سہو کرنا چاہیے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قرأت بلند آواز سے کیجائے جو نماز صحیح ہونیکے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھدے تو سجدۂ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

نماز قضا ہو جانے کے مسائل

مسئلہ اگر چند لوگوں[۵] کی نماز کسی وقت کی قضا ہوگئی ہو تو انکو چاہیے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قراءت کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے مسئلہ[۶] اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھکر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اسکو احتلام ہوگیا ہے تو بقول راجح اسکو چاہیے کہ عشاء کی نماز کا پھر اعادہ کرے اور اگر قبل طلوع فجر بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے تو بالاتفاق عشاء کی نماز قضا پڑھے۔

مریض کے بعض مسائل

مسئلہ[۱] اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اسکے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدہ پہ

---

[۱] والاولی للامام ان لا یستخلف المسبوق وان استخلفہ ینبغی لہ ان لا یقبل وان قبل جاز کذا فی الظہیریۃ ولو تقدم یبتدی من حیث انتہی الیہ الامام واذا انتہی الی السلام یقدم مدرکا یسلم بہم ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۹۵ ج ۱

[۲] (قولہ ویتعین الاستیناف ان لم یکن تشہد) یعنی ان لم یکن قعد قدر التشہد فلو حصلت بعدہ لا تفسد صلوٰتہ لانہا قد تمت اما فی الحدث العمد فظاہر واما فی الجنون والاغماء والاحتلام فلان الموصوف بہا لا یخلو عن انصراف او مکث یصیر بہ مؤدیا جزءا من الصلوٰۃ مع الحدث وکیفما کان فالصنع منہ موجود کما فی البحر وغیرہ لکن اعترض بان المراد وجد عمل ینافی الصلوٰۃ عمدا او لاعمد من لیوالاکما فی شرح العلامۃ المقدسی ۱۲ (شامی) صفحہ ۵۶۴ ج ۱

[۳] (قولہ واستینافہ افضل) ای بان یعمل عملا یقطع الصلوٰۃ ثم یشرع بعد الوضوء تحرزا عن الخلاف شرنبلالیہ عن الکافی ۱۲ (شامی) صفحہ ۵۶۰ ج ۱

[۴] حتی لو جہر فیما یخافت او خافت فیما یجہر وجب علیہ سجود السہو واختلفوا فی مقدار ما یجب بہ السہو منہما قیل یعتبر فی الفصلین بقدر ما تجوز بہ الصلوٰۃ وہو الاصح ولا فرق بین الفاتحۃ وغیرہا ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۱۲۶ ج ۱

[۵] ومن قضی الفوائت ان قضاہا بجماعۃ فان کانت صلوٰۃ یجہر فیہا یجہر فیہا الامام بالقراءۃ وان قضاہا وحدہ تخیر بین الجہر والمخافتۃ ویخافت فیما یخافت فیہ حتما وکذا الامام کذا فی المظہریہ ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۱۲۰ ج ۱

قدرت ہوگئی تو وہ نماز اس کی فاسد ہوجائیگی پھر نئے سرے سے اسپر نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر ابھی اشارہ سے رکوع سجدہ نہ کیا ہو کہ تندرست ہوگیا تو پہلی نماز صحیح ہے اس پر بنا جائز ہے مسئلہ[۲] اگر کوئی شخص قرات کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگالینا مکروہ نہیں۔ تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

مسافر کی نماز کے مسائل

مسئلہ[۱] کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور اُن دو مقاموں میں اسقدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کے اذان کی آواز دوسرے مقام پر نہ جاسکتی ہو مثلاً دس روز مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منیٰ میں۔ مکہ سے منیٰ تین میل کے فاصلہ پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہوگا مسئلہ[۲] اور اگر مسئلہ مذکور میں رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ اُسکا وطن اقامت ہوجائیگا وہاں اسکو قصر کی اجازت نہ ہوگی اب دوسرا موضع جسمیں دن کو رہتا ہے اگر اس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں جانے سے مسافر ہوجاویگا ورنہ مقیم رہیگا مسئلہ[۳] اور اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع دوسری موضع سے اسقدر قریب ہے کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جاسکتی ہے تو وہ دونوں موضع ایک سمجھے جائیں گے اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادہ سے مقیم ہوجائیگا مسئلہ[۴] مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا اور مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہئے کہ اپنی نماز اٹھکر تمام کرلے اور اسمیں قرأت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اسلئے کہ وہ لاحق ہے اور قعدۂ اولیٰ اس مقتدی پر بھی متابعت امام کیوجہ سے فرض ہوگا مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیرنیکے فوراً اپنے مسافر ہونیکی اطلاع کردے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ قبل نماز شروع کرنیکے بھی اپنے مسافر ہونیکی اطلاع کردے مسئلہ[۵] مسافر بھی مقیم کی اقتدا کرسکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو فجر اور مغرب میں کرسکتا ہے اور ظہر عصر عشا میں نہیں اسلئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتدا کریگا تو بہ تبعیت امام کے پوری چار رکعت یہ بھی پڑھیگا اور امام کا قعدۂ اولیٰ فرض

---

[۱] من تعذر علیہ القیام ای کلہ لمرض حقیقی وحدہ ان یلحقہ بالقیام ضرر بہ یفتی قبلہا اوفیہا ای الفریضۃ او حکمی بان خاف زیادتہ او بطأ برئہ بقیامہ او دوران راسہ او وجد لقیامہ الما شدیداً او کان لو صلی قائماً سلس بولہ او تعذر علیہ الصوم کمامر صلی قاعداً ولو مستنداً الی وسادۃ او انسان فانہ یلزمہ ذلک علی المختار کیف شاء علی المذہب لان المرض اسقط عنہ الارکان فالہیآت اولی برکوع وسجود وان قدر علی بعض القیام ولو متکئاً علی عصی او حائط قام لزوماً بقدر مایقدر ولو قدر آیۃ او تکبیرۃ علی المذہب لان البعض معتبر بالکل ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۰۳ و صفحہ ۱۰۴ ج ۱

[۲] ولو نوی الاقامۃ خمسۃ عشر یوماً فی موضعین فان کان کل منہما اصلا بنفسہ نحو مکۃ ومنی والکوفۃ والحیرۃ لایصیر مقیماً ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۱۳۸

[۳] ولو نوی الاقامۃ خمسۃ عشر یوماً بقریتین النہار فی احدہما و اللیل فی الاخری یصیر مقیماً اذا دخل التی نوی البیتوتۃ فیہا ہکذا فی محیط السرخسی ولا یصیر مقیماً بدخولہ اولا فی القریۃ الاخری کذا فی الخلاصۃ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۱۳۸ ج ۱

[۴] ولو نوی الاقامۃ خمسۃ عشر یوماً فی موضعین فان کان تبعاً للآخر حتی تجب الجمعۃ علی سکانہ یصیر مقیماً ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۱۳۸ ج ۱ (وقولہ او کان احدہما تبعاً للآخر کالقریۃ التی قربت من المصر بحیث یسمع النداء ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۳ ج ۱)

(تفصیلہا ... [illegible])

نہ ہوگا اور اسکا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کوئی مسافر[1] حالت نماز میں اقامت کی نیت کرے خواہ اوّل میں یا درمیان میں یا اخیر میں مگر سجدۂ سہو یا سلام سے پہلے تو اسکو وہ نماز پوری پڑھنا چاہیے اسمیں قصر جائز نہیں۔ ہاں اگر نماز کا وقت گذر جانے کے بعد نیت کرے یا لاحق ہونے کی حالت میں نیت کرے تو اسکی نیت کا اثر اس نماز میں ظاہر نہ ہوگا اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اس کو قصر کرنا اسمیں واجب ہوگا۔ مثال (۱) کسی مسافر نے ظہر کی نماز شروع کی بعد ایک رکعت پڑھنے کے وقت گذر گیا بعد اس کے اُسنے اقامت کی نیت کی۔ تو یہ نیت اس نماز میں اثر نہ کریگی اور یہ نماز اُس کو قصر سے پڑھنا ہوگی۔ مثال (۲) کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہوگیا پھر اپنی گئی ہوئی رکعتیں ادا کرنے لگا اُسنے اقامت کی نیت کرلی تو اس نیت کا اثر اس نماز پر کچھ نہ پڑیگا۔ اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اُس کو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

خوف کی نماز

جب[2] کسی دشمن کا سامنا ہونیوالا ہو خواہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدہا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ بھی ملکر جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں اور سواریوں سے اُترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہیے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں استقبال قبلہ بھی اس وقت شرط نہیں ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کرلیں اور اگر اسکی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں اسوقت نماز نہ پڑھیں اطمینان کے بعد اُسکی قضا پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن ہو کہ کچھ لوگ ملکر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اگرچہ سب آدمی نہ پڑھ سکتے ہوں تو ایسی حالت میں اُنکو جماعت نہ چھوڑنا چاہیے اس قاعدہ سے نماز پڑھیں یعنی تمام مسلمانوں کے دو حصے کردیے جائیں ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ نماز شروع کردے اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہو جیسے ظہر عصر مغرب عشاء جبکہ یہ لوگ مسافر نہ ہوں اور قصر نہ کریں۔ پس جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے اور اگر یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز ہو جیسے فجر جمعہ عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر عصر عشاء کی نماز۔ تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصہ چلا جاوے

[1] او ینوی (قولہ ولو فی الصلوٰۃ) شمل ما اذا کان فی اولہا او وسطہا او آخرہا او کان منفردا او مقتدیا مدرکا او مسبوقا (بحر) وشمل ما اذا کان علیہ سجود سہو ونوی الاقامۃ قبل السلام والسجود او بعدہما مالو نواہا بینہما فلا تصح نیتہ بالنسبۃ لہٰذہ الصلوٰۃ فلا یتغیر فرضہا الی الاربع کما اوضحناہ (قولہ اذا لم یخرج وقتہا) ای قبل ان ینوی الاقامۃ لانہ اذا نواہا بعد صلوٰۃ رکعۃ ثم خرج الوقت تحول فرضہ الی الاربع اما لو خرج الوقت وہو فیہا ثم نوی الاقامۃ فلا یتحول فی حق تلک الصلوٰۃ کما فی البحر عن الخلاصۃ ولم یک لاحقا اقامۃ نصف شہر حقیقۃ او حکما لما فی البزازیۃ وغیرہا لو دخل الحاج الشام و علم انہ لا یخرج الا مع القافلۃ فی نصف شوال اتم لانہ کناوی الاقامۃ ۱۲ (رد المحتار و شرح التنویر) ص ۳۶ و ص ۳۷ ج ۱

[2] ان صلوٰۃ الخوف کانت مشروعۃ فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما بعدہ فعلی قول ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ بقیت مشروعۃ وہو الصحیح ہکذا فی الزاد واذا اشتد الخوف جعل الامام الناس طائفتین طائفۃ الی وجہ العدو وطائفۃ خلفہ کذا فی القدوری ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) ص ۱۵۱ ج ۱، باب صلوٰۃ الخوف من اضافۃ الشی لشرطہ ہی جائزۃ بعدہ علیہ السلام عندہما ای عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ خلافا للثانی (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

اور دوسرا حصہ وہاں سے آکر امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھے امام کو ان لوگوں کے آنیکا انتظار کرنا چاہیے پھر جب بقیہ نماز امام تمام کر چکے تو سلام پھیر دے اور یہ لوگ بدون سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آکر اپنی بقیہ نماز بے قرأت کے تمام کر لیں اور سلام پھیر دیں اسلئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی نماز قرارت کے ساتھ تمام کرے اور سلام پھیر دے اسلئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں مسئلہ[1] حالت نماز میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت یا وہاں سے نماز تمام کرنے کیلئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیے اگر سوار ہو کر چلینگے تو نماز فاسد ہو جائیگی اسلئے کہ یہ عمل کثیر ہے مسئلہ[2] دوسرے حصہ کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھکر چلا جانا اور پہلے حصے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا اُسکے بعد دوسرے حصہ کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصہ نماز پڑھکر چلا جائے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھکر اپنی نماز وہیں تمام کرے تب دشمن کے مقابلہ میں جائے جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آوے مسئلہ[3] یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اُسوقت کیلئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کیساتھ پوری نماز پڑھے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھے مسئلہ[4] اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہنچ جائیگا اور اس خیال سے ان لوگوں نے پہلے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اسکے یہ خیال غلط نکلا تو امام کی نماز تو صحیح ہو گئی مگر مقتدیوں کو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہیے اسلئے کہ وہ نماز نہایت سخت ضرورت کیلئے خلافِ قیاس عمل کثیر کیساتھ مشروع کیگئی ہے بے ضرورت شدیدہ اسقدر عمل کثیر مفسد نماز ہے مسئلہ[5] اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اسوقت اس طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہِ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی ناجائز غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کیلئے اسقدر عمل کثیر معاف نہ ہوگا۔

مسئلہ[6] نماز خلاف جہت قبلہ کی طرف شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو انکو چاہیے کہ فوراً قبلہ کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی مسئلہ اگر اطمینان سے قبلہ کیطرف نماز پڑھ رہے ہوں اور اسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً انکو دشمن کیطرف پھر جانا جائز ہے اور اسوقت استقبالِ قبلہ شرط نہ رہیگا مسئلہ اگر

[1] ومضى هذه الطائفة الى جهة العدو مشاة فان ركبوا او مشوا لغير جهة الاصطفاف بمقابلة العدو بطلت ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی مصری ص۳۲۳

[2] (قوله ذهبت اليه) فلو اتموا صلوتهم فی مكانهم صحت (قوله وجاءت الطائفة الاولى) مجيئها ليس متعينا حتى لو اتمت مكانها و ذهبت الطائفة الذاهبة بازاء العدو صح وهل الافضل الاتمام فی مكان الصلوة او فی محل الوقوف قليلا للمشی ينبغی ان يجری فيه الخلاف فيمن سبقه الحدث ومشى فی الكافی على ان العود افضل افاده ابو السعود ۱۲ (شامی) ص۹۱۰ ج ۱

[3] اذا تنازع القوم فی الصلوة خلف امام واحد فيجعلهم طائفتين قوله اذا تنازع الخ فان لم يحصل تنازع فالافضل ان يصلی بكل طائفة امام على حدة ذكره فی الفتح وسيأتی اخر الباب (مراقی الفلاح) مع حاشیہ طحطاوی ص۳۲۳ وان لم يتنازعوا ای القوم فی الصلوة خلف امام واحد فالافضل صلوة كل طائفة مقتدين بامام واحد فتذهب الاولى بعد تمامها ثم تجیء الاخرى فتصلی بامام آخر مثل حالة الامن للتوقی عن المشی ونحوه ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی ص۳۲۴

[4] ولم تجز صلوة الخوف ان ...

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۷۴)

کوئی شخص دریا میں پیر رہا ہو اور نماز کا وقت آگیا ہو جائے تو اسکو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے یہاں تک پنجوقتی نمازوں کا اور اُنکے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ بحمد اللہ اس سے فراغت ملی لہذا نماز جمعہ کا بیان لکھا جاتا ہے اس لئے کہ نماز جمعہ بھی اعظم شعائر اسلام سے ہے اس لیے عیدین کی نماز سے اُس کو مقدم کیا گیا ہے۔

جمعے کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اسقدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت صافیہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنی اُن غیر متناہی نعمتوں کی ادائے شکر کے لئے جنکا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعے کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوئی ہیں حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کیلئے اصل اوّل ہیں اسی دن پیدا کئے گئے ہیں لہذا اس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم اُوپر جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جسقدر جماعت زیادہ ہو اسی قدر اُن فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلّوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا۔ ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جسمیں مختلف محلّوں اور گاؤں کے مسلمان آپسمیں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل و اشرف تھا لہذا یہ تخصیص اسی دن کیلئے کیگئی ہے اگلی اُمتوں کو بھی خدائے تعالیٰ نے اسدن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر انھوں نے اپنی بدنصیبی سے اسمیں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس سعادت عظمےٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی اُمّت کے حصّے میں پڑی۔ یہود نے سنیچر کا دن مقرر کیا۔ اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی۔ نصاریٰ نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ ابتک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام کو چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں تعطیل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷) صلوٰۃ القوم) بلا حضور عدو حتی لو ظنوا سواد عدو او تبین بخلافہ اعادوہا دون الامام ۱۲ (مراقی الفلاح) حاشیہ ۵ لا تشرع صلوٰۃ الخوف للعاصی فی سفرہ کما فی الظہیریۃ وعلیہ فلا تصح من البغاۃ (قولہ لا تشرع صلوٰۃ الخوف للعاصی) لانہا انما شرعت لمن یقاتل اعداء اللہ تعالیٰ ومن فی حکمہم لا لمن یعاد افادہ ابو السعود عن شیخہ ۱۲ (شامی مع الدر) صفحہ ۹۲ ج ۱ حاشیہ ۶ شرعوا ثم ذہب العدو لم یجز انحرافہم وبعکسہ جاز (قولہ لم یجز انحرافہم) ای بعد ذہابہ لزوال سبب الرخصۃ (ط) عن ابی السعود ای فتصلی کل طائفۃ فی مکانہا تأمل فلو کانوا نحرفوا قبلہ بنوا کما فی التتارخانیۃ (قولہ جاز) ای لہم الانحراف فی اثنائہ لوجود الضرورۃ (ط) عن ابی السعود ۱۲ (شامی مع الدر) صفحہ ۹۲ ولو حصل الامن فی وسط الصلوٰۃ بان ذہب العدو لا یجوز ان یتموا صلوٰۃ الخوف ولکن یصلون صلوٰۃ الامن ما بقی من صلوٰتہم ومن حول منہم وجہہ عن القبلۃ بعد ما انصرف العدو فسدت صلوٰتہ ومن حول منہم وجہہ قبل انصراف العدو لاجل الصلوٰۃ ثم ذہب العدو بنی علی صلوٰتہ کذا فی التتارخانیۃ ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۱۵۶ ج ۱ حاشیہ ۷ کو مسئلہ ۶ حاشیہ ۷ میں ملاحظہ کرو ۱۲ حاشیہ ۸ والسابح فی البحران امکنہ ان یرسل اعضاءہ ساعۃ یصلی بالایماء ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۱۹ ج ۱ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۱۵۳ ج ۱

جمعے کے فضائل

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا (صحیح مسلم شریف)۔ (۲) امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اس لئے کہ اسی شب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کر سکتا (اشعۃ اللمعات فارسی شرح مشکوٰۃ شریف)۔

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو (صحیحین شریفین)۔ علما مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گذرا کس وقت ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے۔ ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیر نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اسکی مؤید ہیں۔ شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو انکو خبر کردے تاکہ وہ اسوقت ذکر اور دعا میں مشغول ہوجاویں (اشعۃ اللمعات)۔ (۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائیگا اس روز کثرت سے مجھپر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن[1] میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہونگی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے زمین پر انبیا علیہم السلام کا بدن[2] حرام کردیا ہے (ابوداؤد شریف)۔ (۵) نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں اسمیں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اسمیں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسکو پناہ دیتا ہے (ترمذی شریف)۔ شاہد کا لفظ سورۂ بروج میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن کی قسم کھائی ہے۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قسم ہے اس آسمان کی جو برجوں[3] والا ہے اور قسم ہے دن موعود (قیامت) کی۔ اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ کی)۔

(۶) نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الضحیٰ سے

[1] اسی دن کی قید اس حدیث میں نہیں ہے ۱۲ محشی [2] یعنی زمین انبیاء علیہ السلام کے بدن میں کچھ تصرف نہیں کر سکتی جیسا کہ دنیا میں تھا ویسا ہی رہتا ہے ۱۲ محشی [3] یعنی بڑے بڑے ستاروں والا بُرجوں کے یہاں معنے ہیں ۱۲ محشی

بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکی عظمت ہو (ابن ماجہ)۔ (۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعے کے دن یا شب جمعہ
کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہو (ترمذی شریف)۔ (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آیت
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی تلاوت فرمائی اُنکے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اُسنے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اُترتی تو ہم اُسدن
کو عید بنا لیتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری تھی جمعے کا دن اور عرفے کا دن۔ یعنی
ہم کو بنانے کی کیا حاجت اُس دن تو خود ہی دو عیدیں تھیں۔ (۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعے کی رات سفید رات[ل]
ہے اور جمعے کا دن روشن دن ہو (مشکوۃ شریف)۔ (۱۰) قیامت کے بعد جب اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ
کو دوزخ میں بھیجدیں گے اور یہی دن وہاں بھی ہونگے اگرچہ وہاں دن رات نہ ہونگے مگر اللہ تعالیٰ اُن کو دن اور رات کی
مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرمادیگا پس جب جمعہ کا دن آئیگا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دنیا میں جمعہ کی نماز کے
لئے نکلتے تھے ایک منادی آواز دیگا کہ اے اہل جنت مزید کے جنگل میں چلو وہ ایسا جنگل ہو جس کا طول وعرض سوائے خدا
تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وہاں مُشک کے ڈھیر ہونگے آسمان کے برابر بلند انبیاء علیہم السّلام نور کے ممبروں پر بٹھلائے جائینگے
اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے حق تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے
وہ مُشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑیگا۔ وہ ہوا اس مشک کو اُنکے کپڑوں میں لیجائیگی اور منھ میں اور بالوں میں لگائیگی اور ہوا اس مشک
کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جس کو تمام دنیا کی خوشبوئیں دیجائیں پھر حق تعالیٰ حاملان عرش کو حکم دیگا
کہ عرش کو اُن لوگوں کے درمیان میں لیجاکر رکھو پھر ان لوگوں کو خطاب کرکے فرمائیگا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان
لائے ہو حالانکہ مجھکو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو۔
یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کرنے کا ہو سب لوگ ایک زبان ہو کر کہیں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی
ہو جا حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا۔ اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہو۔
تب سب لوگ متفق اللسان ہو کر عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھادے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیں پس حق سبحانہ پردے اٹھادیگا اور اُن لوگوں پر ظاہر ہو جاویگا اور اپنے جمال جہاں آرا سے اُنکو گھیر لیگا اگر اہل جنت کیلئے
یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جاویں تو بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لاسکیں اور جلجائیں پھر اُنسے فرمائیگا کہ اب اپنے اپنے مقامات
پر واپس جاؤ اور اُن لوگوں کا حسن وجمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہوگا یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئینگے نہ بیبیاں اُنکو

[ل] حدیث شریف میں اغر کا لفظ ہے جس کا ترجمہ روشن ہے ۱۲ محشی

دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب نور جو اُنکو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جاویگا تب یہ آپسمیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے انکی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزار ہا درجہ اس سے اچھی ہے یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذاتِ مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اُس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (شرح سفر السعادت) دیکھو جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی۔ (۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم)۔ (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اسدن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اسدن غسل کرو اور جسکے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اُسدن لازم کر لو (ابن ماجہ)

جمعے کے آداب

(۱) ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اُسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعے کے دن ان کاموں میں اسکو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعے کا فائدہ اسکو ملیگا جو اس کا منتظر رہتا ہو اور اُسکا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جسکو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جمعہ کب ہے حتی کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جاکر رہتے تھے (صلالہ ج ۱۔ احیاء العلوم)۔ (۲) پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اُسدن بہت فضیلت رکھتا ہے (حوالۂ بالا)۔ (۳) جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اسکے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کترائے (حوالۂ بالا)۔ (۴) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائیگا اسیقدر اس کو ثواب زیادہ ملیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے دروازے پر اُس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو پھر اُسکے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں اور سب سے پہلے جو آیا اسکو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنیوالوں کو اُسکے بعد پھر جیسے گائے کی قربانی کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کیواسطے مرغ کے ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں (صحیح مسلم شریف و صحیح بخاری شریف) اگلے زمانے میں صبح کے وقت اور بعد فجر کے راستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور سخت اژدحام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی۔

لہ حدیث نمبر ۱۲ کو ادر اس حدیث کو ابو داؤد نے ذکر کیا ہے ۱۲ محشی۔ سلہ یعنی سویرے نہ جانا اور یہاں بدعت سے لغوی بدعت مراد ہے یعنی نئی بات، اور شرعی بدعت مراد نہیں ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ دین میں عبادت سمجھ کر نئی بات پیدا کرنا کیونکہ یہ حرام ہے اور سویرے نہ جانا حرام نہیں ۱۲ محشی

یہ لکھکر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیوں نہیں شرم آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبان دنیا کتنے سویرے بازاروں میں خرید و فروخت کیلئے پہنچ جاتے ہیں پس طالبانِ دین کیوں نہیں پیش قدمی کرتے (احیاء العلوم) درحقیقت مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی انکو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون دن ہے، اور اس کا کیا مرتبہ ہے افسوس وہ دن جو کسی زمانے میں مسلمانوں کے نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اُنکی ایسی ذلت اور ناقدری ہو رہی ہے خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اس طرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے جسکا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (۵) جمعہ کی نماز کے لئے پاپیادہ جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے (ترمذی شریف)۔ (۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھتے تھے لہذا ان سورتوں کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھکر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک بھی کردے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو (۷) جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے (۸) جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اسکے لئے عرش کے نیچے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اسکے کام آویگا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جائینگے (شرح سفر السعادت) علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اسلئے کہ کبیرہ بے توبہ کے نہیں معاف ہوتے واللہ اعلم وھو ارحم الراحمین (۹) جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جمعے کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اعظم شعائر اسلام سے ہے منکر اسکا کافر اور بے عذر اسکا تارک فاسق ہے (۱) قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی جب نماز جمعہ کیلئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور اسکا خطبہ ہے دوڑنے سے مقصود نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد

لہ یعنی کبھی اوپر کی دونوں سورتیں اور کبھی یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے ۱۲ محشی ۵۲ یہ کلمہ ترغیب کے لئے ہے کہ تم مسلمان تو جاننے والے ہو جاننے والوں کو تو اس کے خلاف نہ کرنا چاہئے ۱۲ محشی

اُس کے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اسکے بعد نماز کیلئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اسکی جگہ سے اُٹھا کر نہ بیٹھے پھر جسقدر نوافل اسکی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ[1] پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گذشتہ جمعے سے اس جمعہ تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہوجائینگے (صحیح بخاری شریف)۔ (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب غسل کرکے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سُنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملیگا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (ترمذی شریف)۔ (۴) ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدائے تعالیٰ انکے دلوں پر مُہر کردیگا[2] پھر وہ سخت غفلت میں پڑجائینگے (صحیح مسلم شریف)۔ (۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سُستی سے یعنی بے عذر ترک کردیتا ہے اسکے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کردیتا ہے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اُس سے بیزار ہوجاتا ہے (۶) طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے، مگر چار پر، غلام یعنی جو قاعدہ شرع کے موافق مملوک ہو، عورت، نابالغ لڑکا، بیمار (ابوداؤد شریف)۔ (۷) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم[3] ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کردوں اور خود اُن لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے (صحیح مسلم شریف) اس مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعے کی نماز ترک کردیتا ہے وہ منافق[4] لکھدیا جاتا ہے ایسی کتاب میں کہ جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اس کے نفاق کا حکم ہمیشہ رہیگا ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاملہ فرمائے تو وہ دوسری بات ہے۔ (۹) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسکو جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہوجائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض[5] فرماتا ہے اور وہ بے نیاز (بے پرواہ ۱۲) اور محمود ہے (حمد کیا گیا ۱۲) مشکوٰۃ شریف یعنی اس کو کسی کی عبادت کی پرواہ نہیں نہ اس کا کچھ فائدہ ہے اس کی ذات بہمہ صفت موصوف ہے کوئی اسکی حمد و ثنا کرے

[1] دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت امام ممبر پر آکر بیٹھ جاوے اسی وقت سے نماز پڑھنا اور کلام کرنا ناجائز ہے اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے ۱۲ محشی [2] یعنی مہر کرنے کا یہ نتیجہ ہوگا خدا تعالیٰ کی پناہ جب غفلت مسلط ہوگئی تو جہنم سے چھٹکارا نہایت دشوار ہے ۱۲ محشی [3] یعنی مضبوط اور مستقل ارادہ ہوگیا ہے مگر بعض وجوہات سے آپ نے ایسا کیا نہیں ۱۲ محشی [4] یہ غرض نہیں ہے کہ وہ کافر ہوگیا جو کہ حقیقی معنی منافق کے ہیں بلکہ یہ منافق کی سی خصلت ہے جو گناہ ہے

۱۲ محشی [5] یعنی اس سے بے توجہ ہوجاتا ہے اور وہ تو بے پرواہ ہے ہی نہ کسی کا محتاج نہ کسی سے نفع حاصل کرنیوالا۔ بندہ جو بہتری کرتا ہے اپنے ہی نفع کیلئے کرتا ہے پس جب بندہ نے خود ہی اپنی نالائقی سے دوزخ میں جانے کا سامان کیا تو خدائے تعالیٰ کو بھی اس کی کچھ پرواہ نہیں ۱۲ محشی

یا نہ کرے (۱۰) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہو کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے پے در پے کئی جمعے ترک کردیئے پس اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا (اشعۃ اللمعات)۔ (۱۱) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مرگیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اُسکے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر انسے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے (احیاء العلوم) ان احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ نماز جمعے کی سخت تاکید شریعت میں ہے اور اسکے تارک پر سخت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعویٰ اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے پر جرأت کرسکتا ہے۔

نماز جمعے کے واجب ہونیکی شرطیں

(۱) مقیم ہونا پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں (۲) صحیح ہونا پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اُسی مرض کا اعتبار ہے بوڑھاپے کیوجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ مسجد تک نہ جا سکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائینگے۔ اور نماز جمعہ اُن پر واجب نہ ہوگی۔ (۳) آزاد ہونا غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں (۴) مرد ہونا۔ عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں۔ (۵) جماعت کے ترک کرنے کیلئے جو عذر اوپر بیان ہو چکے ہیں اُنسے خالی ہونا۔ اگر اُن عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہوگی مثال (۱) پانی بہت زور سے برستا ہو (۲) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو (۳) مسجد جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو (۴) اور نمازوں کے واجب ہونیکی جو شرطیں اوپر ہم ذکر کرچکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں۔ یعنی عاقل ہونا۔ بالغ ہونا۔ مسلمان ہونا یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعے کے واجب ہونے کی تھیں۔

اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اُسکی نماز ہو جائیگی یعنی ظہر کا فرض اُس کے ذمہ سے اُتر جائیگا۔ مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے۔

ے اس کی تاویل کے گذر چکا ہے ۱۲ محشی ۔ ے اگرچہ عورت کو شریک جماعت نہ ہونا چاہیے ۱۲ محشی

ثم لوجوبہا شرائط فی المصلی وہی الحریۃ والذکورۃ والاقامۃ والصحۃ کذا فی الکافی والقدرۃ علی المشی والبصر حتی لا تجب الجمعۃ علی العبید والنسوان والمسافرین والمرضی ولا علی المقعد بالاجماع ولا علی الاعمیٰ و ان وجد قائداً والشیخ الکبیر الذی ضعف لحق بالمریض فلا تجب علیہ و المطر الشدید والاختفاء من السلطان الظالم مسقط کذا فی فتح القدیر ۱۲ (فتاوی ہندیہ ۱۴۲) وفی البدائع تجب علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوٰۃ بالجماعۃ من غیر حرج وتسقط الجماعۃ بالاعذار حتی لا تجب علی المریض والمقعد والزمن ومقطوع الید والرجل من خلاف والمفلوج الذی لا یستطیع المشی والشیخ الکبیر العاجز والاعمیٰ والصحیح انہا تسقط بالمطر والطین والبرد الشدید والظلمۃ الشدیدۃ وکذا اذا کان قیما لمریض ۱۲ (فتاوی ہندیہ ۱۸۱ و ۱۸۲ ج ۱) اس سے پہلے یہ مضمون کچھ تغیر کے ساتھ مع م

جمعے کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مصر[1] یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبے کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے۔ (۲) ظہر کا وقت پس وقت ظہر سے پہلے اور اسکے نکل جانیکے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتی کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائیگی اگرچہ قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔ (۳) خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہدیا جائے اگرچہ صرف اسیقدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے۔ (۴) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی (۵) خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھ لیا جائے تو نماز نہ ہوگی (۶) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبے سے سجدۂ رکعت اولیٰ تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کیوقت اور مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں۔ پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی (۷) اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائیگی ہاں اگر سجدہ کرنیکے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں (۸) عام اجازت[2] کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعے کا پڑھنا پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنیکی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونیکی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اسکو پڑھنا ہوگی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعے کے خطبے کے مسائل

مسئلہ[3]: جب سب لوگ جماعت میں آ جائیں تو امام کو چاہئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اس کے سامنے کھڑے ہوکر اذان کہے بعد اذان کے فوراً امام کھڑا ہوکر خطبہ شروع کر دے۔ مسئلہ[4]: خطبے میں بارہ چیزیں مسنون ہیں (۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا (۲) دو خطبے پڑھنا (۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (۴) دونوں حدثوں سے پاک ہونا۔ (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ

---

۲ (شرح التنویر صفحہ ۱۰۹) ۵۲ ومنہا الاذن العام وہو ان تفتح ابواب الجامع ویؤذن للناس کافۃ حتی ان جماعۃ لو اجتمعوا فی الجامع واغلقوا ابواب المسجد علی انفسہم وجمعوا لم یجز وکذا السلطان اذا اراد ان یجمع بحشمہ فی دارہ فان فتح باب الدار (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو) +

[1] ولا دانہا شرائط فی غیر المصلی منہا المصر ومنہا وقت الظہر حتی لو خرج وقت الظہر فی خلال الصلوٰۃ افسد الجمعۃ و ان خرج بعد ما قعد قدر التشہد ومنہا الخطبۃ قبلہا حتی لو صلوا بلا خطبۃ او خطب قبل الوقت لم یجز کذا فی الکافی الخطبۃ تشتمل علی فرض وسنۃ فالفرض شیئان الوقت وہو ما بعد الزوال و قبل الصلوٰۃ حتی لو خطب قبل الزوال او بعد الصلوٰۃ لا یجزی والثانی ذکر اللہ تعالیٰ وکفت تحمیدۃ او تہلیلۃ او تسبیحۃ ومنہا الجماعۃ واقلہا ثلثۃ سوی الامام ولا یشترط کونہم ممن حضر الخطبۃ ولو خطب الامام ونفر الناس وجاء آخرون وصلی بہم الجمعۃ اجزاہم والشرط فیہم ان یکونوا صالحین للامامۃ اما اذا کانوا لا یصلحون لہا کالنساء والصبیان لا تصح الجمعۃ وان نفروا بعد الافتتاح قبل التقیید بالسجدۃ لم یجمع وان نفروا بعد ما قید الرکعۃ بالسجدۃ صلی الجمعۃ عند علمائنا الثلاثۃ ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۱۴۳ ج ۱ وصفحہ ۱۴۴ وصفحہ ۱۴۶ ج ۱ مختصراً لا تصح الجمعۃ الا فی مصر جامع او فی مصلی المصر ولا تجوز فی القری ۱۲ (شرح البدایہ) صفحہ ۱۴۰ ج ۱ ویشترط لصحتہا المصر وہو ما لا یسع اکبر مساجدہ اہلہ المکلفین وعلیہ فتوی اکثر الفقہاء مجتبی لظہور التوانی فی الاحکام

مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہنا (۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں (۸) خطبہ میں ان آٹھ قسم کو مضامین کا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف۔ خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود۔ وعظ و نصیحت۔ قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا۔ دوسرے خطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا۔ دوسرے خطبے میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کیلئے دعا کرنا یہ آٹھ قسم کے مضامین کی فہرست تھی آگے بقیہ فہرست ہے اُن اُمور کی جو حالت خطبے میں مسنون ہیں (۹) خطبے کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا (۱۰) خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دیکر کھڑا ہونا اور منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھکر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیساکہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں۔ (۱۱) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اسکے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار ملا دینا جیساکہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنت مؤکدہ اور مکروہ تحریمی ہے (صفحہ ۲۵ جلد ۱ امداد الفتاویٰ)۔ (۱۲) خطبہ سُننے والوں کو قبلہ رو ہوکر بیٹھنا۔ دوسرے خطبے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے دعا کرنا مستحب ہے بادشاہ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ جب امام خطبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو اس وقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کے لئے اسوقت بھی جائز بلکہ واجب ہے پھر جبتک امام خطبہ ختم نہ کردے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں مسئلہ جب خطبہ شروع ہوجائے تو تمام حاضرین کو اسکا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا چلنا پھرنا سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیساکہ حالتِ نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اسوقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتادے مسئلہ اگر سنت نفل پڑھتے میں خطبہ شروع ہوجاوے تو راجح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ تو پوری کرے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے مسئلہ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بے ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ زبان سے کچھ نہ کہے نہ آہستہ نہ زور سے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں۔ رمضان کے اخیر جمعہ کے خطبے میں وداع و فراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں ہیں کتب فقہ میں کہیں اسکا پتہ ہے اور اسپر مداومت کرنے سے عوام کو اسکے ضروری ہونیکا خیال ہوتا ہے اسلئے بدعت ہے تنبیہ ہمارے زمانے میں اس خطبہ پر ایسا التزام ہورہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبے کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے (ردع الاخوان) مسئلہ خطبے کا

سلہ اس مسئلہ کے بابت روایات فقہیہ امداد الفتاویٰ میں بتفصیل مذکور ہیں ۱۲ سلہ ویستحب للرجل ان یستقبل الخطیب بوجہ ہذا اذا کان امام الامام فان کان عن یمین الامام او عن یسارہ قریبا من الامام ینحرف الی الامام مستعدا للسماع کذا فی الخلاصۃ ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صـ ۱۴۵ ج ۱ و جاز الدعاء للسلطان بالعدل والاحسان وکرہ تحریما وصفہ بما لیس فیہ ۱۲ (طحطاوی) صـ ۲۸۱ باقی مسائل کے متعلق روایات فقہیہ صـ ۱۸ ج ۱ میں مذکور ہوچکیں ہیں ۱۲ سلہ (قولہ اذا خرج الامام) ای من حجرتہ وقیل اذا صعد وعلیہ جری الکمال والزیلعی والعینی (قولہ فلا صلوٰۃ) سواء کانت قضاء فائتۃ او صلوٰۃ جنازۃ الا اذا تذکر فائتۃ ولو وترا وہو صاحب الترتیب فلا یکرہ الشروع فیہا حینئذ بل یجب لضرورۃ صحۃ الجمعۃ ۱۲ (طحطاوی) مختصراً صنہ ۳ سلہ وفی النہر عن البدائع یکرہ الکلام حال الخطبۃ وکذا کل عمل یشغلہ عن سماعہا من قراءۃ قرآن او صلوٰۃ او تسبیح او کتابۃ ونحوہا بل یجب علیہ ان یستمع ویسکت وفی شرح الزاہدی یکرہ لمستمع الخطبۃ ما یکرہ فی الصلوٰۃ من اکل وشرب وعبث والتفات ونحو ذلک وفی الخلاصۃ کل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم حال الخطبۃ ونحو سلام وفی السید استماع الخطبۃ من اولہا الی آخرہا اجب ۱۲ (طحطاوی) مختصراً صـ ۲۸۲ (بقیہ حاشیہ در ضمیمہ)

کسی کتاب وغیرہ سے دیکھکر پڑھنا جائز ہے۔ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ نقل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کرلیں بلکہ کبھی کبھی بغرض تبرک اتباع اسکو بھی پڑھ لیا جایا کرے۔ عادت شریف یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہوجاتے اسوقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کہتے جب اذان ختم ہوجاتی آپ کھڑے ہوجاتے اور معاً خطبہ شروع فرمادیتے جبتک منبر نہ بنا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے بعد منبر بنجانیکے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں (صفحہ ۲۰ جلد ۱۔ زاد المعاد) دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اسوقت کچھ کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہوجاتی تھی اور مبارک آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے وقت حضرت کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو عنقریب آنا چاہتا ہو اپنے لوگوں کو خبر دیتا ہو اکثر خطبے میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَہَاتَیْنِ میں اور قیامت اسطرح ساتھ بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں۔ اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا دیتے تھے اور بعد اسکے فرماتے تھے اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْہَدْیِ ہَدْیُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُہَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِاَہْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْضِیَاعًا فَاِلَیَّ وَعَلَیَّ کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے۔ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃِ الصَّدَقَۃِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَۃَ مَکْتُوْبَۃً فِیْ مَقَامِیْ ہٰذَا فِیْ شَہْرِیْ ہٰذَا فِیْ عَامِیْ ہٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ وَّجَدَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا فَمَنْ تَرَکَہَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بَعْدِیْ جُحُوْدًا بِہَا وَاسْتِخْفَافًا بِہَا وَلَہٗ اِمَامٌ جَائِرٌ اَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَلَا بَارَکَ لَہٗ فِیْ اَمْرِہٖ اَلَا وَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَہٗ اَلَا وَلَا زَکٰوۃَ لَہٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَہٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَہٗ حَتّٰی یَتُوْبَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ اَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَاَۃٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا یَؤُمَّنَّ اَعْرَابِیٌّ مُہَاجِرًا اَلَا وَلَا یَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ یَّقْہَرَہٗ سُلْطَانٌ یَخَافُ سَیْفَہٗ وَسَوْطَہٗ (ابن ماجہ) اور کبھی بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ خطبہ پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَمَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ

ملہ والصواب انہ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسہ ۱۲ شرح التنویر صفحہ ۱۲ اذا امر الخطیب بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی

فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاہْتَدٰی وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا۔ (ابوداؤد وغیرہ) ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت سورہ قٓ خطبے میں اکثر پڑھا کرتے تھے حتی کہ میں نے سورہ قٓ حضرت ہی سے سُن سُنکر یاد کی ہے جب آپ منبر پر اسکو پڑھا کرتے تھے (مسلم شریف) اور کبھی سورہ والعصر اور کبھی لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ط اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ہُمُ الْفَآئِزُوْنَ ط اور کبھی وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ ط

نماز کے مسائل

مسئلہ[1] بہتر یہ[1] ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے۔ مسئلہ[2] خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہکر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جاوے اسکے بعد خطبے کو اعادے کی ضرورت ہے ہاں کوئی دینی کام ہو مثلاً کسی کو شرعی مسئلہ بتلائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا خطبے کے بعد معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادے کی ضرورت۔ مسئلہ[3] نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْفَرْضِ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھوں۔ مسئلہ[4] بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی متعدد مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے۔ مسئلہ[5] اگر کوئی مسبوق قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اسکی شرکت صحیح ہو جائیگی اور اسکو جمعے کی نماز تمام کرنا چاہیے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ[6] بعضے لوگ جمعے کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے انکو مطلقاً منع کرنا چاہیے البتہ اگر کوئی ذی علم موقع شبہ میں پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے

ص ۱۲ انہا الفرض وان الجمعۃ لیست بفرض فیتکاسلون عن اداء الجمعۃ فکان الاحتیاط فی ترکہا وعلی تقدیر ۲

[1] ولا ینبغی ان یصلی غیر الخطیب لان الجمعۃ مع الخطبۃ کشیٔ واحد فلا ینبغی ان یقیمہا اثنان وان فعل جاز اھ وہذا یکون باستخلاف الخطیب ثم قال ایضاً خطب صبی باذن السلطان وصلی بالغ جاز کذا فی الخلاصۃ ۱۲ (شامی) ص ۱۵ ج ۱

[2] قولہ فاذا اتم ای الامام الخطبۃ اقیمت بحیث یتصل اول الاقامۃ باٰخر الخطبۃ وتنتہی الاقامۃ بقیام الخطیب مقام الصلوٰۃ ویکرہ الفصل بامر الدنیا اما بنہی عن منکر او امر بمعروف فلا وکذا بوضوء او غسل لو ظہر انہ محدث او جنب کما مر بخلاف اکل وشرب حتی لو طال الفصل یستانف الخطبۃ کما مر فافہم ۱۲ (شامی) ص ۷۷ و ص ۱۲۷

[3] و تؤدی الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع کثیرۃ ۱۲ (فتاوے ہندیہ) ص ۱۴۵ ج ۱

[4] ومن ادرکہا ای الجمعۃ فی التشہد او فی سجود السہو وتشہد اتم جمعۃ ۱۲ (مراقی الفلاح) ص ۱۲۳

[5] مع ما لزم من فعلہا فی زماننا من المفسدۃ العظیمۃ وہو اعتقاد الجہلۃ ان الجمعۃ لیست بفرض لما یشاہدون من صلوٰۃ الظہر فیظنون ص

ص ۲ فعلہا احسن لانخاف علیہ مفسدۃ منہا فالاولی ان تکون فی بیتہ خفیۃ خوفاً من مفسدۃ فعلہا ۱۲ (بحر) ص ۱۴۳ ج ۱

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں ان دونوں دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعے کی نماز کی صحت و وجوب کیلئے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خطبے کے کہ جمعے کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعے کے خطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا یعنی غسل کرنا مسواک کرنا عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔ قبل عیدگاہ جانیکے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا۔ قبل عیدگاہ جانیکے صدقۂ فطر دیدینا۔ عید کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔ جس راستے سے جائے اسکے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔ پیادہ پا جانا اور راستے میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا چاہیے۔ مسئلہ عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃِ عِیْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ وَّاجِبَۃٍ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں یہ نیت کرکے ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھکر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سُبحان اللہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھکر حسب دستور رکوع سجدہ کرکے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ لے اسکے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہکر رکوع میں جاوے۔ مسئلہ بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہوکر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعے کے خطبے میں۔ مسئلہ بعد نماز عیدین کے

[1] تجب صلوتہما فی الاصح علی من تجب علیہ الجمعۃ بشرائطہا المتقدمۃ سوی الخطبۃ فانہا سنۃ بعدہا قال فی البحر حتی لو لم یخطب اصلا صح واساء لترک السنۃ ولو قدمہا علی الصلوۃ صحت واساء، ولا تعاد الصلوۃ ۱۲ (شرح التنویر) ص۱۱۳ ج۱

[2] و [3] وندب فی یوم الفطر ثلاثۃ عشر شیئا ان یاکل بعد الفجر قبل ذہابہ للمصلی شیئا حلوا کالسکر وسن ان یغتسل ویستاک ویتطیب ویلبس احسن ثیابہ التی یباح لبسہا ویؤدی صدقۃ الفطر ان وجبت علیہ قبل خروج الناس الی الصلوۃ ویظہر الفرح والبشاشۃ والتبکیر وہو سرعۃ الانتباہ اول الوقت او قبلہ والابتکار وہو المسارعۃ الی المصلی ثم یتوجہ الی المصلی ماشیا مکبرا سرا ویرجع من طریق آخر اقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وتکثیر للشہود ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۲۹۱ وکذا یجب الاستماع لسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ عید وختم علی المعتمد ۱۲ (شرح التنویر) ص۱۳۳ ج۱

[4] وکیفیۃ صلوۃ العیدین ان ینوی صلوۃ العید ثم یکبر للتحریمۃ ثم یقرأ الامام والماموم الثناء سبحانک اللہم الی آخرہ ثم یکبر الامام والماموم تکبیرات الزوائد ثلثا ویسکت بعد کل تکبیرۃ مقدار ثلث تکبیرات یرفع یدیہ الامام والماموم فی کل منہا ثم یتعوذ الامام ثم یسمی سرا ثم یقرأ الامام الفاتحۃ ثم سورۃ ثم یرکع فاذا قام للثانیۃ ابتدأ بالبسملۃ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ کرو)

دعا مانگنا۔ گو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اسلئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا (ق) مسئلہ[5] عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے پہلے خطبے میں نو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو دوسرے میں سات مرتبہ مسئلہ[6] عید الضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں فرق اسقدر ہے کہ عید الضحیٰ کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الضحیٰ کا لفظ داخل کرے عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں اور عید الفطر میں راستے میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے اور عید الفطر کی نماز دیر کرکے پڑھنا مسنون ہے اور عید الضحیٰ کی سویرے۔ اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں مسئلہ[7] جہاں عید کی نماز پڑھائی جائے وہاں اُس دن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی۔ ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے مسئلہ[8] عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں اُنکو قبل نماز عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ[9] عید الفطر کے خطبے میں صدقۂ فطر کے احکام اور عید الضحیٰ کے خطبے میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیے۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو اُن پر بھی تکبیر واجب ہو جائیگی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک اُن سب پر واجب ہے مسئلہ[10] یہ تکبیر عرفے یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیے سب تیئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے مسئلہ[11] اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں مسئلہ[12] نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیے مسئلہ[13] اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہدیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں مسئلہ[14] عید الضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے مسئلہ[15] عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے مسئلہ[16] اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اسلئے کہ جماعت اس میں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا ہو اور کسی وجہ سے اسکی نماز فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اُس کی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اُس پر اسکی قضا واجب ہے ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اُس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔

---

۵ ویستحب ان یستفتح الاولیٰ بتسع تکبیرات تتری ای متتابعات والثانیۃ بسبع ہو السنۃ ۱۲ (درمختار) صـ۱۱۶ ۶ واحکام الاضحیٰ کالفطر لکنہ فی الاضحیٰ یؤخر الاکل عن الصلوۃ ویکبر فی الطریق جہراً ۱۲ (نور الایضاح) صـ۱۲۰ ۷ ویندب تعجیل الاضحیٰ لتعجیل الاضاحی و تاخیر الفطر لیؤدی الفطرۃ کما فی البحر ۱۲ (شامی) صـ۷۷۹ ج ۱ ۸ لایسن لغیرھا .... کعید ۱۲ (شرح التنویر) صـ۶۲ ج ۱ ۹ ولا یتنفل قبلہا مطلقاً وکذا لا یتنفل بعدہا فی مصلاہا فانہ مکروہ عند العامۃ وان تنفل بعدہا فی البیت جاز ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۱۶ ج ۱ ۱۰ وسواء کان ممن یصلی العید او لا حتی ان المرأۃ اذا ارادت صلوۃ الضحیٰ یوم العید تصلیہا بعد ما یصلی الامام فی الجبانۃ ۱۲ (در و شامی) صـ۷۷۶ ج ۱ وکبیری صـ۳۵۳ (و مراقی الفلاح) مصری صـ۳۰۹ ۱۱ یعلم فی الفطر احکام صدقۃ الفطر وفی الاضحیٰ احکام الاضحیۃ وتکبیر التشریق ۱۲ ۱۲ ویجب تکبیر التشریق فی الاصح للامر مرۃ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد ہو الماثور عن الخلیل علیہ السلام عقب کل فرض اُدی بجماعۃ مستحبۃ و

دجوبہ علی امام مقیم بمصر و علیٰ مقتد مسافر او قروی او امرأۃ ویجب علیٰ مقیم اقتدیٰ بمسافر وقالا بوجوبہ فور کل فرض مطلقاً ولو منفرداً او مسافراً او امرأۃ ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۱۸ ج ۱

مسئلہ[17] اگر کسی عذر[51] سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الاضحیٰ کی بارھویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔ مسئلہ[18] عید الاضحیٰ[52] کی نماز میں بے عذر بھی بارہویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جاوے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہیں ہوگی۔ عذر کی[53] مثال (۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے نہ آیا ہو (۲) پانی برس رہا ہو (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے (۴) ابر کے دن نماز پڑھی گئی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کہ بے وقت نماز پڑھی گئی۔ مسئلہ[19] اگر کوئی[54] شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے گرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائیگا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اسکے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح تکبیریں کہہ لے مگر حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اسکے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھائے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جسقدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔ مسئلہ[20] اگر کسی[55] کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اسکو ادا کرنے لگے تو پہلی قرأت کرلے اسکے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہئے تھا لیکن چونکہ اس طریقہ سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے در پے ہوئی جاتی ہیں اور کسی صحابی کا یہ مذہب نہیں ہے اسلئے اسکے خلاف حکم دیا گیا اگر امام[56] تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اسکو خیال آئے تو اسکو چاہئے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت ازدحام کے سجدہ سہو نہ کرے

کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ[1] جیسا کعبہ شریفہ کے باہر اسکے رخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے استقبال قبلہ ہو جائیگا خواہ جسطرف پڑھے اسوجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جسطرف منہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی۔ مسئلہ[2] کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر

[51] وتؤخر بعذر الی الزوال من الغد فقط لكن ههنا ای فی الاضحیٰ یجوز تاخیرها الی ثالث ایام النحر بلا عذر مع الکراهة وبه ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بدونها فالعذر ههنا لنفی الکراهة وفی الفطر لنفی الصحة ۱۲ (در مختار) بر حاشیہ شامی صـ۸۲۶ ج ا

[53] لأن الاصل فیهما ان تقضی لکن ورد الحدیث بتاخیرها الی الغد للعذر فبقی ما عداه علی الاصل (بحر الرائق صـ۱۶۷ جلد ۲)

[54] ولو ادرک المؤتم الامام فی القیام بعد ما کبر کبر فی الحال ان کان الامام قد شرع فی القراءة اما لو ادرکه راکعاً فان غلب علی ظنه ادراکه فی الرکوع کبر قائماً برائ نفسه ثم رکع والا رکع وکبر فی رکوعه ولا یرفع یدیه وان رفع الامام راسه سقط عنه ما بقی من التکبیر ۱۲ (در و شامی، صـ۸۲۷ ج ا)

[55] ولو سبق برکعة یقرأ ثم یکبر لئلا یتوالی التکبیرات ۱۲ (در و شامی، صـ۸۲۷ ج ا)

[56] ولو رکع الامام قبل ان یکبر فان الامام یکبر فی الرکوع ولا یعود الی القیام لیکبر فی ظاهر الروایة فلو عاد ینبغی الفساد ۱۲ (در صـ۱۱۶ ج ا، یعود الی ویکبر ویعید الرکوع دون القراءة قاله ابن الهمام فی ترجیح القول بعدم الفساد ۱۲ (در و شامی) صـ۸۲۶ ج ا)

[52] ولا یاتی الامام بسجود السهو فی الجمعة والعیدین دفعا للفتنة بکثرة الجماعة ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۱۴۵۔ [57] الصلوٰة داخل الکعبة [58] جائزة فرضها ونفلها فی قول عامة اهل العلم ۱۲ (کبیری) صـ۵۷۲ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین اور اُسکے محاذی جو حصہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں میں منحصر نہیں ہے اسی لئے اگر کوئی شخص کسی بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہ ہو تو اسکی نماز بالاتفاق درست ہے لیکن چونکہ اسمیں کعبہ کی بے تعظیمی ہے اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اسلئے مکروہ تحریمی ہوگی مسئلہ [۳] کعبے [لہ] کے اندر تنہا نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور جماعت سے بھی اور وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اس لئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھکر نہ کھڑے ہوں اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی درست ہے اسلئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائیگا آگے جب ہوتا کہ جب دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا۔ مگر ہاں اس صورت میں نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ کسی آدمی کیطرف منہ کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر لی جائے تو یہ کراہت نہ رہیگی مسئلہ [۴] [سے] اگر امام کعبہ کے اندر اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جائیگی لیکن اگر صرف امام کعبے کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اسکے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ اس صورت میں بوجہ اسکے کہ کعبہ کے اندر کی زمین اونچی ہے امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اونچا ہوگا مسئلہ [۵] [بلہ] اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے نہ ہوں مسئلہ [۶] اور اگر سب [کہ] باہر ہوں اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا کہ عام عادت وہاں اسی طرح نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسطرف امام کھڑا ہے اسطرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائیگا جو کہ مانع اقتداء ہے البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں اور یہ اس کی صورت ہے:- اب ج ء کعبہ ہے اور ہ امام ہے جو کعبہ سے دو گز کے فاصلے پر کھڑا ہے اور و اور ن مقتدی ہیں جو کعبے سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہیں مگر و تو ہ کیطرف کھڑا ہے اور ن دوسری طرف کھڑا ہے و کی نماز نہ ہوگی۔ ن کی ہو جاویگی۔

[لہ] الصلوٰۃ داخل الکعبۃ جائزۃ فرضہا ونفلہا فان صلوا الجماعۃ فجعل بعضہم ظہرہ الی ظہر الامام جاز وکذا لو کان وجہہ او ظہرہ الی جنب الامام او وجہہ الی وجہہ جاز الا انہ یکرہ المواجہۃ بلا حائل ۱۲ (کبیری) ص۵۷۲ [سے] وصح الاقتداء لمن کان خارجہا بامام فیہا ای فی جوفہا سواء کان معہ جماعۃ فیہا او لم یکن ولم یکرہ ذلک لانفراد الامام فی محل عال عن کل المأمومین الظاہر نعم لوجود ما ذکر ولا انفراد من الامام ۱۲ (مراقی الفلاح وطحطاوی) ص۲۲۵ [بلہ] لو کان المقتدی فیہا والامام خارجہا والظاہر الصحۃ ان لم یمنع منہا مانع من التقدم علی الامام عند اتحاد الجہۃ ۱۲ (شامی) ص۵۶۰ ج ا [کہ] وان تحلقوا حولہا والامام یصلی خارجہا صح اقتداء جمیعہم الا انہ لا یصح لمن کان اقرب الیہا من امامہ لتقدمہ علی امامہ دا ما من کان اقرب الیہا من امامہ ولیس فی جہۃ فاقتداءہ صحیح ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۲۲۵ برحاشیہ طحطاوی مصری)

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ[۱] اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سنے اسکے بعد اسکی اقتدا کرے تو اسکو امام کیساتھ سجدہ کرنا چاہیئے اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو اسمیں دو صورتیں ہیں ایک[۱] یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہو وہی رکعت اسکو اگر ملجائے تو اسکو سجدہ کی ضرورت نہیں اس رکعت کے ملجانیسے سمجھا جائیگا کہ وہ سجدہ بھی ملگیا۔ دوسرے[۲] یہ کہ وہ رکعت نہ ملے اسکو بعد نماز تمام کرنیکے خارج نماز میں سجدہ کرنا واجب ہے۔ مسئلہ[۲] مقتدی سے اگر آیت سجدہ سنی جائے تو سجدہ واجب نہ ہوگا نہ اسپر نہ اسکے امام پر نہ ان لوگوں پر جو اس نماز میں شریک ہیں ہاں جو لوگ اس نماز میں شریک نہیں خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہوں تو انپر سجدہ واجب ہوگا۔ مسئلہ[۳] سجدۂ تلاوت میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا لیکن سجدہ باطل ہوجاتا ہے مسئلہ[۴] عورت کی محاذات مفسد سجدۂ تلاوت نہیں۔ مسئلہ[۵] سجدۂ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اُسکا ادا کرنا فوراً واجب ہے، تاخیر کی اجازت نہیں مسئلہ[۶] خارج نماز کا سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں بلکہ دوسری نماز میں بھی نہیں ادا کیا جا سکتا پس اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو اسکا گناہ اسکے ذمہ ہوگا۔ اور اسکے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنے فضل و کرم سے معاف فرمادے۔ مسئلہ[۷] اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر سوار نماز پڑھتے ہوتے جا رہے ہوں اور ہر شخص ایک ہی آیت سجدہ کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو نماز ہی میں سنے تو ہر شخص پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا جو نماز ہی میں ادا کرنا واجب ہے اور اگر ایک ہی آیت کو نماز میں پڑھا اور اسی کو نماز سے باہر سنا تو دو سجدے واجب ہونگے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سننے کے سبب سے مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائیگا اور نماز ہی میں ادا کیا جائیگا اور سننے کے سبب سے جو ہوگا وہ خارج نماز کے ادا کیا جائیگا۔ مسئلہ[۸] اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرلی جائے تو سجدہ ادا ہوجائیگا اگر اسی طرح آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع و قومہ کے تب بھی یہ سجدہ ادا کیا جائیگا اور اسمیں نیت کی بھی ضرورت نہیں مسئلہ[۹] جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز کی نماز میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہیے اسلئے کہ سجدہ کرنے

م نیرہ) صد۸۲ وفی البدائع واذالم یسجدہا ثم فلزمہ التوبۃ ۱۲ (شرح التنویر) برحاشیۂ شامی صد۷۲۲ ج ۱ ک۵ راکبان کل

ف۱ ومن سمعہا من مصلی واقتدی بہ قبل ان یسجد المصلی لہا سجد المصلی معہ وان اقتدی بعد ما سجد لہا فان کان اقتداءہ فی الرکعۃ التی تلاہا فیہا سقطت عنہ ان ادرک معہ الرکوع لانہا اثر القراءۃ التی قد تحملہا الامام عنہ فی تلک الرکعۃ ولو لم یدرک معہ تلک الرکعۃ او لم یقتد لا تسقط فلا بد من سجودہ لہا لعدم المسقط ۱۲ (کبیری) صد۳۶۶ ف۲ و لو تلاہا المؤتم لا تجب علیہ لا علی من سمعہ ممن ہو معہ فی تلک الصلوٰۃ ۱۲ (کبیری) صد۳۶۷ و تجب علی سمعہا منہ ممن لیس فی صلوٰتہ ۱۲ (کبیری) صد۳۶۷ ف۳ ویفسدہا القہقہۃ الا انہ لا وضوء علیہ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صد۱۳۳ ج ۱ ف۴ و کذا محاذاۃ المرأۃ لا تفسدہا ۱۲ (عالمگیری) صد۱۳۳ ج ۱ ف۵ والسجدۃ التی وجبت فی الصلوٰۃ لا تؤدی خارج الصلوٰۃ کذا فی السراجیۃ ویصلون آثما بترکہا ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صد۱۳۳ ج ۱، ف۶ وان سمعوا وہم فی الصلوٰۃ آیۃ سجدۃ من رجل لیس معہم فی الصلوٰۃ لم یسجدوہا فی الصلوٰۃ و سجدوہا بعد الصلوٰۃ لصحۃ التلاوۃ من غیر محجور فان سجدوہا فی الصلوٰۃ لم تجزہم لنقصانہا یعنی انہا ناقصۃ لمکان النہی فلا یتادی بہا الکامل ولانہا لیست بصلاتیۃ وغیر الصلاتیۃ لا تؤدی فی الصلوٰۃ ۱۲ (جوہرۃ

ف۷ واحد منہما یصلی صلوٰۃ نفسہ فقرأ احدہما آیۃ السجدۃ مرتین و سمع صاحبہ و صاحبہ قرأ آیۃ سجدۃ اخری مرۃ فسمعہا الاولی فعلی الاول سجدتان (بقیہ حاشیہ در صفحہ) +

میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہو۔

میّت کے غسل کے مسائل

مسئلہ[۱] اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اسکا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کیلئے کافی نہ ہوگا اسلئے کہ میّت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی ان کا فعل نہیں ہوا ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اسکو پانی میں حرکت دیدیجائے تو غسل ہو جائیگا اسیطرح اگر میّت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اسکا غسل دینا فرض رہیگا۔ مسئلہ[۲] اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اسکو غسل نہ دیا جائیگا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائیگا اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اسکا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر ساتھ ملے یا بے سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائیگا ورنہ نہیں۔ اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائیگا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔ مسئلہ[۳] اگر کوئی میّت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دار الاسلام[ع] میں یہ واقعہ ہوا تو اس کو غسل دیا جائیگا اور نماز بھی پڑھی جائیگی۔ مسئلہ[۴] اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز نہ باقی رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا۔ اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انہیں کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔ مسئلہ[۵] اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مرجائے تو اس کی نعش اس کے ہم مذہب کو دیدی جائے اگر اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجہ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اس کو وضو نہ کرائے اور سر اس کا نہ صاف کرایا جائے کافور وغیرہ اس کے بدن میں نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اس کو دھوئیں اور کافر دھونے سے پاک نہ ہوگا حتّٰی کہ اگر کوئی شخص اس کو لئے ہوئے نماز پڑھے تو اسکی نماز درست نہ ہوگی۔ مسئلہ[۶] باغی لوگ یا ڈاکو زن اگر مارے جائیں تو ایسے مُردوں کو غسل نہ دیا جائے بشرطیکہ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہوں۔

---

[۱] المیت اذا وجد فی الماء لابد من غسله لان الخطاب بالغسل توجه علی بنی آدم ولم یوجد من بنی آدم فعل الا ان یحرکه بنیة الغسل عند الاخراج ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۵۶ ج۱ اذا جری الماء علی المیت او اصابه المطر لا ینوب عن الغسل لانا امرنا بالغسل واصابة المطر و جریان الماء لیس بغسل ۱۲ (فتاوی قاضیخاں) ص۱۸۹ ج۱ مصری

[۲] وجد راس آدمی او احد شقیه لا یغسل ولا یصلی علیه بل یدفن الا ان یوجد اکثر من نصفه ولو بلا راس وکذا یغسل لو وجد النصف مع الراس ۱۲ (شرح التنویر و شامی) ص۸۰۴ ج۱

[۳] ومن لا یدری انه مسلم او کافر فان کان علیه سیما المسلمین او فی بقاع دار الاسلام یغسل والا فلا کذا فی معراج الدرایة ۱۲ (عالمگیری) ص۱۵۹ ج۱

[۴] موتی المسلمین اذا اختلط بموتی الکفار او قتلی المسلمین بقتلی الکفار ان کان للمسلمین علامة یعرفون بها یمیز بینهم وعلامة المسلمین الختان والخضاب ولبس السواد فیصلی علیهم وان لم تکن علامة ان کانت الغلبة للمسلمین یصلی علی الکل وینوی بالصلوٰة الدعاء للمسلمین ویدفنون فی مقابر المسلمین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۵۶ ج۱

[۵] وان مات الکافر وله ولی مسلم یغسله ویکفنه ویدفنه ولکن یغسل غسل الثوب النجس ویلف فی خرقة ویحفر حفیرة من غیر مراعاة سنة التکفین واللحد ولا یوضع فیه بل یلقی کذا فی الهدایة ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۵۹ ج۱

[۶] اہل البغی اذا قتلوا فی الحرب لا یصلی علیهم وکذا قطاع الطریق ۱۲ (فتاوی قاضیخاں) ص۱۵۳ ج۱

[ع] یہاں مراد اس سے وہ جگہ ہے جہاں مسلمان زیادہ بستے ہوں ۱۲ محشی

مسئلہ[۵۱] مرتد اگر مرجائے تو اسکو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اسکے اہل مذہب اس کی نعش مانگیں تو ان کو بھی نہ دی جائے۔ مسئلہ[۵۲] اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی ملجاوے تو اس کو غسل دیدینا چاہیے۔

میت کے کفن کے بعض مسائل

مسئلہ[۵۳] اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اسکو بھی کسی نہ کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصہ جسم کا ہو گو سر بھی نہ ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیے۔ مسئلہ[۵۴] کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اسکی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اس کو بھی کفن مسنون دینا چاہیے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہ ہو۔ اور اگر پھٹ گئی ہو تو صرف کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ[۵۵] درحقیقت اس میت کیلئے دعا ہے ارحم الراحمین سے۔ مسئلہ[۵۶] نماز جنازے کے واجب ہونیکی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ ہاں اس میں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو پس جس کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اسپر ضروری نہیں۔ مسئلہ[۵۷] نماز جنازے کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اوپر بیان ہوچکیں یعنی طہارت۔ ستر عورت۔ استقبال قبلہ۔ نیت۔ ہاں وقت اس کے لئے شرط نہیں اور اس کیلئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے شلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہوجائیگی تو تیمم کرے بخلاف اور نمازوں کے کہ اُنمیں اگر وقت کے چلے جانیکا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں۔ مسئلہ[۵۸] آجکل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتہ پہنے ہوئے پڑھتے ہیں ان کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جسپر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتہ پیر سے نکالدیا جائے اور اسپر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اکثر لوگ اسکا خیال نہیں کرتے اور انکی نماز نہیں ہوتی

[۵۱] اما المرتد فیلقی فی حفرة ولا یغسل ولا یکفن ولا یدفع الی من انتقل الی دینہم ۱۲ (درو شامی) صـ۳۳۲ ج ا [۵۲] رجل مات ولم یجدوا ماء فیمموہ و صلوا علیہ ثم وجدوا ماء غسل و صلی علیہ ثانیا ۱۲ (فتاوی قاضیخاں مصری) صـ۱۷۸ ج ا (عالمگیری) صـ۱۵۸ ج ا، [۵۳] وان وجد نصفہ من غیر الراس او وجد نصفہ مشقوقا طولا فانہ لا یغسل ولا یصلی علیہ ویلف فی خرقة ویدفن فیہا و لو وجد اکثر البدن او نصفہ مع الراس یکفن بقدر الحاجة کذا فی المضمرات ۱۲ (عالمگیری) صـ۱۵۶ ج ا [۵۴] وان سرق کفنہ وہو طری کفن کفنا ثانیا من مالہ وان تفسخ کفاہ ثوب واحد ۱۲ (عالمگیری) صـ۱۵۹ ج ا، [۵۵] ان صلوة الجنازة ہی الدعاء للمیت اذ ہو المقصود منہا ۱۲ (شامی) صـ۸۱۲ ج ا [۵۶] واما شروط وجوبہا فہی شروط بقیة الصلوات مع زیادة العلم بموتہ الخ ۱۲ (شامی) صـ۸۱۲ ج ا [۵۷] وکل ما یعتبر شرطا لصحة سائر الصلوات من الطہارة الحقیقیة والحکمیة واستقبال القبلة و ستر العورة والنیة یعتبر شرطا لصحة صلوة الجنازة ۱۲ (عالمگیری) صـ۱۶۳ ج ا، وطہارتہ بالماء الغسل ممکنا ۱۲ (عالمگیری) صـ۱۶۳ ج ا [۵۸] لو قام م علی النجاسة وفی رجلیہ نعلان لم یجز ولو افترش نعلیہ وقام علیہما جازت وبہذا العلم بالفعل فی زماننا من القیام علی النعلین فی صلوة الجنازة لکن لابد من طہارة النعلین ۱۲ (بحر) صـ۱۷۹ ج ۲ [۵۴ حاشیہ] یعنی مسنون کفن کی حاجت نہیں صرف لپیٹ کر دفن کردے ۱۲ محشی

دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جنکو میّت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں۔ شرط (۱)[۱] میّت کا مسلمان ہونا۔ پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں مسلمان اگرچہ فاسق یا بدعتی ہو اسکی نماز صحیح ہے سوا ان لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کریں یا ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت میں مقتول ہوں اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مرجائیں تو پھر انکی نماز پڑھی جائیگی اسیطرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اسکی سزا میں وہ مارا جاوے تو اسکی نماز بھی نہ پڑھی جاویگی اور ان لوگوں کی نماز زجراً نہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے اپنی جان خودکشی کرکے دی ہو اسپر نماز پڑھنا صحیح یہ ہے کہ درست ہے۔ مسئلہ[۲] جس لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائیگا. اور اسکی نماز پڑھی جائیگی مسئلہ[۳] میّت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہوکر مرگیا ہو اور اگر مرا ہوا لڑکا پیدا ہو تو اسکی نماز درست نہیں۔ شرط (۲)[۴] میّت کا بدن اور کفن نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے طاہر ہونا ہاں اگر نجاست حقیقیہ اسکے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اسکا بدن بالکل نجس ہوجاے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔ مسئلہ[۶] اگر کوئی میّت نجاست حکمیہ سے طاہر نہ ہو یعنی اسکو غسل نہ دیا گیا یا درصورت ناممکن ہونے غسل کے تیمم نہ کرایا گیا ہو اس کی نماز درست نہیں ہاں اگر اسکا طاہر ہونا ممکن نہ ہو مثلاً بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کرچکے ہوں اور قبر پر مٹی بھی پڑچکی ہو تو پھر اسکی نماز اسکی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے اگر کسی میّت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کردیا گیا ہو اور بعد دفن کے خیال آئے کہ اسکو غسل نہ دیا گیا تھا تو اس کی نماز دوبارہ اسکی قبر پر پڑھی جاوے اسلیے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی ہاں اب چونکہ غسل ممکن نہیں ہے لہٰذا نماز ہوجائیگی مسئلہ[۶] اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کردیا گیا ہو تو اسکی نماز اسکی قبر پر پڑھی جائیگی جبتک کہ اسکی نعش کے پھٹ جانیکا اندیشہ نہ ہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جاوے اور نعش پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے اسکی تعیین نہیں ہوسکتی یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ مدت بیان کی ہے۔ مسئلہ[۷] میّت جس جگہ رکھی ہو اس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں اگر میّت پاک پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا میّت کو بدون

[۱] وشرطها اسلام الميت وطهارته مادام الغسل ممكنا ۱۲ (فتاوى هنديه) صـ۱۶۱ ج ۱، ومن الشرط حضور الميت ووضعه وكونه امام المصلي فلا يصح على غائب ۱۲ (فتاوى هنديه) صـ۱۶۱ ج ۱، ولا يصلى على باغ ولا قاطع طريق اذا قتلا حال الحرب ولا يغسلان زجرا عن مثل فعلهما وهو مذهب على فانه روى عنه انه لم يغسل البغاة من اهل النهر وان قتل البغاة بعد وضع الحرب اوزارها يصلى عليهم وكذا قطاع الطريق اذا اخذهم الامام ثم قتلهم يصلى عليهم ۱۲ (كبيرى) صـ۵۴۲ ومن قتل احد ابويه لا يصلى عليه اهانة له ذكره في جوامع الفقه ولا يصلى على من قتل نفسه عمداً عند ابي يوسف واختاره على السعدي لانه باغ على نفسه وعندهما يصلى عليه واختاره شمس الائمة الحلوانى لان دمه هدر فصار كالميت حتف انفه ولانه مسلم عاص غير ساع في الارض فسادا فلا يقاس على البغاة وقطاع الطريق ۱۲ (كبيرى) صـ۵۴۲ [۲] صبي سبي فمات فاسلم احدهما صلى عليه ۱۲ (شرح وقايه) صـ۲۵۶ ج ۱ [۳] ومن ولد فمات غسل وصلى عليه ان استهل والا ادرج في خرقة ولا يصلى عليه ۱۲ (وقايه) صـ۲۵۵ [۴] الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الميت والامام جميعاً وكذا لو تنجس بنجس خرج منه ان كان قبل ان يكفن غسل وبعده لا ۱۲ (شامى) (در) صـ۸۱۲ ج ۱ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

پلنگ و تخت کے ناپاک زمین پر رکھدیا جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک طہارت مکان میت شرط ہے اسلئے نماز نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک شرط نہیں اسلئے نماز صحیح ہوجائیگی شرط (۳) میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اسکی نماز درست نہیں۔ شرط (۴) میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو درست نہیں شرط (۵) میت کا یا جس چیز پر میت ہو اسکا زمین پر رکھا ہوا ہونا اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اسکی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔ شرط (۶) میت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی مسئلہ (۹) نماز جنازے میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے (۲) قیام یعنی کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھنا جسطرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اسکا ترک جائز نہیں عذر کا بیان اوپر ہوچکا ہے مسئلہ رکوع۔ سجدہ۔ قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں مسئلہ نماز جنازے میں تین چیزیں مسنون ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔ (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔ (۳) میت کیلئے دعا کرنا۔ جماعت اسمیں شرط نہیں ہے پس اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائیگا خواہ وہ عورت ہو یا مرد بالغ ہو یا نابالغ مسئلہ ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اسلئے کہ یہ دعا ہے میت کیلئے اور چند مسلمانوں کا جمع ہوکر بارگاہ الٰہی میں کسی چیز کیلئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کیلئے۔ مسئلہ نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھکر امام اسکے سینہ کے محاذی کھڑا ہوجائے اور سب لوگ یہ نیت کریں نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ لِلّٰہِ تَعَالیٰ دُعَاءً لِّلْمَیِّتِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میت کیلئے دعا ہے یہ نیت کرکے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں اسکے بعد پھر ایکبار اللہ اکبر کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں بعد اس کے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ

له تا ۳ه ستر العورة شرط فی حق الامام یعنی المصلی والمیت جمیعا و حضورہ وتقدم امام القوم وکون المیت موضوعا علی الارض فان کان علی دابة او ایدی الناس لم تجز الصلوۃ علی المختار ۱۲ (مراقی وطحطاوی) صـ ۳۳۹

۵ه ارکانہا التکبیرات والقیام فلا تصح قاعدا او راکبا من غیر عذر ۱۲ (مراقی وطحطاوی) صـ ۳۳۵

۵ه فی صلوۃ مطلقة وہی ذات الرکوع والسجود خرج الجنازة ۱۲ (شرح التنویر) صـ [illegible] ج ۱ (و شامی) صـ ۵۳۷

۵ه وسننہا للثناء والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والدعاء للمیت ۱۲ (نور الایضاح) صـ ۱۲۷

۵ه الصلوۃ علی الجنازة فرض کفایة اذا قام بہ البعض واحدا کان او جماعة ذکرا کان او انثی سقط عن الباقین والصلوۃ علی الجنازة تتأدی باداء الامام وحدہ لان الجماعة لیست بشرط ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ [illegible] ج ۱

۵ه اذا کان القوم سبعة قاموا ثلثة صفوف یتقدم واحد وثلثة بعدہ واثنان بعدہم وواحد بعدہما کذا فی التتارخانیة وصلوۃ الجنازة اربع تکبیرات ولو ترک واحدۃ منہا لم تجز صلوتہ کذا فی الکافی یرفع یدیہ فی الاولی فقط و یقول سبحانک اللہم وبحمدک الخ ثم یکبر اخری ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الثانیة ثم یکبر اخری ویدعو للمیت بعد الثالثة وجمیع المسلمین ولیس فیہا دعاء موقت وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا الخ ثم یکبر الرابعة ثم یسلم تسلیمتین ولیس بعد التکبیرۃ الرابعة قبل السلام دعاء ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ [illegible] ج ۱

۵ه یعنی جیسے رکعت ضروری ہے ایسے ہی ہر تکبیر ضروری اور اس نماز کے ارکان تکبیر اور قیام ہیں ۱۲ محشی

مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ اور اگر ان دونوں دعاؤں کو پڑھے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں دونوں دعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے۔ ان دونوں دعاؤں کے سوا اور دعائیں بھی احادیث میں آئی ہیں اور ان کو ہمارے فقہا نے بھی نقل کیا ہے جس دعا کو چاہے اختیار کرلے۔ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں اجْعَلْہُ کی جگہ اجْعَلْھَا اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پڑھیں جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں۔ اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے مسئلہ[۱۴] نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہیگا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھینگے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھیگا۔ مسئلہ[۱۵] جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہانتک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔ مسئلہ[۱۶] جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اسمیں فساد نہیں آتا۔ مسئلہ[۱۷] جنازہ کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں یا جمعے یا عیدین کی نماز کیلئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں ہاں جو خاص جنازہ کی نماز کیلئے بنائی

لـه ویخافت بالدعا و یجہر بالتکبیر ولا یرفع یدیہ فی غیر التکبیرۃ الاولی فی ظاہر الروایۃ ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۷۹۔

لـه یستحب ان یصفوا ثلثۃ صفوف حتی لو کان سبعۃ یتقدم احدہم للامامۃ ویقف ورآءہ ثلثۃ ووراءہم اثنان ثم واحد ذکرہ فی المحیط لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی علیہ ثلثۃ صفوف غفر لہ رواہ ابوداؤد والترمذی و قال حدیث حسن والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ۱۲ (کبیری) ص۵۸۵

لـه وتفسد صلوۃ الجنازۃ بما تفسد بہ سائر الصلوات الا محاذاۃ المرأۃ ۱۲ (عالمگیری) ص۱۶۱ ج۱۔

لـه وصلوۃ الجنازۃ فی المسجد الذی یقام فیہ الجماعۃ مکروہ سواء کان المیت والقوم فی المسجد او کان المیت خارج المسجد والقوم فی المسجد او کان الامام مع بعض القوم خارج المسجد والقوم الباقی فی المسجد او المیت فی المسجد والامام والقوم خارج المسجد ہو المختار الا المسجد الذی بنی لاجل صلوۃ الجنازۃ فلا یکرہ فیہ کذا فی التبیین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۶۲ ج۱

گئی ہو اسمیں مکروہ نہیں مسئلہ[18] میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے مسئلہ[19] جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔ مسئلہ[20] اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اسوقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کردی جائے جسکی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھدیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اسلئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے محاذی ہو جائیگا جو مسنون ہے۔ مسئلہ[21] اگر جنازے مختلف اصناف کے ہوں تو اس ترتیب سے انکی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے انکے بعد لڑکوں کے اور انکے بعد بالغہ عورتوں کے انکے بعد نابالغہ لڑکیوں کے۔ مسئلہ[22] اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں اسیوقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اسکے آنیسے پہلے ہو چکی ہوں تو جسقدر تکبیریں ہو چکی ہیں انکے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائیگا اور اسکو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہکر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اسکے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اسکے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی۔ پھر جب امام سلام پھیردے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرلے اور اسمیں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص اسیوقت پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جاویگا اسکو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہکر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور ختم نماز کے بعد اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرلے مسئلہ[23] اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کیلئے مستعد تھا مگر سستی یا اور کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو اسکو فوراً تکبیر کہکر شریک نماز ہونا چاہیئے امام کی دوسری تکبیر کا اسکو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اس تکبیر کا اعادہ اس کے ذمے نہ ہوگا بشرطیکہ قبل اسکے کہ امام دوسری تکبیر کہے یہ اس تکبیر کو ادا کرے گو امام کی معیت نہ ہو۔ مسئلہ[24] جنازے کی نماز کا مسبوق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھیگا تو دیر ہوگی اور جنازہ اسکے سامنے سے اٹھالیا جاویگا تو دعا نہ پڑھے۔ مسئلہ[25] جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق ہو جائے تو اس کا وہی حکم ہے جو اور نمازوں کے لاحق کا ہے۔

ف ۱ ویکرہ تاخیر صلوٰتہ ودفنہ لیصلی علیہ جمع عظیم بعد صلوٰۃ الجمعۃ ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۲۴ / ۱۲

ف ۲ فلا تجوز قاعدا بلا عذر وکذا راکبا ۱۲ (کبیری) صفحہ ۵۸۱ ف ۳

ویکرہ واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلوٰۃ لکل منہا اولیٰ ویقدم الافضل فالافضل وان اجتمعن وصلی علیہا مرۃ جعلہا ای الجنائز صفا طویلاً مما یلی القبلۃ بحیث یکون صدر کل قدام الامام محاذیا لہ وراعی الترتیب فیجعل الرجال مما یلی الامام ثم الصبیان بعدہم ثم الخناثی ثم النساء ثم المراہقات ولو کان الکل رجالا روی الحسن عن ابی حنیفۃ یوضع افضلہم واسنہم مما یلی الامام وہو قول ابی یوسف والحر مقدم علی العبد ۱۲ (نور الایضاح) صفحہ ۱۲۹ (ومراقی الفلاح) صفحہ ۱۸۱

ف ۵ ولا یقتدی بالامام من سبق ببعض التکبیرات و وجدہ بین تکبیرتین عین حضر بل ینتظر تکبیر الامام فیدخل معہ اذا کبر ویوافقہ ای المسبوق امامہ فی دعائہ ثم یقضی المسبوق ما فاتہ من التکبیرات قبل رفع الجنازۃ مع الدعاء ان امن رفع الجنازۃ والا کبر قبل وضعہا علی الاکتاف ومن حضر بعد التکبیرۃ الرابعۃ قبل السلام یکبر ثم یکبر ثلاثا بعد سلام الامام قبل رفع الجنازۃ وعلیہ الفتوی ۱۲ (مراقی الفلاح) صفحہ ۱۸۱

ف ۶ ولا ینتظر تکبیر الامام من حضر تحریمتہ ولم یحرم معہ لغفلۃ او تردد فی النیۃ فیکبر ویکون مدرکا فیسلم مع الامام لو کبر مع الامام الاولی ولم یکبر الثانیۃ والثالثۃ کبرہما اولا ثم یکبر مع الامام ما بقی ۱۲ (مراقی الفلاح) صفحہ ۱۸۱ (وطحطاوی) صفحہ ۳۴۷ ÷ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

مسئلہ[26] جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہ وقت کو ہے گو تقویٰ اور ورع میں اس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں اگر بادشاہ وقت وہاں نہ ہو تو اسکا نائب یعنی جو شخص اسکی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقوے میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں۔ اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر وہ بھی نہ ہو تو اسکا نائب ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنانا بلا ان کے اذن کے جائز نہیں انہیں کا امام بنانا واجب ہے۔ اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہ ہوں تو اس محلہ کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اس سے افضل نہ ہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جنکو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جسکو وہ اجازت دیں اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جسکو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی ہو تو اسکی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانیکا خیال نہ ہو۔ مسئلہ[27] اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جسکو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا۔ اسیطرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھادی ہو تو بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہو کہ اگر ولی میت بحالت موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھا دے تب بھی بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہ ہوگا گو ایسی حالت میں بادشاہ وقت کے امام نہ بنانے سے ترک واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہوگا حاصل یہ کہ ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جبکہ اسکی بلا اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھادی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ[28] میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جسطرح اسکا غسل اور نماز۔ مسئلہ[29] جب میت کی نماز سے فراغت ہو جائے تو فوراً اسکو دفن کرنے کیلئے جہاں قبر کھدی ہو لیجانا چاہئے۔ مسئلہ[30] اگر میت کوئی شیرخوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ اسکو دست بدست لیجائیں یعنی ایک آدمی اسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لیلے اسی طرح بدلتے ہوئے لیجائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اسکو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھکر لیجائیں اور اسکے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہئے مثل مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے اسیطرح بلا عذر اسکا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھکر لیجانا بھی مکروہ ہے اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے مثلاً

[26] السلطان احق بصلوٰته ثم نائبه ثم القاضی ثم خلیفته القاضی ثم امام الحی لانه رضیه فی حیاته فهو اولی من الولی ثم الولی ویقدم الاقرب فالاقرب کترتیبهم فی النکاح ولکن یقدم الاب علی الابن فی قول الکل علی الصحیح لفضله ولمن له حق التقدم ان یاذن بغیره فان صلّٰی غیره اعادها ان شاء ولا یعید معه من صلّٰی مع غیره ومن له ولایة التقدم فیها احق ممن اوصی له المیت بالصلوٰة علیه علی المفتی به ۱۲ (نور الایضاح) صفحہ ۱۲۵ (ومراقی الفلاح) صفحہ ۱۸۱

[27] ولا یعید الولی ان صلّٰی الامام الاعظم او السلطان او الولی او القاضی او امام الحی لان هؤلاء اولی منه وان کان غیر هؤلاء له ان یعید کذا فی الخلاصة ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۱۶۱ ج ۱، وان صلّٰی هو فلیس لغیره ان یصلی بعده من السلطان ممن دونه ۱۲ (غنیة المستملی) صفحہ ۵۸۱

[28] دفن المیت فرض علی الکفایة کذا فی السراج الوہاج ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۱۶۳ ج ۱

[29] وکذا یستحب الاسراع بتجهیزه کله ای من حین موته ۱۲ (طحطاوی) صفحہ ۳۵۲،

[30] وذکر الاسبیجابی ان الصبی او الرضیع او الفطیم او فوق ذلک قلیلا اذا مات فلا باس بان یحمله رجل واحد علی یدیه ویتداوله الناس بالحمل علی ایدیهم ولا باس بان یحمله علی یدیه ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صفحہ ۱۵۹ ج ۱ (البقیہ در ضمیمہ)

قبرستان بہت دور ہو۔ مسئلہ: میّت کے اُٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہو کہ پہلے اُسکا اگلا داہنا پایا اپنے داہنے
شانے پر رکھکر کم سے کم دس قدم چلے بعد اُسکے پچھلا داہنا پایا داہنے شانہ پر رکھکر کم سے کم دس قدم چلے بعد اُسکے
بایاں پایا اپنے بائیں شانے پر رکھکر پھر پچھلا بایاں پایا بائیں شانے پر رکھکر کم سے کم دس دس قدم چلے
تاکہ چاروں پایوں کو ملاکر چالیس قدم ہو جائیں مسئلہ: جنازے کا تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ
اسقدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔ مسئلہ: جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں اُن کو قبل
اسکے کہ جنازہ شانوں سے اُتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو
کچھ مضائقہ نہیں مسئلہ: جو لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں اُنکو جنازے کو
دیکھکر کھڑا ہو جانا چاہیے مسئلہ: جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں اُنکو جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے
اگرچہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے ہاں اگر سب لوگ جنازے کے آگے ہو جائیں تو مکروہ ہے اسی طرح جنازے
کے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے مسئلہ: جنازے کے ہمراہ پیادہ چلنا مستحب ہے اور اگر کسی سواری
پر ہو تو جنازے کے پیچھے چلے مسئلہ: جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں اُنکو کوئی دعا یا ذکر بلند آواز سے
پڑھنا مکروہ ہے میّت کی قبر کم سے کم اُسکے نصف قد کے برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہ ہونا
چاہیے اور موافق اُسکے قد کے لمبی ہو اور بغلی قبر بنسبت صندوقی کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی
کھودنے میں قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر
نہ کھد سکے تو میّت کو کسی صندوق میں رکھکر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر
بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے مسئلہ: جب قبر تیار ہو چکے تو میّت کو قبلے کی طرف
سے قبر میں اتار دیں اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلے کی جانب رکھا جائے اور اُتارنے والے
قبلے رو کھڑے ہو کر میّت کو اُٹھا کر قبر میں رکھدیں مسئلہ: قبر میں اُتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا
مسنون نہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اُتارا تھا مسئلہ:
قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہنا مستحب ہے۔

٨ بالذكر والقرآن وعليهم الصمت ١٢ (مراقي الفلاح) ص ١٨٤ و حفر قبره مقدار نصف قامة فان زاد فحسن ويلحد (قوله مقدار نصف قامة الخ) او الى حد الصدر وان زاد الى مقدار قامة فهو احسن كما في الذخيرة فعلم ان الادنى نصف القامة والاعلى القامة وطوله على قدر
طول الميت وعرضه على قدر نصف طوله ويلحد ولا يشق الا في ارض رخوة ١٢ (در شامي) ص ٨٣٥ ج ١ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

١ وينبغي حملها اربعين خطوة يبدأ ... بمقدمها الايمن فيضعه على يمينه ثم مقدمها الايسر على يساره ثم يختم الجانب الايسر ... ليكون من كل جانب عشر خطوات لقوله صلى الله عليه وسلم من حمل الجنازة اربعين خطوة كفرت عنه اربعين كبيرة ١٢ (مراقي الفلاح ص ١٨٣)
٢ ويستحب الاسراع بها لقوله صلى الله عليه وسلم اسرعوا بالجنازة اي ما دون الخبب كما في رواية ابن مسعود رضي الله عنه فان تك صالحا فخير تقدمونها اليه وان تك غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم بلا خبب وهو ما يؤدي الى اضطراب الميت فيكره للازدراء به واتعاب المتبعين ١٢ (مراقي الفلاح ص ١٨٣)
٣ ويكره الجلوس قبل وضعها لقوله عليه السلام من تبع الجنازة فلا يجلس حتى توضع ١٢ (مراقي الفلاح ص ١٨٤)
٤ ولا يقوم من مرت به جنازة ولم يرد المشي معها ١٢ (مراقي الفلاح ص ١٨٤)
٥ الافضل للمشيع للجنازة المشي خلفها ويجوز امامها الا ان يتباعد عنها او يتقدم الكل فيكره ويكره ان يتقدم الجنازة راكبا ١٢ (فتاوى هنديه ص ١٥٩ ج ١)
٦ ولا بأس بالركوب خلفها والمشي افضل ١٢ (طحطاوي ص ٣٥٤) و (عالمگیری ص ١٥٩ ج ١)
٧ ويكره رفع الصوت

مسئلہ[15] میّت کو قبر میں رکھکر داہنے پہلو پر اُس کو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔ مسئلہ[16] قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھولدی جائے۔ مسئلہ[17] بعد اس کے کچّی اینٹوں یا نرکل سے بند کردیں پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کہ قبر کے بیٹھ جانیکا خوف ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختے رکھدینا یا صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے مسئلہ[18] عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کرکے رکھنا مستحب ہے اور اگر میّت کے بدن کے ظاہر ہوجانیکا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔ مسئلہ[19] مردوں کے دفن کے وقت قبر پر پردہ کرنا نہ چاہیے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو۔ یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے۔ مسئلہ[20] جب میّت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اُسکی قبر سے نکلی ہو وہ سب اُسپر ڈالدیں اُس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہوجائے اور اگر تھوڑی سی ہو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ[21] قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالدے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔ مسئلہ[22] بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھیرنا اور میّت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اُس کا ثواب اُس کو پہنچانا مستحب ہے۔ مسئلہ[23] بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔ مسئلہ[24] کسی میّت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن کرنا نہ چاہیے اس لئے کہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ مسئلہ[25] قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اُٹھی ہوئی مثل کوہان شتر کے بنائی جائے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیے۔ مسئلہ[26] قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا یا اُسپر مٹی لگانا مکروہ ہے۔ مسئلہ[27] بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبّے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے میّت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور

وسلم صلی علی جنازۃ ثم اتی القبر فحثی علیہ التراب من قبل راسہ ثلاثا ویکرہ ان یزید فیہ علی التراب الذی خرج منہ ویجعل مرتفعا

عن الارض قدر شبر او اکثر بقلیل ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۵ و ص۱۸۶ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

حاشیہ: ولو دوی بالصلوۃ بجنبہ الایمن ملک امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لی حدیث ابی داؤد البیت الحرام قبلتکم احیاء وامواتا ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۵ ۔ ویحل العقد لامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسمرۃ وقد مات لہ ابن حل عقد راسہ وعقد رجلیہ و لانہ آمن من الانتشار ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۵ ۔ ویسوی اللبن علیہ والقصب وکرہ وضع الآجر والخشب قال بعض مشائخنا انما یکرہ الآجر اذا ارید بہ الزینۃ اما اذا ارید بہ دفع اذی السباع او شیئ آخر لا یکرہ ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۵ وحکی عن الشیخ ابی بکر محمد بن الفضل انہ جوز اتخاذ التابوت فی بلادنا لرخاوۃ الارض قال ولو اتخذ تابوت من حدید لا باس بہ لکن ینبغی ان یفرش فیہ التراب ۱۲ (عالمگیری) ص۱۶۳ ج ۱ ۔ ویستحب تسجیۃ قبر المرأۃ بثوب حال ادخالہا قبر ۱۲ (کبیری) ص۵۵۵ ۔ ولا یسجی قبر الرجل لان علیا رضی اللہ عنہ مر بقوم قد دفنوا میتا وبسطوا علی قبرہ ثوبا فجذبہ وقال انما یصنع ہذا بالنساء الا اذا کان لضرورۃ دفع حر او مطر او ثلج عن الداخلین فی القبر فلا باس بہ ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۵ ۔ ویہال التراب ستر الدیستحب ان یحثی ثلاثا لما روی انہ صلی اللہ علیہ

اعمال کو بہت خراب کر لیا ہو اور اُن مفاسد سے مباح بھی ناجائز ہو جاتا ہے اسلئے ایسے امور بالکل ناجائز ہونگے اور جو جو صورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہانے ہیں جنکو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتے کے سب احکام اُسمیں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اُس کے بہت ہیں اسلئے اُسکے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علمانے اُن اقسام کے جمع کرنیکے لئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہمکو شہید کے جو احکام یہاں بیان کرنا مقصود ہیں وہ اس شہید کے ساتھ خاص ہیں جسمیں یہ چند شرطیں پائی جائیں۔ شرط (۱) مسلمان ہونا۔ پس غیر اسلام کیلئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔ شرط (۲) مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا۔ پس جو شخص حالت جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اُسکے لئے شہادت کے وہ احکام جن کا ہم ذکر آگے کرینگے ثابت نہ ہونگے شرط (۳) حدث اکبر سے پاک ہونا۔ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں یا کوئی عورت حیض و نفاس میں شہید ہو جائے تو اُسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے۔ شرط (۴) بے گناہ مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بے گناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یونہی مر گیا ہو تو اُسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے۔ شرط (۵) اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلہ جارحہ سے مارا گیا ہو اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے بذریعہ آلہ غیر جارحہ کے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جاوے تو اُسپر شہید کے حکم جاری نہ ہونگے لیکن لوہا مطلقاً آلہ جارحہ کے حکم میں ہے گو اُسمیں دھار نہ ہو اور اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکہ زنی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا اُنکے معرکہ جنگ میں مقتول ملے تو اُسمیں آلہ جارحہ سے مقتول ہونیکی شرط نہیں حتے کہ اگر کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مر جاوے تو شہید کے احکام اُسپر جاری ہو جائینگے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود مرتکب قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوئے ہوں یعنی اُن سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعث قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے

ـــــــــــــــــــــــــــ

له باب الشہید سمی شہیدا لان الملائکة یشہدون موتہ وقیل لانہ مشہود لہ بالجنة وقیل لانہ حی عند اللہ حاضر قال رحمہ اللہ تعالی الشہید من قتلہ المشرکون سواء کان مباشرة او تسبیباً بحدید او غیرہ وفی معنے المشرکین قطاع الطریق والبغاة وکذا او طأتہ دابة العدو وہم راکبوہا او سائقہا او قائدوہا او وجد فی المعرکة بہ اثر او قتلہ المسلمون ظلماً قید بالظلم احترازاً عن الرجم فی الزنا والقصاص والہدم والغرق والافتراس السبع والتردی من الجبل واشباہ ذلک ۱۲ (جوہرہ نیرہ صفحہ ۱۱۲ وصفحہ ۱۱۳) الشہید انہ مسلم مکلف طاہر علم انہ قتل ظلماً قتلاً لم یجب بہ مال ولم یرتث خرج منہ الصبی والمجنون الکافر لیس بشہید ۱۲ (شرح وقایہ صفحہ ۲۵۸ ج ۱) والشہید شرعاً ہو من قتلہ اہل الحرب مباشرة او تسبیباً بای آلة کانت او قتلہ اللصوص فی منزلہ لیلاً ولو بمثقل او نہاراً او وجد فی المعرکة سواء کانت معرکة اہل الحرب او البغی او قطاع الطریق وبہ اثر کجرح او کسر وحرق وخروج دم من اذن او عین لا من فم وانف او قتلہ مسلم ظلماً لا بحد او قود عمداً لا خطأ بحدد خرج بہ المقتول شبہ عمد بمثقل وشمل من قتلہ بجارحة او سیفہ وکان المقتول مسلما بالغاً خالیاً من حیض ونفاس وجنابة ولم یرتث ای ما صار خلقاً فی الشہادة کالثوب الخلق بوجود رفق (الیٰ حاشیہ بہشتی ثمر)

احکام جاری ہوجائینگے۔ مثال (۱) کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اُسپر سوار تھا (۲) کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار تھا اُس جانور کو حربی وغیرہ نے بھگایا جسکی وجہ سے مسلمان اس جانور سے گر کر مر گیا (۳) کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھر یا جہاز میں آگ لگادی جس سے کوئی جلکر مر گیا۔ شرط (۴) اُس قتل کی سزا میں ابتداءً شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض مقرر نہ ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہوگا تب بھی اُس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہ ہونگے گو ظلماً مارا جائے۔ مثال (۱) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلہ جارحہ سے قتل کردے (۲) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلہ جارحہ سے قتل کردے مگر خطاءً مثل کسی جانور پر یا کسی نشانے پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے (۳) کوئی شخص کسی جگہ سوائے معرکۂ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اُسکا معلوم نہ ہو ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اسلئے یہاں شہید کے احکام جاری نہ ہونگے مالی عوض کے مقرر ہونے میں ابتدائی کی قید اس وجہ سے لگائی گئی کہ اگر ابتداءً قصاص مقرر ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہوکر اُسکے بدلہ میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہوجاویں گے۔

مثال (۱) کوئی شخص آلہ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا گیا لیکن قاتل میں اور ورثۂ مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہوگئی ہو تو اِس صورت میں چونکہ ابتداءً قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتداءً نہیں واجب نہیں ہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری ہوجائیں گے (۲) کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلہ جارحہ سے مار ڈالے تو اِس صورت میں ابتداءً قصاص ہی واجب ہوا تھا مال ابتداءً واجب نہیں ہوا لیکن باپ کے احترام و عظمت کی وجہ سے قصاص معاف ہوکر اُسکے بدلے میں مال واجب ہوا ہے لہٰذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہوجاوینگے۔ شرط (۵) بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت و تمتع زندگی کا مثل کھانے پینے سونے دوا کرنے خرید و فروخت وغیرہ کے اس سے وقوع میں نہ آئیں اور نہ بمقدار وقت ایک نماز کے اسکی زندگی حالت ہوش و حواس میں گذرے اور نہ اُسکو حالتِ ہوش میں معرکہ سے اُٹھا کر لائیں ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنیکے خوف سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹) من مرافق الحیاۃ بعد انقضاء الحرب فیلحق بالشہداء حکماً فی الحکم فیکفن بدمہ من غیر تغسیل لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم زملوہم بدمائہم فانہ لیس کلمۃ تکلم فی سبیل اللہ الا تاتی یوم القیامۃ تدمی لونہ لون الدم والریح ریح المسک ویکفن مع ثیابہ الامر بنزع شہداء احد ویصلی علیہ ای الشہید بلا غسل وینزع عنہ ای الشہید ما لیس صالحاً للکفن کالفرو والحشو ان وجد غیرہ صالحاً للکفن وینزع عنہ السلاح والدرع لما فی ابی داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنہم الحدید والجلود وان یدفنوا بدمائہم وثیابہم ۱۲ (مراقی الفلاح صفحہ ۱۹۹ وصفحہ ۲۰۰) وکذا ان قتلہ اہل الذمۃ او المستامنون او وجبت الدیۃ بصلح او بقتل الاب ابنہ لا تسقط الشہادۃ لان الواجب القصاص لکنہ سقط بالصلح او الشبہۃ ومن قتلہ مدافعاً عن نفسہ او مالہ او عن المسلمین او اہل الذمۃ بای آلۃ قتل بحدید او حجر او خشب فہو شہید ولو کان المسلمون فی سفینۃ فرماہم العدو بالنار فاحترقوا من ذلک وتعدی الی سفینۃ اخری فیہا المسلمون فاحترقوا فہم کلہم شہداء وحکمہ ان لا یغسل ویصلی علیہ ویدفن بدمہ وثیابہ ولو کان فی ثوب الشہید نجاسۃ تغسل (بقیہ حاشیہ در صفحہ)

اُٹھالائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہوگا اسلیئے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان سے ہے اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائیگا اور اگر دینی معاملہ میں ہو تو خارج نہ ہوگا اگر کوئی شخص معرکۂ جنگ میں شہید ہوا اور اُس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائیگا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں مقتول ہوا ہے اور ہنوز حرب ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے بھی وہ شہید ہے۔ مسئلہ[۱] جس شہید میں یہ سب شرائط پائی جائیں اُسکا ایک حکم یہ ہے کہ اُسکو غسل نہ دیا جاوے اور اُسکا خون اُسکے جسم سے زائل نہ کیا جائے اِسی طرح اُسکو دفن کردیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہو اُن کپڑوں کو اُسکے جسم سے نہ اُتاریں ہاں اگر اُسکے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کیلئے اور کپڑے زیادہ کردیئے جائیں۔ اسی طرح اگر اُسکے کپڑے کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑے اُتار لئے جائیں اور اگر اُسکے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن ہونیکی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو اُن کو بھی اُتار لینا چاہیئے۔ ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اُسکے جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اُتارنا چاہیئے۔ ٹوپی۔ جوتہ۔ ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اُتار لیا جائیگا اور باقی سب احکام جو اور موتیٰ کے لیئے ہیں مثلاً نماز وغیرہ کے وہ سب اُن کے حق میں بھی جاری ہونگے اگر کسی شہید میں اِن شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جاوے تو اُس کو غسل بھی دیا جائیگا اور مثل دوسرے مُردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جاویگا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ[۱] اگر میت کو قبر میں قبلہ رو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈال دینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رو کرنیکے لئے اُسکی قبر کھولنا جائز نہیں ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں تختے ہٹا کر اُسکو قبلہ رو کردینا چاہیئے۔ مسئلہ[۲] عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے[۳] مسئلہ رونیوالی عورتوں کا یا بیان کرنے والیوں کا جنازہ کے ساتھ جانا ممنوع ہے مسئلہ[۴] میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے مسئلہ[۵] اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو

---

[۱] ولا ینبش المیت بوضعه لغیر القبلة او وضعه علی یساره او جعل راسه موضع رجلیه ولو سوی اللبن علیه ولم یهل التراب نزع اللبن وراعی السنة ۱۲ (مراقی الفلاح) [۲] ویکره اتباع النساء الجنائز تحریماً ۱۲ (طحطاوی) صـ ۳۵۴، [۳] وان کان مع الجنازة صائحة او نائحة تزجر وتمنع ۱۲ (کبیری) صـ ۵۵۱ [۴] الاذان عند ادخال المیت فی قبره کما هو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر فی فتاویه بدعة صـ ۸۴۳ ج ۱ (شامی) [۵] ولو کبر الامام خمساً فالمقتدی لا یتابع ثم ماذا یصنع فی روایة عن ابی حنیفة رحمه الله تعالی یمکث حتی یسلم معه هو الاصح هکذا فی محیط السرخسی واذا جاء رجل وقد کبر الامام التکبیرة الاولی ولم یکن حاضرا انتظره حتی یکبر الثانیة ویکبر معه فاذا فرغ الامام کبر المسبوق التکبیرة التی فاتته قبل ان ترفع الجنازة ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ ۱۶۳ ج ۱ ولو من المبلغ ما لم ینو الافتتاح بل بتکبیرة لو اراد ان تکبیرة الامام للافتتاح الآن واخطأ المبلغ ۱۲ (شرح التنویر) صـ ۱۳۲ (وبحر) صـ ۱۸۳ ج ۲

چاہیے کہ اُن زائد تکبیروں میں اُسکا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں ہاں اگر زائد تکبیریں امام سے نہ سُنی جائیں بلکہ مکبّر سے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ اتباع کریں اور ہر تکبیر کو تکبیر تحریمہ سمجھیں یہ خیال کرکے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں مکبر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔ مسئلہ[ل] اگر کوئی شخص کشتی پر مر جائے اور زمین وہاں سے اسقدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہو جانیکا خوف ہو تو اُسوقت چاہیے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فارغ ہو کر اُسکو دریا میں ڈالدیں اور اگر کنارہ اسقدر دور نہ ہو اور وہاں جلدی اُترنے کی امید ہو تو اُس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کردیں۔ مسئلہ[ع] اگر کسی شخص کو نماز جنازے کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اسکو صرف اللهم اغفر للمومنين والمومنات کہدینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائیگی اس لئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔ مسئلہ[ل] جب قبر میں مٹی پڑ چکے تو اُسکے بعد میّت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے۔ مثال (۱) جسمیں اُسکو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی مِلک ہو اور وہ اُسکے دفن پر راضی نہ ہو (۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔ مسئلہ[ل] اگر کوئی عورت مر جائے اور اُسکے پیٹ میں زندہ بچّہ ہو تو اُسکا پیٹ چاک کرکے وہ بچّہ نکال لیا جائے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اُسکا پیٹ چاک کرکے نکال لیا جائیگا لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اُسکے ترکہ میں سے وہ مال ادا کردیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے۔ مسئلہ[ع] قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنیکے لئے لیجانا خلاف اولیٰ ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر لیجانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔ مسئلہ[ل] میّت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اُسمیں نہ ہوں۔ مسئلہ[ل] میّت کے اعزّہ کو تسکین و تسلّی دینا اور صبر کے فضائل اور اسکا ثواب اُنکو سُنا کر اُنکو صبر پر رغبت دلانا اور اُنکے اور نیز میّت کیلئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنیوالا یا میّت کے اعزّہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اسکو پھر

ل مات رجل فی السفینة فانہ یغسل ویکفن ویصلی علیہ ویلقی فی البحر ۱۲ (فتاوی قاضیخاں) ص۹۱ مصری ومن مات فی سفینة وکان البر بعیدا وخیف الضرر بہ ای التغیر غسل وکفن وصلی علیہ والقی فی البحر مستقبل القبلة علی شقہ الایمن ویشد علیہ کفنہ واما اذا لم یخف علیہ التغیر ولو بعد البر او کان قریبا والمکن خروجہم فلا یرمی ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۶ (وطحطاوی) ص۳۵۰ ع ان کان لا یحسن یاتی بای دعاء شاء ۱۲ (عالمگیری) ص۱۶۴ ج۱ وفی البحر الرائق وطحطاوی ونور الایضاح ومن لا یحسن الدعاء یقول اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات کذا فی المجتبی الخ وھو لا یقتضی رکنیة الدعاء کما توہمہ فی فتح القدیر لان نفس التکبیرات رحمة للمیت وان لم یدع لہ ۱۲ (بحر) ص۱۸۳ ج۲ (وطحطاوی ونور الایضاح) ص۳۴۱ ل ولا یسع اخراج المیت من القبر بعد ما دفن الا اذا کانت الارض مغصوبة واخذت بالشفعة وان وقع فی القبر متاع فعلم بذلک بعد ما اہالوا علیہ التراب ینبش ۱۲ (خانیہ مصری) ص۱۹۵ ج۱ ل حامل ماتت وولدھا حی یضطرب یشق بطنھا من الایسر ویخرج ولدھا ولو بلع مال غیرہ ومات ہل یشق فیہ قولان والاولی نعم ۱۲ (کبیری) ص۵۶۲ (در وشامی) ص۹۳۴ ع ولا باس بان ینقل المیت قدر میل او میلین لان المنقل من بلد الی بلد مکروہ امرأة ماتت ولدھا فی غیر بلدھا (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

تعزیت کرنا مکروہ ہے مسئلہ اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے مسئلہ میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہدنامہ وغیرہ کے لکھنا یا اسکے سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اسکا ثبوت نہیں ہوا اسلئے اسکے مسنون و مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہیے۔ مسئلہ قبر پر کوئی سبز شاخ رکھدینا مستحب ہے، اور اگر اسکے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اسکا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے مسئلہ ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہیے مگر بوقت ضرورت شدید جائز ہے پھر اگر سب مُردے مرد ہی مرد ہوں تو جو اُن سب میں افضل ہو اسکو آگے رکھیں باقی سب کو اسکے پیچھے درجہ بدرجہ رکھدیں اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں تو مردوں کو آگے رکھیں اور اُن کے پیچھے عورتوں کو مسئلہ قبروں کی زیارت کرنا یعنی اُنکو جاکر دیکھنا مردوں کیلئے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعے کا ہو بزرگوں کی قبروں کی زیارت کیلئے سفر کرکے جانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا آجکل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے کہ اُنکا ذکر وقف کے بیان میں مناسب معلوم ہوتا ہے ہم یہاں اُن احکام کو بیان کرتے ہیں جو نماز سے یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں مسئلہ مسجد کے دروازے کا بند کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور مال و اسباب کی حفاظت کیلئے دروازہ بند کرلیا جاوے تو جائز ہے مسئلہ مسجد کی چھت پر پائخانہ پیشاب یا جماع کرنا ایسا ہی ہے جیسا مسجد کے اندر مسئلہ جس گھر میں مسجد ہو اُس پورے گھر کو مسجد کا حکم نہیں اسی طرح اُس جگہ کو بھی مسجد کا حکم نہیں جو عیدین یا جنازے کی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہو مسئلہ مسجد کے در و دیوار کا منقش کرنا اگر اپنے خاص مال سے ہو تو مضائقہ نہیں مگر محراب اور محراب والی دیوار پر مکروہ ہے اور اگر مسجد کی آمدنی سے ہو تو ناجائز ہے

ہ الی البقیع ویقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیۃ ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۱۸۸ قولہ بزیارۃ القبور ای لا بأس بہا بل تندب کما فی البحر وتزار فی کل اسبوع کما فی مختارات النوازل قال فی شرح لباب المناسک الا ان الافضل یوم الجمعۃ والسبت والاثنین والخمیس وبل تندب الرحلۃ لہا کما افادہ صرح بہ من ائمتنا ۱۲ (رد المحتار) صـ۸۴۳ ج ۱ ؎۶ ویکرہ ان یغلق باب المسجد اما فی زماننا فقد کثر الفساد فلا بأس بہ فی غیر اوان الصلوٰۃ صیانۃ لمتاع المسجد ۱۲ (کبیری) صـ۵۴۴ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

؎۱ لا یکرہ تہیئۃ نحو الکفن لان الحاجۃ الیہ تحققۃ غالبا بخلاف القبر ۱۲ (کبیری) صـ۵۶۶ ؎۲ وذکر الامام الصفار لو کتب علی جبہۃ المیت او علی عمامتہ او کفنہ عہدنامہ یرجی ان یغفر اللہ تعالیٰ للمیت ویجعلہ آمنا من عذاب القبر نقل بعض المحشین عن فوائد الشرجی ان مما یکتب علی جبہۃ المیت بغیر مداد بالاصبع المسبحۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وعلی الصدر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وذلک بعد الغسل قبل التکفین ۱۲ (شامی) صـ۸۴۷ ج ۱ ؎۳ ما اعتید من وضع الریحان والجریدۃ سنۃ لہذا الحدیث ۱۲ (طحطاوی) صـ۳۶۶ وکرہ قلع الحشیش الرطب وکذا الشجر من المقبرۃ لانہ ما دام رطبا یسبح اللہ تعالیٰ فیونس المیت وتنزل بذکر اللہ تعالیٰ الرحمۃ ولا بأس بقلع الیابس منہما ای الحشیش والشجر لزوال المقصود ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۱۸۹ ؎۴ ولا یدفن اثنان او ثلثۃ فی قبر واحد الا عند الحاجۃ فیوضع الرجل مما یلی القبلۃ ثم خلفہ الغلام ثم خلفہ الخنثی ثم خلفہ المرأۃ ویجعل بین کل میتین حاجز من التراب کذا فی محیط السرخسی وان کانا رجلین یقدم فی اللحد افضلہما وکذا اذا کانتا امرأتین ہکذا فی التاتارخانیۃ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ۱۶۴ ج ۱ ؎۵ السنۃ زیارتہا قائما والدعاء عندہا قائما کما کان یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج

مسئلہ[۱] مسجد کی در و دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں یا سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں مسئلہ[۲] مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بہت بری بات ہے اور اگر نہایت ضرورت درپیش آئے تو اپنے کپڑے وغیرہ میں تھوک وغیرہ لیلے مسئلہ[۳] مسجد کے اندر وضو یا کلی وغیرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے مسئلہ[۴] جنب اور حائض کو مسجد کے اندر جانا گناہ ہے مسئلہ[۵] مسجد کے اندر خرید فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اعتکاف کی حالت میں بقدر ضرورت مسجد کے اندر خرید فروخت کرنا جائز ہے ضرورت سے زیادہ اُس وقت بھی جائز نہیں مگر وہ چیز مسجد کے اندر موجود نہ ہونا چاہیئے مسئلہ[۶] اگر کسی کے پیر میں مٹی وغیرہ بھر جائے تو اُس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا مکروہ ہے مسئلہ[۱۱] مسجد کے اندر درختوں کا لگانا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دستور اہل کتاب کا ہے ہاں اگر اسمیں مسجد کا کوئی فائدہ ہو تو جائز ہے مثلاً مسجد کی زمین میں نمی زیادہ ہو کہ دیواروں کے گرجانیکا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں اگر درخت لگایا جائے تو وہ نمی کو جذب کریگا۔

مسئلہ[۱۲] مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکل جانا جائز ہے مسئلہ[۱۳] مسجد میں کسی پیشہ ور کو اپنا پیشہ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ مسجد دین کے کاموں خصوصاً نماز کے لئے بنائی جاتی ہو اس میں دنیا کے کام نہ ہونا چاہئیں حتیٰ کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لیکر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ والوں میں داخل ہے اُس کو مسجد سے علیحدہ بیٹھکر پڑھانا چاہیے ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کے لئے مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام بھی کرتا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد کے اندر بغرض حفاظت بیٹھے اور ضمناً اپنی کتاب یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ سوم کا شروع ہوتا ہے

[۱] ویکرہ کتابة القرآن و اسماء اللہ تعالیٰ علی المصلی و کذا علی المحاریب والجدران ۱۲ (کبیری ص۵۹۲ [۲] و [۳] ویکرہ المضمضة والوضوء فی المسجد ولا یبزق علی حیطان المسجد ولا بین یدیہ علی الحصی ولا فوق البواری ولا تحتہا وکذا المخاط ولکن یأخذ بثوبہ ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ ص۱۰۸ ج ۱ [۴] وکذا الخ وکما لا یجوز للجنب والحائض والنفساء قراءة القرآن ولا مسہ لا یجوز لہم دخول المسجد بغیر ضرورة سواء دخلوا للجلوس فیہ او للعبور لأن المرور لقولہ علیہ الصلوٰة والسلام حین کانت بیوت الصحابة شارعة فی المسجد وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابوداؤد ۱۲ (کبیری ص۵۸ [۵] وکرہ تحریماً احضار مبیعة فیہ کما کرہ فیہ مبایعة غیر المعتکف مطلقاً ۱۲ (شرح التنویر ص۱۰۰ ج ا [۶] ولو مشیٰ فی الطین کرہ ان یمسحہ لحائط المسجد او باسطوانة ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) ص۱۰۹ ج ا [۷] ویکرہ غرس الشجر فی المسجد لانہ یشبہ بالبیعة ویشغل مکان الصلوٰة الا ان یکون فیہ منفعة للمسجد بان کان الارض نزة لا یستقر اساطینہا فیغرس فیہ الشجر لیقل النز ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) ص۱۰۹ ج ا [۸]

[۹] ویکرہ تحریماً الوطی فوقہ والبول والتغوط لانہ مسجد الی عنان السماء واتخاذہ طریقاً بغیر عذر ۱۲ (شرح التنویر) ص۶۹ ج ا رجل یمر فی المسجد ویتخذ طریقاً ان کان بغیر عذر لا یجوز وبعذر یجوز ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) ص۱۰۹ ج ا [۹] الخیاط اذا کان یخیط فی المسجد یکرہ الا اذا جلس لدفع الصبیان وصیانة المسجد فحینئذ لا بأس بہ وکذا الکاتب اذا کان یکتب باجر یکرہ وبغیر اجر لا وجعل مسئلة المعلم کمسئلة الکاتب والخیاط ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) ص۱۰۹ ج ا [۱۰] یعنی جس چیز کو فروخت کرتا ہو وہ مسجد میں نہ لائی جاوے اور اگر صرف قیمت کا سودا مسجد میں لے آیا جاوے تو مضائقہ [illegible]

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور

روزے کا بیان

مسئلہ[۱] ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتی کہ ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اسکی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو ان پر اس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔ مسئلہ[۲] اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہوجائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں بعد تیس روزے ہوجانے کے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کرلیا جاوے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے۔ مسئلہ[۳] اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آئندہ کا سمجھا جائیگا شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائیگا اور وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائیگا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد

مسئلہ[۴] جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اسکی شہادت شرعاً قابل اعتبار نہ قرار پائی اسپر ان دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ مسئلہ[۵] کسی شخص نے بسبب بھول جانے کے کہ اسکو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا یا جماع کرلیا اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہوجائیگا اور کفارہ لازم نہ ہوگا صرف قضا واجب ہے اور اگر مسئلہ جانتا ہو اور پھر بھول کر ایسا کرنیکے بعد عمداً افطار کردے تو جماع کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا اور کھانے کی صورت میں اسوقت بھی صرف قضا ہی ہے۔ مسئلہ[۶] کسی کو بے اختیار قے ہوگئی یا احتلام ہوگیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہوگیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونیکے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اسنے کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہوگیا اور صرف قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور اگر مسئلہ معلوم ہو کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور پھر عمداً افطار کردیا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ مسئلہ[۷] مرد اگر اپنے خاص حصے کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچتی اسلئے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ مسئلہ[۸] کسی نے مردہ عورت سے یا ایسی

[۱] واختلاف المطالع غیر معتبر علی ظاہر المذہب فیلزم اہل المشرق برؤیۃ اہل المغرب اذا ثبت عندہم رؤیۃ اولئک بطریق موجب کما مر ۱۲ (درمختار) صفحہ ۱۴۹ ج ۱

[۲] وبعد صوم ثلاثین بقول عدلین حل الفطر (قولہ حل الفطر) ای اتفاقاً ان کانت لیلۃ الحادی والثلاثین متغیمۃ وکذا لو صحیۃ علی الصحیح فی الدرایۃ والحاصل انہ اذا تم شوال الفطر واتفاقاً اذا ثبت رمضان بشہادۃ عدلین فی الغیم او الصحو والا فی الغیم فقیل یفطر دون مطلقاً وقیل لا مطلقاً ۱۲ (رد شامی) صفحہ ۱۴۹ ج ۲

[۳] رؤیتہ بالنہار للیلۃ الآتیۃ مطلقاً ۱۲ (درمختار) صفحہ ۱۴۹ ج ۱

[۴] ومن رای ہلال رمضان وحدہ صام وان لم یقبل الامام شہادتہ ولو اکمل ہذا الرجل ثلثین لم یفطر بعذر ف ۱۲ (شرح البدایہ) صفحہ ۱۹۵ ج ۱

[۵] فان افطر خطأ او مکرہاً او اکل او جامع ناسیا او احتلم او انزل بنظر فظن انہ افطر فاکل عمداً للشبہۃ ولو علم عدم فطرہ لزمتہ الکفارۃ الا فی مسئلۃ المتن ای فی الاکل) فلا کفارۃ مطلقاً ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۵ ج ۱

[۶] قال فی البحر وانما یجب الکفارۃ با فطرہ عمداً بعد اکلہ او شربہ او جماعہ ناسیا لانہ ظن فی موضع الاشتباہ بالنظر وکذا لو ذرعہ القیء وظن انہ یفطرہ فافطر فلا کفارۃ علیہ وکذا لو احتلم وان علم ان ذلک لا یفطرہ فعلیہ الکفارۃ ۱۲ (شامی) صفحہ ۱۴۰ ج ۲

کمسن نابالغہ لڑکی سے جسکے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہوگیا تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور کفارہ واجب نہ ہوگا۔ مسئلہ[۹] کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سوتے کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہوجائیگا اور عورت پر صرف قضا لازم آئیگی اور مرد بھی اگر روزہ دار ہو تو اُسپر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں مسئلہ[۱۰] شخص جسمیں روزے کے واجب ہونے کے تمام شرائط پائے جاتے ہوں رمضان کے اُس ادائی روزہ میں جس کی نیت صبح صادق سے پہلے کرچکا ہو عمداً منہ کے ذریعہ سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائے جو انسان کی دوا یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اس کے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت متصور ہو اور اسکے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتیٰ کہ ایک تل کی برابر یا جماع کرے یا کرائے۔ لواطت بھی اسی حکم میں ہے جماع میں خاص حصے کے سر کا داخل ہوجانا کافی ہے منی کا خارج ہونا بھی شرط نہیں۔ ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہونگے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابل جماع ہو بہت کمسن لڑکی نہ ہو جسمیں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے مسئلہ[۱۱] اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے یا سُرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے اور اسکا سرا باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہنچتیں اسلئے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضا اور اگر خشک چیز مثلاً روئی یا کپڑا وغیرہ مرد نے اپنی دُبر میں داخل کی اور وہ ساری اندر غائب کردی یا تر چیز داخل کی اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور صرف قضا واجب ہوگی مسئلہ[۱۲] جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پئیں روزہ کی حالت میں تو اُن پر بھی کفارہ اور قضا دونوں واجب ہونگے مسئلہ[۱۳] اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنوں سے جماع کرائے تب بھی اُس کو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے مسئلہ[۱۴] جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر ایک مجنون ہو اور

[۱] و اذا جومعت النائمۃ او المجنونۃ فہی صائمۃ فعلیہا القضاء ۱۲ (شرح البدایہ) صفحہ ۲۰۶ ج ۱

[۲] وان جامع المکلف آدمیا مشتہی فی رمضان اداء لما مر او جومع و توارت الحشفۃ فی احد السبیلین انزل او لا او اکل او شرب غذاء او دواء و الضابط وصول ما فیہ صلاح بدنہ لجوفہ و منہ ریق حبیبہ قضی فی الصور کلہا و کفر لانہ ظن فی غیر محلہ حتی لو افتاہ مفت یعتمد علی قولہ ۱۲ (در مختار) صفحہ ۱۵۱ ج ۱

[۳] او دہن او اکتحل او ادخل عود اونحوہ فی مقعدتہ و طرفہ خارج وان غیبہ فسد وکذا لو ابتلع خشبۃ او ادخل اصبعہ الیابسۃ فی دبرہ او فرجہا ولو مبتلۃ فسد لو ادخلت قطنۃ ان غابت فسد وان بقی طرفہا فی فرجہا الخارج لا ولو بالغ فی الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنۃ فسد والا فلا ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۴۹ ج ۱

[۴] لو ادخل حلقہ الدخان افطر بای صورۃ کان الادخال حتی لو تبخر بخور فآواہ الی نفسہ واشتمہ ذاکرا لصومہ افطر لامکان التحرز عنہ ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۴۹ ج ۱ (شامی) صفحہ ۱۳۲ ج ۲

[۵] ولو مکنت نفسہا من صبی او مجنون فزنی بہا فعلیہا الکفارۃ بالاتفاق کذا فی الزاہدی ۱۲ (عالمگیری) صفحہ ۲۰۳ ج ۱

[۶] ومن جامع فی احد السبیلین عامدا فعلیہ القضاء والکفارۃ لتکامل الجنایۃ ولا یشترط الانزال فی المحلین ۱۲ (شرح البدایہ) صفحہ ۱۱۹ ج ۱ ۱۲ ولا فرق بین ما اذا کان عاقلۃ او غیرہا ۱۲ (شامی) صفحہ ۱۴۳ ج ۲

دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا۔ مسئلہ[۱۵] سوتے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جسکو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے یا اسکا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دلیں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ مسئلہ[۱۶] مرد کا اپنے خاص حصے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعے سے یا ویسے ہی۔ یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانے تک پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا۔ مسئلہ[۱۷] کسی شخص نے بسبب اس کے کہ اُسکو روزے کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی اس لئے جماع شروع کر دیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اس کے جیسے ہی روزے کا خیال آگیا یا جوں ہی صبح صادق ہوئی فوراً علیحدہ ہو گیا یا لقمے کو منہ سے پھینک دیا اگرچہ بعد علیحدہ ہو جانے کے منی بھی خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔ مسئلہ[۱۸] مسواک کرنے سے اگرچہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے روزے میں کچھ نقصان نہ آویگا۔ مسئلہ[۱۹] عورت کا بوسہ لینا اور اُس سے بغلگیر ہونا مکروہ ہے جبکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کو بے اختیار ہو جانیکا اور اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ خوف و اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ مسئلہ[۲۰] کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں لینا اور مباشرت فاحشہ یعنی خاص خاص بدن برہنہ ملانا بدون دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہیں مسئلہ[۲۱] اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بنجائے اور تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہاں پہنچکر روزے کو فاسد کر دے تو اسکو کفارہ دینا ہوگا اسلئے کہ اُس پر اُسوقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھیرنے کی نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں ٹھیرا۔ مسئلہ[۲۲] سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دو رمضانوں کے ہوں ہاں جماع کے سبب سے جو روزے فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی

ؔ وان نام فاحتلم او نظر الی امرأۃ لم یفطر ۱۲ (ہدایہ ص ۱۹۸) واذا نظر الی امرأۃ بشہوۃ فی وجہہا او فرجہا کرر النظر اولا لا یفطر اذا انزل کذا فی فتح القدیر وکذا لا یفطر بالفکر اذا امنی کذا فی السراج الوہاج ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ ص ۲۰۴ ج ۱) ؔ او اقطر فی احلیلہ ماء او دہنا لم یفطر وان وصل الی المثانۃ ۱۲ (در مختار ص ۱۵۰ ج ۱) ؔ او نزع الجامع حال کونہ ناسیاً فی الحال عند ذکرہ وکذا عند طلوع الفجر وان امنی بعد النزع کما لو نزع ثم امنی او رمی اللقمۃ من فیہ عند ذکرہ او عند طلوع الفجر ۱۲ (در مختار ص ۱۵۹ ج ۱) (و بحر ص ۲۷۳ ج ۲) ؔ لا بأس بالسواک الرطب بالغداۃ والعشی للصائم ۱۲ (ہدایہ ص ۲۱۱) (و شرح التنویر ص ۱۵۲ ج ۱) ؔ ولا بأس بالقبلۃ اذا امن علی نفسہ (ای من الانزال والجماع کما فی الزیلعی) ویکرہ التقبیل ان لم یأمن ۱۲ (المختصر للبغدادی ص ۲۶) ؔ واما القبلۃ الفاحشۃ وہی ان یمص شفتیہا فیکرہ علی الاطلاق والجماع فیما دون الفرج والمباشرۃ کالقبلۃ فی ظاہر الروایۃ وقیل ان المباشرۃ الفاحشۃ تکرہ وان امن ہو الصحیح والمباشرۃ الفاحشۃ ان تعانقا وہما متجردان ومس فرجہ فرجہا وہو مکروہ بلا خلاف ۱۲ (عالمگیری ص ۲۰۰ ج ۱)

ؔ [illegible] مقیم نوی الصوم [illegible] رمضان سافر فیہ ای فی ذلک الیوم [illegible] الا اذا دخل مصرہ لشئ نسیہ فافطر فانہ یکفر ۱۲ (شرح التنویر ص ۱۵۱ ج ۱) (عالمگیری)
ؔ [illegible] ولم یکفر للاول حتی افطر فی یوم آخر [illegible] ان الفطر بغیر الجماع تداخل والا لا وفی الحاکمیۃ ای ذلک کان فی الفطر [illegible]

رمضان کے روزے میں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور دو رمضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ علیحدہ دینا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ[1] اعتکاف کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد جماعت میں ٹھیرنا (۲) بہ نیت اعتکاف ٹھیرنا پس بے قصد و ارادہ ٹھیر جائے تو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کیلئے نیت کرنیوالے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا۔ مسئلہ[2] سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی مکہ مکرمہ میں کیا جائے اسکے بعد مسجد نبوی کا اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا اسکے بعد اس جامع مسجد کا جسمیں جماعت کا انتظام ہو اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد اس کے بعد وہ مسجد جسمیں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔ مسئلہ[3] اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب[1] سنت موکدہ[2] مستحب[3]۔ واجب[4] اگر وہ نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائیگا تو میں اعتکاف کرونگا۔ اور سنت موکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا احادیث

ص اب حاصل مسئلہ کا یہ ہے کہ غیر جماع میں تو مطلقاً تداخل ہوسکتا ہے اور جماع میں ایک رمضان کے کفارات متداخل ہوسکتے ہیں دو رمضان کے نہیں کیونکہ جماع سے مطلقاً تداخل نہ ہونا خلاف ظاہر روایت ہے کما یظہر من الشامیۃ و مراقی الفلاح فلیراجع۔ خلاصہ یہ کہ ظاہر روایت میں ایک رمضان کے کفارات متداخل ہوسکتے ہیں جبکہ ہنوز کوئی کفارہ ادا نہ کیا ہو دو رمضان کے متداخل نہیں ہوسکتے اور اس میں جماع و غیر جماع سب مساوی ہیں مگر ہم نے غیر جماع میں قول صحیح و معتمد کو لے لیا ہے ۱۲ ظفر احمد

حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا

[1] الاعتکاف مستحب والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظب علیہ فی العشر الاواخر من رمضان والمواظبۃ دلیل السنۃ وہو اللبث فی المسجد مع الصوم ونیۃ الاعتکاف اما اللبث فرکنہ والصوم من شرطہ عندنا والنیۃ شرط لسائر العبادات ثم الاعتکاف لا یصح الا فی مسجد جماعۃ ۱۲ (شرح الہدایہ) صفحہ ۲۰۹ جز ۱ والکون فی المسجد والنیۃ من مسلم عاقل طاہر عن جنابۃ وحیض ونفاس شرطان ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۵۵ جز ۱ [2] واما افضل الاعتکاف ففی المسجد الحرام ثم فی مسجدہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم فی المسجد الاقصی ثم فی الجامع ثم فیما کان اہلہ اکثر وا وفر ۱۲ (شامی) صفحہ ۱۴۹ جز ۲ (و عالمگیری)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵) المنکر فی یومین بجماع لا تداخل الکفارۃ وان لم یکفر للاول لعظم الجنایۃ ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۵۱ جز ۱

ص اس مسئلہ میں تین مسلک ہیں ایک یہ کہ کفارہ مطلقاً تداخل ہوسکتا ہے۔ دوم یہ کہ ایک رمضان میں مطلقاً تداخل ہوسکتا ہے اور دو رمضان میں مطلقاً نہیں ہوسکتا سوم یہ کہ کفارہ جماع میں مطلقاً تداخل نہیں ہوسکتا اور کفارہ غیر جماع میں مطلقاً تداخل ہوسکتا ہے بہشتی زیور میں مسلک دوم کو اختیار کیا ہے اور بہشتی گوہر میں مسلک سوم کو یہ اختلاف رائے مولوی احمد علی صاحب مؤلف بہشتی زیور و مولوی عبد الشکور صاحب مؤلف علم الفقہ ہے اور حضرت مولانا مدظلہ العالی نے تتمہ ثانیہ امداد الفتاوی صفحہ ۳۲ میں ایک سوال کے جواب میں مسئلہ بہشتی زیور کو غیر معلوم السند اور مسئلہ بہشتی گوہر کو مستند الی الدر المختار و رد المحتار خیال فرمایا ہے اور ہم نے اسکی اصلاح میں ثابت کیا ہے کہ مسئلہ بہشتی زیور ماخوذ از رد المحتار ہے اور وہی ان کے نزدیک راجح ہے۔ فمن شاء التفصیل فلیراجع الی اصلاحاتنا المتعلقۃ بالتتمۃ المذکورۃ ۱۲ تصحیح الاغلاط۔ پھر بعد میں بہشتی گوہر کے مسلک پر بھی ترمیم کردی گئی ۱۲

[3] صفحہ ۲۰۹ شرح ۔۔ وہو ثلثۃ اقسام واجب بالنذر بلسانہ وبالشروع وبالتعلیق ذکرہ ابن الکمال وسنۃ مؤکدۃ فی العشر الاخیر من رمضان لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظب فی العشر الاخیر ومستحب فی غیرہ من الازمنۃ ۱۲ (شامی) صفحہ ۱۴۷ ج ۲

صحیح میں منقول ہی مگر یہ سنت مؤکدہ بعض کے کرلینے سے سب کے ذمے سے اُتر جائیگی۔ اور مستحب وہ کہ اس عشرۂ رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔ مسئلہ ۱ اعتکاف واجب کے لئے صوم شرط ہے جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو اُسکو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھونگا تب بھی اُسکو روزہ رکھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جاویگی کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہوجائیگی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اُس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔ ہاں اُس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزے اُس کے لئے کافی نہیں مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور بعد اس کے اُسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں۔ اگر کوئی شخص پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کرسکے تو کسی اور مہینے میں اُس کے بدلے کرلینے سے اس کی نذر پوری ہوجائیگی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور اُن میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ مسئلہ ۲ اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اس لئے اس کے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ ۳ اعتکاف مستحب میں بھی احتیاط یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اور معتمد یہ ہے کہ شرط نہیں۔ مسئلہ ۴ اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہوسکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون ایک عشرہ اسلئے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرے میں ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہوسکتا ہے۔ مسئلہ ۵ حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی اُن کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد

ف ۱ و شرط الصوم لصحۃ الاول ای النذر حتی لو قال للہ علی ان اعتکف شہرا بغیر صوم فعلیہ ان یعتکف و یصوم بحر عن الظہیریۃ ۱۲ (شامی) صفحہ ۱۷۷ ج ۲، فلو نذر اعتکاف لیلۃ لم یصح لعدم محلیتہا للصوم بخلاف ما لو قال فی نذرہ لیلا و نہارا فانہ یصح لانہ یدخل اللیل تبعا بحذف ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۵۶/۱۶ و اعلم ان الشرط فی الصوم مراعاۃ وجودہ لا ایجادہ للمشروط قصدا فلو نذر اعتکاف شہر رمضان لزمہ واجزاء صوم رمضان عن صوم الاعتکاف لکن قالوا لو صام تطوعا ثم نذر اعتکاف ذلک الیوم لم یصح لانعقاد من اولہ تطوعا فتعذر جعلہ واجبا و ان لم یعتکف رمضان المعین قضی شہرا غیرہ ای متتابعا بصوم شرط الی الکمال الاصلی فلم یجز فی رمضان آخر و لا فی واجب سوی قضاء رمضان الاول الاشرف ملخصہ تحقیقہ فی الاصول فی بحث الامر ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۱۵۶/۱۶ ف ۲ و مقتضی ذلک ان الصوم شرط ایضا فی الاعتکاف المسنون ۱۲ (شامی) صفحہ ۱۷۸/۲ ف ۳ و تقابلہ روایۃ الحسن انہ شرط للتطوع ایضا لانہ لا یشترط لہ الصوم علی الظاہر من المذہب ۱۲ (شامی)

صفحہ ۱۷۷ ج ۲ ف ۴ و ہو ای الاعتکاف شرعا اللبث ای لبث المعتکف فی مسجد جماعۃ مع النیۃ و اقلہ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

ہوجائیگا اور اُسکی قضا کرنا پڑیگی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہوجائیگا۔ اس لئے کہ اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں پس اُسکی قضا بھی نہیں۔ پہلی قسم[۱] اعتکاف کی جگہ سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی۔ طبعی جیسے پائخانہ پیشاب۔ غسل جنابت کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے جبکہ کوئی شخص کھانا لانیوالا نہ ہو۔ شرعی ضرورت جیسے جمعے کی نماز

مسئلہ ۹[۲]۔ جس ضرورت کے لئے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے بعد اُس کے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اُس مسجد سے زیادہ قریب ہو مثلاً پائخانے کے لئے اگر جائے اور اس کا گھر دور ہو اور اُسکے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے ہاں اگر اس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو دوسری جگہ جانے سے اُس کی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر جائز ہے اگر جمعے کی نماز کے لئے کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہیں ٹھیر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰[۳]۔ بھولے سے بھی اپنے اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم چھوڑ دینا جائز نہیں

مسئلہ ۱۱[۴]۔ جو عذر کثیر الوقوع نہ ہوں اُنکے لئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنے کے خوف سے گو ان صورتوں میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانیکی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہیگا۔ اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اُس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونیکے پہلے یا اس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازے میں شریک ہوجائے تو کچھ مضائقہ نہیں

مسئلہ ۱۲[۵]۔ جمعے کی نماز کے لئے ایسے وقت جاوے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھیرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اُس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہوجائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے

م ملخصا ۱۲ (شامی) ص۱۸۳ ج ۲ ۔ [۵] یخرج فی وقت یمکنہ ادراکہا ویصلی قبلہا اربعاً وفی روایۃ ستاً رکعتان تحیۃ المسجد وبعدہا اربعاً او ستاً علی سنۃ الجمعۃ ولو اقام فی مسجد الجامع اکثر من ذلک لا یفسد ۱۲ (شرح البدایہ) ص۲۱ ج۱ یحکم فی ذلک رأیہ ان یجتہد فی خروجہ علی ادراک سماع الجمعۃ ۱۲ (بحر) ص۳۰۲ ج۲ ۔ [۶] مطلب یہ ہے کہ جتنے دنوں کا اعتکاف فوت ہوگیا اسکو قضا کرنا پڑیگا واجب کی قضا واجب ہے اور سنت[۲] موکدہ کی سنت ہے اور رمضان کے اعتکاف کی قضا کے لئے رمضان ہونا ضروری نہیں ہے البتہ روزہ ہونا ضروری ہے ۱۲ محشی

---

[۱] الحاجۃ الانسان طبعیۃ کبول وغائط وغسل لو احتلم ولا یمکنہ الاغتسال فی المسجد کذا فی النہر او شرعیۃ کعید و اذان ۱۲ (شرح التنویر) ص۱۵۷ ج ۱ وقیل یخرج بعد الغروب للاکل و الشرب وینبغی حملہ علی ما اذا لم یجد من یاتی لہ بہ فحینئذ یکون من الحوائج الضروریۃ کالبول والغائط ۱۲ (بحر) ص۳۰۲ ج ۲

[۲] ولا یمکث بعد فراغہ من الطہور ۱۲ (شرح البدایہ) ص۲۱ ج۱ ولو مکث اکثر یوم ولیلۃ او اتم اعتکافہ لم یفسد لانہ محل لہ ای مسجد الجمعۃ ۱۲ (شامی) ص۱۸۲ ج۲ ولا یلزمہ ان یاتی بیت صدیقہ القریب واختلف فیما لو کان لہ بیتان فاتی البعید منہما قیل فسد و قیل لا وینبغی ان یخرج علی القولین مالو ترک بیت الخلاء للمسجد القریب واتی بیتہ ولا یبعد الفرق بین الخلافیۃ وہذہ لان الانسان قد یالف غیر بیتہ ای فاذا کان لا یالف غیرہ بان لا یتیسر لہ الا فی بیتہ فلا یبعد الجواز بلا خلاف ۱۲ (شامی) ص۱۸۱ ج ۲

[۳] لو خرج من المسجد ساعۃ بغیر عذر فسد اعتکافہ ۱۲ (شرح البدایہ) ص۲۱ ج ۱

[۴] و علی ہذا اذا خرج لانقاذ غریق او حریق او جہاد عم نفیرہ فسد ولا یاثم وکذا اذا انہدم المسجد والحاصل ان ما یغلب وقوعہ یصیر مستثنیٰ حکماً وان لم یشترط وللا فلا الا اذا شرط م

تو کچھ مضائقہ نہیں مسئلہ[11] اگر کوئی شخص زبردستی معتکف کو باہر نکالدیا جائے تب بھی اسکا اعتکاف قائم نہ رہیگا مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اس کو گرفتار کر لیجائیں یا کسی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اس کو باہر نکالے مسئلہ[14] اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرضخواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہیگا۔ دوسری[3] قسم اُن افعال کی جو اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائیگا جو افعال کہ تابع جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالتِ اعتکاف میں ناجائز ہیں مگر اُن سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو ہاں اگر ان افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائیگا البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ مسئلہ[15] حالت اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہاں جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہ ہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہو مگر مبیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں بشرطیکہ اسکے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو ہاں اگر مسجد کے خراب ہونے یا جگہ رُک جانیکا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے مسئلہ[16] حالت اعتکاف میں بالکل چُپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بُری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ[1] سال گذرنا سب میں شرط ہے مسئلہ[2] ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوٰۃ فرض ہو سائمہ ہے

---

[1] و [2] وفی الخلاصۃ انہ لو خرج ناسیا او مکرہاً او لمبول فحبسہ الغریم ساعۃ او لمرض فسد عندہ بحذف (شامی) صـ۱۸۲ ج ۱

[3] ویحرم علی المعتکف الوطی وکذا اللمس و القبلۃ لانہ دواعیہ فیحرم علیہ فان جامع لیلا او نہارا عامداً او ناسیاً بطل اعتکافہ ولو جامع فیما دون الفرج فانزل او قبل او لمس فانزل بطل اعتکافہ ولو لم ینزل لم یفسد وان کان محرما ۱۲ (شرح البدایہ) صـ۲۱۱ ج ۱ ولا یبطل بانزال بفکر او نظر ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۵۹ ج ۱

[4] وخص المعتکف باکل و شرب و نوم و عقد احتاج الیہ لنفسہ او عیالہ فلو لتجارۃ کرہ کبیع و نکاح و رجعۃ فلو خرج لاجلہا فسد لعدم الضرورۃ وکرہ تحریماً احضار مبیع فیہ مطلقاً ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۵۷ ج ۱ و نقل الحموی ان احضار الثمن و المبیع الذی لا یشغل المسجد جائز ۱۲ (شامی) صـ۱۸۴ ج ۱

[5] ولا یتکلم الا بخیر و یکرہ لہ الصمت لان صوم الصمت لیس بقربۃ فی شریعتنا لکنہ یتجانب ما یکون ماثما ۱۲ (شرح البدایۃ) صـ۲۱۱ ج ۱

[6] اذا حال الحول علی النصاب تجب الزکوٰۃ ۱۲ (شرح وقایہ) صـ۲۶ ج ۱

[7] السائمۃ ہی التی ترسل للرعی فی البراری لا تعلف فی المنزل وسواء کانت ذکوراً منفردۃ او اناثاً منفردۃ او مختلطۃ ۱۲ (جوہرہ نیرہ) صـ۱۱۲ ج ۱ وفی شرح التنویر ہی لغۃ الراعیۃ و شرعاً المکتفیۃ بالرعی المباح فی اکثر العام (بقیہ حاشیہ بر صـ۱۱۲)

اور سائمہ وہ جانور ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں (۱) سال کے اکثر حصے میں اپنے منہ سے چرکے اکتفا کرتے ہوں اور گھر میں اُن کو گھڑے کرکے نہ کھلایا جاتا ہو اگر نصف سال اپنے منہ سے چرکے رہتے ہوں اور نصف سال انکو گھر میں گھڑے کر کے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں ہے اسی طرح اگر گھاس اُنکے لئے گھر میں منگائی جاتی ہو خواہ وہ بقیمت یا بے قیمت تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں (۲) دودھ کی غرض سے یا نسل کے زیادہ ہونے کے لئے یا فربہ کرنے کے لئے رکھے گئے ہوں اگر دودھ اور نسل اور فربہی کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے تو پھر سائمہ نہ کہلائیں گے۔

سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ[۱] سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ اونٹنی یا گائے بیل بھینس بھینسا بکرا بکری، بھیڑ دنبہ ہو جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید کر رکھے جائیں تو ان پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے ملکر پیدا ہوں تو اگر ان کی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائیں گے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائیں گے مثال بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاؤ اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔ مسئلہ[۲] جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اسکو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس سال اس کی زکوٰۃ نہ دینا پڑیگی اور جب سے اُس نے تجارت کی نیت کی اسوقت سے اس کا تجارتی سال شروع ہوگا۔ مسئلہ[۳] جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر اُن کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو پھر ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہوجائیگی اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائیگا اور سال پورا ہونے کے بعد اگر وہ بڑا جانور مر جائے تو زکوٰۃ ساقط ہوجائیگی۔ مسئلہ[۴] وقف کے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ مسئلہ[۵] گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینار

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۱۱)
لقصد الدر والنسل والزیادۃ والسمن لیعم فلذکورہ فقط لکن فی البدائع لو اسامہا للحم لا زکوٰۃ فیہا کما لو اسامہا للحمل والرکوب ولو للتجارۃ ففیہا زکوٰۃ التجارۃ فلو علفہا نصفہ لا تکون سائمۃ فلا زکوٰۃ فیہا للشک ۱۲ صـ ۱۳۱ ج ۲

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ہٰذا)
[۱] (قولہ وشرعاً المکتفیۃ بالرعی الخ) اطلقہا فشمل المولدۃ من اہلی ووحشی لکن العبد کون الامام اہلیۃ کالمتولدۃ من شاۃ وظبی وبقر وحشی واہلی فتجب الزکوٰۃ بہا ویکمل بہا النصاب عندنا ۱۲ (شامی) صـ ۲ ج ۲
[۲] کما لو باع السائمۃ فی وسط الحول و قبلہ بیوم فانہ یستقبل حولا آخر ۱۲ (شرح التنویر) صـ ۱۳۱ ج ۲
[۳] ولا فی حمل بفتحتین ولد الشاۃ وفصیل ولد الناقۃ و عجول بوزن سنور ولد البقرۃ وصورتہ ان یموت کل الکبار ویتم الحول علی اولادہا الصغار الا اذا کان معہا کبیر ولو واحدا ویجب ذلک الواحد ما لم یکن جیدا ولو ہلک یسقطہا ۱۲ (درمختار) صـ ۱۳۳ ج ۲
[۴] لیس فی سوائم الوقف ۱۲ (شرح التنویر) صـ ۱۳ ج ۲
[۵] اذا کانت الخیل سائمۃ ذکورا واناثا فصاحبہا بالخیار ان شاء اعطی من کل فرس دینارا وان شاء قومہا فاعطی عن کل مائتی درہم خمسۃ دراہم ۱۲ (المختصر للبغدادی) صـ ۳۹

یعنی پونے تین روپے دیدے اور یا سب کی قیمت لگا کر اسی قیمت کا چالیسواں حصہ دیدے۔

مسئلہ[۱] گدھے اور خچر جبکہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب

یاد رکھو کہ[۲] پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے اس سے کم میں نہیں پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس میں دو اور پندرہ[۱۵] میں تین اور بیس[۲۰] میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نر ہو یا مادہ مگر ایک سال سے کم نہ ہو اور درمیان میں کچھ نہیں پھر پچیس[۲۵] اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو دوسرا برس شروع ہو اور چھبیس[۲۶] سے پینتیس[۳۵] تک کچھ نہیں پھر چھتیس[۳۶] اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جسکو تیسرا برس شروع ہو چکا ہو اور سینتیس[۳۷] سے پینتالیس[۴۵] تک کچھ نہیں پھر چھیالیس[۴۶] اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہو اور سینتالیس[۴۷] سے ساٹھ[۶۰] تک کچھ نہیں پھر اکسٹھ[۶۱] اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو پانچواں برس شروع ہو اور باسٹھ[۶۲] سے پچھتر[۷۵] تک کچھ نہیں پھر چھہتر[۷۶] اونٹ میں دو[۲] ایسی اونٹنیاں جنکو تیسرا برس شروع ہو اور ستتر[۷۷] سے نوّے[۹۰] تک کچھ نہیں پھر اکانوے[۹۱] اونٹ میں دو[۲] ایسی اونٹنیاں جنکو چوتھا برس شروع ہو اور بانوے[۹۲] سے ایک سو بیس[۱۲۰] تک کچھ نہیں پھر جب ایک سو بیس[۱۲۰] سے زیادہ ہو جائیں تو پھر نیا حساب کیا جائیگا یعنی اگر چار زیادہ ہیں تو کچھ نہیں جب زیادتی پانچ تک پہنچ جائے یعنی ایک سو پچیس[۱۲۵] ہو جائیں تو ایک بکری اور دو[۲] دو اونٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو چکا اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری بڑھتی رہیگی ایک سو چوالیس[۱۴۴] تک اور ایک سو پینتالیس[۱۴۵] ہو جائیں تو ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور دو تین برس والی ایک سو انچاس[۱۴۹] تک اور ایک سو پچاس[۱۵۰] ہو جائیں تو تین اونٹنیاں چوتھے برس والی واجب ہونگی جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے سے حساب ہوگا یعنی پانچ اونٹوں میں چوبیس[۲۴] تک فی پانچ اونٹ ایک بکری تین چوتھے برس والی اونٹنی کے ساتھ اور پچیس[۲۵] میں ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور چھتیس[۳۶]

وشاتان وفی خمس عشرۃ ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس وعشرین بنت مخاض وفی ستۃ وثلثین بنت لبون فاذا بلغت مائۃ وستا وتسعین ففیہا اربع حقاق الی مائتین ثم تستانف الفریضۃ ابدا کما تستانف فی الخمسین التی بعد المائۃ ۱۲

---

[۱] ولا شیء فی البغال والحمیر الا ان یکون للتجارۃ ۱۲ (شرح البدایۃ) صـ۱۸۰ ج ۱

[۲] لیس فی اقل من خمس ذود من الابل صدقۃ فاذا بلغت خمسا سائمۃ وحال علیہا الحول ففیہا شاۃ الی تسع فاذا کانت عشرا ففیہا شاتان الی اربع عشرۃ فاذا کانت خمس عشرۃ ففیہا ثلث شیاہ الی تسع عشرۃ فاذا کانت عشرین ففیہا اربع شیاہ الی اربع وعشرین فاذا بلغت خمسا وعشرین ففیہا بنت مخاض الی خمس وثلثین فاذا بلغت ستا وثلثین ففیہا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا بلغت ستا واربعین ففیہا حقۃ الی ستین فاذا بلغت احدی وستین ففیہا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا بلغت ستا وسبعین ففیہا بنتا لبون الی تسعین فاذا کانت احدی وتسعین ففیہا حقتان الی مائۃ وعشرین ثم تستانف الفریضۃ فیکون فی الخمس شاۃ مع الحقتین وفی العشر شاتان وفی خمس عشر ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس وعشرین بنت مخاض الی مائۃ وخمسین فیکون فیہا ثلث حقاق ثم تستانف الفریضۃ ففی الخمس شاۃ مع ثلاث حقاق وفی العشر

م م والخمسین ۱۲ (المختصر للبغدادی) صـ۳۲ و صـ۳۸

میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب ایک سو چھیانوے ہوجاویں تو چار تین برس والی اونٹنی دو سو تک پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اسی طرح حساب چلیگا جیسا کہ ڈیڑھ سو کے بعد سے چلا ہے۔ مسئلہ[1] اونٹ کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو مادہ ہونا چاہئے البتہ نر اگر قیمت میں مادہ کے برابر ہو تو درست ہے۔

گائے اور بھینس کا نصاب

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہو تو دونوں کو ملالیں گے مثلاً بیس گائے ہوں اور دس بھینسیں تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا کرلینگے مگر زکوٰۃ میں وہی جانور دیا جائیگا جسکی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں گائے دی جائیگی اور اگر بھینس زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں بھینس دی جائیگی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلیٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم ادنیٰ میں جو جانور زیادہ قیمت کا ہو دیا جائیگا پس تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نر ہو یا مادہ تیس سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد انتالیس[۳۹] تک بھی کچھ نہیں، چالیس گائے بھینس ہیں تو پورے دو برس کا بچہ نر یا مادہ۔ اکتالیس سے انسٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائینگے پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس[۳۰] میں ایک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے، اور ایک چالیس کا اور جب اسی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے کیونکہ اسی میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور نوے میں ایک ایک برس کے تین بچے کیونکہ نوے میں تیس کے تین نصاب ہیں اور سو میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا کیونکہ سو میں دو نصاب تیس تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے ہاں جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جسکا اعتبار کریں مثلاً ایکسو بیس ہیں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کر کے ایک ایک

---

[1] باب نصاب الابل بحسر الباء وتسکن مؤنثة لا واحد لها من لفظها والنسبة اليها ابلى بفتح الباء سميت بها لانها تبول على افخاذها الخ ولا تجزی ذکور الابل الا بالقيمة للاناث بخلاف البقر والغنم فان المالك مخير ۱۲ (شرح التنوير) صفحہ ۱۳۱ و صفحہ ۱۳۲ ج ۱۔ [۵] باب زکوٰۃ البقر من البقر بالسکون وهو الشق سمى به لانه يشق الارض كالثور لانه يثير الارض ومفرده بقرة والتاء للوحدة (نصاب البقر والجاموس). (قوله والجاموس) هو نوع من البقر فهو مثل البقر في الزكاة والاضحية ويكمل به نصاب البقر وتوخذ الزكوة من اغلبها وعند الاستواء يوخذ اعلى الادنى و ادنى الاعلى وعلى هذا الحكم البخت والعراب والضان والمعز ثلاثون سائمة ذكورا كانت او اناثا وكذا الجواميس كما في البرجندي آتيميل غير مشتركة وفيها تبيع لاثنية اسد فوسنة كاملة او تبيعة انثاه وفي اربعين مسن ذو سنتين او مسنة وفيما زاد على الاربعين بحسابه في ظاهر الرواية عن الامام (قوله بحسابه) اي لايكون عفوا بل يحسب الى ستين ففي الواحدة الزائدة ربع عشر مسنة وفي الثنتين نصف عشر مسنة) وعنه لاشيء فيما زاد الى ستين ففيها ضعف ما في ثلثين وهو قولهما والثلاثة وعليه الفتوى ثم في كل ثلثين تبيع وفي كل اربعين مسنة فيتغير الواجب بكل عشرة ففي سبعين تبيع ومسنة وفي ثمانين مسنتان وفي تسعين ثلاث اتبعة وفي مائة تبيعان ومسنة الا اذا ...

[illegible] (vertical marginal note)

برس کے چار بچے دیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کرکے دو دو برس کے تین بچے دیں۔

بکری بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ[1] کے بارے میں بکری بھیڑ سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دُمدار ہو جسکو دنبہ کہتے ہیں یا معمولی ہو اگر دونوں کا نصاب الگ الگ پورا ہو تو دونوں کی زکوٰۃ ساتھ دی جائیگی اور مجموعہ ایک نصاب ہوگا اور اگر ہر ایک کا نصاب پورا نہ ہو مگر دونوں کے ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تو جب بھی دونوں کو ملالیں گے اور جو زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ میں وہی دیا جائیگا اور دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ سے کم میں کچھ نہیں چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زائد میں کچھ نہیں پھر ایک سو کیس میں دو بھیڑ یا بکریاں اور ایکسو بائیس سے دو سو تک زائد میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ یا بکریاں پھر تین سو ننانوے تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں یا بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی سو سے کم میں کچھ نہیں مسئلہ بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں نر مادہ کی قید نہیں ہاں ایک سال سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہیے۔ خواہ بھیڑ ہو یا بکری۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ[2] اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملادے تو سب کی زکوٰۃ اس کو دینا ہوگی مسئلہ[3] اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد مرجائے تو اسکے مال کی زکوٰۃ نہ لی جائیگی ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اس کا تہائی مال زکوٰۃ میں لے لیا جائیگا، گو یہ تہائی پوری زکوٰۃ کو کفایت نہ کرے اور اگر اس کے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ اپنی خوشی سے دیدیں لیا جائیگا۔ مسئلہ[4] اگر ایک سال کے بعد قرضخواہ اپنا قرض مقروض کو معاف کردے تو قرضخواہ کو زکوٰۃ اس ایک سال کی نہ دینا پڑیگی۔ ہاں اگر وہ مدیون مالدار ہے تو اس کو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائیگا اور دائن کو زکوٰۃ دینا پڑیگی کیونکہ زکوتی مال کے ہلاک کردینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی

---

[1] باب زکوٰۃ الغنم مشتق من الغنیمۃ لانہ لیس لہا آلۃ الدفاع فکانت غنیمۃ لکل طالب نصاب الغنم ضاناً او معزاً فانہما سواء فی تکمیل النصاب والاضحیۃ اربعین وفیہا شاۃ تعم الذکور والاناث وفی مائۃ واحد وعشرین شاتان وفی مائتین وواحدۃ ثلث شیاہ وفی اربعمائۃ اربع شیاہ وما بینہما عفو ثم بعد بلوغہا اربعمائۃ فی کل مائۃ شاۃ الی غیر نہایۃ ویؤخذ فی زکوتہا ای الغنم الثنی من الضأن والمعز وہو ماتمت لہ سنۃ لا الجذع الا بالقیمۃ وہو ما اتی علیہ اکثرہا علی الظاہر ۱۲ (شرح التنویر ص ۱۳۳ ج ۱)

[2] ولو خلط السلطان المال المغصوب بمالہ ملکہ فتجب الزکوٰۃ فیہ ویورث عنہ لان الخلط استہلاک اذا لم یمکن تمیزہ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲ (شرح التنویر ص ۱۳۲ ج ۱)

[3] ولا تؤخذ من ترکتہ بغیر وصیۃ لفقد شرطہا وہو النیۃ وان اوصی بہا اعتبر من الثلث الا ان یجیز الورثۃ ای اذا اوصی بہا وزادت علی الثلث لا یؤخذ الزائد الا ان یجیز الورثۃ ۱۲ (شامی ج ۲ ص ۲۷ و ۲۸)

[4] ولو ابرأ رب الدین المدیون بعد الحول فلا زکوٰۃ سواء کان الدین قویا او لا خانیۃ ولو وہب الدین ممن علیہ وہو فقیر تسقط عنہ الزکوٰۃ اھ وقولہ سواء کان الدین قویا او لا الشامل لاقسام الدین الثلاثۃ ای ان سقوط الزکوٰۃ بابراء المؤسر عنہ بعد الحول فی الدیون الثلاثۃ مقید بالمعسر (بقیہ حاشیہ در ضمیمہ)

مسئلہ فرض و واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت میں مستحب ہے جبکہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں سے زاید ہو ورنہ مکروہ ہے۔ اسی طرح اپنے کل مال کا صدقہ میں دیدینا بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہ اپنے نفس میں توکّل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل و عیال کو بھی تکلیف کا احتمال نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اور وہ شوہر کے گھر میں رخصت کردی جائے تو اگر وہ مالدار ہے تب تو اسکے مال میں صدقۂ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر قابل خدمت شوہر کے یا اسکے موانست کے ہے تو اس کا صدقۂ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر نہ خود اسپر اور اگر وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست کے نہ ہو تو اسکا صدقۂ فطر اسکے باپ کے ذمے واجب رہیگا اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست ہو ہر حال میں اس کے باپ پر اس کا صدقۂ فطر واجب ہوگا۔

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ چہارم کا تتمہ نہیں ہے آگے تتمہ حصہ پنجم کا شروع ہوتا ہے

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور

بالوں سے متعلق احکام

مسئلہ پورے سر پر بال رکھنا نرمہ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے اور اگر سر منڈائے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کترانا بھی درست ہے مگر سب کترانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آجکل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا کچھ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آجکل بابری رکھنی یا چندوا کھلوانے یا اگلے حصہ سر کے بال بغرض گلائی بنوانی کا جو دستور ہے درست نہیں۔ **مسئلہ** اگر بال بہت بڑھالئے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔ **مسئلہ** عورت کو سر منڈانا یا بال کتروانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے۔ **مسئلہ** لبوں کا کتروانا اسقدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے اور منڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے

ف اعلم ان الصدقة تستحب بفاضل عن کفایته وکفایة من یموّنه وان تصدق بما ینقص مؤنة من یمونه اثم ومن اراد التصدق بماله کله وهو یعلم من نفسه حسن التوکل والصبر عن المسألة فله ذلک و الا فلا یجوز ویکره لمن لا صبر له علی الضیق ان ینقص نفقة نفسه عن الکفایة التامة کذا فی شرح درر البحار وفی التتارخانیة عن المحیط الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات لانها تصل الیهم ولا ینقص من اجره شیء اه والله اعلم سبحانه تعالی ۱۲ شامی صفحہ ۹۶ و ۹۷ ج ۲ ف و لو زوج طفلة ای الفقیرة اذ سبقه الغنیة فی مالها تزوجت اولا قوله الصالحة لخدمة الزوج وفیه ای النهر عن الخلاصة بصغیرة لو سلمت لزوجها لا تجب فطرتها علی ابیها لعدم المؤنة اه ولذا قال الشارح فی باب النفقة فمن تجب نفقتها علی الزوج و کذا صغیرة تصلح للخدمة او للاستئناس ان اسکنها فی بیته وهو صریح بانها لو لم تصلح لذلک لا تجب نفقتها علی الزوج وظاهره لو امسکها فی بیته فتجب علی ابیها فلا فطرة اما علیها فللفقر واما علی زوجها فلما سیأتی فی قوله لا عن زوجته واما علی ابیها فلانه لا یمونها وان ولی علیها اه (شامی) صفحہ ۱۰۶ ج ۲ ف و ف ان السنة فی شعر الراس اما الفرق او الحلق ولا باس ان

اجازت دیتے ہیں لہٰذا نہ منڈانے میں احتیاط ہے۔ مسئلہ مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔ مسئلہ ڈاڑھی منڈانا کتروانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کتروا دینا درست ہے اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جاوے درست ہے۔ مسئلہ رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں اُن کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لیجاویں اور درست کر دی جاویں یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ حلق کے بال منڈوانا نہ چاہیے مگر ابو یوسف سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ ریش بچہ کے جانبین لب زیرین کے بال منڈوانے کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے اس لئے نہ چاہیے اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔ مسئلہ بغرض زینت سفید بال کا چننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت ہونے کے لئے دور کرنا بہتر ہے۔ مسئلہ ناک کے بال اُکھیڑنا نہ چاہیے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیے۔ مسئلہ سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولیٰ ہے۔ مسئلہ موئے زیر ناف میں مرد کے لئے اُسترے سے دور کرنا بہتر ہے مونڈتے وقت ابتدا ناف کے نیچے سے کرے اور ہرتال وغیرہ کوئی اور دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے اور عورت کے لئے موافق سنت کے یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے استرہ نہ لگے۔ مسئلہ موئے بغل میں اولیٰ تو یہ ہے کہ موچنے وغیرہ سے دُور کیے جائیں اور استرے سے منڈانا بھی جائز ہے۔ مسئلہ اس کے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا لینا دونوں درست ہے۔

مسئلہ پیر کے ناخن دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کٹوانا مستحب ہے۔ مسئلہ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتروانا بہتر ہے داہنے ہاتھ کے انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک بہ ترتیب کتروا کر بائیں چھنگلیا سے بہ ترتیب کٹوا وے اور داہنے انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں داہنی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے اس کے خلاف بھی درست ہے۔ مسئلہ کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہیے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈالدے یہ بھی جائز ہے مگر

ف وکان بعض السلف یترک سبالیہ وہی اطراف الشوارب ۱۲ شامی ص۳۵۹ ج۵

ف ولا بأس باخذ اطراف اللحیة والسنة فیہا القبضة ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیته وصرح فی النهایة بوجوب قطع ما زاد علی القبضة واما الاخذ منها وهی دون ذلک کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلها فعل یهود الہند ومجوس الاعاجم ۱۲ در مختار ص۱۵۲ ج۱

ف وفی المضمرات لا بأس باخذ الحاجبین وشعر وجهه ما لم یشبه المخنث ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لا بأس به ۱۲ شامی ص۳۵۸ ج۵

ف نتف الفنیکین بدعة وهما جانبا العنفقة وهی شعر الشفة السفلی ولا ینتف شعر انفه لان ذلک یورث الاکلة وفی حلق شعر الصدر والظهر ترک الادب ۱۲ شامی ص۳۵۹ ج۵

ف ویستحب حلق عانة ویبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة یجوز والسنة فی عانة المرأة النتف ۱۲ شامی ص۳۵۸ ج۵

ف بنحو ازالة الشعر من الابط و یجوز فیه الحلق والنتف اولی ۱۲ شامی ص۳۵۸ ج۵

ف ویستحب قلم اظفاره الا المجاهد فی دار الحرب فیستحب توفیر شاربه واظفاره ۱۲ در مختار ص۲۴۹ ج۲ ف بدا بمسبحة الیمنی الی الخنصر ثم بخنصره الیسری الی الابهام وختمه الی الابهام الیمنی ولم یثبت فی اصابع الرجل نقل والاولی تقلیمها کتخلیلها ۱۲ در مختار ص۲۴۹ ج۲ ف فاذا قلم اظفاره او جز شعره ینبغی ان یدفنه فان رمی به فلا بأس وان القاه فی الکنیف او فی المغتسل کره ۱۲ شامی ص۳۶۰ ج۵

نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ مسئلہ[19] ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہوجاتی ہے۔ مسئلہ حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے مسئلہ[21] ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف موئے بغل لبیں ناخن وغیرہ دور کرکے نہا دھوکر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کرکے نماز کو جاوے ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی انتہا درجہ چالیسویں دن اسکے بعد رخصت نہیں اگر چالیس دن گذر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا۔

شفعہ کا بیان

مسئلہ جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہنچی اگر فوراً منہ سے نہ کہا کہ میں شفعہ لونگا تو شفعہ باطل ہوجائیگا پھر اس شخص کو دعویٰ کرنا جائز نہیں حتی کہ اگر شفیع کے پاس خط پہنچا اور اس کے شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اس وقت اس نے زبان سے نہ کہا کہ میں شفعہ لونگا یہاں تک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفعہ لونگا تو اسکا شفعہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر شفیع نے کہا کہ مجھکو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفعہ سے دست بردار ہوجائیں تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضامند ہوگیا اس لئے شفعہ تو ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اسلئے یہ روپیہ لینا دینا حرام ہے مسئلہ اگر ہنوز حاکم نے شفعہ نہیں دلایا تھا کہ شفیع مرگیا اس کے وارثوں کو شفعہ نہ پہنچیگا اور اگر خریدار مرگیا شفعہ باقی رہیگا مسئلہ شفیع کو خبر پہنچی کہ اسقدر قیمت کو مکان بکا ہے اس نے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کو بکا ہے اسوقت شفعہ لے سکتا ہے اسی طرح پہلے سنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے پھر سنا کہ نہیں بلکہ دوسرا خریدار ہے یا پہلے سنا تھا کہ نصف بکا ہے پھر معلوم ہوا کہ پورا بکا ہے ان صورتوں میں پہلی دست برداری سے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

م فسلم ثم علم انہا بیعت باقل او بہر او شعیر قیمتہ الف او اکثر فلہ الشفعۃ ولو علم ان المشتری زید فسلم ثم بان انہ بکر فلہ الشفعۃ ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۲۱۵ ج ۴ ۔ ۵ پس یہ کراہت طبی ہے جس سے بچنا اچھا ہے ۱۲ محشی ۔

ـــ قلمہا بالاسنان مکروہ یورث البرص ۱۲ (شامی) صفحہ ۳۵۷ ج ۵ ۔ ۲ حلق الشعر فی حالۃ الجنابۃ مکروہ وکذا قص الاظافیر ۱۲ (شامی) صفحہ ۳۵۷ ج ۵ ۔ ۳ ویستحب قلم اظافیرہ وحلق عانتہ و تنظیف بدنہ بالاغتسال فی کل اسبوع مرۃ والافضل یوم الجمعۃ وجاز فی کل خمسۃ عشر وکرہ ترکہ وراء الاربعین ویستحق الوعید ۱۲ (درمختار) صفحہ ۲۵۰ ج ۲ و شامی صفحہ ۳۵۸ ج ۵ ۔ ۴ وان طلبہا کما علم حتی لو بلغ الشفیع البیع ولم یطلب شفعتہ بطلت الشفعۃ ولو اخبر بکتاب والشفعۃ فی اولہ او فی وسطہ فقرأ الکتاب الی آخرہ بطلت شفعتہ ۱۲ (شرح البدایہ) صفحہ ۳۷۶ ج ۴ ۔ ۵ وان صالح من شفعتہ علی عوض بطلت شفعتہ ورد العوض لان حق الشفعۃ لیس بحق متقرر فی المحل بل ہو مجرد حق التملک فلا یصح الاعتیاض عنہ ۱۲ (شرح البدایہ) صفحہ ۳۹۰ ج ۴ ۔ ۶ واذا مات الشفیع بطلت شفعتہ معناہ اذا مات بعد البیع قبل القضاء بالشفعۃ ولو مات المشتری لم تبطل ۱۲ (شرح البدایہ) صفحہ ۳۹۱ ج ۴ ۔ ۷ قیل للشفیع انہا بیعت بالف

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی اور مساقاۃ یعنی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ[۱] ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دیکر کہا کہ تم اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا اس کو فلاں نسبت سے تقسیم کرلیں گے یہ مزارعت ہے اور جائز ہے۔ مسئلہ[۲] ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کو سینچو خدمت کرو جو پھل آویگا خواہ ایک دو سال یا دس بارہ سال تک نصفا نصف یا تین تہائی تقسیم کرلیا جاویگا یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے۔ مسئلہ[۳] مزارعت کی درستی کے لئے اتنی شرطیں ہیں نمبر(۱) زمین کا قابل زراعت ہونا (۲) زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا (۳) مدت زراعت کا بیان کرنا (۴) بیج کا بیان کردینا کہ زمیندار کا ہوگا یا کسان کا (۵) جنس کاشت کا بیان کردینا کہ گیہوں ہونگے یا جو مثلاً (۶) کسان کے حصے کا ذکر ہوجانا کہ کل پیداوار میں کسقدر ہوگا (۷) زمین کو خالی کرکے کسان کے حوالہ کرنا (۸) زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا (۹) زمین اور تخم ایک شخص کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونے یا ایک کی فقط زمین اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں۔ مسئلہ[۴] اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت فاسد ہو جائیگی۔ مسئلہ[۵] مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملیگا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملیگی مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ نہ دیا جائیگا جو آپس میں دونوں کے ٹھیر چکا تھا یعنی اگر مثلاً بالمناصفہ مزارعت ٹھیری تھی تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جائیگا۔ مسئلہ[۶] بعد معاملہ مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام کرنے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جائیگا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اسپر زبردستی نہ کی جائیگی۔ مسئلہ[۷] اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مرجائے تو مزارعت باطل ہوجائیگی۔ مسئلہ[۸] اگر مدت معینہ مزارعت کی گذر جائے اور کھیتی پکی نہ ہو تو کسان کو زمین کی اُجرت اس جگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی ان زائد ایام کی عوض میں۔ مسئلہ[۹] بعض جگہ دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اسکو تو حسب

---

[۱] ہی عقد علی الزرع ببعض الخارج صحت عندہما وبہ یفتی للحاجۃ ۱۲ (شرح وقایہ) ص ج ۴ ۲۷

[۲] وہی معاقدۃ دفع الشجر والکرم الی من یصلحہ بجزء معلوم من ثمرہ وہی کالمزارعۃ ۱۲ (در مختار) ص ۲۲۵ ج ۲

[۳] و صحت بشرط صلاحیۃ الارض للزرع والاہلیۃ العاقدین وذکر المدۃ وذکر رب البذر وذکر جنسہ وقسط الآخر والتخلیۃ بین الارض والعامل والشرکۃ فی الخارج وکذا لو کان الارض والبذر لزید والبقرۃ والعمل للآخر والارض و العمل لہ والبقیۃ للآخر ۱۲ (شرح وقایہ) ص ج ۴

[۴] ثم فرع علی الاخیر فقیل ان شرط لاحدہما قفزان مسماۃ الخ وبطلت فی اربعۃ اوجہ الخ ۱۲ (شرح التنویر) ص ۲۲۳ ج ۲

[۵] واذا فسدت فالخارج لصاحب البذر فلو کان البذر من قبل رب الارض فللعامل اجر مثلہ لایزاد علی مقدار ما شرطلہ وان کان من قبل العامل فلصاحب الارض اجر مثل ارضہ ۱۲ (شرح البدایہ) ص ۳۱ و ص ۱۳ ج ۲

[۶] و یجبر من ابی عن المضی الا رب البذر والارض فلا شئی علیہ حکماً ۱۲ (شرح وقایہ) ص ۲۹ ج ۴

[۷] وتبطل بموت احدہما ۱۲ (شرح وقایہ) ص ۲۹ ج ۴

[۸] فان مضت المدۃ ولم یدرک الزرع فعلی العامل اجر مثل نصیبہ من الارض حتی یدرک ۱۲ (شرح نقایہ) ص ۲۹ ج ۴

[۹] التبن بینہما ایضاً اعتبار العرف فیما لم ینص علیہ المتعاقدان ۱۲ (شرح البدایہ) ص ۱۳ ج ۴

معاملہ باہم تقسیم کر لیتے ہیں اور جو اجناس چری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اسکو تقسیم نہیں کرتے بلکہ بیگھوں کے حساب سے کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہرا تو بوجہ اسکے کہ یہ شرط خلاف مزارعت ہے ناجائز معلوم ہوتا ہے مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کی اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت کہا جائے اور باعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل کی جائے کہ دونوں کی مراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ کے دیجاتی ہے اسطرح جائز ہو سکتا ہے مگر اسمیں جانبین کی رضامندی شرط ہے۔ مسئلہ[۱۰] بعض زمینداروں کی عادت ہو کہ علاوہ اپنے حصہ بٹائی کے کاشتکار کے حصہ میں سے کچھ اور حقوق ملازموں اور کمینوں کے بھی نکالتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھیرالیا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لینگے یہ تو ناجائز ہے اور اگر اس طرح ٹھیرایا کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہے۔ مسئلہ[۱۱] بعض لوگ اسکا تصفیہ نہیں کرتے کہ کیا بویا جائیگا پھر بعد میں تکرار و تضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں یا تو اس تخم کا نام تصریحاً لیلے یا عام اجازت دیدے کہ جو چاہے بونا۔ مسئلہ[۱۲] بعض جگہ رسم ہے کہ کاشتکار زمین میں تخم پاشی کر کے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ شرط ٹھیرتی ہے کہ تم اس میں محنت و خدمت کرو جو کچھ حاصل ہوگا ایک تہائی مثلاً ان محنتیوں کا ہوگا سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملہ کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ مسئلہ[۱۳] اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورت سابقہ عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو ان عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں اور بعض میں فی بیگہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اسمیں بھی ظاہراً وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی تاویل جواز کی جاری ہو۔

مسئلہ[۱۴] اجارہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم و بیش مدت تک زمین سے منتفع ہو کر موروثیت کا دعویٰ کرنا جیسا اسوقت رواج ہے محض باطل اور حرام اور ظلم و غصب ہے، بدون طیب خاطر مالک کے ہرگز اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اسکی پیداوار بھی خبیث ہے اور کھانا اسکا حرام ہے۔ مسئلہ[۱۵] مساقاۃ کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے۔ مسئلہ[۱۶] اگر پھل لگے ہوئے درخت پرورش کو دے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت کرنے سے بڑھتے ہوں تو درست ہو اور اگر انکا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو مساقاۃ درست نہ ہوگی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونے کے بعد درست نہیں۔ مسئلہ[۱۷]

---

[۱] تفصیلہ فی الفتاوی الہندیۃ ۱۲

[۲] وذکر جنسہ اعلام جنس البذر شرط ولان بعضہا اضر بالارض فان من العامل لا یجوز الا اذا عمم بان قال تزرع ما بدالک ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۴۰ ج ۵

[۳] اذا اراد المزارع ان یدفع الارض الی غیرہ مزارعۃ فان کان البذر من قبل رب الارض لیس لہ ان یدفع الارض الی غیرہ مزارعۃ الا ان اذن لہ رب الارض بذلک نصاً او دلالۃ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صفحہ ۲۵ ج ۵

[۴] واما مجرد وضع الید علی الدکان ونحوہا وکونہ یستاجرہا عدۃ سنین بدون شئی مما ذکر فہو غیر معتبر فللموجر اخراجہا من یدہ اذا مضت مدۃ اجارتہ وایجارہا لغیرہ ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۴۰ ج ۴

[۵] وہے کالمزارعۃ حکماً وخلافاً وکذا شروطاً ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۲۲۵ ج ۲

[۶] لو فیہا ای الشجر المذکورۃ ثمرۃ غیر مدرکۃ یعنی تزید بالعمل وان مدرکۃ قد انتہت لا تصح کالمزارعۃ بعدم الحاجۃ ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۲۲۶ ج ۲

[۷] لنا اذا فسدت المساقاۃ فللعامل اجر مثلہ وصارت کالمزارعۃ اذا فسدت ۱۲ (شرح الہدایہ) صفحہ ۴۱۶ ج ۴۔

اور عقد مساقاۃ جب فاسد ہو جائے تو پھل سب درخت والے کے ہونگے اور کام کرنیوالے کو معمولی مزدوری ملیگی جسطرح مزارعت میں بیان ہوا۔

نشے دار چیزوں کا بیان

مسئلہ[۱] جو چیز پتلی بہنے والی نشے دار ہو خواہ شراب ہو یا تاڑی یا اور کچھ اسکے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اسکا ایک قطرہ بھی حرام ہو اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اسیطرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہو خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصل ہیئت پر ہو خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے۔ یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جنمیں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں مسئلہ[۲] اور جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو، جائفل، افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو وہ تو حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

شرکت کا بیان

شرکت دو[۳] طرح کی ہے ایک شرکت املاک کہلاتی ہے جیسے ایک شخص مر گیا اور اسکے ترکہ میں چند وارث شریک ہیں یا روپیہ ملا کر دو شخصوں نے ایک چیز خریدی یا ایک شخص نے دو شخصوں کو کوئی چیز ہبہ کردی اسکا حکم یہ ہو کہ کسی کو کوئی تصرف بلا اجازت دوسرے شریک کے جائز نہیں دوسری شرکت عقود ہے یعنی دو شخصوں نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم تم شرکت میں تجارت کرینگے اس شرکت کے اقسام و احکام یہ ہیں مسئلہ[۴] ایک قسم شرکت عقود کی شرکت عنان ہے یعنی دو شخصوں نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بہم پہنچا کر اتفاق کیا کہ اسکا کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید کر تجارت کریں اسمیں یہ شرط ہو کہ دونوں کا راس المال نقد ہو خواہ روپیہ یا اشرفی یا پیسے سو اگر دونوں آدمی کچھ اسباب غیر نقد شامل کرکے شرکت سے تجارت کرنا چاہیں یا ایک کا راس المال نقد ہو اور دوسرے کا غیر نقد یہ شرکت صحیح نہیں ہوگی مسئلہ[۵] شرکت عنان میں جائز ہو کہ ایک کا مال زیادہ ہو ایک کا کم اور نفع کی شرکت باہمی رضامندی پر ہے یعنی اگر یہ شرط ٹھیری کہ

---

[۱] روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وقال کل مسکر خمر ویکرہ شرب دردی الخمر ای عکرہ والامتشاط بہ المراد بالکراہۃ الحرمۃ لان فیہ اجزاء الخمر ولا یجوز الانتفاع بالخمر لان الانتفاع بالنجس حرام کما حققناہ کما فی الکراھیۃ ولا یجوز ان یداوی بہا ای بالخمر جرح ولا یجوز ان یداوی بہا دبر دابۃ لانہ نوع انتفاع ولا تسقی آدمیاً ولو صبیا ولا تسقی الدواب مطلقاً ۱۲ از مجمع الانہر ص۵۷۱ وص۵۷۳ ج ۲ [۲] ویحرم اکل البنج والحشیشۃ وہو ورق القصب والافیون من غاب عقلہ بالبنج والافیون یقع طلاقہ اذا استعملہ للہو وادخال الآفات قصداً فان کان للتداوی فلا لعدمہا وہو صریح فی حرمۃ البنج والافیون لا للدواء والحاصل ان استعمال الکثیر المسکر منہ حرام مطلقاً واما القلیل فان کان للہو حرام وان سکر منہ یقع طلاقہ وان کان للتداوی وحصل منہ اسکار فلا ۱۲ (شامی) ص۲۰۴ وص۲۰۵ ج ۵ [۳] وہی ضربان شرکۃ ملک وہی ان یملک متعدد اثنان فاکثر عینا او دینا بارث او بیع او غیرہما وکل شرکاء الملک اجنبی فی الامتناع عن تصرف مضر فی مال صاحبہ شرکۃ عقد و رکنہا الایجاب والقبول ولو معنی کما لو دفع لہ الفا وقال اخرج مثلہا واشتر والربح

ال تو کم وزیادہ ہو مگر نفع برابر تقسیم ہوگا یا مال برابر ہو مگر نفع تین تہائی ہوگا تو بھی جائز ہے مسئلہ[۳] اس شرکت عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلاف معاہدہ نہ ہو لیکن ایک شریک کا قرض دوسرے سے نہ مانگا جائیگا مسئلہ[۴] اگر بعد قرار پانے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں گئی اور مال شرکت تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہوگیا تو شرکت باطل ہوجائیگی اور ایک شخص بھی کچھ خرید چکا ہے اور پھر دوسرے کا مال ہلاک ہوگیا تو شرکت باطل نہ ہوگی مال خرید دونوں کا ہوگا اور جسقدر اس مال میں دوسرے شریک کا حصہ ہے اس حصے کے موافق زر ثمن اس دوسرے شریک سے وصول کرلیا جائے گا مثلاً ایک شخص کے دس روپیہ تھے اور دوسرے کے پانچ دس روپیہ والے نے مال خرید لیا تھا اور پانچ روپیہ والے کے روپیہ ضائع ہوگئے سو پانچ روپیہ والا اس مال میں ثلث کا شریک ہے اور دس روپیہ والا اس سے دس روپیہ کا ثلث نقد واپس کریگا یعنی تین روپیہ پانچ آنہ چار پائی اور آیندہ یہ مال شرکت پر فروخت ہوگا۔ مسئلہ[۴] اس شرکت میں دونوں شخصوں کا مال کا مخلوط کرنا ضرور نہیں صرف زبانی ایجاب قبول ہی سے شرکت منعقد ہوجاتی ہے مسئلہ[۶] نفع نسبت سے مقرر ہونا چاہیے یعنی آدھا آدھا یا تین تہائی مثلاً اگر یوں ٹھیرا کہ ایک شخص کو سو روپیہ ملینگے باقی دوسرے کا یہ جائز نہیں مسئلہ[۸] ایک قسم شرکت عقود کی شرکت صنائع کہلاتی ہے اور شرکت تقبل بھی کہتے ہیں جیسے دو درزی یا دو رنگریز باہم معاہدہ کرلیں کہ جو کام جسکے پاس آئے اسکو قبول کرے اور جو مزدوری ملے وہ آپسمیں آدھوں آدھ یا تین تہائی یا چوتھائی وغیرہ کے حساب سے بانٹ لیں یہ جائز ہے مسئلہ[۶] جو کام ایک نے لیلیا دونوں پر لازم ہوگیا مثلاً ایک شریک نے ایک کپڑا سینے کیلئے لیا تو صاحب فرمایش جسطرح اسپر تقاضا کرسکتا ہے دوسرے شریک سے بھی سلوا سکتا ہے اسیطرح جیسے یہ کپڑا سینے والا مزدوری مانگ سکتا ہے دوسرا بھی مزدوری لے سکتا ہے اور جسطرح اصل کو مزدوری دینے سے مالک سبکدوش ہوجاتا ہے اسی طرح اگر دوسرے شریک کو دیدی تو بھی بری الذمہ ہوسکتا ہے مسئلہ[۹] ایک قسم شرکت کی شرکت وجوہ ہے یعنی نہ انکے پاس مال ہے نہ کوئی ہنر پیشہ صرف باہمی یہ قرار دیا کہ دوکانداروں سے اُدھار مال لیکر بیچا کریں اس شرکت میں ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوگا اور اس شرکت میں جس نسبت سے شرکت ہوگی اسی نسبت سے نفع کا استحقاق ہوگا یعنی اگر خریدی ہوئی چیزوں کو بالنصف مشترک قرار دیا گیا تو نفع بھی نصفا نصف تقسیم ہوگا اور اگر مال کو تین تہائی مشترک ٹھیرایا گیا تو نفع بھی تین تہائی تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۳ وان خلطا ای الشریکان جنسا واحدا ثم اشترکا فیہ فشرکۃ عقد عند محمد رحمہ اللہ تعالی وشرکۃ ملک عند ابی یوسف رحمہ اللہ فیتصرف فی حصۃ صاحبہ کما فی الشرنبلالیۃ الخ وثانیہما شرکۃ عنان وہی ان یشترکا متساویین فیما ذکر او غیر متساویین وشرطہا انہا تتضمن الوکالۃ فقط دون الکفالۃ وتصح فی نوع من التجارات او فی عمومہا او ببعض المال کل منہما او بکلہ ومع التفاضل فی راس المال دون الربح ومع التساوی فیہا او فی احدہما دون الآخر عند علمائنا ای المشترکین معا ۱۲ (مجمع الانہر) ص۷۲۸ و ص۷۲۹ ج ۲ ولا تصح بمال غائب او دین فی الحالین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۹۲ ج ۲ ۵ و تفسد باشتراط دراہم مسماۃ من الربح لاحدہما لقطع الشرکۃ کما مر لانہ شرط لعدم فسادہا بالشروط فظاہرہ بطلان الشرط لا الشرکۃ ذکرہ مصنفہ قلت صرح صدر الشریعۃ وابن الکمال بفساد الشرکۃ ویکون الربح علی قدر المال ۱۲ (شرح التنویر) ص۳۷۲ ج ۱ ۵ واما التقبل وتسمی شرکۃ صنائع واعمال وابدان ان اتفق صانعان او خیاطان او خیاط وصباغ علی ان یتقبلا الاعمال التی یمکن استحقاقہا ویکون الکسب بینہما علی ما شرطا مطلقا فی الاصح ۱۲ (در)

مختار ص۳۰۳ ج ۳ ۶ وما یتقبلہ کل واحد من العمل یلزمہ ویلزم شریکہ حتی ان کل واحد منہما یطالب بالاجرۃ ویبرأ الدافع بالدفع الیہ ۱۲ (ہدایہ) ص۶۱۳ ج ۲ ۵ اما شرکۃ م

وتمت بالخیر

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ ششم ہفتم ہشتم دہم کا تتمہ نہیں ہے آگے حصہ نہم کا تتمہ آتا ہے۔

تتمہ حصہ نہم ۹ بہشتی زیور

تمہید

چونکہ بہشتی زیور میں مسائل مخصوص بالرجال اسی طرح اسکے حصہ نہم میں امراض مخصوص بالرجال نہیں لکھے گئے اور انکی تتمیم و تکمیل کیلئے بہشتی گوہر لکھا گیا ہے اسلئے حصہ مسائل کے ختم ہونے کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ معالجات مخصوص بالرجال بھی اس میں شامل کردیئے جائیں اس کے کاتب بھی حکیم مولوی محمد مصطفےٰ صاحب ہیں۔ کتبہ اشرف علی عفی عنہ

مردوں کے امراض

جریان اس کو کہتے ہیں کہ پیشاب کے پہلے یا پیشاب کے بعد چند قطرے سفید دودھ کے سے رنگ کے گریں اس سے ضعف دن بدن بڑھتا ہے اور چاہے کیسی ہی عمدہ غذا کھائی جائے مگر بدن کو نہیں لگتی۔ آدمی ہمیشہ دُبلا اور کمزور زرد رہتا ہے اور جب بڑھ جاتا ہے تو معدہ بھی خراب ہوجاتا ہے بھوک نہیں لگتی اور جو کچھ کھایا جائے ہضم نہیں ہوتا۔ دست آجاتے ہیں قبض ہوجاتا ہے۔ جریان کے مریض کو جب قبض بہت ہوجاتا ہے تو علاج بھی مشکل ہوجاتا ہے کیونکہ اکثر دوائیں جریان کی قابض ہوتی ہیں اُن سے قبض بڑھتا ہے اور قبض سے جریان کو زیادتی ہوتی ہے اس واسطے اس کے علاج سے غفلت مناسب نہیں شروع ہی میں غور کرکے علاج کرلیں۔ جریان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون اور منی میں حدت آجائے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ قطرے جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتے ہیں بالکل سفید نہ ہوں بلکہ کسی قدر زردی مائل ہوں اور سوزش کے ساتھ نکلیں بلکہ پیشاب میں بھی جلن پیدا ہوتی ہو اور علامات بھی خون کی گرمی کے موجود ہوں جیسے گرمی کے موسم میں جریان کو زیادتی ہونا اور سردی میں کم ہوجانا یا سرد پانی سے نہانے سے آرام پانا۔ علاج یہ سفوف کھائیں۔ گوند ببول۔ کتیرا چینی گوند۔ طباشیر کشتہ قلعی ست بہروزہ۔ دانہ الائچی خورد پھلی ببول۔ ستاور۔ تالمکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ موچرس۔ گوند نیم۔ اندر جو شیریں۔ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ پونے چار تولہ ملاکر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز گائے کی تازی چھاچھ پاؤ بھر کے ساتھ پھانکیں اگر گائے کی چھاچھ میسر نہ ہو تو بھینس کی سہی اگر یہ بھی نہ ملے تو مصری کے شربت کے ساتھ کھائیں یہ سفوف سوزاک کیلئے بھی مفید ہے پرہیز گائے کے گوشت اور جملہ گرم چیزوں سے جیسے میتھی۔ بیگن۔ مُولی۔ گڑ۔ تیل وغیرہ جریان کی اس قسم میں کسیقدر ترشی کا استعمال چنداں مضر نہیں بشرطیکہ پرانا ہوگیا ہو۔ دوسرا سفوف نہایت مقوی اور سوزش پیشاب اور اس جریان کو مفید ہے جو گرمی سے ہو چھوٹی مائیں۔ طباشیر۔ نرمہرہ خطائی۔ تالمکھانہ۔ بہمن سفید۔ سُرخ گلاب۔ زیرہ دھنیا۔ پوست بیرون پستہ۔ دانہ الائچی خورد۔ چھلکا پھلی ببول سب چھ چھ ماشہ املی کے بیجوں کی گری ۲ تولہ کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کرکے پھر موصلی سفید موصلی سیاہ۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری سب چار چار ماشہ کوٹ چھانکر ملاکر مصری چار تولہ پیسکر ملاکر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور

ایک پڑیا ہر روز دودھ کی لسی کے ساتھ پھانکیں تیسرا سفوف گرم جریان کے لئے اور بھوک بڑھاتا ہے اور ممسک بھی ہے۔ ثعلب مصری۔ تخم خرفہ۔ کشتہ قلعی بنسلوچن۔ کہربائے شمعی۔ گلنار مغز تخم کدوئے شیریں۔ بہمن سرخ سب چھ چھ ماشہ مصطگی رومی دو ماشہ۔ مازو۔ تخم ریحان تین تین ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیسکر ملاکر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا صبح اور ایک شام مصری کے شربت کے ساتھ پھانکیں۔ **جریان کی دوسری قسم** وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھکر پٹھے کمزور ہوکر پیدا ہو۔ علامت یہ ہے کہ مادۂ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونیکی خبر بھی نہ ہو اور منی ذرا ارادہ سے یا بالکل بے ارادہ خارج ہو جاتی ہو۔ **علاج** یہ دوا کھائیں۔ اندرجو شیریں۔ سمندر پھل۔ تخم کونچ تخم پیاز۔ تخم اٹنگن۔ عاقرقرحا۔ ریوند چینی سب ساڑھے دس دس ماشہ کوٹ چھان کر بیس پڑیاں بنالیں پھر ایک انڈا لیں اور سفیدی اس کی نکال ڈالیں اور زردی اسی میں رہنے دیں پھر ایک پڑیہ دوائی مذکور کی لیکر اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کرکے بھوبھل میں انڈے کو نیم برشت کرکے کھالیں اسی طرح بیس دن تک کھائیں۔ **سفوف مغلظ منی اور ممسک** سنگھاڑا خشک۔ گوند ببول چھ چھ ماشہ۔ مازو مصطگی رومی تین تین ماشہ۔ نشاستہ تالمکھانہ ثعلب مصری چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری ڈھائی تولہ ملاکر سفوف بنالیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک تازے پانی کیساتھ کھائیں اور اس قسم میں جوارش کمونی ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے۔ **ایک قسم جریان کی** وہ ہے کہ گردہ بہت ضعیف ہو جائے اور چربی اس کی پگھلکر بصورت منی نکلنے لگے یہ حقیقت میں جریان نہیں ہے صرف جریان کے مشابہ ہونے سے اسکو جریان کہدیتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل پیشاب ایک سفید چیز بلا ارادہ نکلے اور مقدار بہت زیادہ ہو اور اس کے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود ہوں جیسے درد گردہ۔ پتھری۔ ریگ وغیرہ۔ **علاج** معجون لبوب کبیر بہت مفید ہے گردہ کو طاقت دیتی ہے اور ضعف باہ اور چربی پیشاب میں آنے کو دور کرتی ہے اور مقوی تمام بدن ہے۔

نسخہ یہ ہے۔ مغز پستہ۔ مغز فندق۔ مغز بادام شیریں۔ حبۃ الخضراء۔ مغز اخروٹ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز حب الزلم۔ ماہی روبیان خولنجان۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ تودری سفید۔ تودری سرخ۔ تودری زرد۔ سونٹھ۔ تل چھلے ہوئے۔ دارچینی قلمی۔ سب پونے نو نو ماشہ بالچھڑ۔ ناگرموتھ۔ لونگ۔ کبابہ۔ حب القلقل۔ تخم گاجر۔ تخم شلغم۔ تخم ترب۔ تخم پیاز۔ تخم اسپست۔ تخم ہلیون اصیل۔ اندرجو شیریں۔ درونج عقربی۔ نرکچور۔ سوا پانچ پانچ ماشہ۔ جوزبوا۔ جوتری۔ چھڑیلہ۔ پیپل۔ ساڑھے تین تین ماشہ ثعلب مصری مغز نارجیل۔ چرونجی کا مغز یعنی چرونجی۔ تخم خشخاش سفید ساڑھے سترہ سترہ ماشہ۔ سورنجان شیریں۔ بوزیدان۔ پودینہ خشک

سب سات سات ماشہ عود غرقی ساڑھے چار ماشہ زعفران مصطگی رومی، تودری سفید سات سات ماشہ مایہ شتر اعرابی تولے ساڑھے سات ماشہ سب سینتالیس دوائیں ہیں کوٹ چھان کر شہد خالص ایک سو پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں اور عنبر ساڑھے چار ماشہ اور مشک اصلی سوا دو ماشہ پیس کر ملالیں اور ورق نقرہ پچیس عدد اور ورق طلا پندرہ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے خوب ملالیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانیوالی ہے مگر کسی قدر گرم ہے جن کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسری معجون کو کھائیں۔ اس کا نام معجون لبوب بارد ہے۔

معجون لبوب بارد۔ مغز بادام شیریں۔ تخم خشخاش سفید۔ مغز تخم خیارین۔ ایک ایک تولہ مغز تخم کدوئے شیریں۔ سونٹھ خولنجان۔ شقاقل مصری۔ دس دس ماشہ۔ مغز تخم خربزہ تخم خرفہ چھ چھ ماشہ کتیرا چار ماشہ مغز چلغوزہ۔ تودری زرد۔ تودری سرخ تخم گندر تخم ہلیون اصیل دو دو ماشہ کوٹ چھان کر ترنجبین خراسانی بائیس تولہ کا قوام کر کے ملالیں۔ خوراک سات ماشہ۔

معجون لبوب کا ایک اور نسخہ ہے اس کا نام معجون لبوب صغیر ہے۔ قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبیر کے قریب ہے مقوی دماغ و گردہ و مثانہ اور دافع نسیان اور رنگ نکالنے والی اور منی پیدا کرنیوالی ہے۔ مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ مغز پستہ۔ مغز حبۃ الخضراء۔ مغز چلغوزہ۔ حب الزلم۔ مغز فندق۔ مغز نارجیل۔ مغز حب القلقل۔ تخم خشخاش سفید۔ تودری سرخ۔ تودری سفید۔ تل دھوئے ہوئے۔ تخم جرجیر۔ تخم پیاز۔ تخم شلغم۔ تخم اسپست اصیل۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کبابہ۔ خرفہ۔ دارچینی قلمی۔ خولنجان۔ شقاقل مصری۔ تخم ہلیون اصیل۔ سب ایک ایک تولہ (کل ستائیس دوائیں ہیں) خوب کوٹ کر شہد اکیاسی تولہ میں ملالیں۔ پھر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں۔

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے دوسرے یہ کہ خواہش بدستور رہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے جماعت پر پوری قدرت نہ رہے بعضوں کو ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہو جاتی ہیں جسکو صرف پہلی صورت پیش آوے اس کو کھانے کی دوا کی ضرورت ہے اور جن کو صرف دوسری صورت پیش آئے ان کو لگانیکی دوا کی احتیاج ہے اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور لگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے ضعف باہ کا بالکل صحیح باقاعدہ علاج طبیب ہی بہت غور کے ساتھ کر سکتا ہے

اس لئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسمیں اور سہل سہل علاج لکھے جاتے ہیں۔
ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا اس کے کئی سبب ہوتے ہیں ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے یا عرصہ تک بیمار رہنے یا کسی صدمے سے دُبلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوت باہ میں ضرور ضعف ہو جائیگا۔ علاج یہ ہے کہ غذا عمدہ کھائیں اور دل سے صدمہ اور رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور سویا زیادہ کریں اور جب تک قوت بحال ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون لبوب کبیر اور معجون صغیر اور معجون لبوب بارد اس کے لئے نہایت مفید ہیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کم ہونے کا یہ ہے کہ دل کمزور ہو اس کی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ سا محسوس ہونے لگے اور مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو۔ علاج یہ ہے کہ دواء المسک اور مفرح دوائیں کھائیں اور زیادہ شرم کو بتکلف کم کریں۔ دواء المسک کا نسخہ حصہ نہم بہشتی زیور میں گزر چکا ہے اور مفرح نسخے آگے آتے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونیکا یہ ہے کہ دماغ زیادہ کمزور ہو جائے علامت یہ ہے کہ مجامعت سے درد سر یا ثقل سماعت یا پریشانی حواس پیدا ہو۔ علاج قوت دماغ کے لئے حریرہ پئیں یا میوہ کھایا کریں۔ حریرہ کا نسخہ جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم پیٹھا۔ مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ پانی میں پیکر سنگھاڑے کا آٹا۔ ثعلب مصری پسی ہوئی چھ چھ ماشہ ملاکر گھی چار تولہ سے بگھار کر مصری سے میٹھا کرکے پیا کریں۔ میوہ کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھوہارہ اور مغز بادام شیریں اور کشمش اور مغز چلغوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملاکر رکھ لیں اور تین چار تولے ہر روز کھایا کریں اور اگر مرغوب ہو تو بھنے ہوئے چنے ملاکر کھائیں کہ نہایت مجرب ہے اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونیکا یہ ہے کہ گردے میں ضعف ہو یہ قسم ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو مرض گردہ کا رہتا ہے۔ جیسے پتھری ریگ وغیرہ علاج اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اس کا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردے کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر یا معجون لبوب صغیر یا معجون لبوب بارد کھائیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے۔ کبھی خواہش نفسانی کم ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے۔ علامت اس کی بھوک نہ لگنا اور کھانا ہضم نہ ہونا ہے اس کا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے

کے بعد زرعوتی کھائیں اس کا نسخہ آگے آتا ہے۔

ضعفِ باہ کے لئے چند دواؤں و غذاؤں کا بیان

حلوا مقوی باہ اور مغلظ منی دافع سرعت مقوی دل و دماغ و گردہ

ثعلب مصری دو تولہ۔ چھوارہ آدھ پاؤ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ شقاقل مصری۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سیب ولایتی عمدہ کدوکش میں نکالے ہوئے آدھ سیر۔ ان سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر آدھ سیر گھی میں بھون لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سرخ ہو جائے پھر بیس انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دیکر ملالیں اور خوب ایک ذات کرلیں پھر کچی کھانڈ ڈیرہ سیر ڈال کر ایک جوش دے لیں کہ حلوہ بنجائیگا پھر ناریل اور پستہ اور مغز بہدانہ چار چار تولہ مغز بادام شیریں ۵ تولہ مغز فندق ۲ تولہ خوب کوٹ کر ملالیں اور جوزبوا۔ جوتری۔ چھ چھ ماشہ۔ زعفران دو ماشہ۔ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ۔ عرق کیوڑا چار تولہ میں کھرل کرکے خوب آمیز کرلیں خوراک ۲ تولہ سے چھ تولہ تک جس کو انڈا موافق نہ ہو نہ ڈالے۔ حلوا مقوی باہ مقوی معدہ بھوک لگانیوالا رافع خفقان مقوی دماغ چہرے پر رنگ لانیوالا۔ سوجی پاؤ بھر۔ گھی آدھ سیر میں بھونیں پھر مصری آدھ سیر ملاکر حلوا بنالیں۔ پھر بنسلوچن۔ دانہ الائچی خورد۔ دارچینی قلمی چھ چھ ماشہ۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان ایک ایک تولہ۔ ثعلب مصری چار تولہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ۔ مغز نارجیل۔ مغز تخم کدوئے شیریں چار چار تولہ خوب کوٹ کر ملالیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ عرق کیوڑہ چار تولہ میں گھسکر ملالیں۔ اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل کرکے سارے حلوے میں خوب ملالیں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کھائیں اگر قیمت کم کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ حلوا زچہ عورتوں کو نہایت موافق ہے یہ حلوا ضعف باہ کی اُس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو

گاجر کا حلوا مقوی باہ مغلظ منی مقوی دل و دماغ فربہی لانیوالا دافع سرعت و مقوی گردہ۔ گاجر دیسی سرخ رنگ تین سیر چھیلکر ہڈی دور کرکے کدوکش میں نکالیں اور مغز نارجیل اور چھوارہ پاؤ بھر ان دونوں کو بھی کدوکش میں نکال لیں پھر ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ سب دو دو تولہ کوٹ چھانکر ان سب کو گائے کے دودھ چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر ایک سیر گھی میں بھونیں اور شکر سفید دو سیر

ڈال کر حلوا بنالیں پھر گوند ناگوری چار تولہ کشتہ قلعی۔ جوزبوا۔ جوتری چھ چھ ماشہ اندر جو شیریں۔ ستاور دو دو تولہ۔ الائچی خورد چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں۔ مغز پستہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ کر ڈالیں اور زعفران تین ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کر کے خوب آمیز کرلیں خوراک ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک اگر قیمت کم کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ حلوا بھی ضعف باہ کی اُس قسم میں جو ضعف قلب سے ہو مفید ہے۔ **گھیکوار کا حلوا**۔ مقوی باہ و مغلظ نافع درد کمر و در دریحی ہسنگھاڑے کا آٹا۔ مغز گھیکوار آدھ سیر گھی آدھ سیر میں بھونیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر حلوا کرلیں اور چار تولہ روز چالیس دن تک کھائیں۔ یہ حلوا اُن لوگوں کے لئے ہے جنکے مزاج میں بہت سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا فالج یا لقوہ کبھی ہو چکا ہو سرد مزاج عورتوں کے لئے بھی بیحد مفید ہے۔ بعض لوگوں کو سرعت انزال کی شکایت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اس میں علاوہ اور خرابیوں کے ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اولاد نہیں ہوتی وہ اس گولی کو استعمال کریں طباشیر۔ مصطگی رومی۔ جدوار۔ جوتری۔ دارچینی قلمی۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ بہمن سُرخ۔ بہمن سفید۔ درونج عقربی پوست بیرون پستہ۔ نشاستہ۔ جُندبید ستر۔ مغز چلغوزہ۔ سونٹھ۔ بزرالبنج سفید سب چار چار رتی۔ ماہی روبیاں تین ماشہ، مغز بادام شیریں ایک دانہ۔ زعفران دو رتی خوب باریک پیس کر افیون خالص ساڑھے چار ماشہ میں گھول کر ادویہ مذکورہ ملالیں پھر مشک خالص دو رتی۔ عنبر خالص دو رتی۔ ورق نقرہ سات عدد۔ ورق طلا ساڑھے تین عدد کھرل کر کے خوب ملالیں اور کالی مرچ کی برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی تین گھنٹہ قبل مجامعت سے کھائیں اگر دودھ موافق ہو دودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ۔ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونے کے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے رہیں تو آیندہ زکام نہ ہوا اور اگر افیون کھانیوالا افیون چھوڑ کر چند روز اسے کھائے تو افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے پھر بتدریج اس کو بھی چھوڑ دے۔ **دوسری کم قیمت گولی**۔ دافع سُرعت۔ عاقر قرحا۔ مازوئے سبز چھ چھ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں دو تولہ۔ تخم ریحان تین تولہ۔ مصطگی رومی ایک تولہ کوٹ چھان کر پانی سے گوندھ کر دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

غذا مقوی باہ اور مغلظ منی۔ اُڑد کی دال پاؤ بھرلیں اور پیاز کا عرق اس میں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہو جائے ایک رات بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کرلیں اسی طرح تین دفعہ تر و خشک کر کے چھلکے دور کر کے رکھ لیں پھر ہر روز

ف جند بید ستر کا کھانا جائز نہیں۔ بجائے اس کے کچلہ مدبر اور کشتہ فولاد چار چار رتی ڈالیں۔ ۱۲ منہ

پونے دو تولہ اس دال میں سے لیکر پیسکر کچی کھانڈ پونے دو تولہ اور گھی پونے دو تولہ ملاکر بلا پکائے ہوئے کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور عورت سے علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں۔ جریان کے واسطے بھی ازبس مفید ہے۔

غذا مقوی باہ مولد منی دافع درد کمر مقوی گردہ وغیرہ:۔ گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستی کا تیل پاؤ پاؤ بھر لیں اور ملاکر پکائیں یہانتک کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولہ سے چار تولہ تک کھایا کریں۔ **غذا مقوی باہ وگردہ مولد منی اور قریب باعتدال:۔** چنے عمدہ بڑے دانے کے لیں اور پیاز کے پانی میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کریں اسی طرح سات دفعہ اور کم از کم تین دفعہ کرکے پیسکر مصری ہموزن ملاکر رکھ لیں اور ایک تولہ صبح کو اور چھ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ سرد مزاجوں کیلئے:۔ پیاز کا پانی نچوڑا ہوا پاؤ بھر شہد خالص پاؤ بھر ملاکر پکائیں کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک گرم پانی یا چاء کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ ومقوی بدن مولد منی اور فربہی لانیوالی:۔ مغز حب القلقل مغز بادام شیریں مغز فندق مغز اخروٹ۔ پانچ پانچ تولہ۔ مغز ارجیل مغز چلغوزہ۔ سات سات تولہ سب کو الگ الگ کوٹیں پھر اٹھتر تولہ قند سفید کا گاڑھا قوام کریں اور ایک ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران عرق کیوڑہ میں حل کرکے اسی قوام میں ملاکر مغزیات مذکورہ بالا خوب ملالیں اور ڈیڑھ تولہ ہر روز کھایا کریں اگر قیمت کم کرنا ہو مشک نہ ڈالیں **حلوہ مقوی باہ ومعدہ:۔** چنے عمدہ پاؤ بھر لیں اور پیاز کے پانی میں یا خالص پانی میں بھگوئیں جب پھول جائیں گائے کے گھی میں یا کسی گھی میں خفیف بھون لیں پھر برابر انکے چلغوزہ لیں اور دونوں کو اتنے شہد میں ملالیں کہ جسمیں گندھ جاکے پھر مصطگی رومی اور دارچینی قلمی ایک ایک تولہ باریک پیسکر ملالیں اور سینی میں ڈالکر جمائیں اور ٹکیاں کاٹ کر رکھ لیں اور دو تولہ سے پانچ تولہ تک کھایا کریں۔ **دواکم خرچ مقوی باہ:۔** چنے عمدہ بڑے بڑے چھانٹ کر دو تولہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو چنے پانی سے نکالکر ایک ایک کرکے کھالیں بعد ازاں وہ پانی شہد میں ملاکر پی لیں بعض لوگوں کو اس سے بیحد نفع ہوا۔

له اگر پکاکر کھائیں تب بھی کچھ حرج نہیں اور نہایت مزیدار ہوتا ہے ۱۲ ؎ فی القانون صفحہ ۵۲۹ جلد ۳ مکانہ البندق الحق وجدنا فی المخزن البندق هو الجوز و فی القانون ایضاً فی هذا النسخة الجوز وضعنا مکان البندق بدله اعنی الجوز و مکان الجوز ایضاً بدله

[illegible] ؎ قانون جلد ۲ ۱۲ ؎ قانون ۱۲ ؎ قانون ۱۲ ؎ قانون ۱۲ ؎ قادری ۱۲ منه

بطور اختصار چند مقوی باہ غذاؤں کا ذکر

گوشت مرغ۔ گوشت گوسفند نر فربہ۔ پرندوں کا گوشت۔ نیم برشت انڈا خاص کر دارچینی اور کالی مرچ اور خولنجان کیساتھ یا نمک سلیمانی کیساتھ۔ مچھلی کے انڈے۔ چڑوں اور کبوتروں کے سر۔ گھی دودھ۔ دودھ چاول۔ انڈوں کا خریزہ یعنی خاگینہ۔ **معجون زرعونی کا نسخہ**۔ کالی مرچ پیپل سونٹھ۔ خرفہ۔ دارچینی قلمی۔ لونگ ایکلا یک ماشہ تودری سرخ۔ تودری سفید۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ بوزیدان۔ اندرجو شیریں۔ قسط شیریں۔ ناگرموتھ۔ بالچھڑ تین تین ماشہ کوٹ چھانکر شہد خالص ساڑھے بارہ تولہ میں ملاکر رکھ لیں اور ایک تولہ روز کھایا کریں۔ یہ معجون طبیعت میں جوش پیدا کرتی ہے۔ اور جس کو پیشاب زیادہ آتا ہو اس کو بیحد مفید[1] ہے۔

معجون مقوی باہ مولدمنی مقوی اعصاب و دماغ:۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ مغز فندق۔ انجیر۔ مغز ناریل۔ حب السمنہ۔ تخم خشخاش سفید۔ ایک ایک تولہ۔ کشمش پانچ تولہ۔ خوبانی چھ ماشہ خوب کوٹ کر مرہم سا کر کے رکھ لیں پھر بہدانہ دو تولہ۔ حب القرطم تین تولہ۔ بنولہ تین تولہ۔ ان تینوں کو کچلکر آدھ سیر پانی میں پکائیں جب جوش خوب آجائے ملکر چھانکر شہد چوبیس تولہ۔ قند سفید اڑتالیس تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملاکر شربت سے گاڑھا قوام کرلیں پھر شقاقل مصری۔ خولنجان۔ ساورنج قلمی۔ ایک ایک تولہ۔ بسباسہ۔ لونگ۔ جائفل۔ عاقرقرحا۔ مالکنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھانکر ملالیں۔ پھر چاندی کے ورق ڈیڑھ ماشہ سونے کے ورق چھوٹی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملالیں۔ خوراک ایک تولہ ہر روز دودھ کیساتھ یا بلا دودھ کے یہ معجون قریب باعتدال ہے۔ ہر مزاج کے موافق ہے اگر اس میں ایک ماشہ کشتہ فولاد اور ایک ماشہ کچلہ مدبر اور ملالیں اور ایک تولہ ہر روز ایک مربہ آملہ کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے عرق کیوڑہ چار تولہ پئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام کو فرینی جس میں چھوارے بھی پڑے ہوں کھایا کریں۔ اسی طرح ایک چلہ پورا کرلیں اور عورت سے علیحدہ رہیں تو بیرون از قیاس نفع دیکھیں۔ یہ معجون مقوی قلب بھی بہت ہے اس لئے اس ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو

معجون مقوی باہ مولدمنی اور کم قیمت:۔ بھونے اور چھلے ہوئے چنوں کا آٹا انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائیں جب حلوہ سا ہوجائے گائے کا گھی یا جو گھی ملجائے پانچ تولہ شہد خالص[2] پانچ تولہ ملاکر معجون کا سا قوام کرلیں اور چار

---

[1] مگر یہ گرم ہے ٹھنڈے مزاج والے کھاویں ۱۲ امالٹ [2] عوام میں مشہور ہے کہ گھی اور شہد ملانے سے زہر ہوجاتا ہے یہ محض غلط ہے ۱۲ منہ

تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑجائے اسوجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اسکی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلاپن ہو۔ علاج یہ ہے کہ یہ طلا بنالیں اور حسب ترکیب مذکور لگائیں ہڑتال طبقی۔ سنکھیا سفید۔ میٹھا تیلیا۔ نوشادر۔ چاروں دوائیں دو دو تولہ لیں اور خوب باریک پیسکر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملائیں اور پارہ دو تولہ اس میں خوب حل کرلیں پھر لوہے کے کڑچھے میں ڈالکر ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ دوائیں جلکر کوئلہ ہوجائیں پھر اوپر اوپر کا گھی نتھار کر چھانکر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اسمیں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں اس طرح کہ حشفہ یعنی سپاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کرکے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں سات روز یا چودہ روز یا اکیس روز ایسا ہی کریں اور زمانہ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں اور اگر اس کے استعمال کے زمانہ میں روٹی اور پنیر غذا رکھیں تو بیحد مفید ہے اس طلا سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا بلکہ گویا بالکل تکلیف بھی نہیں ہوتی اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دو دن کو ناغہ کریں یا کافور گائے کے مسکہ میں ملاکر لگادیں اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑجائے اسکا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم کرنیکی تدبیر کی جاوے بعد اسکے قوت کی۔ نرم کرنیکی دوا یہ ہے۔ بیخ سوسن چھ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش ہوجائے ملکر چھان کر روغن بابونہ دو تولہ ملاکر پھر پکائیں کہ پانی جلکر تیل رہجائے پھر مرغی کی چربی۔ بط کی چربی۔ گائے کی نلی کا گودہ۔ موم زرد دو دو تولہ ملاکر آگ پر رکھکر ایک ذات کرلیں اور شیشی میں حفاظت سے رکھ لیں پھر صبح کے وقت گرم کرکے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں اور آدھے گھنٹے کے بعد گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بنفشہ چھ چھ ماشہ آدھ سیر پانی میں پکاکر چھانکر اس پانی سے دھاریں۔ تین چار دن یا ایک ہفتہ غرض جب تک کجی دور ہو اس کو استعمال کریں پھر قوت کیواسطے وہ طلا جو پہلی قسم میں گذرچکا ہے بترکیب مذکور لگائیں نہایت مجرب ہے

ف اس کی اصلی ترکیب یہ ہے کہ سب دوا کو تیار کرکے ایک بالشت چوڑے اور ایک بالشت لمبے کپڑے پر مرہم کی طرح لگاکر لپیٹ بتی بناکر ایک طرف سے جلائیں جو تیل ٹپکے اس کو چینی کے برتن میں لے لیں وہ طلا ہے (نظر ثالث)

اور یہ طلا بھی مفید ہے۔ مغز تخم کرنجوہ۔ جائفل۔ لونگ۔ عاقر قرحا۔ دو دو ماشہ باریک پیسکر سینڈھ کے دودھ سے گوندھ کر گولیاں بنالیں پھر وقت ضرورت ذرا سی گولی تین چار بوند چیلی کے تیل میں گھسکر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان گرم کر کے باندھ دیں ایک ہفتہ یا چودہ دن ایسا ہی کریں۔ اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جائے یہ مرض اکثر جلق یا لواطت سے پیدا ہو جاتا ہے۔ علاج مینڈک کی چربی سوا تولہ عاقر قرحا ساڑھے دس ماشہ گائے کا گھی ساڑھے تین تولہ۔ اوّل گھی کو گرم کریں پھر چربی ملاکر تھوڑی دیر تک آنچ پر رکھکر اتار لیں اور عاقر قرحا باریک پیسکر ملاکر ایک گھنٹہ تک خوب حل کریں کہ مرہم سا ہو جائے پھر نیمگرم لیپ کر کے پان رکھکر کچے سوت سے لپیٹ دیں۔ رات کو لپیٹیں اور صبح کو کھول ڈالیں ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں۔ **تنبیہ**۔ مینڈک دریائی لینا چاہیئے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے۔ استعمال اسکا جائز نہیں۔ دریائی کی پہچان یہ ہے کہ اسکی انگلیوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے جیسا بط کی انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اگر دریائی ملنا دشوار ہو تو بجائے اسکی چربی کے روغن زیتون یا روغن بلسان یا گائے کی چربی یا مرغی کی چربی یا بط کی چربی ڈالیں۔ **اس مرض کیواسطے سینک کا نسخہ**:۔ ہاتھی دانت کا برادہ دو تولہ۔ مالکنگنی۔ کالی تل نو نو ماشے انبہ ہلدی ایک تولہ۔ میدہ لکڑی مصطگی رومی۔ دارچینی قلمی۔ عاقر قرحا تین تین ماشہ۔ لونگ دو ماشہ کوٹ چھانکر پوٹلی میں باندھکر تل کے تیل میں بھگو کر گرم کر کے سینک کریں ایک ہفتہ یا کم از کم تین دن سینک کریں۔ ایک پوٹلی تین دن کام آسکتی ہے۔ عمدہ تدبیر یہ ہے کہ پہلے ایک ہفتہ وہ لیپ کریں جس میں مینڈک کی چربی ہے اسکے بعد ایک ہفتہ یا تین دن سینک کریں اگر کچھ کسر باقی رہے تو ایک ہفتہ یا چودہ دن وہ طلا لگائیں جو پہلی قسم میں گذرا جسمیں نوشادر اور پارہ بھی ہے۔ **تیسری قسم ضعف باہ کی** یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو اسکے لئے کھانے کی دوا کی بھی ضرورت ہے اور لگانے کی بھی کھانیکی دوائیں قسم اوّل میں اور لگانیکی قسم دوم میں بیان ہوئیں غور کر کے ان ہی میں سے نکال لیں۔

چند کام کی باتیں

باہ کی دوائیں بسا اوقات ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کچلہ یا اور کوئی زہریلی دوا ہوتی ہے لہٰذا احتیاط رکھیں کہ مقدار

ف لیکن بغیر ضرورت شدید کے اسکا استعمال جائز نہیں اور مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب حکیم میرٹھ نے ناجائز دواؤں کی ایک مکمل فہرست ایک رسالہ میں تحریر فرمائی ہے جسکا نام طبی جوہر ہے ۱۲ محشی ف الا آنکہ با قاعدہ ذبح کر دیا جائے کیونکہ ذبح کرنے سے تمام اجزا پاک ہو جاتے ہیں اور خارجی علاج درست ہو جاتا ہے یا بہت چھوٹا ہو کہ وہ غیر ذی دم میں شمار ہوتا ہے اور بلا ذبح بھی پاک ہے خارجی استعمال اسکا درست ہے ۱۲

۱۲ دریائی مینڈک چھوٹا اور بڑا سب پاک ہیں مگر مینڈک مارنا کراہت سے خالی نہیں اسکی بحث طبی جوہر ضمیمہ حصّہ نہم میں مفصل گذری ۱۲ نظر ثالث

سے زیادہ نہ کھائیں اور ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں بچوں کا ہاتھ پہنچ جائے مبادا کوئی کھالے خاصکر طلاء وغیرہ خارجی استعمال کی دواؤں میں ضرور اس کا خیال رکھیں کیونکہ طلا بہت کم زہر سے خالی ہوتے ہیں طلاء کی شیشی پر اسکا نام بلکہ لفظ (زہر) ضرور لکھدیں اگر کوئی غلطی سے کھانے کی زہریلی دوا یا طلا کھالے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا یا طلاء منگایا ہو اس سے دریافت کریں کہ اس میں کونسا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

کثرت خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے یہ علاج بھی لکھا جاتا ہے اگر خواہش نفسانی کی زیادتی بوجہ جوش جوانی اور تجرد کے ہو تو سب سے عمدہ علاج شادی کرنا ہے اور اگر میسر نہ ہو تو یہ دوا کھائیں۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ پینتیس پینتیس ۳۵ ماشہ۔ دھنیا ساڑھے دس ماشہ۔ گلنار۔ گل نیلوفر۔ گل سرخ۔ سات سات ماشہ۔ کافور ایک ماشہ کوٹ چھان کر اسپغول مسلم ساڑھے دس ماشہ ملاکر سفوف بنالیں اور نو ماشہ ہر روز کھائیں اور سیسے کا ایک ٹکڑا کمر پر گردہ کی جگہ باندھیں اور ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں۔ بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ اگر جماع کا اتفاق ہو تو بیحد ضعف ہو جاتا ہے یا احتلام کی کثرت ہوتی ہے خفیف بخار آنے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہوتا ہے ان کا یہ علاج ہے کہ پہلے تولید منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی اس طرح کہ پہلے وہ سفوف کھائیں جو گرم جریان کے علاج میں بیان ہوا جسمیں پہلی دوا گوند ببول ہے اور گائے کی چھاچھ کے ساتھ کھایا جاتا ہے اسمیں تخم خرفہ۔ تخم کاہو۔ گل نیلوفر تخم خیارین تین تین ماشہ اور بڑھالیں اور کم از کم ایک ماہ تک جماع سے بالکل پرہیز رکھیں اگرچہ اس اثنا میں جریان کی یا کثرت احتلام کی شکایت پیدا ہو بعد ایک ماہ کے غلظت اور قوت کیلئے معجون لبوب بارد یا گاجر کا حلوا مقوی کھائیں ان کے نسخے ضعف باہ کے بیان میں گذر چکے ہیں۔

کثرتِ احتلام

یہ کبھی گرمی سے ہوتا ہے کبھی سردی سے اس کا علاج وہی ہے جو جریان کا تھا۔ جریان کے باب میں سے غور کرکے نکال لیں اور سوتے وقت سیسے کا ٹکڑا کمر میں گردوں کے برابر باندھنا مجرب ہے۔ فائدہ:۔ جماع فعل طبعی ہے اور

بقائے نسل کیلئے ضروری ہے مگر کثرت اس کی اتنے امراض پیدا کرتی ہے ضعف بصر ثقل سماعت چکر۔ رعشہ درد کمر۔ درد گردہ۔ کثرت پیشاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف قلب خصوصاً جسکو ضعف بصر یا ضعف معدہ یا سینے کا کوئی مرض ہو اسکو جماع نہایت مضر ہے۔ غذا سے کم از کم تین گھنٹے کے بعد جماع کا عمدہ وقت ہے اور زیادہ پیٹ بھرے اور بالکل خلو اور تکان میں مضر ہے اور بعد فراغ فوراً پانی پی لینا سخت مضر ہے خصوصاً اگر ٹھنڈا ہو۔

فائدہ:۔ جس کو کثرت جماع سے نقصان پہنچا ہو وہ سردی اور گرمی سے بچے اور سونے میں مشغول ہو اور خون بڑھانے میں اور خشکی دور کرنے کی تدبیر کرے مثلاً دودھ پیے یا حلوائے گاجر کھلائے یا نیمبرشت انڈا یا گوشت کی یخنی استعمال کرے اگر ہاتھ پیروں میں رعشہ محسوس ہو دماغ اور کمر پر بلکہ تمام بدن پر چمیلی کا تیل یا بابونہ کا تیل ملے اور رعشہ کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ شہد دو تولہ لیکر چاندی کے ورق تین عدد اسمیں خوب حل کر کے چاٹ لیا کریں جس کو جماع سے ضعف بصارت ہو گیا ہو وہ دماغ پر بکثرت روغن بادام یا روغن بنفشہ یا روغن چمیلی ملے اور آنکھ پر بالائی باندھے اور گلاب ٹپکائے اگر ہمیشہ بعد جماع کوئی مقوی چیز جیسے دودھ یا حلوائے گاجر یا انڈا کھا لیا کریں۔ یا ماء اللحم پی لیا کریں اور ان تدابیر کے پابند رہیں جو ابھی ذکر ہوئیں تو ضعف کی نوبت بھی نہ آئے اور رعشہ وغیرہ کوئی مرض پیدا نہ ہو اس بارے میں سب سے عمدہ وہ دودھ ہے جس میں سونٹھ کی ایک گرہ یا چھوارے اوٹائے گئے ہوں

فائدہ:۔ امساک کی زیادہ ہوس اخیر میں نقصان لاتی ہے خصوصاً اگر کچلا یا دھتورا وغیرہ زہریلی دوائیں کھائی جائیں امساک کے لئے وہ گولی کافی سمجھیں جو سرعت کے بیان میں مذکور ہوئی جسمیں سونے کے ورق بھی ہیں۔

چند متفرق نسخے

طلاء مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانیوالا

چیونٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں۔ ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چمیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں کر کے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن رات بکرے کی مینگنیوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ چیونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیمگرم ملیں۔ ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل ملکر چھوڑ دیں پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں۔

دوا مجفف رطوبت و مضیق:۔ مازو دو ماشہ۔ شگوفہ اذخر ایک ماشہ کوٹ چھانکر ایک کپڑا گلاب میں بھگو کر اس دوا سے آلودہ کر کے استعمال کریں۔ **لڈو مقوی باہ**: چھوارے، چنے بھنے ہوئے پاؤ پاؤ بھر کوٹ چھانکر پیاز کے پانی سے گوندھکر اخروٹ کے برابر لڈو بنالیں اور ایک صبح اور ایک شام کھالیا کریں۔ چھواری کو مع گٹھلی کے کوٹیں یا گٹھلی علیحدہ نکال کر آٹا کر کے ملالیں۔ **معجون نہایت مقوی باہ**:۔ شہد ۳۵ تولہ کا قوام کریں۔ بیضہ مرغ بیس عدد اُبال کر ان کی زردی نکال لیں اور سفیدی پھینکدیں پھر زردی کو اس شہد میں ملاکر خوب حل کریں کہ معجون سی ہو جائے پھر عاقرقرحا۔ لونگ۔ سونٹھ ہر ایک پونے چونتیس ماشہ کوٹ چھانکر ملالیں اور ایک تولہ ہر روز کھالیا کریں۔

آتشک

یہ نہایت خبیث مرض ہے اس میں پیشاب کے مقام پر اور اُس کے آس پاس آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں اور بہت سوزش ہوتی ہے۔ اس کے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور ابھار میں کم ہوتے ہیں اور زخموں کے آس پاس نیلا پن یا اودا پن ہوتا ہے۔ اکثر پہلے یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتے ہیں پھر تمام بدن میں ہوتے جاتے ہیں اس کے ساتھ گٹھیا بھی ہو جاتی ہے یہ مرض کئی کئی پشت تک چلا جاتا ہے اس کے لئے ایک ہفتہ تک یہ دوا پئیں۔

افتیمون پوٹلی میں باندھا ہوا۔ مہندی خشک۔ منڈی۔ برادہ چوب چینی۔ عشبہ۔ برہمڈنڈی۔ ہر نگھری۔ سب پانچ پانچ ماشہ۔ برگ شاہترہ۔ بیخ حنظل۔ بسفائج فستقی چھ چھ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ نو نو ماشہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں پکائیں جب آدھا رہ جائے چھان کر شربت عناب دو تولہ ملاکر پئیں۔ اگر گٹھیا بھی ہو تو اسی میں سورنجان شیریں ۳ ماشہ اور بڑھالیں اگر اس سے دست آویں تو غذا کھچڑی کھاویں ورنہ شوربہ چپاتی۔ بعد سات دن کے یہ گولی کھائیں۔ مغز جمال گوٹہ دودھ میں پکایا ہوا اور بیچ کا پردہ نکالا ہوا۔ پرانا ناریل، پرانا چھوارا۔ سب ایک ایک ماشہ۔ پرانا گڑ۔ ڈیڑھ ماشہ خوب باریک پیسکر جب مرہم سا ہو جائے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولی روز بوقت صبح تازے پانی کے ساتھ کھائیں اس سے دست ہونگے ہر دست کے بعد بھی تازہ پانی پئیں اگلے دن گولی نہ کھائیں بلکہ یہ دوا پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملاکر پئیں پھر تیسرے دن گولی حسب ترکیب مذکور کھائیں اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن گولی اور چھٹے دن ٹھنڈائی استعمال کریں اور احتیاط مناسب ہے

کہ ساتویں اور آٹھویں دن بھی ٹھنڈائی پی لیں غذا اُن آٹھ دنوں میں سوائے کھچڑی یا ساگودانہ کے اور کچھ نہ ہو اسکے بعد
مہینہ بیس روز یہ عرق پئیں۔ چوب چینی برادہ کی ہوئی عشبہ پانچ پانچ تولہ۔ برگ شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ دانہ
الائچی خورد۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی نیل کنٹھی۔ برہمڈنڈی۔ برادہ صندلین دو دو تولہ۔ سنا مکی تین تولہ
رات کو پانچ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو دو سیر دودھ گائے کا ڈال کر عرق ساڑھے پانچ سیر کشید کریں اور تین
دن کے بعد چھ تولہ ہر روز شربت عناب دو تولہ ملا کر پیا کریں ان تدبیروں سے آتشک کے زخم بھی بلا خارجی دوا کے بھر
جاتے ہیں اور اگر خارجی دوا کی ضرورت ہو تو یہ مرہم لگائیں۔ چھالیہ۔ کچلہ۔ پونے چار تولہ۔ کتھا پاپڑیا ساڑھے آٹھ ماشہ
دانہ الائچی کلاں سوا تولہ۔ مردار سنگ۔ سنگجراحت۔ مرچ سیاہ سوا چار چار ماشہ۔ نیلا تھوتھا ساڑھے آٹھ رتی۔ دھماسہ
بھر بھونجے کے یہاں کا تین ماشہ سب دواؤں کو اس طرح بھونیں کہ جل نہ جائیں پھر باریک پیسکر گائے کے گھی اکیس تولہ میں
ملا کر کافور سوا چار ماشہ پیسکر ملا لیں اور زخموں پر لگائیں۔ یہ مرہم چھاجن کے لئے نہایت مفید ہے۔
فائدہ:۔ آتشک والے کو زیادہ گرم چیزوں سے جیسے گائے کا گوشت۔ تیل۔ بیگن۔ میتھی وغیرہ ہمیشہ کو پرہیز
چاہیئے اور زیادہ ٹھنڈی چیزیں بھی جیسے تربوز۔ ککڑی وغیرہ بھی کم کھائے اور چنا بہت مفید ہے۔

سوزاک کا بیان

پیشاب کے مقام میں اندر زخم پڑ جانے کو سوزاک کہتے ہیں اس کا علاج شروع میں آسانی سے ہو سکتا ہے اور
پرانا ہو جانے کے بعد نہایت دشوار ہے۔ **علاج**:۔ پہلے زخم کے صاف ہونیکے بعد ازاں بھرنیکی تدبیر کریں اس
طرح کہ ارنڈی کا تیل چار تولہ دودھ میں ملا کر شکر سے میٹھا کر کے پئیں اور ہر دست کے بعد گرم پانی پئیں دوپہر کو
ساگودانہ دودھ میں پکا ہوا شام کو دودھ چاول کھائیں اگلے دن یہ ٹھنڈائی پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ
تخم خرفہ پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ حل کر کے پئیں اور اگر بہروزہ کا تیل ملجائے تو دو بوند وہ بھی
بتاشہ میں کھائیں۔ تیسرے دن ارنڈی کا تیل بموجب ترکیب مذکور اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن
پھر ارنڈی کا تیل اور چھٹے دن ٹھنڈائی پئیں غذا برابر ساگودانہ اور دودھ چاول ہی۔ تین مسہلوں کے بعد یہ سفوف کھائیں۔ شورہ قلمی
تین تولہ۔ سنگجراحت۔ مغز تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ تخم کاسنی۔ خار خسک۔ نشاستہ نو نو ماشہ۔ گل ارمنی۔ صمغ عربی۔ ریوند چینی۔ بیت کا گنج

ست بہروزہ مغز تخم تربوز۔ دم الاخوین چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ گیارہ تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا کھا کر اوپر سے تخم خیارین پانچ ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری بارد ۲ تولہ ملا کر پئیں پندرہ دن یا کم از کم ہفتہ بھر کھائیں۔ غذا دودھ چاول یا ٹھنڈی ترکاریاں اور گوشت ہو بعد ازاں یہ سفوف کھائیں اگر کچھ ضرورت باقی رہی ہو۔ طباشیر۔ گندھک ۲ دو سات سات ماشہ۔ مغز خیارین چودہ ماشہ۔ تخم خرفہ۔ کتیرا۔ ہلدی چار چار رتی۔ مرمکی دو رتی گلنار چھ رتی۔ زرشک۔ افیون خالص۔ زراوند۔ مدحرج ایک ایک ماشہ تل دھلے ہوئے ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ برابر ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں اگر قبض کرے تو دو تولہ منقی رات کو سوتے وقت کھالیا کریں کم از کم پندرہ دن یہ سفوف کھائیں بعد صحت مہینہ بیس دن وہ عرق مصفی پئیں جو آتشک کے بیان میں گذرا جس میں پہلا جز چوب چینی ہے۔ سوزاک والے کو کم مرچ کھانی چاہئے اور کچنال کی کلی بہت مفید ہے اور جو پرہیز آتشک کے بیان میں گذرا وہ یہاں بھی ہے۔ پچکاری نافع سوزاک: توتیا کھیل کیا ہوا تین ماشہ سرسہ پیا ہوا۔ دم الاخوین۔ پھٹکری سفید بریاں۔ سنگجراحت چھ چھ ماشہ خوب باریک پیس کر انگور کے پتوں کے پانی اور مہندی کے پتوں کے پانی چھٹانک چھٹانک بھر اور بکری کے دودھ آدھ پاؤ میں ملا کر دوتہ کپڑے میں چھان کر کانچ کی پچکاری سے صبح و شام پچکاری لیں۔ یہ ایک نسخہ چار دن کو کافی ہے۔ توتیا کی کھیل اس طرح ہوتی ہے کہ اسکو پیس کر کسی برتن میں ہلکی آگ پر رکھیں اور چلاتے رہیں جب رنگ ہلکا پڑ جائے کام میں لائیں۔

فائدہ: کبھی سوزاک میں پیشاب کا مقام بند ہوجاتا ہے۔ اس صورت میں گرم پانی سے دھاریں یا بابونہ پانی میں پکا کر دھاریں اگر کسی طرح نہ کھلے ڈاکٹر سے سلائی ڈلوائیں۔

خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا

اس مرض میں چنک بھی ہوجاتی ہے اور پیشاب میں تکلیف ہوتی ہے۔ **علاج:** گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم کتان سبوس گندم دو سیر پانی میں پکا کر دھاریں۔ اور ہینگ۔ مرزنجوش۔ فرفیون۔ اکلیل الملک۔ گل بابونہ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر نیم گرم لیپ کریں اور معجون کمونی یا جوارش زرعونی کھائیں۔ اس کا نسخہ ضعف باہ کے بیان میں گذرا۔ غذا بھی مقوی کھائیں۔

آنت اترنا اور فوطے کا بڑھنا

پیٹ میں آنتوں پر چاروں طرف سے کئی جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں ان میں سے بیچ کی ایک جھلی میں فوطوں کے قریب دو سوراخ ہیں ان سوراخوں کے بڑھ جانے پھٹ جانے سے اندر کی جھلی مع آنتوں کے یا بلا آنتوں کے یا اندر کی جھلی بھی پھٹ کر آنتیں فوطوں میں لٹک پڑتی ہیں اسکو آنت اترنا کہتے ہیں۔ عربی میں اسکا نام قیلہ معوی ہے اور کبھی فوطوں میں پانی آجاتا ہے اسکو عربی میں اُدرہ کہتے ہیں اور کبھی صرف ریاح آجاتے ہیں اسکو قیلہ ریحی کہتے ہیں اس بحث کو تین قسم میں بیان کیا جاتا ہے۔ قسم اوّل آنت اترنے کے بیان میں یہ مرض بہت بوجھ اُٹھانے یا کودنے یا بہت شکم سیری جماع کرنے وغیرہ سے ہوجاتا ہے۔ علاج چت لیٹ کر آہستہ آہستہ دبا کر اوپر کو چڑھائیں اگر دبانے سے نہ چڑھے تو گرم پانی سے دھائیں اور روغن بابونہ گرم کر کے ملیں اور خطمی پانی میں پکا کر باندھیں جب نرم ہوجائے دبا کر اوپر کو چڑھائیں جب چڑھ جائے یہ لیپ کریں تاکہ آیندہ نہ اُترے۔ گلنار اقاقیہ۔ مازوئے سبز۔ ایلوا۔ کندر۔ جوزالسرو رال۔ گوگل۔ ابہل سب چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر سریش۔ ہری مکوہ کے پانی میں پکا کر ملا کر کپڑے پر لگا کر چپکائیں اور پٹی باندھ دیں اور تین روز تک چت لٹائے رکھیں یہ لیپ فتق کی جملہ قسموں کو مفید ہے خواہ آنت اتری ہو یا ریاح ہو یا پانی ہو اور غذا صرف شوربا دیں بعد تین دن کے آہستہ اُٹھاویں اور ٹہلنے دیں اور لیپ دوبارہ کریں اور لنگوٹ باندھے رہا کریں۔ ایک تدبیر نہایت مفید ہے کہ ایک پٹی میں ایک ڈبل پیسہ یا اور کوئی سخت چیز اتنے وزن کی لیکر اس پٹی کو لنگوٹ کی طرح ایسا باندھیں کہ پیسہ اس جگہ رہے جہاں آنت اترنے کے وقت پھولا پن معلوم ہوتا ہو کہ اس سے وہ جگہ ہر وقت دبی رہے اس سے چند روز میں وہ سوراخ بند ہوجاتا ہے اور آنت اُترنے کا اندیشہ بالکل نہیں رہتا۔ اس ترکیب کو تالا لگانا کہتے ہیں۔ ایسی پٹیاں انگریزی بنی ہوئی بھی بکتی ہیں[ل]۔

آنت اترنے کے واسطے پینے کی دوا۔ معجون فلاسفہ سات ماشہ یا معجون کموّنی ایک تولہ کھا کر اوپر سے سوف پانچ ماشہ پانی میں پیکر گلقند آفتابی دو تولہ ملا کر پئیں معجون فلاسفہ متواتر چند روز تک کھانا جملہ اقسام فتق کو مفید[۲] ہے۔ بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

[ل] پٹیاں مختلف شکلوں کی اور مختلف ناپ کی ہوتی ہیں بہتر یہ ہے کہ ڈاکٹر سے مشورہ کر کے پٹی لیں (نظر ثالث)، [۲] حب کچلہ بھی مفید ہے

ترکیب یہ ہے کچلہ مدبر فلفل سیاہ چھ چھ ماشہ گھیکوار کے پانی میں خوب پیس کر گولیاں کالی مرچ کی برابر بنالیں اور ایک گولی روز کھائیں ٹھنڈے مزاج والوں کو یہ گولیاں بہت مفید ہیں (نظر ثالث)

قسم دوم قیلہ ریحی فوطے میں ریاح آجانے کے بیان میں:۔ باجرہ اور نمک اور بھوسی ڈوڈو تولہ لیکر دو پوٹلی بناکر گلاب میں ڈال کر سینکیں اور دارچینی قلمی پیسکر بابونہ کے تیل میں ملاکر گرم کرکے ملا کریں اور یہ گولی کھایا کریں۔ تخم کرفس۔ انیسون رومی۔ اسپند مصطگی۔ زعفران سب سات سات ماشہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست بلیلہ آملہ ساڑھے دس دس ماشہ سکنیج۔ گوگل ساڑھے تین تین ماشہ۔ پودینہ خشک۔ قسط شیریں۔ نرکچور۔ درونج عقربی۔ اسارون پونے ڈوڈو ماشہ۔ سکنیج اور گوگل کو پانی میں گھول کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملاکر گولیاں چنے کے برابر بنالیں اور ساڑھے چار ماشہ ہر روز پھانک لیا کریں اور معجون فلاسفہ یا معجون کمونی بھی کافی ہے چند روز متواتر کھائیں۔ غذا میں بتھوا اور مولی بادام مفید ہیں اور بادی چیزوں سے پرہیز ضرور ہے۔

قسم سوم فوطوں میں پانی آجانے کے بیان میں:۔ پانی کم پیا کریں اور دوا وہی کھائیں جو قیلہ ریحی میں گذری اور یہ لیپ کریں۔ عاقرقرحا دو تولہ۔ زیرہ سیاہ ایک تولہ باریک پیسکر سویز منقی چھ تولہ ملاکر اتنا کوٹیں کہ ایک ذات ہوکر مثل مرہم کے ہوجائے پھر گرم کرکے صبح وشام لیپ کریں جب پانی زیادہ آجائے تو عمدہ علاج ڈاکٹر سے نکلوا دینا ہے۔

فائدہ۔ چونکہ ان تینوں قسموں کے علاج میں زیادہ فرق نہیں ہر قسم کی علامتیں تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیں مختصر سا فرق یہ ہے کہ اگر قسم اول ہو خواہ فقط جھلی لٹک آئی ہو یا مع آنت کے اتری ہو تو مشکل سے اوپر کو چڑھتی ہے اور اگر ریاح ہیں تو دبانے سے چڑھ جاتی ہے اور اگر پانی ہو تو کسی طرح نہیں چڑھ سکتا اور فوطہ چمکدار معلوم ہوتا ہے اور جلد جلد بڑھتا ہے۔ لنگوٹ باندھے رہنا جملہ اقسام میں مناسب ہے اور حرکت قوی اور بوجھ اٹھانے اور زیادہ چلانے اور بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔ **فتق** کی اور بھی چند قسمیں ہیں جن کا علاج بلا رائے طبیب کے نہیں ہوسکتا۔ آنت اترنے کے علاج میں کبھی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے اس میں طبیب سے رائے لینا ضروری ہے۔

فائدہ۔ کبھی فوطے بڑھ جاتے ہیں بدون اس کے کہ آنت اترے یا ریاح آجائیں یا پانی ہو۔ علامت اس کی یہ ہے کہ تکلیف مطلق نہ ہو اور فوطوں کی کھال چمکدار ہو نہ دبانے سے سخت معلوم ہوں۔ علاج۔ معجون فلاسفہ کچھ عرصہ تک کھائیں اور پھٹکری سفید تیل میں گھس کر لیپ کریں۔ دوسرا لیپ۔ پنڈول بیس ماشہ شوکران دو ماشہ سرکہ میں خوب پیسکر لیپ کریں۔ یہ مرض بعض مقامات میں کثرت سے ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ شروع ہی میں علاج کریں اور کچھ عرصہ تک نہ چھوڑیں۔ فوطے یا عضو تناسل کا ورم۔ کبھی ان اعضا میں

مد ہونے لگتا ہے بدون اسکے کہ ورم ہو یا آنت اُترے۔ علاج ارنڈی کا تیل ملیں کہ اکثر اقسام میں مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو طبیب سے پوچھیں

فوطوں یا جنگاسوں میں خراش ہو جانا

یہ اکثر پسینے کی شوریت سے ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے گرمی کے موسم میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ علاج گرم پانی اور صابن سے دھویا کریں تاکہ میل نہ جمے اور سفیدہ کاشغری روغن گل میں ملا کر لگائیں اور اگر خراش بڑھ گیا ہو اور زخم ہو گیا ہو یہ مرہم لگائیں۔ کندر۔ دم الاخوین۔ مرکی۔ نو نو ماشہ۔ ایلوا۔ مردار سنگ۔ انزروت۔ سات سات ماشہ باریک پیس کر روغن گل سات تولہ میں ملا کر خوب گھوٹیں کہ مرہم ہو جائے۔ جس کو فوطوں اور جنگاسوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو مہندی کا پانی یا ہرے دھنیے کا پانی یا سرکہ پانی میں ملا کر لگایا کرے۔ عضو تناسل کا ورم۔ اگر اس میں سوزش یا تکلیف زیادہ ہو تو سرکہ اور روغن گل ملا کر ملیں اور اگر زیادہ سوزش نہ ہو تو چھوارے کی گٹھلی اور خطمی سرکہ میں گھس کر لگائیں۔

قد وقع الفراغ عنہ للخامس عشر من ذیقعدہ سنۃ ۱۳۱۳ھ فی میرٹھ فالحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصلحت وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ بعدد الکائنات ووقع الفراغ عن النظر الثالث للسابع والعشرین من الربیع الثانی ۱۳۳۴ھ فی میرٹھ ایضاً امتثالا لامر اخی فی اللہ وحبی المولوی شبیر علی التھانوی مالک اشرف المطابع ومدیر رسالۃ النور

التماس مؤلف

احقر نے حسب ارشاد حضرت سیدی ومولائی جناب مولانا اشرف علی صاحب مظلہ العالی ۱۳۱۳ھ میں مردانہ امراض کے علاج ان چند ورقوں میں لکھے تھے اور یہ رسالہ بہشتی گوہر کے اخیر میں ملحق ہو کر چھپ گیا تھا اس کے بعد بہت جگہ چھپ کر شائع ہوتا رہا خیال ہوتا ہے کہ ایک بار احقر نے نظر ثانی بھی اس پر کی تھی۔ اب ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ میں پھر اشرف المطابع تھانہ بھون میں چھپا ہے۔ اس دفعہ پھر غور کے ساتھ نظر ڈالی ہے اور بعض بعض جگہ کوئی نسخہ نیا اور کہیں بطور حاشیہ کچھ بڑھایا ہے۔ ان اضافات کے ساتھ نظر ثالث کا لفظ بڑھا دیا ہے تاکہ جس کے پاس پہلے کا چھپا ہوا یہ رسالہ ہو وہ بھی ان کو نقل کر لیں۔

بہشتی جوہر ضمیمہ بہشتی گوہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وسلم اجمعین ۰

موت اور اُس کے متعلقات اور زیارت قبور کا بیان

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثرت سے موت کو یاد کرو اس لئے کہ وہ یعنی موت کا یاد کرنا۔ گناہوں کو دور کرتا ہے اور دنیائے مذموم اور غیر مطلوب اور فضول سے بیزار کرتا ہے یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کریگا تو دنیا میں جی نہ لگیگا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کریگی اور زاہد ہو جائیگا اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہوگا پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کریگا اور معاصی سے بچیگا اور تمام نیکیوں کی جڑ زہد ہے یعنی دنیا سے بیزار ہونا جب تک دنیا سے اور اس کی زینت سے علاقہ نہ ترک ہوگا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ امور ضروریہ دنیویہ جو موقوف علیہا ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین میں داخل ہیں لہذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں بلکہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے۔ اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالیٰ سے غافل کریں گو کسی درجہ میں سہی جس درجہ کی غفلت ہوگی اسی درجہ کی مذمت ہوگی۔ پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اسکا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو بیس[۱] بار روزانہ موت کو یاد کرے تو درجہ شہادت پائیگا سو اگر تم اسکو یاد کروگے تونگری کی حالت میں تو وہ (یاد کرنا) اس (غنا) کو گرا دیگا یعنی جب غنی آدمی موت کا دھیان رکھیگا تو اس غنا کی اس کے نزدیک وقعت نہ رہیگی جو باعث غفلت ہے کیونکہ یہ سمجھیگا کہ عنقریب یہ مال مجھ سے جدا ہونیوالا ہے اس سے علاقہ پیدا کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ محبوب کا فراق باعث اذیت ہوتا ہے۔ ہاں وہ کام کریں جو وہاں کام آئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ پس ان خیالات سے مال کا کچھ برا اثر نہ پڑیگا اور اگر تم اُسے فقر اور تنگی کی حالت میں یاد کروگے تو وہ (یاد کرنا) تم کو راضی کر دیگا تمہاری بسر اوقات[۲] سے یعنی (جو کچھ تمہاری تھوڑی سی معاش ہو

[۱] رواہ ابن ابی الدنیا عن انس مرفوعاً ۱۲ کذا فی کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۷۵۔

اسی سے راضی ہوجاؤ گے کہ چند روزہ قیام ہے پھر کیوں غم کریں اسکا عوض حق تعالیٰ عنقریب نہایت عمدہ مرحمت فرمائیں گے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک زمین البتہ پکارتی ہے ہر دن ستر بار اے بنی آدم کھالو جو چاہو اور جس چیز سے رغبت کرو پس خدا کی قسم البتہ میں ضرور تمہارے گوشت اور تمہارے پوست کھاؤں گی[۱]۔ اگر شبہ ہو کہ ہم تو آواز زمین کی سنتے نہیں تو ہم کو کیا فائدہ۔ جواب یہ ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد عالی سے جب یہ معلوم ہوگیا کہ زمین اسطرح کہتی ہے تو جیسے اُس کی آواز سے دنیا دل پر سرد ہوجاتی ہے اسی طرح اب بھی اثر ہونا چاہیے کسی چیز کے علم کے واسطے یہ کیا ضرور ہے کہ اس کی آواز ہی سے علم ہو بلکہ مقصود تو اس کا علم ہوتا ہے خواہ کسی طرح سے ہو مثلاً کوئی شخص دشمن کے لشکر کو آتا دیکھ کر جیسا گھبراتا ہے اور اس سے مدافعت کے سامان کرتا ہے اسی طرح کسی معتبر شخص کے خبر دینے سے بھی گھبراتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں اس کو دشمن کے لشکر کا آنا معلوم ہوگیا جو گھبرانے اور مدافعت کے سامان کا باعث ہے اور کوئی مخبر جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے بڑھکر بلکہ آپ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا پس جب اور لوگوں کے کہنے کا اعتبار کیا جاتا ہے تو آپ کے فرمودہ کا تو بطریق اولیٰ اعتبار ہونا چاہیے کیونکہ آپ نہایت سچے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ کفی بالموت واعظا وبالیقین غنا[۲] (ترجمہ) یہ ہے کہ کافی ہے موت باعتبار واعظ ہونے کے (یعنی موت کا واعظ کافی ہے کہ جو شخص اس کی یاد رکھے۔ اس کو دنیا سے بے رغبت کرنے کے لئے اور کسی چیز کی حاجت نہیں) اور کافی ہے یقین روزی ملنے کا باعتبار غنا کے یعنی جب انسان کو حق تعالےٰ کے وعدہ پر یقین ہے کہ مدت حیات کو اس اندازہ سے جو اس کے حق میں بہتر ہے رزق ضرور دیا جاتا ہے تو یہ کافی غنیٰ ہے ایسا شخص پریشان نہیں ہوسکتا بلکہ جو مال سے غنا حاصل ہوتا ہے اس سے یہ اعلیٰ ہے کہ اس کو فنا نہیں اور مال کو فنا ہے کیا معلوم ہے کہ جو مال اس وقت موجود ہے وہ کل کو بھی باقی رہیگا یا نہیں اور خداوند کریم کے وعدہ کو بقا ہے جس قدر کہ رزق موعود ہے ضرور ملیگا خوب سمجھ لو) حدیث میں ہے جو شخص پسند کرتا ہے خدا تعالےٰ سے ملنا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے وصال چاہتے ہیں اور جو حق تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے[۳] اور دنیا کے مال و جاہ و ساز و سامان سے جدائی نہیں چاہتا۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتے ہیں (اور ظاہر ہے کہ بغیر موت کے خدائے تعالیٰ سے ملاقات غیر ممکن ہے پس موت چونکہ ذریعہ ملاقات محبوب حقیقی ہے لہٰذا مومن کو محبوب ہونی چاہئے

---

۱ رواہ الحکیم والترمذی عن ثوبان مرفوعاً ۱۲ کذا فی کنز العمال ج ۸ ص ۹۹۔ ۲ رواہ الطبرانی عن عمار مرفوعاً کذا فی کنز العمال ج ۸ ص ۹۶ مؤلف ۳ رواہ احمد وغیرہ کذا فی کنز العمال ۱۲ منہ

اور ایسا سامان پیدا کرے جس سے موت ناگوار نہ ہو یعنی نیک اعمال کرے تاکہ بہشت کی خوشی میں موت محبوب معلوم ہو اور معاصی سے اجتناب کرے تاکہ موت مبغوض نہ معلوم ہو کیونکہ گنہگار کو بوجہ خوف عذاب شدید موت سے نفرت ہوتی ہے اس لئے کہ موت کے بعد عذاب ہوتا ہے اور نیک بخت کو بھی گو عذاب کا خوف ہوتا ہے اور جنت کی بھی اُمید ہوتی ہے مگر تجربہ ہے کہ نیکبخت کو باوجود اس دہشت کے نفرت نہیں ہوتی اور پریشانی نہیں ہوتی اور امید کا اثر بمقابلہ خوف کے غالب ہو جاتا ہے اور اسی طرح یہ بھی تجربہ ہے کہ کافر و فاسق پر اثر اُمید غالب نہیں ہوتا اس لئے وہ موت سے نہایت گھبراتا ہے۔ حدیث[1] میں ہے جو نہلاوے مُردے کو پس ڈھک لے اس کو (یعنی کوئی بُری بات مثلاً صورت بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو اور اس کے متعلق پورے احکام بہشتی زیور حصہ دوم میں گذر چکے ہیں وہاں ضرور دیکھ لینا چاہیئے) چھپا لیگا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ (یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اس کی رسوائی نہ ہوگی) اور جو کفن دے مُردے کو تو اللہ تعالےٰ اس کو سندس[2] (جو ایک باریک ریشمین کپڑے کا نام ہے) پہناویگا) آخرت میں بعضے جاہل مردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بیہودہ بات ہے کیا ان کو مرنا نہیں ہے۔ چاہیئے کہ خوب مُردے کی خدمت کو انجام دے اور ثواب جزیل حاصل کرے اور اپنا مرنا یاد کرے کہ اگر ہم سے بھی لوگ ایسے ہی گھن کریں جیسے کہ ہم کرتے ہیں تو ہمارے جنازے کی کیا کیفیت ہوگی اور عجب نہیں کہ حق تعالیٰ بدلہ دینے کو اس کو ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کر دیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غسل دے مردے کو اور اسے کفن دے اور اس کے حنوط لگائے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے اُس کے بجائے کافور بھی کافی ہے) اور اُٹھاوے اس کے (جنازہ) کو اور اسپر نماز پڑھے اور نہ افشا کرے اس کی وہ (بُری) بات جو دیکھے اس سے دور ہو جائیگا اپنے گناہوں سے اس طرح جیسے کہ اس دن جبکہ اس کی ماں نے اسکو جنا تھا (گناہوں سے) دور تھا (یعنی صغائر معاف ہو جائیں گے علیٰ ما قالوا[1]) حدیث میں ہے جو نہلاوے مردے کو پس چھپالے اُسکے (عیب) کو تو اسکے چالیس کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر ہیں) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو اُسے کفن دے اللہ تعالیٰ اسکو جنت کا سندس اور استبرق[3] پہناویگا اور جو میت کے لئے قبر کھودے پس اس کو اسمیں دفن کرے جاری فرمائیگا اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اسقدر اجر جو مثل اس مکان کے ثواب کے ہوگا جسمیں قیامت تک اس شخص کو رکھتا (یعنی اس کو اسقدر اجر ملیگا

---

[1] رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ مرفوعاً کذا فی کنز العمال صـ۸۱ج ۸ مؤلف [2] رواہ النسائی کذا فی کنز العمال جـ۸ صـ۸۱ ۱۲ مؤلف [3] دبیز ریشم ۱۲ منہ

جتنا کہ اس مُردے کو رہنے کے لئے قیامت تک مکان عاریت دینے کا اجر[1] ملتا واضح ہو کہ جسقدر فضیلت اور ثواب مُردے کی خدمت کا اسوقت تک بیان کیا گیا سب اس صورت میں ہے جبکہ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے خدمت کی جائے یا اُجرت وغیرہ مقصود نہ ہو اور اگر اُجرت لی تو ثواب نہ ہوگا اگرچہ اُجرت لینا جائز ہے گناہ نہیں مگر جواز اُجرت امر دیگر ہے اور ثواب امر دیگر اور تمام دینوی کام جو اُجرت لیکر کئے جاتے ہیں بعضے تو ایسے ہیں جنپر اُجرت لینا حرام ہے اور ان کا ثواب بھی نہیں ہوتا اور بعضے ایسے ہیں جن پر اجرت لینا جائز ہے اور وہ مال حلال ہے مگر ثواب نہیں ہوتا خوب تحقیق کرکے اس پر عملدرآمد کرنا چاہیئے یہ موقعہ تفصیل کا نہیں ہے مگر ان امور کے متعلق ایک مفید ضروری بات عرض کرتا ہوں تاکہ اہل بصیرت کو تنبیہ ہو وہ یہ ہے کہ جن اعمال دینیہ پر اجرت لینا جائز ہے ان کے کرنے سے بالکل ثواب نہیں ملتا مگر بچند شروط ثواب بھی ملیگا خوب غور سے سنو کوئی غریب آدمی جس کی بسر اوقات اور نفقات واجبہ کا سوائے اس اجرت کے اور کوئی ذریعہ نہیں وہ بقدر حاجت ضروریہ یہ دینوی کام کرکے اجرت لے اور یہ خیال کرے سچی نیت سے کہ اگر ذریعہ معیشت کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اجرت نہ لیتا اور حسبۃً للہ کام کرتا ثواب حق تعالیٰ کوئی ذریعہ ایسا پیدا کریں تو میں اُجرت چھوڑ دوں اور مفت کام کروں ایسے شخص کو دینی خدمت کا ثواب ملیگا کیونکہ اسکی نیت اشاعت دین ہے مگر معاش کی ضرورت مجبور کرتی ہے اور چونکہ طلب معاش بھی ضروری ہے اور اس کا حاصل کرنا بھی ادائے حکم الٰہی ہے اس لئے اس نیت یعنی تحصیل معاش کا بھی ثواب ملیگا اور نیت بخیر ہونے سے یہ دونوں ثواب ملیں گے مگر ان قیود پر نظر غائر کرکے عمل کرنا چاہیئے خواہ مخواہ کے خرچ بڑھا لینا اور غیر ضروری اخراجات کو ضروری سمجھ لینا اور اس پر حیلہ کرنا اس عالم غیب کے ہاں نہیں چلیگا وہ دل کے ارادوں سے خوب واقف ہے یہ تدقیق نہایت تحقیق کے ساتھ قلم بند کی گئی ہے اور ماخذ اس کا شامی وغیرہ ہے اور ظاہر ہے کہ جس میں توکل کی شرائط جمع ہوں اور پھر وہ نیک کام پر اجرت لے تو اگر وہ ان تینوں کو بھی جمع کرے جن کے اجتماع سے ثواب تحریر ہوا ہے تب بھی اسکو ثواب ملیگا مگر توکل کی فضیلت فوت ہوجائیگی تامل فانہ دقیق۔ مسلمانوں کو خصوصاً اُن میں سے اہل علم کو اس بات میں خاص توجہ و احتیاط کی ضرورت ہے کہ خالق اکبر کے دین کی خدمت کرکے اس کی رضا حاصل کرنا اور بغیر کسی سخت مجبوری کے ایک منفعت قلیلہ عاجلہ پر نظر کرنا کیا حق تعالیٰ کے ساتھ کسی درجہ کی بے مروتی نہیں ہے ہمارا

---

[1] رواہ الطبرانی عن حاکم عن ابی رافع و سندہ صحیح کذا فی کنز العمال صفحہ ۲۴۷ ج ۸ منہ

کام ترغیب اور دفع مغالطہ ہے اور امور مباحہ میں تضییق کا.... حق حاصل نہیں ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ ثواب کی ہم سب کو سخت حاجت ہے فمن شاء فلیکثر ومن شاء فلیقلل واللہ تعالیٰ اعلم بقلوب عبادہ وکفی بہ خبیرا بصیرا۔ حدیث[۶] میں ہے کہ پہلا تحفہ مومن کا یہ ہے کہ گناہ بخشدیئے جاتے ہیں اس شخص کے جو اُسکے (جنازے) کی نماز پڑھتا ہے[۱] یعنی صغیرہ گناہ علی ما قالوا۔ حدیث[۲] میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ وہ مرجائے اور اس (کے جنازے) پر تین صفیں مسلمانوں کی نماز پڑھیں مگر واجب کرلیا[۳] (اس نے جنت کو یعنی اُسکی بخشش ہوجاویگی) حدیث[۴] میں ہے کہ نہیں ہے کوئی ایسا مسلمان کہ وہ مرجائے پس کھڑے ہوں یعنی نماز پڑھیں اس (کے جنازے) پر چالیس مرد ایسے جو شرک نہ کرتے ہوں خدا تعالیٰ کے ساتھ۔ مگر بات یہ ہے کہ وہ (نماز پڑھنے والے) شفاعت قبول کئے جائینگے اس (مردے) کے باب[۵] میں (یعنی جنازے کی نماز جو حقیقت میں دعا ہے) میت کے لئے قبول کرلی جاویگی اور اُس مردے کی بخشش ہوجاویگی۔ حدیث[۶] میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس (کے جنازے) پر ایک جماعت نماز پڑھے مگر یہ بات ہے کہ وہ (لوگ) شفاعت قبول کئے جاوینگے اُس (میت) کے بارے میں[۷] حدیث[۸] میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مُردہ کہ اُس پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے (جو عدد میں) سو ہوں پس سفارش کریں وہ نماز یعنی دعا پڑھیں) اس کے لئے مگر یہ بات ہے کہ وہ سفارش قبول کئے جاوینگے اس کے بارے میں (یعنی اُن کی دعا قبول ہوگی اور اس مُردے کی مغفرت[۹] ہوجاویگی۔ حدیث میں ہے جو اُٹھائے چاروں طرفین چارپائی (جنازے کی) تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخشدیئے[۱۰] جائینگے (اسکی تحقیق اوپر گذر چکی ہے) حدیث[۱۱] میں ہے افضل اہلِ جنازہ کا (یعنی جو جنازے کے ہمراہ ہوتے ہیں اُن میں) وہ ہے جو اُن میں بہت زیادہ ذکر (اللہ تعالیٰ) کرے اس جنازے کے ساتھ اور جو نہ بیٹھے یہانتک کہ جنازہ (زمین پر رکھدیا) جائے اور نیا دہ پورا کرنے والا پیمانہ (ثواب) کا وہ ہے جو تین بار اُس پر مٹھی بھر خاک ڈالے (یعنی ایسے شخص کو خوب ثواب ملیگا۔ حدیث[۱۲] میں ہے کہ اپنے مُردوں کو نیک قوم کے درمیان میں دفن کرو اسلئے کہ بیشک مُردہ اذیت پاتا ہے بوجہ بُرے پڑوسی کے (یعنی فاسقوں یا کافروں کی قبروں کے درمیان ہونے سے مُردے کو تکلیف ہوتی ہے اور صورت اذیت کی یہ ہے کہ فساق وکفار پر جو عذاب ہوتا ہے اور وہ اسکی وجہ سے روتے اور چلاتے ہیں اس واویلا کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اذیت پاتا ہے زندہ بوجہ بُرے پڑوسی کے۔

حدیث[۱۳] میں ہے کہ جنازے کے ہمراہ کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ جنازے کے ہمراہ اگر ذکر کرے تو آہستہ کرے اسلئے کہ زور سے ذکر کرنا جنازے کے ساتھ شامی میں مکروہ لکھا ہے۔ صحیح حدیث[۱۴] میں ہے جسکو حاکم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے ایک خاص وجہ سے جو اب باقی نہیں ہے۔ آگاہ ہوجاؤ پس اب زیارت کرو ان کی یعنی قبروں کی اسلئے کہ وہ زیارتِ قبور دل کو نرم کرتی ہے اور دل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں اور رُلاتی ہے آنکھ کو اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور تم نہ کہو کوئی غیر مشروع بات قبر پر۔ حدیث[۱۵] میں ہے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے پس اب اُن کی زیارت کرو اِس لئے کہ وہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دُنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو۔ زیارتِ قبور سنت ہے اور خاصکر جمعہ کے روز، اور حدیث میں ہے کہ جو ہر جمعہ کو والدین کی یا والد یا والدہ کی قبر کی زیارت کرے تو اُسکی مغفرت کی جائیگی اور وہ خدمتگزار

[۱] رواہ الحکیم عن انس مرفوعا کذا فی کنز العمال ص۲۳ ج ۲۸ مؤلف [۲] رواہ احمد وابوداؤد وکذا فی کنز العمال ص۳ رواہ احمد وابو داؤد ذیل ص۳ [۴] رواہ احمد و[۵] رواہ مسلم وغیرہ ۱۲ منہ [۶] رواہ ابن عساکر وغیرہ ۱۲ منہ [۸] رواہ ابن عساکر وغیرہ رواہ فی الحلیۃ ۱۲ منہ [۹] رواہ الدیلمی مرفوعا [۱۰] رواہ ابو ماجہ

والدین کا لکھ دیا جائیگا (نامۂ اعمال میں) رواہ البیہقی مرسلاً۔ مگر قبر کا طواف کرنا، بوسہ لینا منع ہے خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی، یا کسی کی ہو اور قبروں پر جاکر اوّل اس طرح سلام کرے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ" جیسا کہ ترمذی اور طبرانی میں یہ الفاظ سلام موتیٰ کے لئے آئے ہیں اور قبلہ کی طرف پشت کرکے اور میت کی جانب منھ کرکے قرآن مجید پڑھے جس قدر ہو سکے۔ حدیث میں ہے کہ جو قبروں پر گذرے اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر مُردے کو بخشے تو موافق شمار مُردوں کے اسکو بھی ثواب دیا جاویگا نیز حدیث میں ہے کہ جو قبرستان میں داخل ہو پھر سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص اور سورۂ تکاثر پڑھکر اس کا ثواب اہلِ قبرستان کو بخشے تو مُردے اسکی شفاعت کرینگے۔ اور نیز حدیث میں ہے کہ جو کوئی سورۂ یٰسین قبرستان میں پڑھے تو مُردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائیگا اور پڑھنے والے کو بشمار اُن مُردوں کے ثواب ملیگا۔ یہ تینوں حدیثیں مع سند ذیل میں عربی میں لکھ دی ہیں۔ حدیث[1] میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مرد کہ گذرے کسی ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دُنیا میں پہچانتا تھا پھر اس پر سلام کرے، مگر یہ بات ہے کہ وہ میت اُسکو پہچان لیتا ہے، اور اُس کو سلام کا جواب دیتا ہے (گو اس جواب کو سلام کرنے والا نہیں سُنتا)۔

(۱) اخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ھو اللہ احد عن علی مرفوعا من مر علی المقابر وقرأ قل ھو اللہ احد احد عشرة مرة ثم وھب اجرہ للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔ (۲) اخرج ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ عن ابی ھریرۃ مرفوعا من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الکتاب وقل ھو اللہ احد والھکم التکاثر ثم قال اللھم انی جعلت ثواب ما قرأت من کلامک لاھل المقابر من المؤمنین والمؤمنات کانوا شفعاء لہ الی اللہ تعالیٰ۔ (۳) اخرج عبد العزیز صاحب الخلال بسندہ عن انسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل المقابر فقرأ سورۃ یٰس خفف اللہ عنھم وکان لہ بعدد من فیھا حسنات ھذہ احادیث اوردھا الامام السیوطی فی شرح الصدور بشرح احوال الموتیٰ والقبور ص۱۲۳ مطبوعہ مصر قال المعلق علی رسالۃ بہشتی گوہر الحدیث الاول والثالث یدلان ظاھرا علی ان الثواب الحاصل من الاحیاء للاموات یصل الیھم علی السواء ولا یتجزی تامل۔ (ترجمہ):-

(۱) قل ھو اللہ شریف کے فضائل میں ابو محمد سمرقندی حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں جو شخص قبرستان میں گذرے وہ گیارہ مرتبہ اس سورہ شریف کو پڑھ کر اہلِ قبور کو اس کا ثواب بخشدے تو پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملیگا جس قدر مُردے کہ اس قبرستان میں دفن ہیں۔ (۲) ابو القاسم سعد بن علی زنجانی حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً اس کے فضائل میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور سورۂ حمد اور قل ھو اللہ احد اور الھکم التکاثر پڑھے اور کہے، الٰہی میں نے اس پڑھنے کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان مرد عورتوں کو بخشا تو وہ سب مُردے روزِ جزا اسکی شفاعت کرینگے۔ (۳) عبد العزیز صاحب خلال نے بروایت حضرت انسؓ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قبرستان میں آئے پھر سورۂ یٰسین پڑھے اُس قبرستان کے جن مُردوں پر عذاب ہو رہا ہے خدا تعالےٰ اُس میں تخفیف فرما دیتے ہیں اور پڑھنے والے کو اتنا ثواب ہوتا ہے جس قدر مُردے اس قبرستان میں ہیں۔ ان احادیث کو امام سیوطیؒ نے کتاب شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور ص۱۲۳ طبع مصر میں بیان کیا ہے۔ بہشتی گوہر کا محشی کہتا ہے کہ حدیث اول و ثالث بظاہر اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ثواب زندوں کی طرف سے مُردوں کو بغیر تقسیم کے برابر ملتا ہے۔ صاحب ترتیب امداوی اسکی توضیح میں کہتا ہے کہ مطلب اس کا قبرستان کے مُردوں کے

[1] رواہ تمام عن ابی ہریرۃ مرفوعاً بسند جید کذا فی کنز العمال ۱۲ منہ۔

برابر ثواب ملنے سے یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے نے ایک نیکی کی ہے اُسکے معاوضے میں اُسکو اس قبرستان کے تمام مدفون مُردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ جب اپنی رحمت سے مدفون مُردوں کو ثواب بغیر تقسیم کے پورا عنایت فرمائینگے تو پڑھنے والے کے لئے بھی جزا اس طرح ملے گی گویا اُس نے ہر مُردے کیلئے علیحدہ علیحدہ پڑھ کر ثواب بخشا۔ ۱۲ منہ

مسائل

سوال (۱)۔ جماعت میں امام کے قرأت شروع کرنیکے بعد کوئی شخص آکر شریک ہو تو اب اُسکو ثنا یعنی سُبحانک اللّٰھم پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟ اگر چاہیئے تو نیت باندھنے کے ساتھ ہی یا کس وقت؟ جواب نہیں پڑھنا چاہیئے۔[۱]

سوال (۲) کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا اب رکعت تو اُسکو مل گئی مگر ثنا فوت ہوئی، اب اُسکو دوسری رکعت میں ثنا پڑھنی چاہیئے یا کسی اور رکعت میں یا ذمے سے ساقط ہو گئی۔ جواب کہیں نہ پڑھے۔[۲] سوال (۳) رکوع کی تسبیح سہو سے سجدے میں کہی یعنی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ کے سبحان ربی العظیم کہتا رہا یا برعکس اسکے تو سجدۂ سہو تو نہ ہوگا یا نماز میں کوئی خرابی تو نہ ہوگی جواب اس سے ترکِ سنّت ہوا اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔[۳] سوال (۴) رکوع کی تسبیح سجدہ میں کہہ چکا تھا اور پھر سجدہ ہی میں خیال آیا کہ یہ رکوع کی تسبیح ہے تو اب سجدے کی تسبیح یاد آنے پر کہنا چاہیئے یا رکوع کی تسبیح کافی ہوگی۔ جواب اگر امام یا منفرد ہے تو تسبیح سجدے کی کہہ لے اور اگر مقتدی ہو تو امام کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہو۔[۴] سوال (۵) نماز میں جمائی جب نہ رُکے تو مُنہ میں ہاتھ لینا چاہیئے یا نہیں؟ جواب جب ویسے نہ رُکے تو ہاتھ سے روک لینا چاہیئے۔[۵] سوال (۶) ٹوپی اگر سجدے میں گر پڑے تو اُسے پھر ہاتھ سے اُٹھا کر سر پر رکھ لینا چاہیئے یا ننگے سر نماز پڑھے۔ جواب سر پر رکھ لینا بہتر ہے اگر عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔[۶]

سوال (۷) نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اگر دو رکوع والی سورت پڑھے تو شروع سورت پر بسم اللہ کہے اور دوسری رکعت میں جب اسی سورت کا دوسرا رکوع شروع کرے تو بسم اللہ کہے یا نہیں؟ جواب سورۃ کے شروع میں مندوب ہے اور رکوع پر نہیں۔[۷] واللہ اعلم۔

(کتبہ اشرف علی تھانوی)

مسئلہ[۱] امام کو بغیر کسی ضرورت کے محراب کے سوا اور کسی جگہ مسجد میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مگر محراب میں کھڑے ہونے کے وقت پیر باہر ہونے چاہئیں۔[۸] مسئلہ[۲] جو دعوت نام آوری کیلئے کی جائے تو اُس کا قبول نہ کرنا بہتر ہے۔[۹] مسئلہ[۳] گواہی پر اجرت لینا حرام ہے، لیکن گواہ کو بقدر ضرورت اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ کو لے لینا جائز ہے بقدر اسوقت کے جو صرف ہوا ہے جبکہ اُسکے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔[۱۰] مسئلہ[۴] اگر مجلس دعوت میں کوئی امر خلاف شرع ہو سو اگر وہاں جانے سے قبل معلوم ہو جائے تو دعوت قبول نہ کرے البتہ اگر قوی اُمید ہو کہ میرے جانے سے بوجہ میری شرم و لحاظ کے وہ امر موقوف ہو جائیگا تو جانا بہتر ہے اور اگر معلوم نہ تھا اور چلا گیا اور وہاں جا کر دیکھا سو اگر یہ شخص مقتدائے دین ہے تب تو لوٹ آئے اور اگر مقتدا نہیں عوام الناس سے ہے سو اگر عین کھانے کے موقع پر وہ امر خلاف شرع ہے تو وہاں نہ بیٹھے اور اگر دوسرے موقع پر ہے تو خیر مجبوری بیٹھ جائے اور بہتر ہے کہ صاحب مکان کو فہمائش کرے اگر اس قدر ہمت نہ ہو تو صبر کرے اور دل سے اُسے بُرا سمجھے اور اگر کوئی شخص مقتدائے دین نہ ہو لیکن ذی اثر و صاحب وجاہت ہو کہ لوگ اُسکے افعال کا اتباع کرتے ہوں تو وہ بھی اِس مسئلہ میں مقتدائے دین کے حکم میں ہے۔[۱۱] مسئلہ بعض سودی بنکوں میں روپیہ امانۃً جمع کر دیتے ہیں اور اُس کا نفع نہیں لیتے سو چونکہ بالیقین بنک میں روپیہ بعینہٖ محفوظ نہیں رہتا، کاروبار میں لگا رہتا ہے اس لئے

[۱] شامی صفحہ ۵۰۹ جلد ۱۔ [۲] شامی صفحہ ۵۱۱ جلد ۱۔ [۳] شامی صفحہ ۵۱۶ جلد ۱ [۴] للعلم صفحہ ۵۱۶ جلد ۱ شامی۔ [۵] یہاں تک کے یہ سات مسائل رسالہ النور سے اضافہ کردہ ہیں۔

[۸] شامی صفحہ ۶۶۳ جلد ۱۔ [۹] شامی صفحہ ۶۶۴ جلد ۱۔ [۱۰] مکروہات الصلٰوۃ شرح مراقی شامی صفحہ ۱۶۵۔ [۱۱] صفائی معاملات ۱۲ اسلئے عالمگیری ۲۳۵۔

وہ امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور گو اس شخص نے سود نہیں لیا مگر سود لینے والوں کی اعانت قرض سے کی اور اعانت گناہ کی گناہ ہے اس لئے روپیہ داخل کرنا بھی درست نہیں یعنی یہ جمع کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے سود لینے کے لئے جمع کرنا (ق) **مسئلہ ۶** جو شخص پاخانہ پھر رہا ہو یا پیشاب کر رہا ہو تو اسکو سلام کرنا حرام ہے اور اس کا جواب دینا بھی جائز نہیں **مسئلہ ۷** اگر کوئی شخص چند لوگوں میں کسی کا نام لیکر اسکو سلام کرے مثلاً یوں کہے السلام علیک یا زید، تو جسکو سلام کیا ہے اسکے سوا کوئی اور جواب دے تو وہ جواب نہ سمجھا جاویگا اور جسکو سلام کیا ہے اس کے ذمہ جواب فرض باقی رہے گا اگر جواب نہ دیگا تو گنہگار ہوگا۔ مگر اس طرح سلام کرنا خلاف سنت ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ جماعت میں کسی کو خاص نہ کرے اور السلام علیکم کہے (مؤلف) اور اگر کسی ایک ہی شخص کو سلام کرنا ہو جب بھی یہی لفظ استعمال کرے اور اسی طرح جواب میں بھی خواہ جواب جسکو دیا جاتا ہے ایک ہی شخص ہو یا زیادہ ہوں وعلیکم السلام کہنا چاہیئے **مسئلہ ۸** سوار کو پیدل چلنے والے پر سلام کرنا چاہیئے اور جو کھڑا ہو وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے سے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کریں اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے، اور ان سب صورتوں میں اگر بالعکس کرے مثلاً بہت سے لوگ تھوڑوں کو یا بڑا چھوٹے کو سلام کرے تو یہ بھی جائز ہے مگر بہتر وہی ہے جو پہلے بیان ہوا (ق) **مسئلہ ۹** غیر محرم مرد کیلئے کسی جوان یا درمیانی عمر کی عورت کو سلام کرنا ممنوع ہے اسی طرح خط میں لکھکر بھیجنا یا کسی کے ذریعہ سے کہلا کر بھیجنا اور اسی طرح نامحرم عورتوں کے لئے مردوں کو سلام کرنا بھی ممنوع ہے، اسلئے کہ ان صورتوں میں سخت فتنہ کا اندیشہ ہے اور فتنہ کا سبب بھی فتنہ ہوتا ہے، ہاں اگر کسی بڈھی عورت کو یا بڈھے مرد کو سلام کیا جائے تو مضائقہ نہیں مگر غیر محارم سے ایسے تعلقات رکھنا ایسی حالت میں بھی بہتر نہیں، ہاں جہاں کوئی خصوصیت اسکی مقتضی ہو اور احتمال فتنہ کا نہ ہو تو وہ اور بات ہے۔ **مسئلہ ۱۰** جبتک کوئی خاص ضرورت نہ ہو کافروں کو سلام نہ کرے اور اسی طرح فاسقوں کو بھی اور جب کوئی حاجت ضروری ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر اسکے سلام اور کلام کرنے سے ان کے ہدایت پر آنے کی امید ہو تو بھی سلام کرلے **مسئلہ ۱۱** جو لوگ علمی مذاکرہ کر رہے ہوں یعنی مسائل کی گفتگو کرتے ہوں پڑھتے پڑھاتے ہوں یا انہیں سے ایک علمی گفتگو کر رہا ہو اور باقی سن رہے ہوں تو ان کو سلام نہ کرے اگر کریگا تو گنہگار ہوگا اور اسی طرح تکبیر اور اذان کے وقت بھی (مؤذن یا غیر مؤذن کو) سلام کرنا مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان تینوں صورتوں میں جواب نہ دے

ضمیمہ ثانیہ بہشتی گوہر مسماۃ بہ تعدیل حقوق الوالدین

از جانب محشی بہشتی گوہر التماس ہے کہ یہ مضمون جو بعنوان ضمیمہ ثانیہ درج کیا جاتا ہے حضرت مولنا اشرف علی صاحب کا تحریر فرمودہ ہے جس میں والدین کے حقوق کی تحقیق و تفصیل کی گئی ہے ہر چند کہ بہشتی زیور حصہ پنجم میں بضمن حقوق، حقوق الوالدین کا بھی اجمالی تذکرہ آچکا ہے۔ لیکن چونکہ وہ مشترک تھا عورتوں اور مردوں کے درمیان اور اس موجودہ مضمون کا تعلق زیادہ مردوں سے ہے اسلئے بہشتی گوہر میں اس کا ملحق کرنا مناسب معلوم ہوا پس اسکو حصہ پنجم بہشتی زیور کا تتمہ سمجھنا چاہئے۔ اور مضمون مذکور یہ ہے:۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل" الآیۃ۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ امانتیں امانت والوں کو ادا کرو اور جب تم لوگوں میں حکم کرو انصاف سے حکم کرو ۱۲ ق۔ اس آیت کے

---

۱ ص ۲۱۷ ج ۶ عالمگیری ۱۲ ۲ ص ۲۱۷ ج ۶ عالمگیری ۱۲ ۳ ص ۲۱۷ ج ۶ عالمگیری ۱۲ ۴ ص ۲۱۷، ۲۱۸ جلد ۶ شامی ۵ ص ۲۱۰ ج ۱ عالمگیری ۱۲ ۶ ص ۲۱۷ و ۲۱۸ ج ۶ عالمگیری ۱۲ منہ۔

عموم سے دو حکم مفہوم ہوئے۔ ایک یہ ہے کہ اہل حقوق کو اُنکے حقوق واجبہ کا ادا کرنا واجب ہے، دوسرے یہ کہ ایک حق کیلئے دوسرے شخص کا حق ضائع کرنا ناجائز ہے۔ اِن دونوں حکم کلی کے متعلقات میں سے وہ خاص خاص جزئی مواقع بھی ہیں جن کے متعلق اسوقت تحقیق کرنے کا قصد ہے ایک ان میں سے والدین کے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کی تعیین ہے دوسرے والدین کے حقوق اور زوجہ یا اولاد کے حقوق میں تعارض و تزاحم کے وقت ان حقوق کی تعدیل ہے اور ضرورت اِس تحقیق کی یہ ہوئی کہ واقعات غیر محصورہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح بعض بے قید لوگ والدین کے حق میں تفریط کرتے ہیں اور اُنکے وجوب اطاعت کی نصوص کو نظرانداز کرتے ہیں اور اُن کے حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں، اِسی طرح بعض بیدار والدین کے حق میں افراط کرتے ہیں جس سے دوسرے صاحبِ حق کے حقوق مثلاً زوجہ کے یا اولاد کے تلف ہوتے ہیں اور اُن کے وجوب رعایت کی نصوص کو نظرانداز کرتے ہیں اور اُنکے اتلافِ حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں اور بعضے کسی صاحبِ حق کا حق تو ضائع نہیں کرتے لیکن حقوق غیر واجبہ کو واجب سمجھ کر اُن کے ادا کا قصد کرتے ہیں اور چونکہ بعض اوقات اُن کا تحمل نہیں ہوتا اِس لئے تنگ ہوتے ہیں اور اس سے وسوسہ ہونے لگتا ہے کہ بعض احکام شرعیہ میں ناقابلِ برداشت سختی اور تنگی ہے اِس طرح سے ان بیچاروں کے دین کو ضرر پہنچتا ہے اور اس حیثیت سے اسکو بھی صاحبِ حق کے حقوق واجبہ ضائع کرنے میں داخل کرسکتے ہیں اور وہ صاحبِ حق اس شخص کا نفس ہے، کہ اسکے بھی بعض حقوق واجب ہیں کما قال صلی اللہ علیہ وسلم ان لنفسک علیک حقا[1] اور ان حقوق واجبہ میں سب سے بڑھکر حفاظت اپنے دین کی ہے پس جب والدین کے حق غیر واجب کو واجب سمجھنا مفضی ہوا اس معصیت مذکورہ کی طرف اِسلئے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کا امتیاز واجب ہوا اِس امتیاز کے بعد پھر اگر عملاً ان حقوق کا التزام کرلیگا مگر اعتقاداً واجب نہ سمجھیگا تو وہ محذور تو لازم نہ آئیگا۔ اس تنگی کو اپنے ہاتھوں کی خریدی ہوئی سمجھے گا۔ اور جب تک برداشت کریگا اس کی عالی ہمتی ہے اور اس تصور میں بھی ایک گونہ حظ ہوگا کہ میں باوجود میرے ذمہ نہ ہونے کے اس کا تحمل کرتا ہوں اور جب چاہے گا سبکدوش ہوسکیگا غرض علم احکام میں ہر طرح کی مصلحت ہی مصلحت ہے اور جہل میں ہر طرح کی مضرت ہی مضرت ہے، پس اِسی تمیز کی غرض سے یہ چند سطور لکھتا ہوں اب اِس تمہید کے بعد اول اسکے متعلق ضروری روایات حدیثیہ و فقہیہ جمع کرکے پھر اُن سے جو احکام ماخوذ ہوتے ہیں اُن کی تقریر کردونگا اور اسکو اگر "تعدیل حقوق الوالدین" کے لقب سے نامزد کیا جائے تو نازیبا نہیں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ؁

فی المشکوٰۃ عن ابن عمرؓ قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمرؓ یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذالک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا رواہ الترمذی فی المرقاۃ طلقہا امر ندب او وجوب ان کان ہناک باعث آخر وقال الامام الغزالی فی الاحیاء ج ۲ ص ۳۶ کشوری فی ہذا الحدیث فہذا یدل علی ان حق الوالد مقدم ولکن والد یکرہہا لا لغرض فاسد مثل عمرؓ فی المشکوٰۃ عن معاذؓ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث وفیہ لا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اہلک ومالک الحدیث فی المرقاۃ شرط للمبالغۃ باعتبار الاکمل ایضا اما باعتبار اصل الجواز فلا یلزمہ طلاق زوجۃ امرأۃ بفراقہا وان تاذیا ببقائہا ایذاء شدیدا لانہ قد یحصل لہ ضرر بہا فلا یکلفہ لاجلہما اذ من شان شفقتہما انہما لو تحققا ذلک لم یامراہ بہ فالزامہما لہ بہ مع ذلک حمق منہما لا یلتفت الیہ وکذلک اخراج مالہ انتہی مختصرا قارت القرینۃ علی کونہ المبالغۃ اقترانہ بقولہ علیہ السلام فی ذلک الحدیث لا تشرک باللہ وان قتلت او حرقت فہذا للمبالغۃ قطعا والا فنفس الجواز بتلفظ کلمۃ الکفر وان یفعل بالمقتضی الکفر ثابت بقولہ تعالیٰ من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ الآیۃ فافہم فی المشکوٰۃ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ الحدیث وفیہ قال رجل وان ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان فی المرقاۃ فی والدیہ ای فی حقہما وفیہ ان طاعۃ الوالدین لم تکن طاعۃ مستقلۃ بل ہی طاعۃ اللہ التی بلغت توصیتہا من اللہ تعالیٰ بحسب طاعتہا لطاعتہ الی ان قال ویویدہ انہ لا طاعۃ لمخلوق فی

[1] تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے ۱۲ منہ

معصیۃ الخالق و فیہا دان ظلماہ قال الطیبی یراد بالظلم ما یتعلق بالامور الدنیویۃ لا الاخرویۃ قلت و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا وان ظلماہ کقولہ علیہ السلام فی ارضاء المصدق ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم رواہ ابوداؤد و لقولہ علیہ السلام فیہم وان ظلموا فعلیہم الحدیث رواہ ابوداؤد و معناہ علی ما فی اللمعات قولہ ان ظلموا ای بحسب زعمکم او علی الفرض والتقدیر مبالغۃ ولو کانوا ظالمین حقیقۃ کیف یأمرہم بارضائہم فی المشکوٰۃ عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ ثلثۃ نفر یتماشون اخذہم المطر فمالوا الی غار فی الجبل فانحطت علی فم غارہم صخرۃ فاطبقت علیہم فذکر احدہم من امرہ فجمعت عند رؤسہما ای الوالدین الذین کانا شیخین کبیرین کما فی ہذا الحدیث اکرہ ان اوقظہما او اکرہ ان ابدأ بالصبیۃ قبلہما والصبیۃ یتضاغون عند قدمی الحدیث متفق علیہ فی المرقاۃ تقدیم الاحسان الوالدین علی المولودین لتعارض صغرہم بکبرہما فان الرجل الکبیر یبقی کالطفل الصغیر قلت ہذا التضاغی کما فی قصۃ اضیاف ابی طلحۃ قال فعلیہم بشیٔ و نومیہم فی جواب قول امراتہ لما سألہا ہل عندک شیٔ قالت لا الا قوت صبیانی و معناہ کما فی اللمعات قالوا وہذا محمول علی ان الصبیان لم یکونوا محتاجین الی الطعام وانما کان طلبہم علی عادۃ الصبیان من غیر جوع والا وجب تقدیمہم و کیف یترکان ان اجابا و قد نہی اللہ علیہا آہ. قلت ایضاً ومما یؤید وجوب الاضطرار الی ہذا التاویل تقدم حق الولد الصغیر علی حق الوالد فی نفسہ کما فی الدر المختار باب النفقۃ ولو لہ اب و طفل فالطفل احق بہ و قیل یقسمہا فیہما فی کتاب الآثار للامام محمدؒ صـ ۱۵۴ اعن عائشۃؓ قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولادکم من کسبکم قال محمدؒ لا باس اذا کان محتاجا ان یاکل من مال ابنہ بالمعروف فان کان غنیا فاخذ منہ شیئا فہو دین علیہ وہو قول ابی حنیفۃؒ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃؒ عن حماد عن ابراہیم قال لیس للاب من مال ابنہ ان یحتاج الیہ من طعام او شراب او کسوۃ قال محمدؒ بہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃؒ فی کنز العمال صـ ۲۸۳/۸ عن الحاکم وغیرہ ان اولادکم ہبۃ اللہ تعالیٰ لکم یہب لمن یشاء اناثا و یہب لمن یشاء الذکور فہم و اموالہم لکم اذا احتجتم الیہا اہ قلت و دل قولہ علیہ السلام فی الحدیث اذا احتجتم فی تقلید الامام محمدؒ قول عائشۃؓ ان اولادکم من کسبکم بما اذا کان محتاجا و یلزم التقلید کونہ دینا علیہ اذا اخذ من غیر حاجۃ کما ہو ظاہر قلت و ایضاً فسر ابوبکرؓ الصدیق بہذا قولہ علیہ السلام انت و مالک لابیک قال ابوبکرؓ وانما یعنی بذلک النفقۃ رواہ البیہقی کذا فی تاریخ الخلفاء صـ ۶۵ و فی در المختار لا یفرض القتال علی صبی بالغ لہ ابوان او احدہما لان طاعتہما فرض عین الی ان قال لا یحل سفر فیہ خطر الا باذنہما و ما لا خطر فیہ یحل بلا اذن و منہ السفر فی طلب العلم فی رد المحتار انہما فی سعۃ من منعہ اذا کان یدخلہما من ذلک مشقۃ شدیدۃ و شمل الکافرین ایضاً او احدہما اذا کرہ خروجہ مخافۃ و مشقۃ والا فللکراہۃ قال ابن ہبیرہ فلا یطیعہ ما لم یخف علیہ الضیعۃ اذ لو کان معسراً محتاجاً الی خدمتہ فرضت علیہ و لو کافرا و لیس من الصواب ترک فرض عینہ لیتوصل الی فرض کفایۃ قولہ فیہ خطر کالجہاد و سفر البحر قولہ والا خطر کالسفر للتجارۃ والحج والعمرۃ یحل بلا اذن الا ان خیف علیہما الضیعۃ سرخسی قولہ و منہ السفر فی طلب العلم لانہ اولی من التجارۃ اذا کان الطریق آمنا و لم یخف علیہما الضیعۃ سرخسی اھ قلت و مثلہ فی بحر الرائق والفتاویٰ الہندیۃ و فیہا فی مسئلۃ غلابد من الاستیذان فیہا اذا کان لہ منہ بد صـ ۲۴۱/۲ فی الدر المختار باب النفقۃ و کذا تجب لہا السکنی فی بیت خال عن اہلہ و عن اہلہا الخ و فی رد المحتار بعد ما نقل اقوال المختلفۃ ما نصہ فعلی الشریفۃ ذات الیسار لابد من افرادہا فی دار متوسطۃ الحال یکفیہا بیت واحد من دار الی ان قال و اہل بلادنا الشامیۃ لا یسکنون فی بیت من دار مشتملۃ علی اجانب و ہذا فی اوساطہم فضلا عن اشرافہم الا ان تکون دار موروثۃ بین اخوۃ مثلاً فیسکن کل منہم فی جہۃ مع الاشتراک فی مرافقہا ثم قال لا شک ان المعروف یختلف باختلاف الزمان والمکان فعلی المفتی ان ینظر الی حال اہل زمانہ و بلدہ اذ بدون ذلک لا تحصل المعاشرۃ بالمعروف اہ ﴿ ترجمہ اُردو ذیل میں ملاحظہ ہو :-

عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس سے خوش تھا اور اُس سے محبت رکھتا تھا مگر حضرت عمرؓ میرے باپ اُس سے ناخوش تھے انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دیدے میں نے انکار کیا اسکے بعد حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ ذکر کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دیدے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ طلاق کا امر بطور استحباب کے تھا یا اگر وہاں کوئی اور سبب بھی موجود تھا تو وجوب کے لئے تھا۔ امام غزالیؒ احیاء میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ والد کا حق مقدم ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ والد اس عورت کو کسی غرض فاسد کی وجہ سے برا نہ سمجھتا ہو جیسا کہ حضرت عمرؓ

کسی غرض فاسد کیوجہ سے اُسے بُرا نہ سمجھتے تھے۔ حضرت معاذ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کر اگرچہ وہ تجھکو یہ حکم کریں کہ اہل وعیال اور مال سے علیحدہ ہوجا۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ مبالغہ اور کمال اطاعت کا بیان ہے ورنہ اصل حکم کے لحاظ سے لڑکے کے لئے والدین کے فرمانے کی بنا پر اپنی بیوی کو طلاق دینا ضروری نہیں اگرچہ ماں باپ کو بیوی کے طلاق دینے سے سخت تکلیف ہو کیونکہ اسکی وجہ سے کبھی لڑکے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے اور ماں باپ کی شفقت سے یہ بعید ہے کہ وہ بیٹے کی تکلیف کو جانتے ہوئے اِس کا حکم کریں کہ وہ بیوی یا مال کو علیحدہ کردے پس ایسی صورت میں اُن کا کہنا ماننا ضروری نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مبالغہ کیلئے ہونے کا یہ قرینہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تو قتل کردیا جائے یا جلادیا جائے۔ اور یہ یقیناً مبالغہ ہے ورنہ کلمۂ کفر ایسی مجبوری کی حالت میں کہنا اللہ تعالیٰ کے قول "مَن کَفَرَ بِاللّٰہِ بَعْدَ اِیْمَانِہٖ" سے ثابت ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے تو اگر دونوں ہوں تو دو دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک۔ اور اگر نافرمانی کرتا ہے تو اگر دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو اُسکے لئے دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک کی نافرمانی کرتا ہے تو ایک کھل جاتا ہے۔ اِسی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ ماں باپ اُس پر ظلم ہی کرتے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم ہی کرتے ہوں۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ماں باپ میں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُنکے حقوق میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اُن کے حقوق ادا کرتا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ والدین کی اطاعت مستقل اُنکی اطاعت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جسکی اللہ تعالیٰ نے خاص طور سے وصیت فرمائی ہے اس لئے انکی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت سمجھتے ہوئے کرنی چاہئے (یعنی جو بات وہ خدا کے حکم کے مطابق کہیں اُسکو ماننا چاہئے اور جو اُس کے حکم کے خلاف کہیں اُسے نہ ماننا چاہئے کیونکہ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں)۔ اور مرقاۃ میں لکھا ہے کہ ماں باپ کے ظلم سے مراد حدیث میں دنیوی ظلم ہے اُخروی ظلم نہیں یعنی دنیوی اُمور میں اگرچہ وہ زیادتی کریں تب بھی اُنکی فرمانبرداری لازم ہے اور اگر وہ دین کے خلاف کوئی بات کریں تو ہمیں اُنکی فرمانبرداری نہ کرنی چاہئے۔ میں کہتا ہوں کہ حدیث میں حضورؐ کا یہ فرمانا کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ اپنے زکوٰۃ وصول کرنیوالوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم کیا جاوے۔ لمعات میں لکھا ہے اس سے مقصود مبالغہ ہے یعنی تمہارے خیال میں یا بالفرض اگر وہ ظلم کریں تب بھی تم اُنکو راضی کرو کیونکہ اگر وہ واقعی ظلم کرتے تھے تو آپ انکو راضی کرنیکا حکم کیسے فرماسکتے تھے۔ مشکوٰۃ میں ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ان تین آدمیوں کے قصہ میں) روایت کرتے ہیں جو کہیں چلے جارہے تھے اور بارش آگئی وہ ایک پہاڑ میں غار کے اندر چلے گئے اسکے بعد غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر گر پڑا اور اُس نے دروازہ بند کردیا۔ انہوں نے آپس میں کہا کہ تم اپنے اپنے نیک اعمال دیکھو جو خالص اللہ کے واسطے کئے ہوں اور اُن کا واسطہ دیکر دعا مانگو تاکہ اللہ تعالیٰ دروازہ کھول دے۔ انمیں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور شام کو جب گھر آتا تو بکریوں کا دودھ نکالکر اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تھا۔ ایک دن میں بہت دور چلا گیا اور جب شام کو آیا تو میں نے اپنے ماں باپ کو سوتا ہوا پایا۔ میں نے حسب معمول دودھ نکالا اور دودھ کا برتن لیکر انکے سر کے پاس کھڑا رہا اور انکو جگانا اچھا نہ سمجھا اور یہ بھی اچھا نہ سمجھا کہ اُنسے پہلے بچوں کو پلاؤں اور بچے میرے پیروں میں پڑے روتے چلاتے رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بچوں کا رونا چلانا ایسا ہی تھا جیسا کہ ابوطلحہؓ کے مہمانوں کے قصہ میں ہے جب اُنہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کیلئے ہے؟ بیوی نے کہا کہ نہیں صرف بچوں کی خوراک ہے تو ابوطلحہؓ نے کہا کہ بچوں کو بہلا پھسلا کر سلادو۔ لمعات میں لکھا ہے کہ علماء نے اسکو اسپر محمول کیا ہے کہ وہ بچے بھوکے نہیں تھے بلکہ بلا بھوک مانگتے تھے جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے ورنہ اگر وہ بھوکے ہوتے انکو کھلانا واجب تھا اور واجب کو وہ کیسے ترک کرسکتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابوطلحہؓ اور اُنکی بیوی کی تعریف کی۔ میں کہتا ہوں کہ اِس تاویل کی ضرورت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ والدین سے چھوٹے بچہ کا حق مقدم ہے جیسا کہ درمختار میں ہے کہ اگر کسی کا باپ اور بیٹا دونوں موجود ہوں تو خرچہ کے اعتبار سے بیٹا باپ سے زیادہ مستحق ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں پر تقسیم کردے۔ امام محمدؒ کی کتاب الآثار میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ سب سے بہتر روزی اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں داخل ہے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جب باپ محتاج ہو تو بیٹے کے مال میں سے کھانے کا مضائقہ نہیں لیکن ضرورت کے مطابق خرچ کرے فضول خرچی نہ کرے۔ اگر باپ مالدار ہے اور پھر بیٹے کا مال لیتا ہے تو اُسپر قرض ہے یہی قول

امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور یہ معمول بہ ہے، امام محمدؒ امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حمادؒ سے اور وہ ابراہیمؒ سے کہ باپ کے لئے بیٹے کے مال میں کوئی حق نہیں مگر یہ کہ وہ کھانے پینے کپڑے کا محتاج ہو امام محمدؒ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی ابو حنیفہؒ کا قول ہے، کنز العمال میں حاکم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جسکو چاہتے ہیں لڑکیاں دیتے ہیں اور جسکو چاہتے ہیں لڑکے دیتے ہیں پس وہ اولاد اور انکا مال تمہارے لئے ہے جب تمکو ضرورت ہو میں کہتا ہوں کہ حضورؐ کا یہ قول کہ (جب تمکو ضرورت ہو) اس مسئلہ پر دلالت کرتا ہے جو مسئلہ ابھی امام محمدؒ نے حضرت عائشہؓ کے قول سے اخذ کیا تھا نیز حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی "کہ تو اور تیرا مال اپنے باپ کے لئے ہے" یہی تفسیر کی ہے کہ اس سے مراد نان نفقہ ہے۔ درمختار میں ہے کہ ایسی نابالغ اور جوان لڑکے پر جہاد فرض نہیں ہوتا جسکے ماں باپ دونوں یا ایک موجود ہو کیونکہ انکی اطاعت فرض عین ہے اور کوئی ایسا سفر کرنا جائز نہیں جسمیں خطرہ ہو مگر انکی اجازت سے اور جسمیں خطرہ نہو وہ بلا اجازت جائز ہے منجملہ اسکے علم حاصل کرنے کے لئے سفر بھی ہے. ردالمحتار میں ہے کہ ماں باپ کو اس سفر سے روکنے کی گنجائش ہے جبکہ اسکی وجہ سے وہ سخت مشقت میں مبتلا ہوتے ہیں اور کافر ماں باپ کا بھی یہی حکم ہے جبکہ اسکے سفر سے انکو اندیشہ ہو اور اگر وہ اپنے اہل دین کے قتال کی وجہ سے روکتے ہوں تو انکی اطاعت نہ کرے جبتک کہ انکی ہلاکت کا اندیشہ نہو کیونکہ اگر وہ تنگدست اور اسکی خدمت کے محتاج ہوں تو اسپر خدمت فرض ہے اگرچہ وہ کافر ہوں اور فرض عین کو فرض کفایہ کیلئے ترک کرنا ٹھیک نہیں، وہ سفر جسمیں خطرہ ہو جیسے جہاد اور سمندر کا سفر ہے اور جسمیں خطرہ نہیں جیسے تجارت، حج، عمرہ کیلئے سفر کرنا وہ بلا اجازت جائز ہے مگر یہ کہ ہلاکت کا خوف ہو اور علم کا سفر بھی اسی میں داخل ہے جبکہ راستہ مامون ہو اور ہلاکت کا خوف نہو۔ بحر الرائق وفتاوی ہندیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور فتاوی ہندیہ میں ایک مسئلہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ والدین سے اجازت لینا ضروری ہے جبکہ ضروری کام نہو۔ درمختار باب النفقہ میں ہے کہ بیوی کو ایسا گھر دینا جسمیں کوئی بیوی یا شوہر کے اقارب سے نہ رہتا ہو واجب ہے، ردالمحتار میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ شریف مالدار عورت کیلئے متوسط درجہ کا ایک گھر دینا ضروری ہے۔ اسکے بعد لکھا ہے کہ ہمارے شام کے شہروں میں متوسط درجہ کے لوگ بھی ایسے گھر نہیں رہتے ہیں جسمیں اجنبی لوگ رہتے ہوں، چہ جائیکہ امیر اور شریف لوگ ہیں مگر یہ کہ گھر چند بھائیوں کے درمیان مشترک اور موروث ہو تو ایسی صورت میں ہر ایک اپنے حصہ میں رہتا ہے اور گھر کے حقوق و ضروریات مشترک ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کہا ہے کہ عرف زمان اور مکان کے اختلاف سے بدلتا رہتا ہے مفتی کو زمان اور مکان پر نظر رکھنی ضروری ہے بلا اس کے معاشرۃ بالمعروف حاصل نہیں ہوسکتی ؛

ان روایات سے چند مسائل ظاہر ہوئے۔ اول جو امر شرعاً واجب ہے اور ماں باپ اس سے منع کریں اسمیں انکی اطاعت جائز بھی نہیں، واجب ہونے کا تو کیا احتمال ہے۔ اسی قاعدے میں یہ فروع بھی آگئے مثلاً اس شخص کے پاس مالی وسعت اسقدر کم ہے کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور مثلاً بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر سے ماں باپ سے جدا رہنے کا مطالبہ کرے پس اگر وہ اسکی خواہش کرے اور ماں باپ اسکو شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو انکے شامل رکھے بلکہ واجب ہوگا کہ اسکو جدا رکھے یا مثلاً حج وعمرہ کو یا طلب العلم بقدر الفریضۃ کو نہ جانے دیں تو اسمیں ان کی اطاعت ناجائز ہوگی۔ دوم جو امر شرعاً ناجائز ہو اور ماں باپ اس کا حکم کریں اسمیں بھی انکی اطاعت جائز نہیں مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کا حکم کریں یا رسوم جہالت اختیار کراویں وعلیٰ ہذا۔ سوم جو امر شرعاً نہ واجب ہو اور نہ ممنوع ہو بلکہ مباح ہو بلکہ خواہ مستحب ہی ہو اور ماں باپ اسکے کرنے یا نہ کرنے کو کہیں تو اسمیں تفصیل ہے، دیکھنا چاہئے کہ اس امر کی اس شخص کو ایسی ضرورت ہے کہ بدوں اسکے تکلیف ہوگی مثلاً غریب آدمی ہے پاس پیسہ نہیں بستی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں مگر ماں باپ نہیں جانے دیتے یا یہ کہ اس شخص کو ایسی ضرورت نہیں اگر اس درجہ کی ضرورت ہے، تو اسمیں ماں باپ کی اطاعت ضروری نہیں اور اگر اسدرجہ ضرورت نہیں تو پھر دیکھنا چاہئے کہ اس کام کے کرنے میں کوئی خطرہ و اندیشہ ہلاک یا مرض کا ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس شخص کے اس کام میں مشغول ہو جانے سے بوجہ کوئی خادم وسامان نہ ہونے کے خود انکے تکلیف اٹھانے کا احتمال قوی ہے یا نہیں، پس اگر اس کام میں خطرہ ہے یا اسکے غائب ہو جانے سے انکو بوجہ بے سر وسامانی تکلیف ہوگی تب تو انکی مخالفت جائز نہیں مثلاً غیر واجب لڑائی میں جاتا ہے یا سمندر کا سفر کرتا ہے یا پھر کوئی ان کا خبرگیراں نہ رہیگا اور اس کے پاس مال اتنا نہیں جس سے انتظام خادم ونفقہ کافیہ کا کر جائے اور وہ کام اور سفر بھی ضروری نہیں تو اس حالت میں انکی اطاعت واجب ہوگی، اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں نہ اس کام یا سفر میں اسکو کوئی خطرہ ہے اور نہ انکی مشقت وتکلیف ظاہری کا کوئی احتمال ہے تو بلا ضرورت بھی وہ کام یا سفر باوجود انکی ممانعت کے جائز ہے گو مستحب یہی ہے کہ اسوقت بھی اطاعت کرے اور اسی کلیہ سے ان فروع کا بھی حکم معلوم ہو گیا کہ مثلاً وہ کہیں اپنی بی بی کو بلا وجہ معتد بہ طلاق دیدے تو اطاعت واجب نہیں۔ "وحدیث ابن عمر یحمل علی الاستحباب او علی ان عمر کان عن سبب صحیح" اور مثلاً وہ کہیں کہ تمام کمائی اپنی ہمکو دیا کرو تو اسمیں بھی اطاعت واجب نہیں اور اگر وہ اسپر جبر کرینگے تو گنہگار ہونگے "وحدیث انت ومالک لابیک محمول علی الاحتیاج کیف وقد قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یحل بہ مال امرأ الا بطیب نفس منہ" اور اگر وہ حاجت ضروریہ سے زائد بلا اذن لینگے تو وہ انکے ذمہ قرض ہوگا جسکا مطالبہ دنیا میں بھی

ہوسکتا ہے اگر یہاں نہ دینگے قیامت میں دینا پڑیگا۔ فقہاء کی تصریح اسکے لئے کافی ہے وہ اسکے معانی کو خوب سمجھتے ہیں خصوصاً جبکہ حدیث حاکم میں اذا احتجتم کی

بقیہ حاشیہ بہشتی گوہر حصہ یازدہم بہشتی زیور

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶)

وفی الدر ولو کانت البئر او الحوض او النہر فی ملک رجل فلہ ان یمنع مرید الشفۃ من الدخول فی ملکہ اذا لم یجد ماء بقربہ فان لم یجد یقال لہ ای لصاحب البئر ونحوہ اما ان تخرج الماء الیہ او تترکہ لیأخذ الماء بشرط ان لا یکسر ضفتہ ای جانب النہر ونحوہ لان لہ حینئذ حق الشفۃ لحدیث احمد المسلمون شرکاء فی ثلث فی الماء والکلاء والنار وحکم الکلاء کحکم الماء فیقال للمالک اما ان تقطع وتدفع الیہ والا تترکہ لیأخذ ما یرید (در مختار) صفحہ ۲۵۷ ج ۲ و (زیلعی) صفحہ ۳۹ ج ۶ فصل الشرب ۞

بقیہ حاشیہ صفحہ (۸)

؎ قال فی الحلیۃ وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المسک اطیب الطیب کما رواہ مسلم وحکی النووی اجماع المسلمین علی طہارتہ وجواز بیعہ وکذا نافجتہ طاہرۃ مطلقا ای من غیر فرق بین رطبہا ویابسہا بین ما انفصل من المذبوحۃ وغیرہا وکذا الزباد طاہر وکذا العنبر ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۱۹ ج ۱ ؎ الماء الذی یسیل من فم النائم طاہر ۱۲ التصحیح لانہ متولد من البلغم قاضیخاں برحاشیہ عالمگیری مصری صفحہ ۱۱ ج ۱ و عالمگیری طبع مصر صفحہ ۴۶ ؎ اذا صلی وفی کمہ بیضۃ مذرۃ قد حال محہا دما جازت صلوتہ وکذا البیضۃ التی فیہا فرخ میت ۱۲ قاضیخاں برحاشیہ عالمگیری مصری صفحہ ۲۱ ج ۱ ؎ قمیص الحیۃ الصحیح انہ طاہر ۱۲ کذا فی الخلاصۃ عالمگیری صفحہ ۴۶ ج ۱ ؎ والمیاہ الثلثۃ نجسۃ متفاوتۃ فالاول اذا اصاب شیئا یطہر بالثلاث والثانی بالمثنی والثالث بالواحد ۱۲ کذا فی محیط السرخسی وہو الصحیح وکذا فی التنویر عالمگیری مصری صفحہ ۴۲ ج ۱ ۞

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۳)

؎ قولہ ومسہ ای القرآن ولو فی لوح او درہم او حائط لکن لا یمنع الا من مس المکتوب بخلاف المصحف فلا یجوز مس الجلد وموضع البیاض منہ وقال بعضہم یجوز وہذا اقرب الی القیاس والمنع اقرب الی التعظیم کما فی البحر ای والصحیح المنع کما نذکرہ ومثل القرآن سائر الکتب السماویۃ کما قدمناہ عن القہستانی وغیرہ وفی التفسیر والکتب الشرعیۃ خلاف ما مر ۱۲ (شامی) صفحہ ۲۷۰ ج ۱

؎ اس مسئلہ کا مطلب یہ ہے کہ معذور کی دو حالتیں ہیں ایک تو یہ کہ جتنے عرصہ میں اُسنے وضو کیا ہے اور موز سے پہنے ہیں اس تمام عرصہ میں اسکا وہ مرض جسکے سبب سے وہ معذور ہوا ہے نہ پایا جاوے اور دوسرے یہ کہ مرض مذکور تمام وقت مذکور یا اسکے کسی جزو میں پایا جاوے پہلی صورت

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۱۵)

ہ لو اغتسل من الجنابۃ قبل ان یبول او ینام و صلے ثم خرج بقیۃ المنی فعلیہ ان یغتسل عندہما خلافاً لابی یوسف رحمہ اللہ تعالے ولکن لا یعید تلک الصلوۃ فی قولہم جمیعاً کذا فی الذخیرۃ ولو خرج البول او نام او مشی لا یجب علیہ الغسل اتفاقاً کذا فی التبیین ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ ۱۴ ج ۱ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۱۶)

ہ وفرض الغسل عند ایلاج حشفۃ آدمی او قدرہا فی احد سبیلی آدمی حتی یجامع مثلہ علیہما ای الفاعل و المفعول لو کانا مکلفین او احدہما مکلفا فعلیہ فقط دون المراہق وان لم ینزل منیاً بالاجماع یعنی لو فی دبر غیرہ ۱۲ (درمختار) صـ ۲۱ ج ۱ ہ وجماع الخصی یوجب الغسل علے الفاعل و المفعول بہ لمواراۃ الحشفۃ ۱۲ (خانیہ) برحاشیہ عالمگیری مصری صـ ۴۳ ج ۱ ہ ولو کان مقطوع الحشفۃ یجب الغسل بایلاج مقدارہا من الذکر کذا فی السراج الوہاج ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ ۱۴ ج ۱ ہ ولو لف علی ذکرہ خرقۃ واولج ولم ینزل قال بعضہم یجب الغسل و قال بعضہم لا یجب و الاصح ان کانت الخرقۃ رقیقۃ بحیث یجد حرارۃ الفرج و اللذۃ وجب الغسل والا فلا و الاحوط وجوب الغسل فی الوجہین ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ ۱۴ ج ۱ ہ علامہ شامی نے اس صورت میں عدم وجوب غسل کو ترجیح دی ہے لکھا ہے لہذا ہم نے احتیاطاً کبیری کا قول لیا ہے ۱۲ محشی +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۱۹)

او ماء او نحوہما الا اذا توضأت بقصد القربۃ کما ہو المستحب فانہ یصیر مستعملاً الخ ۱۲ (شامی) صـ ۲۶۹ ج ۱۔ ومنہا حرمۃ الجماع ہکذا فی النہایۃ والکفایۃ وللہ ان یقبلہا ویضاجعہا ویستمتع بجمیع بدنہا ما خلا ما بین السرۃ والرکبۃ عند ابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ تعالے ہکذا فی السراج الوہاج ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ ۳۹ ج ۱ + ہ یہ قیام ایام حج میں ہوتا ہے۔ اور مزدلفہ مکہ معظمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے ۱۲ محشی ہ یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح کو ۱۲ ہ یہ طواف حج میں ہوتا ہے ۱۲ محشی ہ یہ فعل بھی حج میں ہوتا ہے ۱۲ محشی ہ یعنی بے غسل ہونے کے احکام ۱۲ ہ زانو کے چھوٹے اور اس سے بدن ملانے کو عام فقہاء نے تو جائز لکھا ہے مگر شامی نے اس کے عورت ہونے کی حیثیت سے تامل کیا ہے مگر یہ تامل تو جمیع بدن میں ہے، کیونکہ حرہ کا سارا جسم عورت ہے اور ما تحت الازار میں ساق بھی داخل ہے کیونکہ ساق حرہ عورت ہے لہذا راجح قول جمہور ہے ۱۲

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۲۱)

ہ اعلم ان المدرک من صلاہا کاملۃ مع الامام واللاحق من فاتتہ الرکعات کلہا او بعضہا لکن بعد اقتدائہ بعذر کغفلۃ و زحمۃ و سبق حدث

پاؤں دھونا پڑیں گے یہ مسئلہ غنیۃ المستملی صـ ۱۰ میں مذکور ہے ۱۲ حبیب احمد

وصلوٰۃ خوف ومقیم ایتم بمسافر وکذا بلاعذر بان سبق امامہ فی رکوع وسجود فانہ یقضی رکعۃ وحکمہ کموتم والمسبوق من سبقہ الامام بہا اوببعضہا وہو منفرد حتی یثنی ویتعوذ ویقرأ ۱۲ (در مختار صـ۶ـ ج ۱)

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۲۳)

ویکرہ التلحین وہو التغنی بحیث یؤدی الی تغیر کلماتہ کذا فی شرح المجمع لابن الملک وتحسین الصوت للاذان حسن مالم یکن لحنا کذا فی السراجیۃ وہکذا فی شرح الوقایۃ ویجعل اصبعیہ فی اذنیہ وان لم یفعل فحسن لانہ لیس بسنۃ اصلیۃ وانما شرع لاجل المبالغۃ فی الاعلام ولا ترجیع فی الاذان ۱۲ (عالمگیری) صـ۵۵ ج ۱ ۵ ویستحب ان یحول وجہہ یمینا بالصلوٰۃ ویسارا بالفلاح ۱۲ (نور الایضاح) صـ۵۹ ۵ قولہ ویلتفت ای یحول وجہہ لاصدرہ قہستانی ولاقدمیہ نہر ۱۲ (شامی) صـ۳۶ ج ۱

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۲۵)

فیقول صدقت وبررت ویندب القیام عند سماع الاذان (بزازیہ) ویدعو عند فراغہ بالوسیلۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ (در مختار) صـ۶۲ ج ۱ ۵ واذا اذن المؤذنون الاذان الاول ترک الناس البیع والشراء وتوجہوا الی الجمعۃ لقولہ تعالیٰ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع الآیۃ (ہدایۃ) صـ۱۵ ج ۱ ۵ الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں اس طرح سے کہنا چاہیے جیسا کہ بعض فقہ کی معتبر کتاب میں موجود ہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ونقل الشیخ اسمٰعیل عن شرح الطحاوی زیادۃ وبالحق نطقت ۱۲ (شامی) صـ۳۶۹ ج ۱

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۲۷)

وفی الجامع الصغیر اذا اذن علی غیر وضوء واقام لایعید والجنب احب الی ان یعید وان لم یعد اجزاہ والاشبہ ان یعاد الاذان دون الاقامۃ لان تکرار الاذان مشروع دون الاقامۃ وقولہ وان لم یعد اجزاہ یعنی الصلوٰۃ لانہا جائزۃ بدون الاذان والاقامۃ ۱۲ (ہدایہ) صـ۷۵ ج ۱ ۵ ویرتب بین کلمات الاذان والاقامۃ کما شرع کذا فی محیط السرخسی واذا قدم فی اذانہ او فی اقامتہ بعض الکلمات علی بعض نحو ان یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ قبل قولہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فالافضل فی ہذا ان ما سبق علی اذانہ انہ لایعتد بہ حتی یعیدہ فی اذانہ وموضعہ وان مضی علی ذلک جازت صلوٰتہم کذا فی المحیط ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ۵۲ ج ۱

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۲۸)

۵ یکرہ لہ ان یؤذن فی مسجدین (قولہ فی مسجدین) لانہ اذا صلی فی المسجد الاول یکون متنفلا بالاذان فی المسجد الثانی والتنفل

بالاذان غیر مشروع ولان الاذان للمکتوبۃ وہو فی المسجد الثانی یصلے النافلۃ فلاینبغی ان یدعو الناس الی المکتوبۃ وہو لایساعدہم فیہا اھ بدائع (درمختار و شامی) صـ۳۷۲ ج ا ک اقام غیر من اذن بغیبۃ ای المؤذن لایکرہ مطلقاً وان بحضور کرہ ان لحقہ وحشۃ کما کرہ مشیہ فی اقامتہ ۱۲ (درمختار) صـ۳۶۴ ج ا۔ قولہ کرہ ان لحقہ وحشۃ ای بان لم یرض بہ ۱۲ (شامی) صـ۳۶۷ ج ا ش اذا اذن المؤذنون یوم الجمعۃ الاذان الاول ترک الناس البیع والشراء الخ ۱۲ (قدوری) صـ۳۰ قال فی الغایۃ ذکر المؤذنین بلفظ الجمع اخراجا للکلام مخرج العادۃ فان المتوارث فی اذان الجمعۃ اجتماع المؤذنین لتبلغ اصواتہم الی اطراف المصر الجامع اھ ۱۲ (شامی) صـ۷۷۱ ج ا،

ہ یہ حکم مؤذن کا ہے اور اذان اور تکبیر سننے والے کو بھی سزاوار نہیں کہ درمیان اذان اور تکبیر کے کلام کرے اور نہ وہ قراءت قرآن شریف میں مشغول ہو اور نہ کسی کام میں سوائے جواب دینے کے اذان اور اقامت کا اور اگر وہ قرآن پڑھتا ہو تو چاہیئے کہ قطع کردے اور اقامت کے سننے اور جواب دینے میں مشغول ہوجائے ۱۲ کذا فی العالمگیریہ ۱۲ محشی،

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۲۹)

ہ۶ ونجاستہ باطنہ فی معدنہا فلایظہر حکمہا کنجاستہ باطن المصلی کما لو صلّٰی حاملاً بیضۃ مذرۃ صار محہا دما جاز لانہ فی معدنہ والشیٔ مادام فی معدنہ لایعطی لہ حکم النجاسۃ بخلاف مالو حمل قارورۃ مضمومۃ فیہا بول فلاتجوز صلوٰتہ لانہ فی غیر معدنہ کما فی البحر عن المحیط ۱۲ (ردالمحتار) صـ۳۷۵ ج ا ک واما الشرط الثانی فہو الطہارۃ من الانجاس یجب علی المصلی ان یزیل النجاسۃ عن بدنہ وثوبہ والمکان الذی یصلی فیہ ۱۲ (منیہ) صـ۶ ومنہا ای من شرائط الصلوٰۃ طہارۃ الجسد والثوب والمکان الذی یصلی علیہ من نجس غیر معفو عنہ حتی موضع القدمین والیدین والرکبتین علی الصحیح ومنہا طہارۃ موضع الجبہۃ علی الاصح ولایمنع نجاسۃ فی محل انفہ مع طہارۃ باقی المحال بالاتفاق لان الانف اقل من درہم ویصیر کانہ اقتصر علی الجبہۃ مع الکراہۃ وطہارۃ المکان الزم من الثوب المشروط نصاً بالدلالۃ اذ لاوجود للصلوٰۃ بدون مکان ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۶ *

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۰)

ہ۶ ولو وجد المکلف مایستر بہ بعض العورۃ وجب استعمالہ ذکرہ الکمال زاد الحلبی وان قل یقتضی وجوبہ مطلقاً فاما ان یستر القبل والدبر اولا فان وجد مایستر احدہما قیل یستر الدبر لانہ افحش فی الرکوع والسجود وقیل القبل حکاہما فی البحر بلاترجیح وفی النہر الظاہر ان الخلاف فی الاولویۃ ۱۲ (درمختار) صـ۲۶۶ ج ا ک وان شرع (ای العاجز عن معرفۃ القبلۃ) لم یجز وان اصاب لترکہ فرض التحری الخ وقال المصنف رحمہ اللّٰہ تعالٰی صلّی جماعۃ عند اشتباہ القبلۃ فلو لم تشتبہ ان اصاب جاز بالتحری مع امام وتبین

انہم صلوا الی جہات مختلفۃ فمن تیقن منہم مخالفۃ امامہ فی الجہۃ او تقدمہ علیہ حالۃ الاداء اما بعدہ فلا یضر لم تجز صلوتہ ۱۲ (درمختار، ص۶۹ ج ۱
ﮦ۵ ولو کان مقتدیا ینوی ماینوی المنفرد وینوی الاقتداء ایضا لان الاقتداء لا یجوز بدون النیۃ کذا فی فتاوی قاضیخاں ۱۲ (عالمگیری
مصری، ص۶۶ ج ۱ ﮦ۹ والامام ینوی ماینوی المنفرد ولا یحتاج الی نیۃ الامامۃ ولا یصیر اماما للنساء الا بالنیۃ ہکذا فی المحیط ۱۲ (عالمگیری
مصری، ص۶۶ ج ۱ - والامام ینوی صلوتہ فقط ولا یشترط لصحۃ الاقتداء نیۃ امامۃ المقتدی بل لنیل الثواب عند اقتداء احد بہ قبلہ کما
بحثہ فی الاشباہ ۱۲ (درمختار، ص۶۶ ج ۱ - وان ام نساء فان اقتدت بہ المرأۃ محاذیۃ لرجل فی غیر صلوٰۃ جنازۃ فلا بد لصحۃ صلوتہا من
نیۃ امامتہا لئلا یلزم الفساد بالمحاذاۃ بلا التزام وان لم تقتد محاذیۃ اختلف فیہ فقیل یشترط وقیل لا کجنازۃ اجماعاً وجمعۃ وعید علی
الاصح ۱۲ (فتاوی عالمگیری مصری ص۶۷ ج ۱، ﻋـﮦ یعنی جس قدر نجس و ناپاک چیزیں ہیں جیسے پیشاب پائخانہ منی وغیرہ ۱۲ محشی
ﻋـﮦ یعنی جبکہ پاک جگہ کھڑا ہو اور سجدہ کرنے میں نجس مقام پر پڑتے ہوں بشرطیکہ وہ جگہ سوکھی ہو یا گیلی مگر کپڑوں میں اسقدر
نجاست کا اثر نہ آوے جو مانع نماز ہے ۱۲ محشی ﮦ لہذا ایسی صورت میں اس مقتدی کو تنہا نماز پڑھنی چاہئے جس طرف
اس کا گمان غالب ہو ۱۲ محشی +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۱)

ﮦ۶ والمستحب علی ثلثۃ اوجہ احدہا ان یقرأ فی السفر حالۃ الضرورۃ من خوف او عجلۃ لہم ونحو ذلک بفاتحۃ الکتاب وای سورۃ شاء ۱۲
(کبیری، ص۳۰۲ والوجہ الثانی ان یکون فی السفر حالۃ الاختیار من الامن وعدم العجلۃ فح یقرأ فی صلوٰۃ الفجر مع الفاتحۃ سورۃ البروج
ومثلہا او قریبا منہا فی المقدار ویقرأ فی الظہر کذلک ویقرأ فی العصر والعشاء دون ذلک نحو سورۃ الطارق والشمس وضحہا وفی المغرب
یقرأ بالقصار جدا کالعصر والکوثر والاخلاص ۱۲ کبیری، ص۳۰۲ وقال القدوری یقرأ فی الفجر ای فی کل رکعۃ بطوال المفصل ای بسورۃ من
طوال المفصل وفی الظہر والعصر والعشاء باوساط المفصل ویقرأ فی المغرب بقصار المفصل اما طوال فمن سورۃ الحجرات الی سورۃ
البروج واما الاوساط فمن سورۃ البروج الی سورۃ لم یکن واما القصار فمن سورۃ لم یکن الی آخر القرآن ویطیل الامام فی صلوٰۃ الفجر
الرکعۃ الاولیٰ علی الرکعۃ الثانیۃ وہذہ الاطالۃ مسنونۃ اجماعاً ۱۲ (کبیری، ص۳۰۴، ﻋـﮦ اگر امام عورت کی نماز پڑھتا ہے تو
میں بھی عورت کی پڑھتا ہوں اور اگر امام مرد کی نماز پڑھتا ہے تو میں بھی مرد کی نماز پڑھتا ہوں ۱۲ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۲)

وان کان منفردا فہو مخیر ان شاء جہر واسمع نفسہ لانہ امام فی حق نفسہ وان شاء خافت لانہ لیس خلفہ من یسمعہ ویخفیہا الامام فی الظہر و

العصر وان کانت بعرفۃ ۱۲ (ہدایہ) صـ۹۶ ج ۱ ۞ ثم یدعون لانفسہم وللمسلمین بالادعیۃ الماثورۃ الجامعۃ رافعی ایدیہم حذاء الصدر و بطونہا مما یلی الوجہ بخشوع وسکون ثم یختمون بقولہ تعالیٰ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ الآیۃ ثم یمسحون بہا ای بایدیہم وجوہہم فی آخرہ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعوت اللہ فادع بباطن کفیک ولا تدع بظہورہما فاذا فرغت فامسح بہما وجہک الخ ۱۲ (طحطاوی) مصری صـ۱۸۴ و صـ۱۸۵ ۞ وفی الحجۃ الامام اذا فرغ من الظہر والمغرب والعشاء یشرع فی السنۃ ولا یشتغل بادعیۃ طویلۃ کذا فی التتارخانیۃ ۱۲ (عالمگیری مصری) صـ۷۸ ج ۱ ۞ یعنی سورۃ والناس ۱۲ ۞ اس جگہ ترتیب مرقوم کا لحاظ رکھنا چاہئے وہ یہ کہ سجدہ سے اٹھنے کے وقت اوّل پیشانی اٹھاوے اس کے بعد ناک پھر ہاتھ پھر دونوں زانو ۱۲ محشی ✦

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۳)

۳ و ۴ ثم یضع یمینہ علی یسارہ ویقبض بیدہ الیمنیٰ رسغ یدہ الیسریٰ ای السنۃ ان یجمع بین الوضع والقبض وفی البعض وضع الید علی الذراع فکیفیۃ الجمع ان یضع الکف الیمنیٰ علی الکف الیسری ویحلق الابہام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلاث علی الذراع ویضعہما الرجل تحت السرۃ واما المرأۃ فانہا تضعہما تحت ثدیہا بالاتفاق لانہ استر لہا ۱۲ (کبیری) صـ۲۹۳ و صـ۲۹۴ مختصراً وسن وضع المرأۃ یدیہا علی صدرہا من غیر تحلیق لانہ استر لہا ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی مصری صـ۱۵۰ ۞ ۵ و ۶ وسن بسط ظہرہ حال رکوعہ وسن تسویۃ راسہ بعجزہ ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی مصری صـ۱۵۵ والمرأۃ تنحنی فی الرکوع یسیراً ولا تعتمد ولا تفرج اصابعہا ولکن تضم یدیہا وتضع علی رکبتیہا وضعاً (فتاوی ہندیہ) صـ۷۴ ج ۱ ۔ ویفرج بین اصابعہ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) صـ۷۴ ج ۱ ، ۷ و ۸ و ۹ وسن مجافاۃ الرجل ای مباعدتہ بطنہ عن فخذیہ ومجافاۃ مرفقیہ عن جنبیہ وذراعیہ عن الارض فی غیر زحمۃ وسن انخفاض المرأۃ ولزقہا بطنہا بفخذیہا ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی مصری صـ۱۵۶ ولا تجافی عضدیہا کذا فی الزاہدی ۱۲ (عالمگیری) مصری صـ۷۵ ج ۱ (وکبیری) صـ۳۱۳ (وشرح وقایہ) صـ۱۶۸ ۞ ۱۰ وذکر فی البحر انہا لا تنصب اصابع القدمین کما ذکرہ فی المجتبیٰ ۱۲ (شامی) صـ۳۴۳ ج ۱ ۞ ۱۱ افترش رجلہ الیسریٰ فجلس علیہا ونصب الیمنیٰ نصباً ووجہ اصابعہ نحو القبلۃ وان کانت امرأۃ جلست علی الیتہا الیسریٰ واخرجت رجلہا من الجانب الایمن لانہ استر لہا ۱۲ (ہدایہ) صـ۹۳ ج ۱ ۞ ۱۲ ولا تجہر فی الجہریۃ بل لو قیل بالفساد بجہرہا لامکن بناء علی ان صوتہا عورۃ ۱۲ (شامی) صـ۳۴۳ ج ۱ ،

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۴)

قامت تلک الفریضۃ مقام تحیۃ المسجد لحصول تعظیم المسجد کما فی البدائع وغیرہ (قولہ وتکفیہ لکل یوم مرۃ) ای اذا تکرر دخولہ لعذر

وظاہر اطلاقہ انہ مخیر بین ان یؤدیہا فی اوّل المرات او آخرہا (ط) ۔ (قولہ ولا تسقط بالجلوس عندنا) فانہم قالوا فی الحاکم اذا دخل المسجد للحکم ان شاء صلی التحیۃ عند دخولہ او عند خروجہ لحصول المقصود کما فی الغایۃ واما حدیث الصحیحین اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلے رکعتین فہو بیان للاولی لحدیث ابن حبان فی صحیحہ یا اباذر ان للمسجد تحیۃ وان تحیتہ رکعتان فقم فارکعہما وتمامہ فی الحلیۃ ۱۲ (شامی) ص۶۳۵ وص۶۳۶ ج ۱ ۔ ۵۵ ومن المندوبات رکعتا السفر والقدوم منہ ۱۲ (درمختار) برحاشیہ شامی استنبولی ص۶۳۹ ج ۱ + اور جب کوئی سفر کیلئے ارادہ کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھکر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ کے اس کے بعد اپنے گھر جائے ۔ (درمختار) ص۶۳۹ ج ۱ ۔

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۶)

۵۶ لو حصل الختم لیلۃ التاسع عشر او الحادی والعشرین لا یترک التراویح فی بقیۃ الشہر لانہا سنۃ کذا فی الجوہرۃ النیرۃ الاصح انہ یکرہ الترک کذا فی السراج الوہاج ۱۲ (فتاوی عالمگیری) مصری ص۱۱۸ ج ۱ + ۵۷ شبینہ متعارف اس حکم میں داخل نہیں ہے اس کا حکم اصلاح الرسوم میں دیکھو ۱۲ حبیب احمد عفی عنہ ۵۸ وجہ کراہت یہ ہے کہ آج کل عوام نے اس کو لوازم ختم سے سمجھ لیا ہے جیسا کہ ان کے طرز عمل سے ظاہر ہے لہذا مکروہ ہے نہ یہ کہ اعادہ سورۃ فی نفسہ مکروہ ہے جیسا کہ حضرت مولانا مدظلہ العالی نے تتمہ ثالثہ امداد الفتاوی ص۱۱۱ میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے پس اعادہ سورۃ خواہ فی نفسہ جائز ہو یا مکروہ رسم ہذا قابل ترک ہے ۱۲ تصحیح الاغلاط +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۷)

ولیس فی خسوف القمر جماعۃ لتعذر الاجتماع فی اللیل او لخوف الفتنۃ وانما یصلی کل واحد بنفسہ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم شیئا من ہذہ الاہوال فافزعوا الی الصلوٰۃ ۱۲ (ہدایہ) ص۱۵۶ ج ۱ ، وفی مجمع الانہر کما یصلون فی خسوف القمر فرادی بلا جماعۃ لتعذر الاجتماع باللیل او لخوف الفتنۃ وفی التحفۃ یصلون فی منازلہم ۱۲ (شرح ملتقی الابحر) ص۱۳۹ ج ۱ + ۵۸ وکذا فی الزلازل والصواعق وانتشار الکواکب والضوء الہائل باللیل والخوف الغالب من العدو ونحو ذلک کذا فی التبیین ۱۲ (عالمگیری) ص۱۵۱ ج ۱ ۔ وان لم یحضر الامام للجمعۃ صلے الناس فرادی فی منازلہم تحرزا عن الفتنۃ کالخسوف للقمر والریح الشدیدۃ والظلمۃ القویۃ نہارا والضوء القوی لیلا والفزع الغالب ونحو ذلک من الآیات المخوفۃ کالزلازل والصواعق والثلج والمطر المدائین وعموم الامراض ۱۲ (درمختار) ص۱۱۸ ج ۱ ۔ ۵۹ اور رمضان کے عشرہ اخیرہ کی راتیں اور شعبان کی پندرہویں تاریخ

کے ان اوقات کی راتوں کی بہت فضیلتیں ہیں اور ان میں عبادت کا بہت ثواب ہے اسلئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیر رمضان میں راتوں کو جاگا کرتے تھے اور اپنے اہل والوں کو بھی جگا دیتے تھے اور اس سے لیلۃ القدر کی رات میں زیادہ عبادت کرنا مقصود تھا اسلئے وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے صـ۱۲ (مراقی الفلاح) ۱۵ اور پندرہویں شعبان کی راتمیں عبادت کریں ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اسلئے آپ نے فرمایا ہے جب پندرہویں کی رات ہو تو اسمیں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو صـ۱۲ (مراقی الفلاح)

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۸)

۲ قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ لاقراءۃ خلف الامام فیما جہر فیہ ولافیما لم یجہر بذلک جاءت عامۃ الآثار وہو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ عن ابن عمر قال من صلّی خلف الامام کفتہ قراءتہ وایضاً عن ابن عمر انہ سئل عن القراءۃ خلف الامام قال تکفیک قراءۃ الامام وعن جابر بن عبداللہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلے خلف الامام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ وعن علقمۃ بن قیس قال لان اعض علی جمرۃ احب الی من ان اقرأ خلف الامام وان سعداً قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ وان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً ۱۲ (موطأ امام محمدؒ، صـ۹۶ تا صـ۹۷) ۳ و ۴ ویقرأ لانہ یقضی اول صلوتہ فی حق القراءۃ کما یأتی حتی لو ترک القراءۃ فسدت ۱۲ (شامی، صـ۵۵۵ ج ۱) ۵ وان سجد للزحام علی ظہر مصل صلوتہ التی ہو فیہا جاز للضرورۃ وان لم یصلہا بل صلی غیرہا اولم یصل اصلا اوکان فرجۃ لایصح ولوکان موضع سجودہ ارفع من موضع القدمین بمقدار لبنتین منصوبتین جاز سجودہ وان کثر لاالازحمۃ کما مر والمراد لبنۃ بخاری وہی ربع ذراع عرض ستۃ اصابع فمقدار ارتفاعہما نصف ذراع ثنتا عشر اصبعاً ذکرہ الحلبی ۱۲ (درمختار، صـ۶۷۶ ج مختصراً) ۶ فتکون التکبیرات الزوائد ستاً ثلثاً فی الاولیٰ و ثلثاً فی الاخریٰ وثلث اصلیات تکبیرۃ الافتتاح وتکبیرتان للرکوع فیکبر فی الرکعتین تسع تکبیرات ۱۲ (عالمگیری، صـ۱۴۳ ج ۱) فی الانفع تکبیرۃ الرکوع فی صلوٰۃ العیدین من الواجبات لانہا من تکبیرات العید وتکبیرات العید واجبۃ وہی ثلاث فی کل رکعۃ یجب بترکہا سجود السہو ۱۲ (فتاوی ہندیہ) بزیادہ صـ۱۴۹ ج ۱ ۱ ع الاستسقاء ہو طلب السقیا ای طلب العباد السقی من اللہ تعالیٰ بالاستغفار والحمد والثناء ۱۲ (مراقی الفلاح) ع ۵ یعنی جیسے کہ عید کی نماز کے بعد خطبہ پڑھا جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی نماز کے دونوں خطبے پڑھو ۱۲

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۳۹)

ع ۱ اللہ اذا اراد الدخول فی الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ حذاء اذنیہ حتی یحاذی بابہامیہ شحمۃ اذنیہ وبرؤس الاصابع فروع اذنیہ والمرأۃ ترفع حذاء منکبیہا ہو الصحیح ووضع یدہ الیمنی علی الیسریٰ تحت السرۃ کما فرغ من التکبیر والمرأۃ تضعہا علی ثدییہا و ذلک بان یضع باطن کفہ الیمنی علی ظاہر کفہ الیسریٰ ویاخذ الرسغ بالخنصر والابہام ویرسل الباقی علی الذراع واذا فرغ من

الفاتحۃ قال آمین والسنۃ فیہ الاخفاء کذا فی المحیط المنفرد والامام سواء وکذا الماموم اذا سمع ۱۲ (فتاوی عالمگیری) صلے وصلے ج ۱،
ع یعنی جو شخص دور کھڑا ہو وہ نہ سن سکے اور یہ غرض نہیں ہے کہ جو بالکل پاس ہو وہ بھی نہ سن سکے ۱۲ محشی

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۴۰)

۵۸ اذا اراد الرجل لدخول فی الصلوۃ ای صلوۃ کانت اخرج کفیہ من کمیہ بخلاف المرأۃ وحال الضرورۃ کما بیناہ ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی مصری صلا۱۶۲ ۵۹ الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ کذا فی المتون والخلاصۃ والمحیط ومحیط السرخسی وفی الخانیۃ قال عامۃ مشائخنا انہا واجبۃ واذا ادعلی الواحد فی غیر الجمعۃ فہو جماعۃ وان کان معہ صبی عاقل کذا فی السراجیہ التطوع بالجماعۃ اذا کان علی سبیل التداعی یکرہ وفی الاصل للصدر الشہید اما اذا صلوا بالجماعۃ بغیر اذان واقامۃ فی ناحیۃ المسجد لایکرہ وقال شمس الائمۃ الحلوائی ان کان سوی الامام ثلاثۃ لایکرہ بالاتفاق ۱۲ (فتاوی عالمگیری) صلا۸ وصلا۲ ج ۱ (ومن شرائط اداء الجمعۃ) الجماعۃ واقلہا ثلثۃ سوی الامام کذا فی التبیین ۱۲ (عالمگیری) صلا۱۴۶ ج ۱ ع یعنی بعضوں کے نزدیک واجب اور بعضوں کے نزدیک سنّت مؤکدہ ہے جس کا مفصل بیان آگے آتا ہے

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۳)

وفی المجتبی واقتداء المستحاضۃ بالمستحاضۃ والضالۃ بالضالۃ لایجوز قال بعض الفضلاء لعلہ لجواز ان یکون الامام حائضا اما اذا انتفی الاحتمال فینبغی الجواز لانہ من قبیل المتحد ۱۲ (مجمع الانہر) صلا۱۱ ج ۱ ع امی وہ شخص ہے جو بقدر قرأت مفروضہ یعنی ایک آیت قرآن مجید زبانی نہ پڑھ سکتا ہو۔ اور قاری سے مراد وہ شخص ہے جو بقدر قرأت مفروضہ زبانی قرآن مجید پڑھ سکے ۱۲ محشی ع اس سے مراد وہ عورت ہے جس کو اوّل ایک خاص عادت کے ساتھ حیض آتا ہو اس کے بعد کسی مرض کی وجہ سے اس کا خون جاری ہو جاوے اور جاری رہے اور وہ عورت اپنی عادت حیض کو بھول جاوے ۱۲ حبیب احمد

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۵)

ویشترط للعید ما یشترط للجمعۃ الا الخطبۃ کذا فی الخلاصۃ ۱۲ (فتاوی عالمگیری) صلا۱۵۰ ج ۱ - وفی البحر الرائق ومنہا انہا واجبۃ للصلوات الخمس الا للجمعۃ فانہا شرط فیہا وتجب لصلوۃ العیدین علی القول بوجوبہا وتسن فیہا علی القول بسنیتہا وفی الکسوف والتراویح سنۃ وسیاتی ان الصحیح انہا فی التراویح سنۃ علی الکفایۃ ونص فی جوامع الفقہ علی انہا واجبۃ وہو غریب ۱۲ (بحر) صلا۳۴۵،

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۶)

المسجد اذا کان لہ امام معلوم وجماعۃ معلومۃ فی محلۃ فصلی اہلہ فیہ بالجماعۃ لایباح تکرارہا فیہ باذان ثان اما اذا صلوا بغیر اذان یباح اجماعاً وکذا فی مسجد قارعۃ الطریق کذا فی شرح المجمع للمصنف ۱۲ (فتاوی عالمگیری صـ۸۲) ویکرہ تکرار الجماعۃ باذان و اقامۃ فی مسجد محلہ لا فی مسجد طریق ولا مسجد لا امام لہ ولا موذن ۱۲ (شرح التنویر) صـ۸ ج ۱ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۷)

لعلہ محمول علی الاکثر من العلماء اذا وجدوا والا فلا عبرۃ لکثرۃ الجاہلین (فائدۃ) لا یقدم احد فی التزاحم الا بمرجح ومنہ السبق الی الدرس والافتاء والدعویٰ فان استووا فی المجیٔ اقرع بینہم در عن الاشباہ ۱۲ (مراقی الفلاح) مع حاشیۃ الطحطاوی صـ۱۶۳ و صـ۱۶۴ وفی منیۃ المصلی المفتی المتیمم من الجنابۃ اولیٰ من المتیمم من الحدث ۱۲ (فتاوی عالمگیری صـ۸۳ ج ۱) ثم المقیم علی المسافر ثم الحر الاصلی علی العتیق ثم المتیمم عن حدث علی المتیمم عن جنابۃ ۱۲ (شرح التنویر) صـ۸۶ ج ۱ ۵۷ واعلم ان صاحب البیت ومثلہ امام المسجد الراتب اولیٰ بالامامۃ من غیرہ مطلقاً الا ان یکون معہ سلطان او قاض فیقدم علیہ لعموم ولایتہما وصرح الحدادی بتقدیم الوالی علی الراتب والمستعیر والمستاجر احق من المالک لما مر ولو ام قوماً وہم لہ کارہون ان الکراہۃ لفساد فیہ او لانہم احق بالامامۃ منہ کرہ لہ ذلک تحریماً لحدیث ابی داؤد لا یقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قوماً وہم لہ کارہون وان ہو احق لا والکراہۃ علیہم ۱۲ (درمختار) صـ۸۳ ج ۱ فصاحب البیت والمجلس وامام المسجد احق بالامامۃ من غیرہ وان کان الغیر افقہ واقرأ واورع وافضل منہ ان شاء تقدم وان شاء قدم من یریدہ وان کان الذی یقدمہ مفضولا بالنسبۃ الی باقی الحاضرین لانہ سلطانہ فیتصرف فیہ کیف شاء ویستحب لصاحب البیت ان یاذن لمن ہو افضل ۱۲ (طحطاوی) صـ۱۶۴ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۸)

۵۸ ویکرہ للامام تطویل الصلوٰۃ لما فیہ من تنفیر الجماعۃ لقولہ علیہ السلام من ام فلیخفف (قولہ تطویل الصلوٰۃ) بالقراءۃ او تسبیح او غیرہما رضی القوم ام لا لاطلاق الامر بالتخفیف (قولہ ومن ام فلیخفف) ذکر الشیخ فی کبیرہ حدیث یا ایہا الناس ان منکم منفرین من صلی بالناس فلیخفف فان منہم الکبیر والضعیف وذا الحاجۃ رواہ الشیخان وہذا یفید ان الامام یترک القدر المسنون مراعاۃ لحال القوم الخ ویؤیدہ ما فی الصحیحین انہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ بالمعوذتین فی الفجر فلما فرغ قالوا لہ اوجزت قال سمعت بکاء صبی فخشیت ان تفتتن امہ ۱۲ (طحطاوی مع المراقی) صـ۱۶۵ و صـ۱۶۶ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۶۰)

ولو بسہم وان یکون طول ذراع فصاعدا فی غلظ الاصبع وذلک ادناہ لان مادونہ ربما لا یظہر للناظر فلا یحصل المقصود منہا والسنۃ ان یقرب منہا ویجعلہا علی جہۃ احد حاجبیہ ولا یصمد الیہا صمدًا ای لا یقابلہ مستویا مستقیما بل کان یمیل عنہ وسترۃ الامام سترۃ لمن خلفہ ۱۲ (مراقی الفلاح) مع حاشیۃ الطحطاوی ص۲۱۳ مختصرا ۱۵ اعلم ان المدرک من صلاہا کاملۃ مع الامام واللاحق من فاتتہ الرکعات کلہا او بعضہا لکن بعد اقتدائہ بعذر کغفلۃ وزحمۃ وسبق حدث وصلوٰۃ خوف ومقیم ائتم بمسافر وکذا بلا عذر بان سبق امامہ فی رکوع وسجود فانہ یقضی رکعۃ وحکمہ کمؤتم فلا یأتی بقراءۃ ولا سہو ولا یتغیر فرضہ بنیۃ اقامۃ ویبدأ بقضاء ما فاتہ عکس المسبوق (وفی الفروع الاربعۃ المذکورۃ) ثم یتابع امامہ ان امکنہ ادراکہ والا تابعہ ۱۲ (درمختار) ص۸۶ ج ۱ + ۱۶ چونکہ اسمیں بہت سے مسائل سہو واقفیت ضروری ہے اور اس زمانہ میں ناواقفی غالب ہے اس لئے جانے دے نہ کھینچے ۱۲ ۱۷ یہ مسئلہ درمختار سے ماخوذ ہے اور گو اس میں فی الجملہ اختلاف کیا گیا ہے مگر حضرت مؤلف مدظلہم العالی کے نزدیک راجح وہی ہے جو کہ انہوں نے تحریر فرمایا ہے +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۶۷)

والمؤتم لا یقرأ مطلقا ولا الفاتحۃ فی السریۃ لقولہ علیہ السلام من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ فان قرأ کرہ تحریما بل یستمع اذا جہر وینصت اذا اسر لقول ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کنا نقرأ خلف الامام فنزل وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا الآیۃ ۱۲ (شرح التنویر) ص۱ ۹ من سبقہ حدث توضأ وبنی والاستیناف افضل ثم الجواز البناء شروط منہا ان یکون الحدث موجبا للوضوء ولا یندر وجودہ وان یکون سماویا لا اختیار للعبد فیہ ولا فی سببہ فاذا احدث فی الصلوٰۃ من بول وغائط او ریح او رعاف متعمدا فسدت صلوتہ ولا یبنی وان لم یتعمد فان کان الحدث موجبا للغسل فکذلک وان کان موجبا للوضوء فان کان بفعل الآدمی فکذلک ولو اصاب المصلی حدث بغیر فعلہ کما لو اصابۃ بندقۃ او رماہ انسان بحجر او مدر فشج رأسہ او مس احد قرحہ فادماہ لا یجوز لہ البناء فی قول ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ ولو سقط من السطح مدر او لوح فشج رأسہ ان کان بمرور المار استقبل الصلوٰۃ وکذلک لو کان تحت شجرۃ فسقطت منہا ثمرۃ فجرحتہ ومنہا ان ینصرف من ساعتہ حتی لو ادی رکنا مع الحدث او مکث مکانہ قدر ما یؤدی رکنا فسدت صلوتہ ولو قرأ ذاہبا تفسد ومنہا ان لا یفعل بعد الحدث فعلا منافیا للصلوٰۃ لو لم یکن احدث الا ما لا بد منہ او کان من ضرورات ما لا بد منہ او من توابعہ وتتماتہ حتی اذا سبقہ الحدث ثم تکلم او احدث متعمدا او قہقہہ او اکل او شرب او نحو ذلک لا یجوز لہ البناء وکذا اذا جن او اغمی علیہ او اجنب ۱۲ (فتاوی عالمگیری) ص۹۲ و ص۹۳ ج ۱ +

ع۳ یعنی دونوں کنارے چھوٹے ہوں اگر ایک کنارہ چھوٹا ہوا ور دوسرا شانے پر پڑا ہو تو نماز مکروہ نہ ہوگی ۱۲ محشی

ع۴ یعنی وہ حدث جس سے وضو واجب ہوتا ہے ۱۲ محشی ❖

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۷۰)

ع۶ صبی صلے العشاء ثم نام واحتلم وانتبہ قبل طلوع الفجر یقضی العشاء وان لم ینتبہ حتی طلع الفجر قیل یقضی العشاء کذا فی محیط السرخسی فی باب ما یتعلق بہ الوجوب من الوقت ہو المختار کذا فی فتاوی قاضیخاں ۱۲ (فتاوی عالمگیری صـ۱۱۹ و صـ۱۲۰ ج ۱

ع۷ وان صلے بعض صلوٰتہ بالایماء ثم قدر علی الرکوع والسجود استانف عندہم جمیعا کذا فی الہدایۃ ہذا اذا قدر علی ذلک بعد ما رکع وسجد اما اذا قدر بعد الافتتاح قبل الاداء صح لہ البناء کذا فی الجوہرۃ النیرۃ ۱۲ (فتاوی عالمگیری صـ۱۳۵ ج ۱ ✤

ع۸ اور اس صورت میں منفرد پر سجدۂ سہو نہیں ۱۲ محشی ✤

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۷۱)

ع۵ وصح اقتداء المقیم بالمسافر فی الوقت او بعدہ فاذا قام المقیم الی الاتمام لا یقرأ ولا یسجد للسہو فی الاصح لانہ کاللاحق و القعدتان فرض علیہ وندب للامام ان یقول بعد التسلیمتین فی الاصح اتموا صلوٰتکم فانی مسافر وفی شرح الارشاد ینبغی ان یخبرہم قبل شروعہ والا فبعد سلامہ ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۰ ج ۱ ع۶ واما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت ویتم لا بعدہ فیما یتغیر لانہ اقتداء المفترض بالمتنفل فی حق القعدۃ لو اقتدیٰ فی الاولیین او القراءۃ لو فی الاخریین ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۰ ج ۱ ✤

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۷۲)

ای ابی یوسف رحمہ اللہ لہ انہا انما شرعت بخلاف القیاس لاحراز فضیلۃ الصلوٰۃ خلف النبی صلے اللہ علیہ وسلم وہذا المعنی العدم بعدہ ولہما ان الصحابۃ رضی اللہ عنہم اقاموہا بعدہ علیہ السلام بشرط حضور عدو او سبع او حیۃ عظیمۃ ونحوہا وحان خروج الوقت کما فی مجمع الانہر فیجعل الامام طائفۃ بازاء العدو ارہًا بالہ ویصلے باخری رکعۃ فی الثنائی ومنہ الجمعۃ والعید ورکعتین فی غیرہ لزوماً (ولو ثلاثیا کالمغرب) وذہبت الیہ وجاءت الاخری فصلے بہم ما بقی وسلم وحدہ وذہبت الیہ ندبا وجاءت الطائفۃ الاولی واتموا صلوٰتہم بلا قراءۃ لانہم لاحقون وسلموا ثم جاءت الطائفۃ الاخری واتموا صلوٰتہم بقراءۃ لانہم مسبوقون وان اشتد خوفہم وعجزوا عن النزول صلوا رکبانا فرادیٰ الا اذا کان ردیفا للامام فیصح الاقتداء بالایماء ای الایماء بالرکوع والسجود الی جہۃ قدرتہم للضرورۃ وفسد بمشی لغیر اصطفاف وسبق حدث ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۹ ج ۱ ع۵ اور وقت کے اندر یہ بات نہیں ہے کہ اقتداء مفترض کی

متنفل کے پیچھے لازم آوے اسواسطے کہ بوجہ اقتدار کے مسافر کے ذمے چار رکعت فرض ہو گئیں۔ اور وقت گذرنے کے بعد یہ حکم نہیں دونوں صورتوں کا فرق کتب فقہ میں مذکور ہے ۱۲ محشی عـ۵ یعنی لاحق نے ۱۲ محشی ؎

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۸۱)

واذن اذنا عاما جازت صلوته شهدها العامة او لم يشهدوها كذا في المحيط ويكره كذا في التاتارخانية وان لم يفتح باب الدار واجلس البوابين عليها لم تجز لهم الجمعة كذا في المحيط ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۴۶ ج ۱ عـ۵ واذا جلس على المنبر اذن بين يديه واقيم بعد تمام الخطبة بذلك جرى التوارث ۱۲ (فتاوی عالمگیری ص۱۴۷ ج ۱ عـ۴ وسنن الخطبة اثنى عشر شيئا منها الطهارة وكذا الجلوس على المنبر قبل الشروع في الخطبة والاذان بين يديه جرى به التوارث كالاقامة ثم قيامه بعد الاذان في الخطبتين ويسن استقبال القوم بوجهه ويسن بداءته بحمد الله بعد التعوذ في نفسه سرا والثناء عليه بما هو اهله سبحانه والشهادتان والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والعظة بالزجر عن المعاصي والتخويف والتحذير مما يوجب مقت الله تعالى وعقابه سبحانه والتذكير بما به النجاة وقراءة آية من القرآن وسن خطبتان للتوارث الى وقتنا وسن الجلوس بين الخطبتين جلسة خفيفة وظاهر الرواية مقدار ثلث آيات وسن اعادة الحمد واعادة الثناء واعادة الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم كائنة تلك الاعادة في ابتداء الخطبة الثانية اذكر الخلفاء الراشدين والعمين مستحسن بذلك جرى التوارث وسن الدعاء فيها اي الخطبة الثانية للمؤمنين والمؤمنات مكان الوعظ بالاستغفار لهم ويسن ان يسمع القوم الخطبة ويجهر في الثانية دون الاولى ويسن تخفيف الخطبتين بقدر سورة من طوال المفصل ولكن يراعى الحال بما هو دون ذلك ويكره التطويل (قوله الطهارة) فلو خطب محدثا او جنبا جاز ويكره ويستحب اعادتها اذا كان جنبا لا الاذانه زيلعي وان لم يعد اجزأه ان لم يطل الفصل باجنبي ۱۲ (مراقی الفلاح) مع حاشیة الطحطاوی ص۲۸۰ و ص۲۸۱ و يكره ان يخطب متكئا على قوس او عصا كذا في الخلاصة ۱۲ (فتاوی عالمگیری ص۱۴۸ طبع مصر) ؎

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۸۲)

بل يجب عليه ان يستمع ويسكت بلا فرق بين قريب وبعيد في الاصح (محيط) ۱۲ (شرح التنویر) ص۷۱۱ ج ۱ عـ۵ وافاد انه لا يكره الشروع قبل الخروج فيتم ما شرع فيه ولو خطب الامام من غير كراهة مطلقا الا اذا كان في نفل فانه يتم شفعا ثم يقطع واختلف في سنة الجمعة فقيل يقطع على راس الركعتين كالنفل المطلق والصحيح انه يتمها لانه كصلوة واحدة موجبة (بحر) لكن يخفف القراءة (در) يعني بقدر الواجب لادراك الواجب ۱۲ (طحطاوی) ص۳۰۱ و ص۳۰۲ عـ۶ قال في المعراج فيسن الدعاء لا بلسانه لانه مامور

بالسکوت اھ ۱۲ (شامی) صـ۷۶۷ ج ۱۔ ولا یرد سلاماً ولا یشمت عاطساً لاشتغالہ بسماع واجب و لا یسلم الخطیب علی القوم اذا استوی علے المنبر ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۳۰۱ و صـ۳۰۲ ٥ لان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ ۱۲ (مرقاۃ) شرح مشکوۃ المصابیح۔ وکان ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ ینظر فی کتابہ ویصححہ ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۱۳ ج ۱ +

بقیۂ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۸۵)

ثم بالفاتحۃ ثم بالسورۃ ثم یکبر تکبیرات الزوائد ثلثا ویرفع یدیہ فیہا کما فی الرکعۃ الاولیٰ ۱۲ (مراقی الفلاح) برحاشیہ طحطاوی صـ۳۰۹ و (کبیری) صـ۵۲۵ ویسن بین تکبیراتہ ذکر مسنون ولذا یرسل یدیہ ویسکت بین کل تکبیرتین مقدار ثلث تسبیحات ۱۲ (در) صـ۷۸۲ ج ۱ برحاشیہ شامی و مراقی صـ۳۰۹ ٥ ثم یخطب بعد الصلوۃ خطبتین ویجلس بینہما جلسۃ خفیفۃ ۱۲ (عالمگیری) صـ۱۴۱ ج ۱ +

بقیۂ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۸۶)

٥ من فجر عرفۃ الی عصر الیوم الخامس اخر ایام التشریق وعلیہ الاعتماد والعمل والفتویٰ فی عامۃ الامصار وکافۃ الاعصار ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۲۷ ج ۱ ٥ ولہ ویجب تکبیر التشریق عقب کل فرض بلا فصل یمنع البناء وقالا بوجوبہ فور کل فرض مطلقاً لکن المرأۃ تخافت ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۲۷ ج ۱۔ ویجب علی المرأۃ والمسافر والمرأۃ تخافت بالتکبیر وکذا یجب علے المسبوق ویکبر بعد ما قضی ما فاتہ ۱۲ (فتاویٰ عالمگیری) صـ۱۵۰ ج ۱ ٥ ۱۲ ولو ترک الامام التکبیر یکبر المقتدی ۱۲ (فتاویٰ ہندیہ) صـ۱۵۱ ج ۱۔ ویأتی المؤتم بہ وجوباً وان ترکہ امامہ ۱۲ (درمختار) صـ۱۲۷ ج ۱ ٥ ۱۳ ولا بأس بہ عقب صلوۃ العیدین لتوارث المسلمین ذلک ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۳۱۵ ٥ ۱۴ وتودی بمصر واحد بمواضع کثیرۃ اتفاقاً ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۱۶ ج ۱ ٥ ۱۵ ولا یصلیہا وحدہ ان فاتت مع الامام ولو بالافساد ولو امکنہ الذہاب الی امام آخر فعل ۱۲ (شرح التنویر) صـ۱۱۶ ج ۱ +

بقیۂ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۸۷)

٥ قدمنا ان شروط الصلوۃ استقبال القبلۃ وہی الکعبۃ والشرط استقبال جزأ من بقعۃ الکعبۃ او ہوائہا لان القبلۃ اسم لبقعۃ الکعبۃ المحدودۃ وہوائہا الی عنان السماء عندنا کما فی الغایۃ ولیس بناؤہا قبلۃ ولذا حین ازیل البناء صلی الصحابۃ رضی اللہ عنہم الی البقعۃ ولم ینقل عنہم انہم اتخذوا سترۃ فلذا صح فرض ونفل فیہا ای فی داخلہا الی ای جزء منہا لقولہ تعالے ان طہرا بیتی الآیۃ۔ لان الامر بالتطہیر فیہ للصلوۃ ظاہر فی صحتہا فیہ وکذا صح فرض ونفل فوقہا وان لم یتخذ مصلیہا سترۃ لما ذکرنا لکنہ کرہ لہ الصلوۃ فوقہا لاساءۃ الادب باستعلائہ علیہا وترک تعظیمہا ۱۲ (مراقی الفلاح) صـ۱۲۷ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۸۹)

سجدة بقراءته یؤدیہا فی الصلوٰة لانہ قرأ آیة السجدة فی الصلوٰة مرتین فلا یلزمہ الا سجدة وبعد الفراغ من الصلوٰة یسجد سجدة بقراءة صاحبہ لان ما وجبت بقراءة صاحبہ لاتکون صلوٰتیة فلا یؤدیہا فی الصلوٰة وعلی الثانی سجدة واحدة بقراءتہ یؤدیہا فی الصلوٰة ۱۲ (فتاوی قاضیخاں) ص ۷۷ ج ۱ ۵۸ وان قرأ آیة السجدة فی الصلوٰة فان کانت فی وسط السورة فالافضل ان یسجد ثم یقوم ویختم السورة ویرکع ولو لم یسجد ورکع ونوی السجدة یجزیہ قیاساً وبہ ناخذ ۱۲ (عالمگیری) ص ۱۳۱ وتؤدی برکوع صلوٰة اذا کان الرکوع علی الفور من قراءة آیة او آیتین وکذا الثلث علی الظاہر کما فی البحران نواہ وتؤدی بسجودہا کذلک وان لم ینو بالاجماع ۱۲ (شرح التنویر) ص ۵۱۴ ج ۱ ۵۹ ولا یقرؤہا فی الجمعة والعیدین وان قرأہا الا یسجد بہ ۱۲ (خانیہ) ص ۱۶۰ ویکرہ للامام ان یقرأ آیة السجدة فی الصلوٰة التی یخافت فیہا الا ان تکون السجدة فی آخر السورة ۱۲ (خانیہ) ص ۱۶۱ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۹۲)

۵۵ ولا علی من علیہ نجاسة وہذا الشرط عند الامکان فلو دفن بلا غسل ولم یمکن اخراجہ الا بالنبش سقط الغسل وصلے علی قبرہ بلا غسل عند الضرورة بخلاف ما اذا لم یہل علیہ التراب بعد فانہ یخرج ویغسل ولو صلے علیہ بلا غسل جہلاً مثلاً ولا یخرج الا بالنبش تعاد لفساد الاولی ۱۲ (طحطاوی) ص ۳۳۹ ۵۶ وان دفن بلا صلوٰة صلی علی قبرہ وان لم یغسل مالم یتفسخ (قولہ صُلّی) قال فی الفتح ہذا اذا اہیل علیہ التراب لانہ صار مسلّماً لمالکہ تعالی وخرج عن ایدینا فلا یتعرض لہ بخلاف ما اذا لم یہل علیہ فانہ یخرج ویصلے علیہ (قولہ مالم یتفسخ) ای مالم یتفرق اعضاؤہ فان تفسخ لا یصلے علیہ مطلقاً والمعتبر فیہ اکبر الرأی علی الصحیح لاختلافہ باختلاف الزمان والانسان ۱۲ (نور الایضاح) ص ۱۳۸ وص ۱۲۹ (ومراقی وطحطاوی) ص ۳۳۵ ۵۷ وطہارة مکان المیت لیس بشرط ہکذا فی المضمرات ۱۲ (عالمگیری) ص ۱۶۰ واما مکانہ ای اذا کان نجساً فان کان المیت علی الجنازة تجوز الصلوٰة وان کان علی الارض ففی الفوائد یجوز وجزم فی القنیة بعدمہ ۱۲ (طحطاوی) ص ۳۳۹ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۹۵)

۵۷ ثم المسبوق یقضی ما فاتہ من التکبیرات بعد سلام الامام متوالیة من غیر دعاء لئلا ترفع قبل فراغہ ۱۲ (کبیری) ص ۵۴۴ ۵۸ نکما ان المسبوق لا یاتی بما فات من الرکعات قبل فراغ الامام بل یتابعہ فیما بقی ویقضی ما فاتہ بعد سلامہ فکذا ہذا ۱۲ (کبیری) ص ۵۴۴ +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۹۶)

یسن لحملہا حمل اربعۃ رجال تحریما لہ وتخفیفا وتحاشیا عن تشبیہہ بحمل الامتعۃ ویکرہ حملہ علی ظہر ودابۃ بلا عذر والصغیر یحملہ واحد علی یدیہ ویتداولہ الناس کذلک بایدیہم اذا کان عذر بان کان المحل بعیدا فلا کراہۃ ۱۲ (مراقی الفلاح) مع طحطاوی ص۱۳۳ +

ع۵ یہاں تقوی اور ورع کے ایک ہی معنے ہیں یعنی پرہیزگاری ۱۲ محشی

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۹۷)

ش۵ ولا باس باتخاذ تابوت ولو من حجر او حدید لہ عند الحاجۃ کرخاوۃ الارض ویسن ان یفرش فیہ التراب ۱۲ (شرح التنویر) ص۱۲۴ ق۵ ویدخل المیت فی القبر من قبل القبلۃ کما ادخل النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان امکن فتوضع الجنازۃ من جہۃ القبلۃ ویحملہ الآخذ مستقبلا حال الآخذ ویضعہ فی اللحد ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۴ ن۵ ولا یضر دخول وتر او شفع فی القبر بقدر الکفایۃ ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۵ ولنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما دفن ادخلہ العباس والفضل بن العباس وعلی وصہیب کذا فی البدائع ۱۲ (بحر) ص۱۹۳ ج ۲ ل۵ ویستحب ان یقول واضعہ بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ زاد الترمذی بعد بسم اللہ وباللہ وقال حسن غریب ورواہ ابو داؤد من طریق آخر ۱۲ (شرح التنویر) ص۱۲۵ ۔

ع۵ یعنی ہر ایک کا اٹھانا چاروں آدمیوں میں چالیس چالیس قدم ہو جائے ۱۲ محشی +

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ (۹۸)

ع۵ و ش۵ و ق۵ ویستحب لمن شہد دفن المیت ان یحثو فی قبرہ ثلث حثیات من التراب بیدیہ جمیعا ویکون من قبل راس المیت ویقول فی الحثیۃ الاولی منہا خلقناکم وفی الثانیۃ وفیہا نعیدکم وفی الثالثۃ ومنہا نخرجکم تارۃ اخری کذا فی الجوہرۃ النیرۃ ۱۲ (فتاوی ہندیہ) ص۱۶۳ ویستحب حثیہ من قبل راسہ ثلثا وجلوس ساعۃ بعد دفنہ لدعاء وقراءۃ ولا باس برش الماء علیہ حفظا لترابہ عن الاندراس ۱۲ (شرح التنویر) ص۱۲۵ ج ا ن۵ ویکرہ الدفن فی البیوت لاختصاصہ بالانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام قال الکمال لا یدفن صغیر ولا کبیر فی البیت الذی مات فیہ فان ذلک خاص بالانبیاء علیہم السلام بل یدفن مقابر المسلمین ۱۲ (مراقی الفلاح) ص۱۸۶ ل۵ ولا یربع للنہی عنہ ویسنم ندبا وفی الظہیریۃ وجوبا قدر شبر ۱۲ (شرح التنویر) ص۱۲۵ ج ا

والمسنون عندنا التسنیم وھو ان یجعل مرتفعا نحو سنام البعیر بقدر شبر او اکثر منہ بقلیل ۱۲ (شرح وقایہ) صفحہ ۲۵۷ جلد اول ؛
۱۲ و ۱۳ ویکرہ الزیادۃ علیہ من التراب لانہ بمنزلۃ البناء فتحمل الکراھۃ علی الزیادۃ الفاحشۃ وظاھرہ ان الکراھۃ تحریمیۃ ۱۲ (در شامی)
صفحہ ۸۳۸ ج ۱ ؛ ولا یجصص ولا یطین ولا یرفع علیہ بناء ای یحرم لو للزینۃ ویکرہ لو للاحکام بعد الدفن وان احتیج الی الکتابۃ حتی لا یذھب الاثر
ولا یمتھن فلا بأس بہ فاما الکتابۃ بغیر عذر فلا ۱۲ (در و شامی) صفحہ ۸۳۹ ج ۱ ؛
۱۴ صحیح حدیث میں قبر پر کچھ لکھنے سے ممانعت آئی ہے ۱۲ محشی ؛

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۹۹) ۱ ینزع عنہ مالیس من جنس الکفن نحو السلاح والجلود والفرو والحشو والخف والقلنسوۃ والسراویل ویزاد حتی یتم الکفن وینقص ان کان زیادۃ علی سنۃ الکفن ویغسل ان قتل جنبا او صبیا او مجنونا عند ابی حنیفۃ وکذا تغسل ان قتلت حائضا او نفساء ان طھرتا وتم الانقطاع فان لم ینقطع تغسل ان صلح المرئی حیضا فی الاصح ویغسل من ارتث وھو من صار خلقا فی حکم الشھادۃ لنیل مرافق الحیوۃ وھو ان یاکل او یشرب او ینام او یداوی او ینقل من المعرکۃ حیا الا اذا حمل من مصرعہ کیلا یطأہ الخیول ولو آوا فسطاط او خیمۃ او بقی حیا حتی مضی وقت الصلوۃ وھو یعقل فھو مرتث ومن الارتثاث ان یبیع او یشتری او یتکلم بکلام کثیر وھذا کلہ اذا وجد بعد انقضاء الحرب واما قبل انقضائھا فلا یکون مرتثا ویغسل ان اوصی بامر دنیاوی او قتل فی المصر ولم یعلم انہ قتل بحدید ظلما ۱۲ (فتاوی ھندیہ) صفحہ ۱۶۵ جلد اول ؛

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۰۲) ودفن فارادت نبش القبر وحمل المیت الی بلد ھا لیس لھا ذالک لما قلنا ۱۲ (فتاوی قاضیخان مصری) صفحہ ۱۹۵ جلد اول ؛ ۱۵ ولا بأس بارثائہ بشعر او غیرہ لکن یکرہ الافراط فی مدحہ لا سیما عند جنازتہ ۱۲ (در و شامی) صفحہ ۸۴۲ جلد اول ؛ ۱۶ التعزیۃ لصاحب المصیبۃ حسن وروی الحسن بن زیاد اذا عزی اھل المیت مرۃ فلا ینبغی ان یعزیہ مرۃ اخری ووقتھا من حین یموت الی ثلثۃ ایام ویکرہ بعدھا الا ان یکون المعزی او المعزی الیہ غائبا فلا بأس بھا ۱۲ (فتاوی عالمگیری) صفحہ ۱۶۴ ج ۱ ۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۰۳) ۱۷ وکل ما یکرہ فی المسجد یکرہ فوقہ ایضا ۱۲ (کبیری) صفحہ ۵۲۸ وکرہ تحریما الوطی فوقہ والبول والتغوط لانہ مسجد الی عنان السماء ۱۲ (شرح التنویر) صفحہ ۹۳ ج ۱ ؛ ۱۸ ولو اتخذ فی بیتہ موضعا للصلوۃ فلیس لہ حکم المسجد اصلا مصلی العید والجنازۃ لہ حکم المسجد الاصح عدمہ ۱۲ (کبیری) صفحہ ۵۷ ؛ ۱۹ ولا بأس بنقش المسجد بالجص والساج وماء الذھب ونحوہ لکن ترکہ اولی او محل الکراھۃ التکلیف بدقائق النقوش ونحوہ خصوصا فی جدار القبلۃ لانہ یلھی قلب المصلی ھذا اذا فعل من مال نفسہ واما المتولی فلا یجوز لہ ان یفعل من مال الوقف الا ما یرجع الی احکام البناء حتی لو جعل البیاض فوق السواد للنقاء ضمن ۱۲ ۔ (کبیری) صفحہ ۵۷۲ ؛ ۲۰ بلکہ وہ خاص جگہ جسکو نماز کے لئے خاص کر لیا ہے پاک و صاف رکھنے کے قابل ہے گو سب احکام اس میں بھی مسجد کے نہ ہوں گے ۱۲ ؛ ۲۱ مگر ایسا نقش و نگار کیا جاوے جس سے نمازیوں کا نماز میں خیال بٹے اور وہ ان نقش و نگار کے دیکھنے میں مشغول ہوں اور نماز اچھی طرح ادا نہ کر سکیں اگر ایسا کریگا جیسا کہ اس زمانے میں اکثر رواج ہے تو گنہگار ہوگا ۱۲ محشی ؛

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۰۹) وشرط الصوم لصحۃ الاول اتفاقا فلو نذر اعتکاف لیلۃ لم یصح ولو نوی بھا لیوم صح ومقتضی ذالک ان الصوم شرط فی الاعتکاف المسنون لانہ مقدر بالعشر الاخیر واقلہ نفلا ساعۃ ۱۲ شامی صفحہ ۱۳۰ ج ۲ ؛
۵ وحرم علیہ ای علی المعتکف اعتکافا واجبا واما النفل فلہ الخروج لانہ منہ لہ لا مبطل کما مر الخروج الا لحاجۃ الانسان طبیعۃ

کبول وغائط وغسل لو احتلم ولا یمکنہ الاغتسال فی المسجد او شرعیۃ کعید واذان ۱۲ (رد المحتار) ص۱۵۷ جلد اول ÷

بقیہ حاشیہ متعلقہ ص۱۱۵) احتراز عن الموسر فان المدیون اذا کان موسرا دابرآہ الدائن لا تسقط الزکوٰۃ لانہ استہلاک ۱۲ (در و شامی) ص ج ۱ ÷ ے اِس مسئلہ میں بہت سی تحقیق کے بعد منقح ہو گیا کہ اس صورت میں بھی مجموعہ کو ایک ہی قسم قرار دے کر ایک قسم میں جو زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہی مجموعہ پر ہوگی مثلاً چالیس ۴۰ بکری ہیں اور چالیس ۴۰ بھیڑ تو ایسا ہی ہوگا جیسے اسّی بکریاں، یا اسّی بھیڑ ہوں اور زکوٰۃ میں ایک ہی واجب ہوگی لیکن اگر بکری دیگا تو ادنیٰ درجہ کی اور اگر بھیڑ دے گا تو اعلیٰ درجہ کی، غرض اسکو دو نصاب نہ کہیں گے اور ۲ دو جانور واجب نہ کہیں گے جیسا کہ المغتنم فی زکوٰۃ الغنم میں اس کی تفصیل مذکور ہے ۱۲ محشی ÷

بقیہ حاشیہ متعلقہ ص۱۲۱ کہ و شہ اما عنان فتصح من اہل التوکیل ومعتوہ یعقل البیع وان لم یکن اہلا للکفالۃ لکونہا لا تقتضی الکفالۃ بل الوکالۃ وکذا تصح عاما وخاصا ومطلقا وموقتا ومع التفاضل فی المال دون الربح وعکسہ وببعض المال دون بعض بخلاف الجنس کدنانیر من احدہما ودراہم من الآخر والربح علی ما شرطا ومع عدم الخلط ولا تصح مفاوضۃ وعنان بغیر النقدین والفلوس النافقۃ والتبر والنقرۃ ای فضۃ وذہب لم یضربا لو جری التعامل بہا النقود ۱۲ (در مختار) ص۳۷۱ و ص۳۷۲ ج ۲ ÷

تصحیح العلم فی تقبیح الفلم

ازافاضات حضرت مجدد الملت حکیم الامت فقیہ العصر حضرت مولانا اشرف علی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر بائیسکوپ کے پردے پر خلفائے اسلام شاہانِ اسلام اور رہنمایانِ اسلام کی تصویریں متحرک بولتی گاتی، ناچتی دکھلائی جائیں اور خواتینِ اسلام کو بائیسکوپ کے ذریعے سے پبلک میں بے پردہ پیش کیا جائے تو کیا شریعت اسلامیہ اس فعل کو جائز قرار دیتی ہے یا شریعتِ اسلامیہ کے نزدیک یہ فعل ناجائز ہے؟ اور کیا حکم دیتی ہے شریعتِ اسلامیہ اُن حضرات کے بارے میں جو اِس فعل کے جواز کی حمایت میں پروپیگنڈا کراتے ہیں اور مسلمانوں کی متحرک تصاویر اور بولتی تصاویر کی طرف رغبت دلاتے ہیں ۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ شریعتِ اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً معصیت ہے، خواہ کسی کی تصویر ہو اور خواہ مجسمہ ہو، یا غیر مجسمہ ہو فی جمع الفوائد من السنۃ عن عائشۃ قدم صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت بقرام علی سہوۃ لی فیہ تصاویر فنزعہ وقال اشد الناس عذابا یوم القیامۃ الذین یضاہون بخلق اللہ"۔ اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے کہ اس میں ایسے شخص کو آلۂ معصیت بنانا ہے جو اسکو اعتقاداً قبیح جانتا ہے اور اسی اُصول پر حق تعالیٰ کی قسم معصیت پر کھانے پر خاص تشنیع فرمائی گئی ہے

فی تفسیر الجلالین" ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم ای نصبا لہا بان تکثروا الحلف بہ الا تبروا وتتقوا و
تصلحوا بین الناس فی الکمالین نصبا ای علما للایمان فی القاموس المنصب بضمتین کل ما جعل
علما ای لا تجعلوا اللہ معرضا لایمانکم" اگرچہ اُس تصویر کی طرف کوئی امر مکروہ بھی منسوب کیا گیا ہو محض تفریح و تلذذ ہی
کے لئے ہو کیونکہ محرمات شرعیہ سے تلذذ بالنظر بھی حرام ہے، فی الدر المختار کتاب الاشربۃ" وحرم الانتفاع بہا ای بالخمر
ولو لسقی دواب او لطین او نظر للتلہی" اور اگر اسی کی طرف کسی نقص یا عیب کو بھی منسوب کیا جائے تو اُس میں
ایک دوسری معصیت یعنی غیبت بھی منضم ہو گئی کیونکہ غیبت صرف کلام ہی میں منحصر نہیں نقوش قلم یعنی کتابت سے بھی
ہوتی ہے۔ اسی طرح اُس عیب کی ہیئت بنانے سے بھی ہوتی ہے بلکہ یہ سب سے اشد ہے، فی احیاء العلوم" بیان
ان الغیبۃ لا تقتصر علی اللسان اعلم ان الذکر باللسان انما حرم لان فیہ تفہیم الغیر نقصان اخیک
وتعریفہ بما یکرہہ فالتعریض بہ کالتصریح والفعل فیہ کالقول والاشارۃ والایماء والغمز والہمز
والکتابۃ والحرکۃ وکل ما یفہم المقصود فہو داخل فی الغیبۃ وہو حرام فمن ذلک قول عائشۃ رض دخلت
علینا امرأۃ فلما ولت اومأت بیدی انہا قصیرۃ فقال علیہ السلام اغتبتیہا (ابن ابی الدنیا وابن مردویۃ
من روایۃ حسان بن مخارق وحسان وثقہ ابن حبان وباقیہم ثقات کذا فی تخریج العراقی باختلاف یسیر
فی بعض الالفاظ) ومن ذلک المحاکاۃ کان یمشی متعارجا او کما یمشی فہو غیبۃ بل ہو اشد فی الغیبۃ لانہ اعظم
فی التصویر والتفہیم ولما رأی صلی اللہ علیہ وسلم عائشۃ رض حاکت امرأۃ قال ما یسرنی انی حاکیت انسانا ولی کذا
وکذا (تقدم فی الآفۃ الحادیۃ عشر عن ابی داؤد والترمذی وصححہ کذا فی تخریج العراقی) وکذلک الغیبۃ
بالکتابۃ فان القلم احد اللسانین وذکر المصنف شخصا معینا وتہجین کلامہ فی الکتاب غیبۃ الخ"
اسی طرح اُس منسوب الیہ کی تصویر کی کوئی خاص ہیئت بنانا بھی ایسا ہی ہے جیسے خود اُس شخص کی طرف اُس وصف کو منسوب
کرنا مثلاً محذرات کی تصاویر کو بے پردہ ظاہر کرانا۔ "فی صحیح البخاری غزوۃ الفتح عن ابن عباس رض ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم الی ان یدخل البیت وفیہ الآلہۃ فامر بہا فاخرجت فاخرج صورۃ ابراہیم واسمٰعیل
فی ایدیہما من الازلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتلہم اللہ لقد علموا ما استقسما بہا قط ثم
دخل البیت الحدیث" اگرچہ وہ نقص یا عیب واقع میں بھی اُس میں ہو تب بھی اُسکی غیبت باقسامہا حرام ہے اور اگر
واقع کے خلاف ہو تو غیبت سے بڑھ کر وہ بہتان ہے" عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما الغیبۃ
قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ فقال رجل ارأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول
فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ (جمع الفوائد عن ابی داؤد والترمذی)" اور جس کی طرف کوئی
نقص یا عیب منسوب کیا گیا ہو اگر علاوہ مسلمان ہونے کے اسمیں اور کوئی وجہ بھی احترام کی ہو جیسے سلاطین اسلام میں
اُنکی اہانت اور زیادہ موجب انتقام خداوندی ہے۔ "لحدیث من اہان سلطان اللہ فی الارض اہانہ اللہ"
(ترمذی)، اور جس کی تنقیص یا اہانت مذموم ہے اُسکی طرف جو چیزیں خصوصیت کے ساتھ منسوب ہیں اُنکی اہانت کا بھی وہی حکم ہے

جیسے اُن کی بیبیاں وغیرہا۔ چنانچہ کفارِ عرب حضرات صحابہؓ کی بیبیوں کے نام اپنے اشعار میں عشق بازی کے عنوان سے ذکر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس کو ایذائے قبیح میں شمار فرمایا۔ فی الجلالین "ولتسمعن من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم الیھود والنصاریٰ ومن الذین اشرکوا من العرب اذی کثیرا من السب والطعن والتشبیب بنسائکم"۔ اور زوجیت یا قرابت کی نسبت تو بڑی چیز ہے استعمال کی نسبت بھی حرمت تنقیص کے لئے کافی ہے جیسے کسی کے استعمالی کپڑے میں عیب نکالنا، فی احیاء العلوم "بیان معنی الغیبۃ واما فی ثوبہ فکقولک انہ واسع الکم طویل الذیل وسخ الثیاب" اور اگر وہ تصویر کسی شہہاۃ کی ہو تو نظر بد کی معصیت کا اُس میں اور اضافہ ہو جاتا ہے اور تصویر تو صاحب تصویر کی پوری حکایت ہے اجنبیہ کے تو کپڑے کو بھی بدنفسی سے دیکھنا حرام ہے۔ فی رد المختار باب الحظر والاباحۃ "مفادہ ان رؤیۃ الثوب بحیث یصف حجم العضو ممنوعۃ ولو کثیفا لاتری البشرۃ منہ وفیہ فی بحث النظر الی الاجنبیۃ من المرأۃ والماء بخلاف النظر لانہ انما منع منہ خشیۃ الفتنۃ والشھوۃ وذلک موجود ھٰھنا وفیہ فی الاحکام ستر العورۃ ان النظر الی ملاءۃ الاجنبیۃ بشھوۃ حرام" بالخصوص اگر غیر مسلموں کو خواتین مسلمات کی تصاویر کی طرف بدنفسی کے ساتھ نظر کرنے کا موقع دیا جائے کیونکہ بدنفسی سے نظر کرنا شریعت میں ایک گونہ بدکاری ہے۔ بنص الحدیث، اور ایسی بدکاری کہ مرد غیر مسلم ہو اور عورت مسلم بلکہ ایسے موقع پر نکاح بھی اس درجہ امر شدید ہے کہ اسکے احکام علمائے مجتہدین کیلئے محل بحث ہو گئے ہیں اور جس کو مسلمان کے مرتد بنانے کی اور اسلام اور قرآن میں طعن کرنے کی اور حربیوں کی سازش کرنے کی برابر قرار دیا گیا ہے نمونے کے طور پر اسکے متعلق ایک روایت نقل کیجاتی ہے۔ فی الدر المختار فصل الجزیۃ "قلت ومذھب الشافعیۃ مافی المنھاج وشرحہ لابن حجر لو زنیٰ بمسلمۃ او اصابھا بنکاح اودل اھل الحرب علی عورۃ المسلمین او فتن مسلما عن دینہ اوطعن فی الاسلام او القراٰن الخ" اور ان سب سے بڑھ کر شناعت میں وہ صورت ہے جس میں مقتدایان دین کی اہانت ہو کہ درحقیقت وہ اہانت اسلام کی ہے جس کا تحمل کسی طرح طبعاً اور شرعاً ممکن نہیں۔ فی جمع الفوائد عن الکبیر عن ابی امامۃ رفعہ ثلٰثۃ لایستخف بھم الا منافق ذوالشیبۃ فی الاسلام وذو العلم وامام مقسط وفیہ عن الترمذی عن عبد اللہ بن مغفل مرفوعا اللہ اللہ فی اصحابی من اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ فیوشک ان یاخذہ" اور جب ایسی فلموں کے قبائح معلوم ہو گئے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ بقدر اپنی قدرت کے گو وہ قدرت حکومت سے استعانت ہی کے طور پر ہو، انکے انسداد میں کوشش کریں اور تماشا دیکھنے والوں کو ان قبائح پر مطلع کر کے شرکت سے روکیں ورنہ اندیشہ ہے کہ سب عقاب خداوندی میں گرفتار رہوں "ابوداؤد مرفوعا من قوم یعمل فیھم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمھم بعقاب" (مشکوٰۃ)، اور جب ساکتین کے لئے یہ وعید ہے تو ترغیب دینے والے کس درجہ کی وعید کے مستحق ہونگے"۔ روی ابوداؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عملت الخطیئۃ فی الارض من شھدھا فکرھھا کان کمن غاب عنھا ومن غاب فرضیھا کان کمن شھدھا اسمٰی یا شھدھا وشارک اھلھا"۔

اشرف علی۔ ۱۸ شعبان ۱۳۵۰ھ

تمت الرسالۃ